عمران سیریز
ڈارک آئی
مظہر کلیم
ایم اے

عمران سیریز

ڈارک آئی

حصہ اول

مظہر کلیم ایم اے

یوسف

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے مصنف پبلشرز پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے

ناشران ------ اشرف قریشی
---------- یوسف قریشی
------- محمد یونس
زیر یوسف برادرز لاہور

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول " ڈارک آئی" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول میں عمران کا مشن ایکریمیا سے ایک فارمولا حاصل کرنا تھا لیکن اس انداز میں کہ نہ ہی ایکریمین حکام کو یہ معلوم ہوسکے کہ فارمولا حاصل کیا گیا ہے اور نہ ہی لیبارٹری کے سائنسدانوں کو اس بات کا علم ہوسکے اور اس کے باوجود یہ فارمولا ایکریمیا سے پاکیشیا پہنچ جائے۔ یہ ایک ایسا مشن تھا جو بظاہر ناممکن تھا اور خاص طور پر ایسی صورت میں کہ اس فارمولے کی حفاظت ایکریمیا کی انتہائی ٹاپ ایجنسی ڈارک آئی کی ذمہ داری ہو۔ ڈارک آئی کے حکام نہ صرف عمران سے اچھی طرح واقف تھے بلکہ وہ عمران کی نفسیات اور اس کی کارکردگی کے بارے میں بھی سب کچھ جانتے تھے اس لئے عمران جیسے ہی اس فارمولے کے سلسلے میں حرکت میں آیا ڈارک آئی کو نہ صرف علم ہوگیا بلکہ وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں خم ٹھونک کر آگئی۔ گو حالات ایسے تھے کہ عمران کسی طور بھی اپنا مشن اس انداز میں مکمل نہ کرسکتا تھا جس انداز میں وہ چاہتا تھا لیکن عمران پیچھے ہٹنے کا کبھی سوچ بھی نہ سکتا تھا۔ چنانچہ وہ مسلسل اس کوشش میں رہا کہ ڈارک آئی، سائنسدان اور ایکریمین حکام کو فارمولے کے حصول کا علم نہ ہوسکے

اور وہ فارمولا بھی حاصل کر لے اس لئے یہ مشن ایسا انداز اختیار کر گیا کہ لمحہ بہ لمحہ حالات و واقعات میں نہ صرف حیرت انگیز تبدیلیاں آتی رہیں بلکہ بے پناہ سسپنس اور انتہائی تیز رفتار ایکشن کا ایسا حسین امتزاج سامنے آیا جس نے اس ناول کو انتہائی منفرد حیثیت بخش دی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ معیاری جاسوسی ادب کے شائقین کو یہ ناول ہر لحاظ سے پسند آئے گا۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے کیونکہ آپ کی آراء محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوتی ہیں البتہ حسب دستور ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

اکڑی تحصیل پتھورو ضلع عمر کوٹ سے محمد عارف علی لکھتے ہیں۔ "میں آپ کا آٹھ سال پرانا نیاز مند ہوں لیکن شاید میرے خط کا جواب دینا آپ کی فطرت میں شامل نہیں ہے کیونکہ میں تین خط پہلے بھی لکھ چکا ہوں اور ان میں سے ایک بذریعہ رجسٹری بھی بھیج چکا ہوں لیکن آپ نے میرے ایک خط کا بھی جواب نہیں دیا۔ میری مؤدبانہ درخواست ہے کہ آپ میجر پرمود پر زیادہ سے زیادہ ناول لکھیں"۔

محترم محمد عارف علی صاحب۔ مسلسل خط لکھنے اور انتہائی پرخلوص دعائیں دینے پر میں آپ کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ چند باتوں میں میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ ایسے خطوط شامل کئے جائیں جن میں دوسرے قارئین کے لئے بھی دلچسپی کا مواد موجود ہو ورنہ یقین کیجئے کہ میں ہر قاری کا خط نہ صرف حرف بحرف پڑھتا ہوں بلکہ اس سے رہنمائی بھی حاصل کرتا ہوں۔ جہاں تک میجر پرمود پر زیادہ سے زیادہ ناول لکھنے کی آپ کی فرمائش ہے میں پوری کوشش کروں گا کہ یہ فرمائش پوری کر سکوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی اپنے خطوط اور آراء سے مجھے نوازتے رہیں گے۔

لاہور سے رانا محمد شکیل لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد اچھے لگتے ہیں اور میں طویل عرصے سے آپ کے ناولوں کا قاری ہوں۔ میں خط لکھنے کی بجائے ملاقات کو ترجیح دیتا ہوں اس لئے میں لاہور سے خصوصی طور پر آپ سے ملاقات کے لئے ملتان آیا لیکن آپ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ یہ خط اس لئے لکھ رہا ہوں کہ آپ چند باتوں میں تفصیل سے لکھیں کہ آپ سے ملاقات کب اور کس طرح ہو سکتی ہے تاکہ میری طرح جو قارئین آپ سے ملاقات کرنا چاہیں انہیں ملاقات کا موقع مل سکے"۔

محترم رانا محمد شکیل صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ مجھے یہ پڑھ کر دلی طور پر بے حد افسوس ہوا ہے کہ آپ لاہور سے ملتان ملاقات کے لئے تشریف لائے لیکن ملاقات نہ ہو سکی۔ مجھے حقیقتاً قارئین سے ملاقات کر کے بے حد مسرت ہوتی ہے لیکن محترم میری مصروفیات کچھ اس قسم کی ہیں کہ میرے لئے کسی کو ملاقات کا وقت دینا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے اس لئے میری آپ سے اور ان تمام قارئین سے جو ملاقات کے خواہش مند ہیں یہی گزارش ہے کہ وہ میری مصروفیات کے پیش نظر خط کے ذریعے

ملاقات پر اکتفا کر لیا کریں ۔ میں ان کا ذاتی طور پر مشکور ہوں گا۔

چک نمبر ا ۔ 11 \ 31 ضلع ساہیوال سے عمران جاذب لکھتے ہیں ۔ میں آپ کو قلمی دوستی کی دعوت دینا چاہتا ہوں ۔ دوسری آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ مسلمانوں کی دشمن ایجنسیوں کے خلاف زیادہ سے زیادہ لکھا کریں تاکہ ہمارے ملک کے عوام کو حوصلہ ہو سکے اور ان کا مورال بلند ہو ۔

محترم عمران جاذب صاحب ۔ خط لکھنے اور قلمی دوستی کی دعوت کا بے حد شکریہ ۔ ہمارے درمیان قلمی دوستی تو طویل عرصے سے چلی آ رہی ہے ۔ میں قلم سے آپ کے لئے لکھتا ہوں اور آپ قلم سے اس پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں اس طرح یہ دوستی تو پہلے سے ہی موجود ہے اور انشاء اللہ قائم رہے گی ۔ جہاں تک آپ کی دوسری فرمائش کا تعلق ہے تو مسلمانوں کی دشمن ایجنسیوں کے خلاف ہی تو عمران اور اس کے ساتھی مسلسل کام کرتے رہتے ہیں ۔ باقی رہا حوصلہ اور مورال تو مسلمان چونکہ موت سے نہیں ڈرتا اس لئے اس کا حوصلہ اور مورال کبھی پست نہیں ہو سکتا ۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے ۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار گیراج میں بند کی اور پھر بڑے اطمینان بھرے انداز میں وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر فلیٹ کے دروازے پر پہنچا ۔ اس وقت شام ہو رہی تھی اور عمران سارا دن کی آوارہ گردی کے بعد اب واپس فلیٹ پر پہنچ رہا تھا ۔ چونکہ ان دنوں سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہ تھا اور موسم اچھا اور خوشگوار ہونے کی وجہ سے عمران کا دل فلیٹ میں بند ہو کر مطالعہ کرنے کو نہ چاہ رہا تھا اس لئے وہ صبح ناشتے کے بعد گھر سے نکلا اور سارا دن مختلف ہوٹلوں اور کلبوں میں گھوم پھر کر وہ اب تھک ہار کر واپس آ رہا تھا ۔ اس کا پروگرام تھا کہ رات کا کھانا کھانے کے بعد وہ ہوٹل شیراز کے سالانہ فنکشن میں شرکت کرے گا کیونکہ ہوٹل شیراز سارا سال مختلف نوعیت کے فنکشن کراتا رہتا تھا لیکن اس کا سالانہ فنکشن تو پورے ملک میں مشہور تھا ۔ یہی وجہ تھی کہ سالانہ فنکشن کا اعلان ہوتے ہی دھڑا دھڑ

سیٹیں بک ہو جاتی تھیں۔ گو عمران نے سیٹ بک نہ کرائی تھی لیکن اسے معلوم تھا کہ اسے آسانی سے سپیشل سیٹ مل جائے گی اس لئے وہ مطمئن تھا۔ اس نے فلیٹ کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو بے اختیار ٹھٹھک گیا کیونکہ اسے احساس ہو رہا تھا کہ فلیٹ میں کوئی اجنبی موجود ہے کیونکہ ڈرائنگ روم کی تمام بتیاں جل رہی تھیں اور یہ اس بات کا کاشن تھا کہ ڈرائنگ روم میں کوئی موجود ہے لیکن یہ کون ہو سکتا ہے۔ وہ اس بارے میں سوچ رہا تھا کیونکہ سلیمان کسی عام ملنے والے کو ہمیشہ دروازے سے ہی واپس کر دیا کرتا تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا جب ڈرائنگ روم کے دروازے پر پہنچا تو بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ ڈرائنگ روم کے صوفے پر سر سلطان بیٹھے ہوئے ایک رسالہ پڑھنے میں مصروف تھے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ"...... عمران نے اندر داخل ہو کر کہا تو سر سلطان جو رسالہ پڑھنے میں اس قدر محو تھے کہ انہیں عمران کی آمد کا سرے سے علم ہی نہ ہو سکا تھا بے اختیار اچھل پڑے۔

"وعلیکم السلام۔ شکر ہے تم آگئے۔ میں گھنٹہ بھر سے بیٹھا یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں" سر سلطان نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ میرے فلیٹ کو رونق بخشے ہوئے ہیں تو میں شاید ایک ہفتہ مزید نہ آتا لیکن کیا کروں مجھے علم ہی نہ ہو سکا تھا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب کیوں کیا میرا آنا تمہیں ناگوار گزرا ہے" سر سلطان نے حیرت اور غصے کے ملے جلے لہجے میں کہا۔

کہتے ہیں کہ بزرگوں کی موجودگی سے برکت ہوتی ہے اور آج کل برکت ہی غائب ہو چکی ہے اس لئے اگر آپ ایک ہفتہ یہاں رہتے تو میرا خیال ہے کہ برکت کا کافی سٹاک فلیٹ میں جمع ہو جاتا جبکہ اب میری آمد کے بعد ظاہر ہے آپ بات کر کے چلے جائیں گے اور بیچارہ فلیٹ برکت سے محروم ہو جائے گا" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سر سلطان ہنس پڑے۔

"اگر تمہیں برکت کا زیادہ سٹاک چاہئے تو بھابھی سے کہوں کہ وہ ایک دو ماہ تمہارے فلیٹ میں رہ جائیں" سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اماں بی کی آمد اور رہنے کے بعد یہاں بس اماں بی اور برکت ہی رہ سکیں گے۔ کم از کم سلیمان اور میں تو نہیں رہ سکتے کیونکہ ہم دونوں کی عادتیں اماں بی کے نزدیک بری طرح بگڑ چکی ہیں اور اماں بی کے پاس بگڑی ہوئی عادتیں سنوارنے کا ایک ہی نسخہ ہے اور اس نسخے کے بے دریغ استعمال کے بعد ہم دونوں کو ظاہر ہے اس فلیٹ میں نہیں بلکہ ہسپتال میں رہنا پڑے گا" عمران نے کہا اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

تم نے یہ تو پوچھا ہی نہیں کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں اور کیوں یہاں گھنٹہ بھر سے بیٹھا تمہارا انتظار کر رہا ہوں" سر سلطان

نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"ارے ارے۔ ابھی تو میں نے جوس پیا ہے تم پھر کافی لے کر آگئے ہو"..... سرسلطان نے چونک کر کہا۔

"بڑے صاحب آپ کی خدمت کر کے مجھے انتہائی سکون ملتا ہے"۔ سلیمان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور کافی کے برتن میز پر لگانے شروع کر دیئے۔

"اور میری خدمت کر کے کیا ملتا ہے تمہیں"..... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"کچھ ملتا ہو تو بتاؤں۔ بس ملنے کی حسرت میں ہی زندہ ہوں"۔ سلیمان نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس مڑ گیا اور سرسلطان اپنی عادت کے خلاف بے اختیار ہنس پڑے جبکہ عمران نے اس طرح منہ بنا لیا جیسے سلیمان نے اس کے حلق میں کونین کا پورا پیکٹ الٹ دیا ہو۔

"خوب جوڑی ہے تمہاری بھی"..... سرسلطان نے کافی کی پیالی اٹھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"جوڑی ہوتی تو یہ جواب ملتا"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سرسلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"ہاں تو عمران میں نے واپس بھی جانا ہے۔ میں تمہارے پاس ایک ذاتی کام کے لئے آیا ہوں"۔ اچانک سرسلطان نے انتہائی

سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا۔ کیا جوڑی ناراض ہو گئی ہے"..... عمران نے چونک کر کہا تو سرسلطان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب"..... سرسلطان نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا مطلب ہے کہ آنٹی ناراض ہو گئی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"تمہاری آنٹی نے اس عمر میں کیا ناراض ہونا ہے۔ ذاتی کام سے میرا مطلب یہ نہ تھا اور اب تم کوئی مذاق نہیں کرو گے اور انتہائی سنجیدگی سے میری بات سنو گے کیونکہ میں بے حد پریشان ہوں"۔ سرسلطان نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ معاملہ واقعی سنجیدہ ہے کیونکہ سرسلطان کی اس طرح آمد اور اس کا انتظار کرنا اور پھر اس طرح سنجیدگی سے ذاتی کام کا کہنا یہ سب کچھ خلاف معمول ہی تھا۔

"آپ نے مجھے بلا لیا ہوتا"..... عمران نے بھی اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں کسی کو اس بارے میں کچھ بتانا نہیں چاہتا ورنہ بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ وزارت خارجہ کا سیکرٹری ہونے کی وجہ سے مجھے ہر وقت بیحد محتاط رہنا پڑتا ہے"۔ سرسلطان نے کہا۔

"لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ ذاتی کام ہے۔ تو کیا اب وزارت

خارجہ بھی آپ کی ذات میں شامل ہو چکی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تم پھر پٹڑی سے اترنے لگے ہو۔ میرا ذاتی کام اس طرح ہے کہ اگر یہ کام نہ ہوا تو یا تو مجھے خودکشی کرنی پڑے گی یا کم از کم استعفیٰ بہرحال ضرور دینا پڑے گا"...... سرسلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ ایسی کیا بات ہے۔ آپ مجھے بتائیں"...... عمران نے بے چین ہو کر پوچھا۔

"عمران ایک انتہائی ضروری سرکاری فائل جس کا تعلق شوگران سے تھا میرے پاس آئی۔ اس فائل میں ایک انتہائی خفیہ معاہدے کے کاغذ موجود تھے۔ یہ معاہدہ چار صفحوں پر مشتمل تھا لیکن یہ معاہدہ ایک نئے اور خصوصی کوڈ میں تھا تاکہ اسے خفیہ رکھا جا سکے۔ البتہ اس فائل کے آخر میں ایک صفحہ اور تھا جس پر کوڈ ڈی لوڈ کرنے کے بارے میں اشارات تھے۔ مجھے یہ فائل ملی تو میں نے اسے میز کی دراز میں رکھ دیا تاکہ شام کو میں اسے گھر لے جاؤں اور پھر اطمینان سے اسے ڈی لوڈ کر کے اس کی شقوں پر غور کر کے پاکیشیا کے نقطہ نظر سے اس پر رپورٹ لکھ کر صدر مملکت کو پیش کروں۔ چنانچہ دفتر سے اٹھتے وقت میں نے میز کی دراز سے وہ فائل اٹھا کر اسے اپنے مخصوص بیگ میں رکھی اور گھر آگیا۔ رات کھانا کھانے کے بعد میں نے جب فائل نکالی اور اسے کھولا تو فائل میں پانچوں صفحے موجود تھے۔ میں نے اس پر کام شروع کیا تو مجھے احساس ہوا کہ فائل پر پہلے بھی کام کیا گیا

ہے۔ اس پر ایک جگہ بال پوائنٹ سے بنا ہوا ایک ایسا نشان موجود تھا جیسے بال پوائنٹ اچانک ہاتھ سے گر جانے پر نشان پڑ جاتا ہے جبکہ مجھے مکمل طور پر یقین ہے کہ پہلے جب میں نے اسے غور سے دیکھا تھا تو اس پر نشان موجود نہ تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ فائل میرے پاس آنے کے بعد کسی کے ہاتھ لگی اور اس نے اس معاہدے کو باقاعدہ ڈی کوڈ کیا اور اس کے بعد فائل واپس رکھ دی۔ یہ ایک دفاعی معاہدہ ہے جس پر پاکیشیا کے مستقبل کا انحصار ہے۔ اگر اس معاہدے کے بارے میں سپرپاور زیا ہمارے کسی دشمن ملک کو علم ہو گیا تو اس معاہدے پر عمل درآمد مکمل طور پر نہ ہو سکے گا اور پاکیشیا کے دفاع اور سلامتی کو شدید نقصان پہنچے گا اور مجھے سو فیصد یقین ہے کہ اس کی کاپی اڑا لی گئی ہے اور یہ چونکہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے اس لئے اگر اس کے بارے میں معلوم نہ ہو سکا یا اس فائل کو سپرپاورز یا دشمن کے ہاتھوں میں جانے سے نہ روکا گیا تو نتیجہ یہی ہو گا کہ ہمارے دفاعی نظام کے بارے میں دشمنوں تک معلومات پہنچ جائیں گی اور اس کے بعد ظاہر ہے یا مجھے خودکشی کرنی پڑے گی یا کم از کم استعفیٰ تو ہر حالت میں دینا پڑے گا"۔ سرسلطان نے کہا۔

"لیکن آج کل تو انتہائی جدید کیمروں کا دور ہے اس لئے بال پوائنٹ سے ڈی کوڈ کرنے کے چکر میں کوئی کیسے پڑ سکتا ہے۔ وہ کیمرے سے اس کی کاپی کر لیتے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

"یہ معاہدہ خصوصی کاغذ پر ہے۔ اس کی فلم نہیں بنائی جا سکتی"۔ سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تہہ شدہ فائل نکالی اور عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے فائل کھولی اور اسے دیکھنے لگا۔ آخری صفحے کی نچلی طرف کونے میں واقعی بال پوائنٹ کا ایک نشان موجود تھا اور واقعی یوں دکھائی دیتا تھا جیسے بال پوائنٹ گر گیا ہو۔ کاغذ بھی واقعی خصوصی تھے۔ اس نے فائل بند کر کے سرسلطان کو دے دی اور سرسلطان نے فائل تہہ کر کے واپس اپنی جیب میں ڈال لی۔

"میں نہیں چاہتا کہ مجھے پولیس تھانیدار کی طرح آپ سے پوچھ گچھ کرنی پڑے۔ آپ خود ہی بتا دیں کہ چابیاں کہاں تھیں۔ آپ میز پر کب تک بیٹھے رہے۔ کون کون آپ کے آفس میں آ سکتا ہے اور آپ کا شبہ کس پر ہے۔ وغیرہ وغیرہ"۔ عمران نے کہا۔

"اتفاق سے اس روز میں سارا دن اپنے آفس میں بیٹھا کام کرتا رہا اور کوئی ملاقاتی بھی نہیں آیا اور نہ ہی میں اٹھ کر ریٹائرنگ روم یا میٹنگ روم میں گیا۔ دوسرے لفظوں میں جس وقت میں نے یہ فائل میز کی دراز میں رکھی اس وقت سے لے کر جب میں اٹھا اور فائل نکال کر بیگ میں ڈالی میں آفس میں ہی موجود رہا اس نے میز کی دراز کو مقفل کرنے کی بھی مجھے ضرورت نہ رہی۔ اس دوران صرف چپراسی آتا جاتا رہا لیکن وہ بھی میز کے قریب نہ آیا تھا"۔

سرسلطان نے کہا تو عمران کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"پھر یہ کیسے ہو گیا۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کو یاد نہ رہا ہو۔ یہ نشان پہلے سے موجود ہو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بات میرے ذہن میں بھی آئی تھی۔ چنانچہ آج صبح آفس جا کر میں نے سب سے پہلے شوگران وزارت خارجہ کے سپیشل سیکرٹری لی چوان سے فون پر بات کی۔ اس سے میں نے فائل پر اس نشان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے حیرت کا اظہار کیا اور بتایا کہ ایسا کوئی نشان تھا ہی نہیں اور مجھے بھی اچھی طرح یاد ہے کہ ایسا نشان واقعی موجود نہ تھا"...... سرسلطان نے کہا۔

"آپ کی اس دراز میں بال پوائنٹ کھلے ہوئے موجود ہوتے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس دراز میں کوئی بال پوائنٹ نہ تھا اور نہ رکھا جاتا ہے۔ اس میں انتہائی ضروری فائلیں ہی رکھی جاتی ہیں"۔ سرسلطان نے جواب دیا۔

"یہ میز کی کون سی دراز ہے۔ میرا مطلب ہے اوپر والی یا سب سے نیچے والی"...... عمران نے پوچھا۔

"سب سے نیچے والی بڑی دراز"...... سرسلطان نے جواب دیا۔

"اس میں اور بھی فائلیں پڑی رہتی ہوں گی"۔ عمران نے پوچھا۔

ہاں۔ لیکن اس روز صرف یہی فائل تھی سر سلطان نے جواب دیا۔

آپ نے تو مجھے چکرا دیا ہے۔ مجھے تو یوں لگتا ہے کہ آپ نے یہ سارا کھیل صرف مجھے ذہنی طور پر زچ کرنے کے لئے بنایا ہے۔ عمران نے کہا تو سر سلطان بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

ٹھیک ہے۔ اگر تم یہی سمجھتے ہو تو ٹھیک ہے۔ جو ہو گا میں بھگت لوں گا سر سلطان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

اوہ اوہ۔ آپ ناراض ہو گئے ہیں میں تو مذاق کر رہا تھا بیٹھیں۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

نہیں۔ میں اب جا رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تم اس پر سنجیدگی سے کام نہیں کرو گے سر سلطان نے کہا۔

آپ ابھی تک غصے میں ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ یہ صرف آپ کا ذاتی مسئلہ نہیں ہے یہ پورے پاکیشیا کا مسئلہ ہے اس لئے میں اس پر ضرور کام کروں گا البتہ مجھے آپ کی میز کا جائزہ لینا پڑے گا۔ کیا آپ کے پاس آفس کی چابیاں ہوتی ہیں عمران نے کہا۔

میرے پاس چابیاں کیوں ہوں گی۔ چوکیدار کے پاس ہوں گی۔ تم کل آجانا اور چیک کر لینا" سر سلطان نے کہا۔

ٹھیک ہے آپ بے فکر رہیں یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور آپ نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا۔ اب آپ بے فکر رہیں جس کسی نے بھی

یہ کام کیا ہے وہ اب بچ کر یہاں سے نہ جا سکے گا" عمران نے کہا تو سر سلطان کے چہرے پر پہلی بار اطمینان اور سکون کے تاثرات نمودار ہوئے۔

شکریہ۔ اب میں مطمئن ہوں ورنہ یقین کرو مجھے ساری رات نیند نہیں آئی اور آج میں آفس میں بھی جم کر کام نہیں کر سکا"۔ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی کار باہر موجود نہیں ہے"...... عمران نے ان کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"میں ٹیکسی پر آیا تھا اور اب بھی ٹیکسی پر ہی جاؤں گا"۔ سر سلطان نے کہا۔

"میں آپ کو کار میں چھوڑ آتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح میری یہاں آمد چھپی نہیں رہے گی۔ میں نہیں چاہتا کہ جس کسی نے یہ کام کیا ہے وہ یہ سمجھے کہ مجھے اس پر شک پڑ گیا ہے۔ تم سے ملاقات کا اسے پتہ چل گیا تو وہ لازمی یہی بات سمجھے گا"...... سر سلطان نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا ہو جائے گا۔ سمجھتا رہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اسے سر سلطان کی اس بات کا واقعی مطلب سمجھ نہ آیا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ آدمی اس وقت تک اس کاپی کو اپنے پاس رکھے گا جب تک میں صدر صاحب کو رپورٹ دے کر ان سے اس

گہرے سرخ رنگ کی کار تیزی سے ہوٹل فلیس کی پارکنگ میں جا کر رکی اور پھر اس میں سے ایک نوجوان لڑکی باہر آگئی۔ اس نے کار کا دروازہ لاک کیا۔ اسی لمحے پارکنگ بوائے نے آگے بڑھ کر اسے ٹوکن دیا تو اس نے اسے ادائیگی کی اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے جسم پر جینز اور جیکٹ تھی اور وہ خاصی تیز اور پھرتیلی نظر آ رہی تھی۔ اس کے بال براؤن رنگ کے تھے اور کاندھوں تک لٹکے ہوئے تھے۔ جسمانی لحاظ سے وہ خاصی سمارٹ تھی لیکن اس کا چہرہ دیکھ کر یہی اندازہ ہوتا تھا کہ اس کی عمر خاصی ہے حالانکہ جسمانی طور پر وہ زیادہ عمر کی نہ لگتی تھی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوٹل کے ہال میں داخل ہوئی اور پھر سیدھی لفٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ لفٹ جب تیسری منزل پر رکی تو وہ باہر آئی اور ایک بار پھر تیز تیز قدم اٹھاتی راہداری میں آگے بڑھتی چلی گئی۔ سب سے آخری دروازے پر رک کر اس نے پہلے ادھر ادھر دیکھا لیکن

راہداری خالی دیکھ کر اس نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی۔

"کون ہے"...... اندر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جوڈی"...... لڑکی نے آہستہ سے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ نہ چاہتی ہو کہ ارد گرد رہنے والوں کے کانوں تک اس کی آواز پہنچے۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا تو دروازے پر ایک ایکریمی نوجوان نظر آیا۔ وہ دوہرے جسم اور خاصے لمبے قد کا تھا۔ اس کا چہرہ بھی اس کے جسم کے مطابق خاصا بڑا تھا۔ جوڈی تیزی سے اندر داخل ہونے لگی تو وہ نوجوان ایک طرف ہٹ گیا۔ نوجوان نے اس کے عقب میں دروازہ بند کر دیا۔ جوڈی سامنے والے کمرے میں داخل ہوئی اور پھر اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ نوجوان واپس آیا اور وہ بھی اس کے ساتھ ہی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا رہا"...... نوجوان نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"جوڈی کبھی ناکام نہیں ہو سکتی فاسٹر"۔ جوڈی نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا واقعی"...... فاسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ جوڈی اسی انداز میں کام کرتی ہے"...... جوڈی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی اندرونی جیب سے ایک لفافہ نکالا اور اسے فاسٹر کی طرف بڑھا دیا۔ فاسٹر نے

لفافہ ایک لحاظ سے اس کے ہاتھ سے جھپٹا۔ اس میں موجود کاغذ نکالے اور پھر انہیں کھول کر دیکھنے لگا۔ ان کاغذوں پر نیلے بال پوائنٹ سے لکھا گیا تھا۔ فاسٹر کی نظریں تحریر پر پھسلتی رہیں اور چند لمحوں بعد ہی اس نے ایک طویل سانس لیا اور پھر کاغذوں کو تہہ کر کے اس نے اسے واپس لفافے میں ڈالا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے دیوار میں موجود سیف کو کھولا۔ لفافہ رکھ کر اس نے اس میں موجود بھاری مالیت کے ڈالروں کی دس گڈیاں نکالیں اور انہیں لا کر جوڈی کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"گن لو"۔ فاسٹر نے کہا۔

"ہیں یہ اصل"..... جوڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم چیک کر سکتی ہو"...... فاسٹر نے کہا اور جوڈی نے واقعی انہیں چیک کرنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے جیب سے ایک خالی لفافہ نکالا۔ گڈیاں اس میں رکھیں اور پھر لفافہ اس نے اپنی جیکٹ کی سائیڈ جیب میں زبردستی گھسیڑ کر ڈالا۔

"اوکے۔ اب مجھے اجازت"..... جوڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو۔ کاروبار تو ہو گیا اب جام تو پیتی جاؤ پھر شاید تم سے ملاقات ہو سکے یا نہیں"۔۔ فاسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں بھی طلب محسوس کر رہی ہوں"۔ جوڈی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور فاسٹر اٹھا اور ایک طرف موجود الماری کھول کر اس نے شراب کی ایک بوتل اور دو گلاس نکالے اور انہیں لا کر میز پر رکھ دیا۔ پھر اس نے بوتل کھولی اور دونوں گلاس آدھے آدھے بھر دیئے۔

"کامیابی کی خوشی میں"..... ان دونوں نے گلاس اٹھا کر انہیں ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے کہا اور دونوں ہی ہنس پڑے۔

"ویسے مجھے یقین نہیں تھا کہ تم اتنی جلدی کامیاب ہو جاؤ گی۔ کیا کیا ہے تم نے"۔۔ فاسٹر نے شراب کا بڑا سا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں۔ میرے لئے یہ انتہائی معمولی سا کام تھا"۔ جوڈی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن بظاہر تو یہ ناممکن تھا۔ اصل مسئلہ یہی تھا کہ کسی کو شک نہ پڑ سکے"..... فاسٹر نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا۔ شک کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"..... جوڈی نے جواب دیا۔

"دیکھو جوڈی تم نے کام تو کر دیا ہے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ مجھے باس کو تفصیل بتا کر مطمئن کرنا ہو گا اس لئے اگر تم تفصیل بتا دو تو اس طرح باس مطمئن ہو جائے گا کہ کام صحیح طریقے سے ہوا ہے"۔ فاسٹر نے کہا۔

"اوہ۔ تو اس لئے تم نے جام پلایا ہے۔ بات ٹھیک ہے۔ واقعی تمہارے باس کو اتنی بڑی رقم دینے کے بعد مطمئن ہونے کا حق حاصل ہے"۔۔ جوڈی نے کہا تو فاسٹر کے چہرے پر اطمینان کے

تاثرات ابھر آئے۔

"تو پھر تفصیل بتا دو"...... فاسٹر نے کہا۔

"میں نے دو روز تک وہاں سارے آفس کا جائزہ لیا تھا اور سیکرٹری سر سلطان کی لیڈی سیکرٹری نادیہ سے دوستی کی۔ اسے میں نے ایک ہوٹل میں دعوت دی اور اسے مخصوص دوا شامپیئن کھلا دی جس سے اس کا شعور میرے کنٹرول میں آگیا اور میں نے اس سے سر سلطان کے کام کرنے کے بارے میں پوری تفصیل پوچھ لی۔ اس کے ساتھ ہی کارروائی والے دن کی ان کی ملاقاتیں بھی معلوم کیں تو پتہ چلا کہ اس روز کوئی ملاقات نہیں ہے اور وہ دن ان کے فائل ورک کا ہے۔ وہ ہفتے میں ایک روز صرف فائل ورک کرتے ہیں اور میز سے اٹھتے ہی نہیں ہیں اور اس نے مجھے یہ بھی بتایا کہ سر سلطان اہم ترین فائلیں اپنی میز کی سب سے نچلی دراز میں رکھتے ہیں۔ میرے لئے یہ ساری باتیں خوشگوار نہ تھیں کیونکہ اس طرح میں کام نہ کر سکتی تھی لیکن میں نے ہمت نہ ہاری اور پھر میں نے آفس کا جائزہ لیا تو مجھے معلوم ہوا کہ سر سلطان کے آفس کے عین نیچے دوسری وزارت کے آفس کا سٹور ہے جس میں پرانی فائلیں بھری ہوئی ہیں۔ میں رات کو اس سٹور میں چلی گئی۔ اس کی چھت دوہری ہے یعنی اصل چھت سے کافی نیچے لکڑی کی ایک اور چھت موجود ہے۔ یہ چھت ایک سائیڈ سے ادھڑی ہوئی ہے۔ میں نے اس درمیانی چھت میں جا کر کنکریٹ چھت میں نک بیم سے سوراخ کیا اور نک بیم میں موجود مخصوص

آلے کی مدد سے مجھے اس میز اور اس کی نچلی دراز کے بارے میں سب کچھ معلوم ہو گیا تو میں نے اس میز کی دراز کے نیچے چھت کا وہ حصہ اسٹروم سے کاٹا اور پھر میز کی دراز کے نیچے موجود لکڑی کو کاٹا اور پھر اسے ٹرانسوم سے جوڑ دیا۔ رات میں نے وہیں گزاری۔ صبح آٹھ بجے وہ فائل سر سلطان تک پہنچی تھی۔ نک بیم آلہ فرش میں موجود تھا جس کی مدد سے میں اس سارے کمرے کو دیکھ رہی تھی۔ سر سلطان کی آمد ہوئی اور پھر آٹھ بجے ایک شوگرانی اندر داخل ہوا۔ اس نے وہ فائل سر سلطان کو دی۔ سر سلطان نے وہ فائل دیکھی اور اسے میز کی نچلی دراز میں رکھ دیا۔ وہ آدمی چلا گیا اور سر سلطان بھی اپنے فائل ورک میں مصروف ہو گئے۔ ٹرانسوم کی وجہ سے میں نے لکڑی کا ٹکڑا بغیر کسی آواز کے ہٹا لیا۔ اس طرح فائل مجھ تک پہنچ گئی۔ میں نے وہیں بیٹھ کر اسے خود نقل کیا۔ اس کے بعد میں نے فائل اس لکڑی کے ٹکڑے پر رکھ کر اسے واپس اپنی جگہ پر جما دیا۔ پھر چھت کا ٹکڑا بھی جوڑ دیا گیا اور میرا کام ختم ہو گیا۔ جب آفس بند ہو گئے تو میں اس دوران چھت سے اتر کر کمرے میں آئی اور پھر وہاں سے خاموشی سے نکل کر اپنے ہوٹل پہنچی۔ وہاں میں نے لباس تبدیل کیا۔ کھانا وغیرہ کھایا۔ تمہیں فون کیا اور اب تمہارے پاس موجود ہوں۔" جوڈی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کنکریٹ چھت کا وہ ٹکڑا تم نے کیسے کاٹ لیا" فاسٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جدید ترین مشینری کی بنا پر یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ رات کو میں نے یہ کام کر لیا تھا"...... جوڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن سٹور میں جو کوئی بھی گیا ہو گا اسے تو وہ حصہ کٹا ہوا صاف نظر آیا ہو گا۔ پھر"...... فاسٹر نے کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا ہے کہ وہ ٹکڑا میں نے ایک انتہائی جدید ترین مشینری سے کاٹا تھا۔ پھر جب کام ختم ہو گیا تو میں نے اسے ایک مخصوص گلیو لگا کر واپس جوڑ دیا۔ اب صرف اس کے چاروں طرف باریک سی لکیر نظر آئے گی۔ اوپر سے بھی اور نیچے سے بھی البتہ چھت مکمل ہو گی۔ اس طرح میز کی دراز کے نیچے لکڑی کا ٹکڑا بھی اس گلیو سے جوڑا گیا ہے۔ اسے بھی غور سے دیکھا جائے تو لکیر سی نظر آئے گی اور بس۔ اوپر سے چھت کے اس ٹکڑے پر میز موجود ہے اور نیچے دوسری چھت اس لئے کسی کو کبھی معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ کیا ہوا اور کیسے ہوا"...... جوڈی نے جواب دیا۔

"سر سلطان کے کمرے کے فرش پر تو قالین بھی ہو گا"...... فاسٹر نے کہا تو جوڈی بے اختیار مسکرا دی۔

"میں تو تمہیں اب تک احمق سا نوجوان سمجھ رہی تھی لیکن تم تو خاصے ذہین ہو۔ قالین موجود نہیں تھا کیونکہ وہ صفائی کے لئے گیا ہوا تھا ورنہ تو واقعی مسئلہ بن جاتا۔ میں نے سیکرٹری سے معلوم کر لیا تھا"...... جوڈی نے جواب دیا۔

"لیکن کنکریٹ چھت میں تو سریے کا جال ہوتا ہے"۔ فاسٹر نے کہا

"جوڈی کی خاصیت ہی یہی ہے کہ جوڈی جدید ترین مشینری استعمال کرتی ہے۔ جس مشین سے میں نے اسے کاٹا اسے آسٹروم کہا جاتا ہے۔ یہ چھوٹی سی مشین ہے۔ بالکل برمے جیسی لیکن اس میں برمے کی جگہ ایک مخصوص فولادی آری لگی ہوئی ہے جو سریے کو بھی اس طرح کاٹ دیتی ہے جیسے چاقو سے کاغذ کاٹا جاتا ہے"۔ جوڈی نے کہا۔

"بہت خوب۔ تم واقعی اپنے کام میں ماہر ہو۔ باس نے تمہارا انتخاب کر کے واقعی اپنی جوہر شناسی کا ثبوت دیا ہے اور تم اس بھاری رقم کی حقدار بھی ہو لیکن کیا اب تم یہاں رکو گی یا واپس چلی جاؤ گی"...... فاسٹر نے گلاس کو دوبارہ بھرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میرا کام ختم ہو گیا ہے۔ میں پہلی فلائٹ سے ہی ایکریمیا واپس چلی جاؤں گی"...... جوڈی نے جواب دیا اور فاسٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جوڈی نے شراب ختم کی اور پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اوکے فاسٹر۔ گڈ بائی"...... جوڈی نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"گڈ بائی"...... فاسٹر نے اس کے پیچھے جاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے دروازہ کھولا تو جوڈی باہر نکلی اور تیزی سے راہداری میں آگے بڑھتی چلی گئی۔ فاسٹر نے دروازہ بند کیا اور واپس آ کر اس نے الماری سے ایک ٹرانسمیٹر نکالا۔ یہ فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ فاسٹر کالنگ۔ اوور"...... فاسٹر نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس انٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"باس۔ جوڈی کامیاب ہو گئی ہے۔ وہ تحریر دے گئی ہے اور اپنی رقم لے گئی ہے۔ اوور"...... فاسٹر نے کہا۔

"اوہ گڈ شو۔ اس سے تفصیل معلوم کی ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں مسرت کی جھلکیاں موجود تھیں۔

"یس باس۔ اوور"...... فاسٹر نے کہا اور پھر باس کے پوچھنے پر اس نے جوڈی سے ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

"ویری گڈ۔ جوڈی واقعی اپنے فن میں ماہر ہے۔ سر سلطان یا کسی کو اب کبھی یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ اس معاہدے کی کاپی حاصل کر لی گئی ہے۔ گڈ شو۔ تم یہ تحریر فوراً سفارت خانے کے تھرڈ سیکرٹری ولیم براؤن کو پہنچا دو۔ وہ اسے سفارتی بیگ میں ڈال کر بھجوا دے گا۔ اوور"...... باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... فاسٹر نے کہا۔

"اوور اینڈ آل"...... فوسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوا تو فاسٹر نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے واپس الماری میں رکھ کر وہ اٹھا اور باتھ روم میں چلا گیا تاکہ لباس تبدیل کر کے وہ سفارت خانے جائے اور کام مکمل کر کے پھر اطمینان سے واپس آئے۔

عمران نے کار سیکرٹریٹ کے بیرونی گیٹ کے سامنے روک دی۔ وہاں مسلح محافظ موجود تھے۔ سیکرٹریٹ بند ہو چکا تھا اس لئے اس کا بڑا سا گیٹ بھی بند تھا۔ عمران کار سے اترا اور سیدھا گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"جی صاحب"...... ایک مسلح محافظ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سپیشل فورس"...... عمران نے جیب سے خصوصی کارڈ نکال کر اسے دکھاتے ہوئے کہا۔

"جی فرمایئے"...... نوجوان نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وزارت خارجہ اور اس کے نیچے وزارت معدنیات کے آفسز کی چابیاں کس کے پاس ہوتی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی۔ چوکیداروں کے پاس ہوتی ہوں گی۔ ہمیں تو معلوم نہیں

ہے"...... نوجوان نے کہا۔

"یہ چوکیدار کہاں رہتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"سیکرٹریٹ کالونی میں۔ بی ٹائپ کوارٹرز میں"...... محافظ نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر واپس اپنی کار کی طرف بڑھ گیا لیکن اسے احساس ہو گیا تھا کہ وہ صرف سپیشل فورس کے کارڈ کی مدد سے اندر کا اطمینان سے جائزہ نہیں لے سکے گا۔ اس کے لئے اسے سرسلطان کی مدد بہرحال حاصل کرنا پڑے گی۔ چنانچہ اس نے کار آگے بڑھائی اور پھر ایک پبلک فون بوتھ کے قریب کار روک کر وہ نیچے اترا اور بوتھ میں داخل ہو کر اس نے جیب سے سکے نکالے اور انہیں باکس میں ڈال کر اس نے رسیور اٹھایا اور سرسلطان کی رہائش گاہ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب"...... سرسلطان کے ملازم کی آواز سنائی دی۔

"بابا خیر دین آپ کب آئے ہیں۔ آپ تو چلے گئے تھے"۔ عمران نے کافی عرصے بعد ایک مانوس آواز سن کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ عمران بیٹے آپ ہیں۔ میں تو اپنے بیٹے سے ملنے آیا ہوں۔ میں یہاں سے گزر رہا تھا کہ گھنٹی بجی تو میں نے رسیور اٹھا لیا۔ آپ سنائیں کیسے ہیں"...... دوسری طرف سے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"آپ کی دعاؤں سے ٹھیک ہوں۔ سرسلطان موجود ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ ہولڈ کریں میں انہیں اطلاع دیتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سلطان بول رہا ہوں"...... تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو مجھے بابا خیر دین نے بتا دیا ہے لیکن اس وقت فون کیوں کیا ہے"...... سرسلطان نے کہا۔

"میں آپ کے آفس کا جائزہ لینا چاہتا ہوں لیکن یہاں تو مسلح محافظ موجود ہیں اور چابیاں بھی چوکیداروں کے پاس ہیں۔ میں جس انداز میں جائزہ لینا چاہتا ہوں اس کے لئے اطمینان و سکون ضروری ہے لیکن مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ موجودہ حالات میں آپ کی امداد کے بغیر ایسا ممکن نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن میں نے تو کہا تھا کہ صبح آ جانا۔ رات کو وہاں کیا دیکھو گے"...... سرسلطان نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صبح کو وہاں خاصا رش ہوتا ہے اس لئے میں اس وقت ہی اطمینان سے کام کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس طرح تو بات لیک آؤٹ ہو جائے گی پھر"۔ سرسلطان نے کہا۔

"آپ خود آجائیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں اگر اس وقت وہاں گیا تو اعلیٰ حکام تک بات پہنچ جائے گی البتہ میں چیف سیکورٹی آفیسر آصف خان کو کہہ دیتا ہوں وہ تمہارے ساتھ مکمل تعاون کرے گا۔ تم اس وقت کہاں موجود ہو"...... سر سلطان نے کہا۔

"سیکرٹریٹ کے قریب ہی ایک پبلک فون بوتھ پر"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ تم وہاں چلے جاؤ آصف خان تمہارے ساتھ مکمل تعاون کرے گا"...... سر سلطان نے کہا۔

"اوکے خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ نجانے کیا بات تھی کہ جب سے سر سلطان نے اس کیس کی تفصیل بتائی تھی اس کا ذہن بری طرح الجھ سا گیا تھا اور چاہنے کے باوجود بھی وہ اپنے مخصوص موڈ میں نہ آ رہا تھا۔ اصل میں یہ چوری اگر واقعی چوری ہوئی تھی ایسی تھی کہ جس پر یقین ہی نہ آتا تھا لیکن سر سلطان کے مطابق اگر واقعی نشان کاغذ پر پہلے موجود نہ تھا تو پھر لامحالہ چوری ہوئی ہے لیکن کس طرح ہوئی ہے بس یہی بات ایسی تھی جو کسی طرح بھی سمجھ میں نہ آ رہی تھی اور اسی وجہ سے اس کا ذہن بری طرح الجھ سا گیا تھا۔ فون بوتھ سے نکل کر وہ دوبارہ کار میں بیٹھا اور واپس سیکرٹریٹ کے گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کار سائیڈ میں روکی اور دوبارہ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"چیف سیکورٹی آفیسر سے کہو کہ علی عمران آیا ہے"...... عمران نے محافظ سے کہا۔

"جی صاحب"...... اس محافظ نے کہا اور مڑ کر گیٹ کی سائیڈ پر موجود کیبن میں چلا گیا۔ عمران وہیں رک گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ محافظ باہر آیا۔

"آیئے جناب"...... اس محافظ نے کہا اور چھوٹا پھاٹک کھول کر وہ اندر گیا۔ ایک سائیڈ پر ایک برآمدہ تھا جس کے پیچھے کمرے تھے۔ ان میں سے ایک کمرے میں روشنی ہو رہی تھی اور برآمدے میں ایک لمبے قد کا نوجوان جس کے جسم پر محافظوں کی مخصوص یونیفارم تھی موجود تھا۔

"عمران صاحب آپ اور اس وقت"...... عمران کے قریب پہنچنے پر اس نوجوان نے برآمدے سے اتر کر عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تم ہو چیف سیکورٹی آفیسر۔ لیکن تم تو سنٹرل انٹیلی جنس میں تھے۔ یہاں کیسے آگئے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اب اسے پہچان گیا تھا۔ یہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کا ماتحت انٹیلی جنس میں انسپکٹر تھا اور عمران کی اس سے کافی ملاقاتیں ہوئی تھیں۔

"مجھے تو یہاں آئے ہوئے چار سال ہو گئے ہیں۔ میرا تبادلہ یہاں کر دیا گیا تھا۔ آیئے اندر آجائیے"...... آصف نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" سرسلطان کا ابھی فون آیا تھا۔ انہوں نے آپ کے متعلق اور یہ بھی انہوں نے کہا ہے کہ آپ وزارت خارجہ اور وزارت معدنیات کے آفسز کا جائزہ لینا چاہتے ہیں اور میں آپ سے تعاون کروں لیکن مسئلہ کیا ہے۔ کیا کوئی جرم ہوا ہے لیکن مجھے تو کسی بات کا علم نہیں ہے"...... آصف نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

" جرم ہوا نہیں ہے لیکن ہو سکتا ہے اس لئے میں اس وقت جائزہ لینا چاہتا ہوں تاکہ مجرموں کے اقدامات کا پیشگی بندوبست کیا جا سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ کیسا جرم۔ دیکھیں عمران صاحب میں آپ کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں اس لئے اس وقت آپ کی یہاں آمد اور یہ جائزہ میرے نزدیک انتہائی اہمیت رکھتا ہے اور چونکہ یہاں کی سکیورٹی کی تمام تر ذمہ داری میری ہے اس لئے مجھے سرسلطان کے فون سے بے حد تشویش لاحق ہو گئی ہے"...... آصف نے کہا۔

" تمہاری ڈیوٹی رات کو ہوتی ہے یا دن کو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" رات کو۔ دن کو تو یہاں صرف گارڈ ہوتے ہیں اور بس"۔ آصف نے جواب دیا۔

" پھر تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دراصل یہ اطلاع ملی ہے کہ وزارت خارجہ یا وزارت معدنیات سے کوئی فائل چوری کی

جائے گی لیکن یہ فائل دن کو ہی یہاں پہنچے گی اور دن کو ہی واپس چلی جائے گی اس لئے اگر یہ واردات ہو گی تو ظاہر ہے دن کو ہی ہو گی لیکن دن کو یہاں کافی رش ہوتا ہے اس لئے یہاں اس وقت آیا ہوں کہ رات کو دونوں وزارتوں کے آفسز کا اطمینان سے جائزہ لے لوں تاکہ یہ اندازہ لگایا جا سکے کہ اگر یہ واردات ہو گی تو کس طرح ہو گی اور دوسری بات یہ کہ اس بارے میں کسی کو علم بھی نہیں ہونا چاہئے اس لئے ہی یہ جائزہ اس وقت لیا جا رہا ہے"...... عمران نے کہا تو آصف کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیل گئے۔

" ٹھیک ہے۔ اب آپ فرمائیں کہ آپ کیا چاہتے ہیں"۔ آصف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" دونوں آفسز کے چوکیداروں کو بلاؤ۔ میں سرسلطان کا کمرہ اور پھر اس سے نیچے وزارت معدنیات کا وہ کمرہ دیکھنا چاہتا ہوں جو سرسلطان کے آفس کے نیچے ہے لیکن چوکیدار صرف کمرے کھول کر باہر رہیں گے"...... عمران نے کہا تو آصف نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر آفس سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آ گیا۔

" میں نے آدمی بھیج دیا ہے۔ ابھی دونوں آفسز کے چوکیدار آ جائیں گے"...... آصف نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہاں دو ادھیڑ عمر آدمی آئے۔ ان کے چہروں پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

" جی صاحب"...... ان دونوں نے آصف کو سلام کرتے ہوئے

کہا۔

"ان صاحب نے سر سلطان کا کمرہ چیک کرنا ہے۔ سیکورٹی کے تحت اور ان کے کمرے کے نیچے وزارت معدنیات کا جو کمرہ ہے اسے بھی چیک کرنا ہے۔ تم ان کے ساتھ جاؤ اور کمرے کھول دو"۔ آصف نے کہا۔

"جی صاحب آیئے"..... ان دونوں نے کہا۔

"تمہارے پاس ٹارچ تو ہو گی وہ مجھے دے دو۔ شاید ضرورت پڑ جائے"..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو آصف نے اثبات میں سر ہلایا اور میز کی دراز کھول کر اس نے ایک بڑی سی ٹارچ نکال کر عمران کو دے دی۔

"اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے ساتھ چلوں" آصف نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے"..... عمران نے کہا تو آصف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران دونوں چوکیداروں کو ساتھ لے کر عمارت کے قریب آ گیا۔

"تم میں سے وزارت معدنیات کا چوکیدار کون ہے"..... عمران نے کہا۔

"جی میں ہوں۔ فتح محمد جناب"۔ ایک آدمی نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ اوپر والی منزل جہاں سر سلطان کا آفس ہے اس کے نیچے کون سا کمرہ ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں جناب۔ اس کے نیچے سٹور ہے"..... فتح محمد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سٹور ہے۔ اوکے تم اس سٹور کا تالا کھولو پھر وہیں باہر کھڑے ہو جانا۔ میں پہلے سر سلطان کا آفس چیک کروں گا پھر نیچے آؤں گا"۔ عمران نے کہا۔

"جی صاحب"..... فتح محمد نے جواب دیا۔

"اب تم میرے ساتھ آؤ اور سر سلطان کا آفس کھولو"..... عمران نے دوسرے چوکیدار سے کہا۔

"جی صاحب چلیں"..... دوسرے چوکیدار نے کہا اور پھر عمران اس کے ساتھ سر سلطان کے آفس میں پہنچ گیا۔ چوکیدار نے تالا کھول دیا۔

"تم یہیں باہر ٹھہرو گے۔ کیا نام ہے تمہارا"..... عمران نے پوچھا۔

"جی میرا نام شیر دین ہے"..... چوکیدار نے جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے ٹارچ جلائی اور پھر سوئچ بورڈ پر موجود بٹن دبائے تو کمرہ روشن ہو گیا۔ عمران نے دروازہ اندر سے بند کر دیا اور ٹارچ کو آف کر کے اس نے جیب میں ڈالا اور پھر سیدھا سر سلطان کی آفس ٹیبل کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے میز کی نچلی دراز جو مقفل نہ تھی اسے کھولا تو دراز خالی تھی۔ اس نے ٹارچ نکالی اور اسے آن کر دیا۔ دراز معمول کے مطابق تھی۔ نیچے لکڑی موجود

تھی اور دراز میں کسی قسم کا کوئی سوراخ نظر نہ آ رہا تھا۔ عمران چند لمحوں تک بغور جائزہ لیتا رہا پھر اچانک اس کی نظریں ایک لکیر پر پڑیں تو وہ چونک پڑا۔ اس نے غور سے اس خانے کے نیچے موجود لکڑی کو ٹارچ کی تیز روشنی میں دیکھنا شروع کر دیا اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ لکڑی کے چاروں طرف ایک انتہائی باریک لکیر نظر آ رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے لکڑی کو کاٹ کر پھر کسی گلیو سے جوڑا گیا ہو۔ اس نے دراز بند کی اور پھر ٹارچ بند کر کے اس نے اسے جیب میں ڈالا اور دونوں ہاتھوں سے میز کو پکڑ کر اس نے اسے ہٹا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ عین اس جگہ جہاں دراز تھی فرش کا ٹکڑا بھی بالکل اسی لکڑی کی طرح جڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔ عمران نے اس پر پیر رکھ کر دبایا لیکن ٹکڑا مضبوط تھا۔ اس نے زور سے پیر مارا لیکن کچھ نہ ہوا۔ وہ غور سے دیکھتا رہا۔ اسے معلوم تھا کہ کنکریٹ کی چھت ہے اس لئے ٹکڑا کسی طرح نکالا نہیں جا سکتا۔ اندر موجود سریے کا جال کیسے کاٹا جا سکتا ہے اور اگر کاٹا گیا ہے تو اسے اس قدر مہارت سے کیسے جوڑا جا سکتا ہے۔ البتہ چاروں طرف موجود لکیر بتا رہی تھی کہ اسے کاٹا گیا ہے یا کاٹے جانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس نے میز کو کھینچ کر واپس اس کی جگہ پر رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اسے ایک اور بات کا خیال آیا کہ فرش پر قالین موجود نہ تھا حالانکہ یہاں پورے فرش پر قالین ہوتا تھا۔ وہ ہونٹ بھینچے دروازے

کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ٹارچ جلائی اور پھر سوئچ آف کر کے دروازے سے باہر آ گیا۔ وہاں شیر دین چوکیدار موجود تھا۔

"تالا لگا دو"...... عمران نے کہا تو چوکیدار نے تالا لگا دیا اور پھر وہ دونوں ہی نیچے آ گئے۔ یہاں دوسرا چوکیدار فتح محمد موجود تھا۔

"یہ کمرہ ہے جناب سٹور۔ یہ سر سلطان کے آفس کے بالکل نیچے ہے"...... فتح محمد نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیونکہ اس نے بھی اندازہ لگا لیا تھا کہ واقعی سر سلطان کے کمرے کے عین نیچے یہ کمرہ ہے۔

"اس کا تالا تم روزانہ کھولتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں جناب کیونکہ سٹور سے فائلیں نکالنی پڑتی ہیں۔ افسروں کے لئے"...... چوکیدار نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم یہیں باہر رکو"...... عمران نے کہا اور پھر سٹور کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔ اس نے ٹارچ جلائی اور پھر سوئچ بورڈ پر موجود بٹن دبا دیئے۔ کمرے میں دو بلب تھے وہ دونوں جل اٹھے اور کمرے میں تیز روشنی پھیل گئی۔ عمران نے دروازہ بند کیا اور پھر کمرے کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ وہاں پرانی فائلوں کی الماریاں بھی موجود تھیں اور ایک طرف فرش پر بھی فائلوں کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ کمرے کی چھت دوہری تھی۔ شاید پہلے یہ کمرہ آفس کے طور پر استعمال ہوتا تھا پھر اسے سٹور بنا دیا گیا تھا۔ چھت ایک طرف سے ادھڑی ہوئی تھی۔ اس کے نیچے ایک ریک پڑا ہوا تھا۔ عمران نے اس

ریک کو دیکھا اور پھر وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہاں سے فا... اس انداز میں ہٹائی گئی تھیں جیسے پیر رکھنے کی جگہ بنائی گئی ہو۔ ا... کے عین اوپر چھت ادھڑی ہوئی تھی۔ عمران نے ٹارچ ہاتھ میں پکڑ... اور پھر وہ ریک پر چڑھ کر اوپر دوہری چھت پر چڑھ گیا۔ اندر بتی نہیں تھی۔ اس نے ٹارچ جلائی اور اس کے ساتھ ہی اس کے م... سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ یہاں بھی چھت ک... ایک ٹکڑے کے گرد ویسی ہی چوکور لکیر موجود تھی اور اس کے سا... ہی ایک باریک سا سوراخ بھی تھا۔ عمران نے اس سوراخ میں ٹارچ کی روشنی ڈالی تو اسے محسوس ہوا کہ یہ سوراخ آر پار ہے لیکن خاصا باریک ہونے کی وجہ سے اوپر سے اسے نظر نہیں آیا۔ اس نے ٹارچ سے ادھر ادھر کا جائزہ لیا تو اس نے دیکھا کہ اس چوکور ٹکڑے کے نیچے کافی بڑے حصے پر ایسے نشانات تھے جیسے یہاں کوئی کپڑا بچھایا گیا ہو جو بعد میں اٹھا لیا گیا ہے۔ اسی لمحے ایک کونے میں اسے ایک بوتل پڑی نظر آئی۔ یہ پلاسٹک کی خاصی بڑی بوتل تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر وہ بوتل اٹھا لی اور دوسرے لمحے اس کے منہ سے حیرت کے مارے سیٹی سی نکل گئی۔ یہ دنیا کا سب سے طاقتور گلیو تھا اور ایکریمیا کا بنا ہوا تھا۔ لیبل پر اس کا باقاعدہ اندراج موجود تھا۔

عمران نے ادھر ادھر کا جائزہ لیا اور پھر وہ واپس اس ریک کی مدد سے نیچے اتر آیا۔ اس کے کپڑوں پر مٹی لگ گئی تھی۔ اس نے وہ مٹی جھاڑی۔ اس کے بعد اس نے سٹور کا جائزہ لینا شروع کر دیا اور تھوڑی

دیر بعد اس نے عقبی طرف ایک ریک کے پیچھے دروازہ چیک کر لیا۔ دروازہ اندر سے بند تھا۔ اس نے اسے کھولا دوسری طرف راہداری تھی۔ اس نے بند کیا اور پھر وہ واپس پہلے والے دروازے کی طرف آیا۔ اس نے دروازہ کھولا۔

"فتح محمد اندر آ جاؤ"...... عمران نے باہر موجود چوکیدار سے کہا۔ دوسرا چوکیدار وہاں موجود نہ تھا۔ وہ شاید چلا گیا تھا۔

"جی صاحب"...... چوکیدار نے کہا اور اندر آ گیا۔

"سٹور کا یہ عقبی دروازہ کھلا رہتا ہے"...... عمران نے اسے عقبی دروازے کی طرف لے جاتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب۔ یہ اندر سے بند رہتا ہے۔ میں اسے روزانہ چیک کرتا ہوں"...... فتح محمد نے جواب دیا۔

"کبھی یہ تمہیں کھلا ہوا بھی ملا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب"...... فتح محمد نے جواب دیا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

"ٹھیک ہے آؤ اور روشنی بند کر کے تالا لگا دو"...... عمران نے باہر آتے ہوئے کہا اور فتح محمد نے روشنی بجھائی اور پھر سٹور کو تالا لگا دیا۔

"اور کوئی حکم جناب"...... فتح محمد نے پوچھا۔

"نہیں۔ تم اب جا سکتے ہو"...... عمران نے کہا اور پھر وہ چلتا ہوا آصف کے آفس میں پہنچ گیا۔

"اچھا آصف صاحب تعاون کا شکریہ۔ اب میں جا رہا ہوں"۔ عمران نے ٹارچ آصف کو دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے مصافحہ کر کے وہ گیٹ سے باہر آیا اور اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اب ساری واردات اس کے ذہن میں آ چکی تھی لیکن جس انداز میں یہ واردات کی گئی تھی وہ اس کے لئے نہ صرف حیران کن تھی بلکہ ایک لحاظ سے ناقابل یقین بھی۔ وہ کار چلاتا ہوا سیدھا دانش منزل کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب آپ اور اس وقت۔ خیریت"...... بلیک زیرو نے عمران کو دیکھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم شاید سونے کی تیاری کر رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔ میں تو مطالعہ کر رہا تھا مگر آپ اس وقت"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ایک حیرت انگیز واردات ہوئی ہے۔ یقین کرو اگر واردات کرنے والا مجھے مل جائے تو میں اس کی فنکاری پر اس کے ہاتھ چوم لوں"۔ عمران نے کہا۔

"کیسی واردات"...... بلیک زیرو نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ میں ذرا لیبارٹری میں تھوڑا سا کام کر لوں پھر آتا ہوں۔ تم میرے لئے کافی بناؤ"...... عمران نے کہا اور پھر لیبارٹری

کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے وہاں پہنچ کر جیب سے گلیو کی بوتل نکالی اور بوتل پر موجود لیبل کو غور سے چیک کرتا رہا۔ اچانک اسے ایک خیال آیا تو اس نے ایک پاؤڈر اس بوتل پر ڈالا تو دوسرے لمحے اس پر ایک سیاہ نشان واضح ہو گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ یہ نشان واضح طور پر نیل پالش کا لگتا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ واردات کرنے والی کوئی عورت ہے"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اس پر ایک اور پاؤڈر چھڑکا تو اس پر انگلیوں کے بے شمار نشانات ابھر آئے۔ اس نے ایک مخصوص کیمرے کی مدد سے ان نشانات کے فوٹو بنائے اور پھر ان نشانات کو انلارج کیا۔ اسے اپنی انگلیوں کے نشانات کا چونکہ علم تھا اس لئے اس نے انہیں تو علیحدہ رکھ دیا اور دوسرے نشانات میں سے ایک واضح نشان جو انگوٹھے کا تھا اسے مزید انلارج کر کے وہ اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے باقی نشانات کے فوٹو جلا دیئے اور بوتل اور وہ نشان اٹھا کر وہ لیبارٹری سے واپس آپریشن روم میں آ گیا۔ ابھی وہ کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ بلیک زیرو بھی کافی کے کپ اٹھائے پہنچ گیا۔ اس نے ایک کپ عمران کے سامنے رکھا اور دوسرا کپ لے کر وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"وہ سرخ جلد والی ڈائری ذرا مجھے دینا"...... عمران نے بلیک زیرو سے کہا تو بلیک زیرو نے ڈائری میز کی دراز سے نکالی اور عمران کو دے دی۔

"کیا ہوا ہے کچھ مجھے تو بتائیں"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھہر جاؤ پہلے کچھ معاملات واضح ہو جائیں پھر بتاتا ہوں" - عمران نے کہا اور ڈائری کھول کر اس کی ورق گردانی کرنے لگا۔ ساتھ ساتھ وہ کافی بھی پی رہا تھا پھر ایک ورق کو غور سے دیکھنے کے بعد اس نے ڈائری بند کر کے اسے میز پر رکھا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"گرین وڈ کلب"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لیری ڈوفے یہاں ہو گا۔ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں اس سے بات کراؤ"..... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ڈوفے بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا"..... عمران نے کہا۔

"اوہ یس پرنس۔ آپ۔ کیسے کال کیا۔ کوئی خدمت" - دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"یہاں پاکیشیا کے ایک سرکاری آفس سے ایک فائل چوری ہوئی ہے لیکن واردات انتہائی حیرت انگیز انداز میں کی گئی ہے۔ اس واردات میں ایکریمیا کا بنا ہوا ایک گلو استعمال ہوا ہے ٹرانسم گلو۔ بوتل میرے پاس موجود ہے۔ اس بوتل کو نارک کے سٹور سے خریدا گیا ہے۔ ان کا مخصوص نشان بھی موجود ہے اور سیل کمپیوٹر نمبر بھی موجود ہے۔ کیا تم اس سے کچھ معلومات حاصل کر کے مجھے دے سکتے ہو۔ میرا خیال ہے کہ یہ واردات کسی ایکریمی نے کی ہو سکتی ہے۔ ویسے میرا آئیڈیا ہے کہ یہ کوئی عورت ہے البتہ اس کے انگوٹھے کی لکیروں کے نشانات بھی میرے پاس موجود ہیں" - عمران نے کہا۔

"واردات کس انداز میں ہوئی ہے۔ کوئی تفصیل بتا دیں" - ڈوفے نے کہا تو عمران نے اسے چھت کا ٹکڑا کاٹنے، میز کی دراز کی لکڑی کاٹنے اور پھر ٹرانسم گلو سے اسے جوڑنے کے بارے میں بتا دیا۔

"آپ مجھے وہ کمپیوٹر نمبر بتا دیں اور پھر ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کریں۔ مجھے یقین ہے کہ میں آپ کو اہم باتیں بتا سکوں گا" - ڈوفے نے کہا تو عمران نے بوتل اٹھا کر اس کے لیبل پر موجود سیل کمپیوٹر نمبر ڈوفے کو بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ سپر اسٹور والے سیل کا باقاعدہ اندراج رکھتے ہیں۔ آپ ایک گھنٹے بعد فون کریں"..... ڈوفے نے کہا اور عمران نے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا ہے"..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے سر سلطان کی کال سے لے کر اب تک کی پوری تفصیل بتا دی۔ بلیک زیرو کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یعنی آپ کا خیال ہے کہ اس عورت نے نیچے آفس کی دوبر چھت میں بیٹھ کر کنکریٹ کی چھت کا ٹکڑا کاٹا۔ پھر میز کی دراز کے نیچے لکڑی کاٹی۔ پھر فائل اٹھائی اسے وہیں بیٹھ کر نقل کیا۔ پھر فائ سمیت وہ لکڑی والا ٹکڑا جوڑا پھر نیچے سے چھت کا ٹکڑا جوڑا اور پھر گئی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ایسا ہی ہوا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ سرسلطان وہاں موجود تھے۔ کیا کنکر چھت کا ٹکڑا اور میز کی دراز کی لکڑی کٹنے سے کوئی آواز نہ ابھری گی۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے انہیں پہلے سے معلوم تھا کہ یہ فا سرسلطان کو کس وقت پہنچے گی۔ چنانچہ انہوں نے یہ کاٹنے کارروائی پہلے کر رکھی ہو گی۔ پھر جب فائل آئی تو لکڑی کو نکالا فائل نکالی، پھر اسے ٹرانسوم گلیو سے جوڑ دیا گیا۔ ٹرانسوم گلیو دنیا کا مضبوط ترین گلیو کہلاتا ہے اور ہر چیز کو اس انداز میں جو سکتا ہے کہ پھر اسے کسی صورت میں نہیں توڑا جا سکتا اور مہنگا بھی ہے۔ اگر یہ بوتل مجھے وہاں نہ ملتی تو شاید مجھے بھی ساری بات پر یقین نہ آتا لیکن یہ بوتل ملنے سے ہی ساری بات آئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"حیرت ہے۔ اس قدر پیچیدگی اور اس قدر مہارت"...... زیرو نے کہا۔

"اسی بات نے تو مجھے چکرا کر رکھ دیا تھا۔ میری سمجھ میں نہ آتا تھا کہ ایسا ممکن بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر ایک گھنٹے بعد اس نے رسیور اٹھایا اور دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"گرین وڈ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ ڈوفے سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ڈوفے بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈوفے کی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"پرنس۔ گلیو کا جو سیل کمپیوٹر نمبر آپ نے دیا ہے اس سے پتہ چلا ہے کہ یہ گلیو ایکریمیا کی ایک کمپنی براؤن ایکس چینج کو سپلائی کیا گیا تھا اور براؤن ایکس چینج سے معلوم ہوا ہے کہ گلیو کی یہ بوتل مین ہٹن کے روز ویل کلب کی مالکہ جوڈی کو فروخت کی گئی ہے اور جوڈی کے بارے میں پورا نارک جانتا ہے کہ جوڈی انتہائی ماہر مجرمہ ہے اور انتہائی پیچیدہ مشن بھاری قیمت پر بک کرتی ہے۔ اس کا اصل کام انتہائی قیمتی راز اور فائلیں چرانا ہے اور جوڈی پچھلے دنوں پاکیشیا گئی ہوئی تھی۔ آج ہی اس کی واپسی ہوئی ہے"۔ ڈوفے نے تفصیل

بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ جوڈی کی پاکیشیا میں بکنگ کس نے کی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ مگر"...... ڈوفے جواب دیتے دیتے رک گیا۔

"معاوضے کی فکر مت کیا کرو ڈوفے۔ تمہیں معلوم ہے کہ پرنس منہ مانگے سے بھی زیادہ معاوضہ دیتا ہے"...... عمران نے اس کی ہچکچاہٹ کو سمجھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے پرنس۔ آپ نصف گھنٹے بعد کال کریں میں آپ کو تفصیل بتا سکوں گا"...... ڈوفے نے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو یہ کام جوڈی نے کیا ہے۔ حیرت ہے۔ اس لڑکی سے تو ملنا چاہئے۔ اس قدر مہارت سے کام کیا گیا ہے کہ میں خود حیرت زدہ رہ گیا ہوں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن عمران صاحب معاہدے کی اس کاپی کا مجرم کیا کریں گے۔ ابھی معاہدہ فائنل تو نہیں ہوا اور ہو سکتا ہے کہ فائنل بھی نہ ہو سکے"...... بلیک زیرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ایسے معاہدے فائنل ہو جاتے ہیں کیونکہ اس سلسلہ میں پہلے کافی سطحوں پر گفتگو مکمل ہو چکی ہوتی ہے۔ باقی کارروائی رسمی ہوتی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو یہ کاپی فوری طور پر نکال دی گئی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ

یہ جوڈی ہی اسے ساتھ لے گئی ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھو شاید ڈوفے کوئی خاص بات بتا سکے"...... عمران نے کہا اور پھر نصف گھنٹے بعد اس نے رسیور اٹھا کر ایک بار پھر ڈوفے کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کیا رپورٹ ہے ڈوفے"...... عمران نے رابطہ قائم ہوتے ہی کہا۔

"پرنس جوڈی نے یہ کام ایکریمیا کی خفیہ سرکاری تنظیم ڈارک آئی کے لئے سرانجام دیا ہے۔ ڈارک آئی نے اسے یہاں ناراک میں بک کیا البتہ اسے مشن پاکیشیا جا کر بتایا گیا اور اس نے مشن مکمل کر دیا"...... ڈوفے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ڈارک آئی تو سرکاری تنظیم ہے پھر اس نے اس کام کے لئے اپنے ایجنٹوں کی بجائے جوڈی کو کیوں بک کیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں پرنس"...... ڈوفے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوڈی کو یہ کام کس نے دیا ہے۔ یہ معلوم ہو سکتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ تورن کلب کے مالک کنگ تورن نے۔ یہ میں جانتا ہوں کہ کنگ تورن ڈارک آئی کا اہم آدمی ہے"...... ڈوفے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوڈی کا کیا حلیہ ہے"...... عمران نے پوچھا تو ڈونے نے تفصیل سے جوڈی کا حلیہ اور قد وقامت کی تفصیل بتا دی۔

"اوکے۔ اب تم اپنا اکاؤنٹ نمبر اور بینک کا نام بتا دو اور ساتھ ہی معاوضہ بھی۔ تم نے واقعی کام کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"شکریہ پرنس"...... ڈونے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے بینک کا نام، اکاؤنٹ نمبر اور معاوضہ بتا دیا۔

"اوکے۔ پہنچ جائے گا۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تفصیل نوٹ کر لی ہے تم نے۔ اسے آج ہی معاوضہ پہنچا دینا یہ بہت کام کا آدمی ہے"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دوسرے روز آفس ٹائم شروع ہوتے ہی عمران سر سلطان کے آفس میں موجود تھا۔ سر سلطان کسی اہم میٹنگ میں مصروف تھے اس لئے عمران ان کے آفس میں بیٹھا ان کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا۔ چپڑاسی اسے مشروب کی ایک بوتل دے گیا تھا اور عمران مشروب سپ کرنے میں مصروف تھا کہ آفس کا عقبی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی ہاتھ میں کاپی پنسل پکڑے اندر داخل ہوئی تو عمران اسے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس لڑکی کو وہ پہلی بار دیکھ رہا تھا۔ اپنے لباس اور انداز سے وہ سیکرٹری لگ رہی تھی لیکن عمران کو معلوم تھا کہ سر سلطان کا سیکرٹری گذشتہ طویل عرصے سے ایک آدمی علی رضا نامی تھا۔

"آپ یہاں کیسے بیٹھے ہیں"...... اس لڑکی نے عمران کے قریب آ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سیٹ سے چپکا بیٹھا ہوں اس لئے مجبوری ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ میں آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھی"۔ لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آج کل اس آفس میں ایکریمین گلیو کا استعمال بڑھ گیا ہے اور یہ گلیو کرسیوں پر بھی لگا دیا گیا ہے اس لئے اب میں کرسی پر چپکا بیٹھا ہوں۔ اگر آپ بھی چپکنا چاہتی ہیں تو ساتھ والی کرسی پر بیٹھ جائیں پھر ہم دونوں اطمینان سے بیٹھ کر باتیں کریں گے"...... عمران کی نجانے کب سے رکی ہوئی زبان جب چل پڑی تو ظاہر ہے آسانی سے کہاں رکنے والی تھی۔

"کرسی پر گلیو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہاں گلیو کا کیا کام"۔ لڑکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے بڑی نفاست سے ساتھ والی کرسی پر ہاتھ پھیرا۔

"اس پر تو کوئی گلیو نہیں ہے"...... لڑکی نے حیرت بھرے انداز میں عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہو گا۔ میں نے بھی اس کرسی پر ہاتھ پھیرا تھا تو گلیو نہیں تھا"...... عمران نے بڑے سرسری سے لہجے میں کہا۔

"تو آپ نے کیسے کہہ دیا کہ آپ کرسی سے چپکے بیٹھے ہیں"۔ لڑکی نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کو شاید ابھی تک کرسی پر بیٹھنے کا موقع نہیں مل سکا۔ پاکیشیا میں کرسیاں بنتی ہی گلیو سے ہیں۔ پہلے ہاتھ پھیرو تو کوئی گلیو نہیں ہوتا لیکن جب کوئی کرسی پر بیٹھ جائے تو پھر ایسا چپکتا ہے کہ اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتا۔ ویسے آپ چاہیں تو تجربہ کر لیں۔ کسی ایسی کرسی پر بیٹھ سکیں تو بیٹھ جائیں جس کرسی کے نیچے اختیارات سسک رہے ہوں"...... عمران کی زبان دوبارہ رواں ہو گئی اور لڑکی جو اسے حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ شکل سے تو عقلمند نہیں لگتے لیکن آپ باتیں تو بڑی فلسفیانہ کرتے ہیں"...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس یہ باتیں ہی تو سارا مسئلہ خراب کر دیتی ہیں اس لئے تو آج تک کنوارہ پھر رہا ہوں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو لڑکی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ یہ آپ نے کیسی باتیں شروع کر دی ہیں۔ کیا آپ کا ذہنی توازن درست ہے"...... لڑکی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ابھی آپ مجھے عقلمند کہہ رہی تھیں۔ اب میرے ذہنی توازن پر شک کر رہی ہیں۔ بس اسی پنڈولم میں زندگی گزر گئی ہے۔ جب بھی

کوئی لڑکی میری شکل دیکھتی ہے تو وہ مجھے احمق سمجھتی ہے اور چونکہ لڑکیوں کو احمق پسند آجاتے ہیں اس لئے ظاہر ہے کوئی سکوپ بننا شروع ہوتا بھی ہے کہ میں باتیں شروع کر دیتا ہوں اور لڑکیاں مجھے عقلمند کہہ کر دور بھاگ جاتی ہیں۔ ویسے آپ کی بات کا آخری حصہ درست ہے۔ میرا ذہنی توازن درست نہیں ہے۔ ابھی دو روز پہلے میں نے اپنے ذہن کا وزن اسلامی کنڈے پر کرایا تھا۔ اصل وزن سے چھ گرام کم نکلا تھا لیکن پھر میں نے جا کر غیر اسلامی کنڈے پر وزن کرایا تو دس گرام بڑھ گیا"...... عمران نے کہا۔

"آخر آپ ہیں کیا چیز۔ یہ اسلامی غیر اسلامی کنڈا اور ذہن کا وزن۔ کیا مطلب ہوا"...... لڑکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ واقعی عمران کی ذہنی حالت سے مشکوک ہو گئی ہے۔

"آپ کبھی صرافہ بازار یا غلہ منڈی یا ایسی ہی کسی بڑی منڈی میں گئی ہیں"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ کیوں"...... لڑکی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اگر آپ وہاں جائیں تو وہاں آپ کو جگہ جگہ بورڈ نظر آئیں گے۔ اسلامی کنڈا اور اس سے ملتے جلتے بے شمار نام۔ اس کا مطلب ہوتا ہے کہ اگر دکاندار کے تولنے پر آپ کو شک ہے تو آپ ان کنڈوں والوں کو فیس دے کر اپنے مال کا وزن کرا سکتے ہیں اور چونکہ یہ اسلامی کنڈے ہیں اس لئے ظاہر ہے کہ اس میں گڑبڑ نہیں کی جا سکتی

کیونکہ اسلام میں ناپ تول درست رکھنے کا سختی سے حکم ہے"۔ عمران نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا اور لڑکی اس بار بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں نے ذہن کا وزن نہیں کہا تھا توازن کہا تھا۔ ویسے آپ نے اپنا تعارف نہیں کرایا۔ آپ تو واقعی انتہائی دلچسپ چیز ہیں"۔ لڑکی نے اس سائیڈ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اب انتہائی دلچسپی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ایک شرط پر تعارف کرا سکتا ہوں کہ آپ میری اماں بی کو نہیں بتائیں گی"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"اماں بی کو۔ کیا مطلب"...... لڑکی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری اماں بی کہتی ہیں کہ نامحرم عورتوں کو تعارف نہیں کرانا چاہئے کیونکہ اس سے انہیں فری ہونے کا موقع مل جاتا ہے اور اس موقع سے شیطان فائدہ اٹھاتا ہے اور جو شیطان کو فائدہ پہنچاتا ہے اسے جہنم میں پھینک دیا جاتا ہے اور آگ کے کوڑے مارے جاتے ہیں۔ ویسے تو کوڑے جب مارے جائیں گے سو مارے جائیں گے اگر اماں بی کو یہاں معلوم ہو گیا کہ میں نے کسی نامحرم کو اپنا تعارف کرا دیا ہے تو پھر نہ ذہن رہے گا باقی اور نہ ذہنی توازن۔ دوسرے لفظوں میں بلبل کو چمن سے آشیانہ اٹھانا پڑے گا اور ہمارے ہاں کے ایک شاعر نے کہا ہے کہ جب بلبل نے ہی چمن سے آشیانہ اٹھا لیا تو اب

اس کی بلا سے چاہے اس میں بوم بسے یا وہ پرندہ کیا نام ہے اس کا ہاں یاد آیا ہما وہ بسے اور جہاں تک میرا خیال ہے اس آفس کے ہما سرسلطان ہیں اور آپ اگر اس آفس میں بیٹھتی ہیں تو پھر آپ بوم کہلائی جا سکتی ہیں۔ ویسے ایک بات ہے کہ آپ جیسا خوبصورت بوم میں نے کبھی نہیں دیکھا"...... عمران نے کہا۔

"یہ بوم کیا ہوتا ہے"...... لڑکی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بے حد خوبصورت پرندہ ہوتا ہے۔ مغرب میں اسے انتہائی عقلمند اور مشرق میں انتہائی بے وقوف کہا اور سمجھا جاتا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ آپ کا مطلب ہے الو کو بوم کہا جاتا ہے اور آپ نے مجھے الو کہا ہے"...... لڑکی نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ چاہیں تو خود ہما بن جائیں اور سرسلطان کو بوم بنا دیں۔ یہ آپ کی مرضی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ لڑکی کوئی جواب دیتی اچانک عقبی دروازہ کھلا اور سرسلطان اندر داخل ہوئے تو لڑکی بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی۔ عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ سرسلطان کے پیچھے ان کا سپرنٹنڈنٹ بھی تھا جس کے ہاتھ میں بہت سی فائلیں تھیں۔

"اوہ عمران تم کب آئے ہو اور مس نادیہ آپ یہاں کیسے"۔ سرسلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

سر آپ نے کال کیا تھا اس لئے میں آئی تھی۔ مگر آپ ابھی

تشریف نہ لائے تھے اور یہ صاحب یہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے بہکی بہکی باتیں شروع کر دیں"...... لڑکی نے کہا تو سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"راشد تم جا سکتے ہو"...... سرسلطان نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے اپنے سپرنٹنڈنٹ سے کہا جو فائلیں میز کی سائیڈ پر رکھ کر اب پیچھے ہٹ کر مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہوا تھا۔

"یس سر"...... سپرنٹنڈنٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"بیٹھو نادیہ۔ مجھے افسوس ہے کہ پہلے تمہارا تعارف اس سے نہیں کرا سکا اور اس شیطان نے لامحالہ تمہیں زچ کر کے رکھ دیا ہو گا"...... سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا تو نادیہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی لیکن اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔ شاید سرسلطان نے عمران کے بارے میں جس انداز میں کہا تھا یہ بات اس کے لئے حیرت انگیز ثابت ہو رہی تھی کیونکہ سرسلطان اپنے آفس میں انتہائی رکھ رکھاؤ کے قائل تھے۔ ان کے چہرے پر مسکراہٹ بھی شاذ و نادر ہی آتی تھی۔ یہ تو عمران تھا جو انہیں مسکرانے تو کیا ہنسنے اور قہقہے تک لگانے پر مجبور کر دیا کرتا تھا۔

"نادیہ کس زبان کا لفظ ہے جناب۔ ویسے فارسی میں نادیدہ تو ہوتا ہے۔ مطلب ہے نہ نظر آنے والا یا نادان ہوتا ہے البتہ دیا چراغ کو بھی کہتے ہیں اور نادیہ کا مطلب ہوا بجھا ہوا چراغ۔ ویسے پچھلے دنوں

میں نے ایک دوا دیکھی تھی جس پر لکھا ہوا تھا دیاقوزہ۔ میں نے حکیم صاحب سے اس کا مطلب پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ طبی زبان میں خشخاش کے شربت کو دیاقوزہ کہا جاتا ہے"...... عمران مسلسل بولتا چلا جا رہا تھا اور نادیہ کے چہرے پر ایسی حیرت تھی جیسے اس کے سامنے انسان کی بجائے کوئی مافوق الفطرت چیز موجود ہو۔

"بس۔ بس۔ نادیہ پر علمیت کا مزید رعب جمانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ میرے عزیز ترین دوست اختر حسین کی بیٹی ہے۔ اختر حسین پچھلے سال وفات پا گئے تو میں نے اسے آفس میں سیکرٹری رکھ لیا ہے تاکہ اپنے خاندان کی کفالت کر سکے۔ بے حد نیک اور اچھی بچی ہے اور نادیہ یہ علی عمران ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی اور سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل سر عبدالرحمن کا اکلوتا اور ناخلف بیٹا"...... سرسلطان نے عمران کو درمیان میں ہی ٹوکتے ہوئے دونوں کا ایک دوسرے سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ وہی عمران ہیں جن کی باتیں سارا دفتر اور آپ بھی کرتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ تو بڑے احمق۔ م۔ م۔ میرا مطلب ہے بڑے معصوم سے آدمی ہیں"...... نادیہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"بس اس کی یہی معصومیت ہی تو اصل پردہ ہے۔ بہرحال تم جاؤ میں نے عمران سے ضروری باتیں کرنی ہیں"...... سرسلطان نے

مسکراتے ہوئے کہا اور نادیہ سرہلاتی ہوئی اٹھی اور دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔

"ایک منٹ مس نادیہ"...... اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو نادیہ مڑی اور حیرت سے عمران کو دیکھنے لگی جس کے چہرے پر ایسی سنجیدگی تھی جیسے اس کا چہرہ پتھر کا بنا ہوا ہو۔ سرسلطان بھی حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے۔

"بیٹھیں"...... عمران نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو نادیہ"...... نادیہ نے سرسلطان کی طرف دیکھا تو سرسلطان نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا اور نادیہ واپس آکر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"پچھلے دنوں ایک غیر ملکی لڑکی آپ سے ملتی رہی ہے۔ اس کا نام جوڈی تھا"...... عمران نے کہا تو نادیہ بے اختیار اچھل پڑی۔

"ہاں۔ وہ سیاح تھی۔ بڑی دلچسپ باتیں کرتی تھی۔ اس سے دو تین ملاقاتیں ہوئی ہیں پھر شاید وہ واپس چلی گئی لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ کیا آپ بھی اسے جانتے ہیں"...... نادیہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن سرسلطان کے ہونٹ بھینچ گئے تھے اور چہرے پر قدرے غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مس نادیہ اس سیاح لڑکی جوڈی اور آپ کے درمیان سرسلطان کے اس آفس کے بارے اور سرسلطان کی مصروفیات کے بارے میں

کیا کیا باتیں ہوئی تھیں"...... عمران نے کہا۔

"زیادہ نہیں۔ میری اس سے ملاقات ہوٹل میں اتفاقاً ہو گئی۔ میں جس میز پر موجود تھی وہاں ایک کرسی خالی تھی جبکہ ہال میں شاید اور کوئی میز نہ تھی اس لئے جوڈی وہاں آگئی اور پھر اس نے اپنا تعارف کرایا اور بیٹھنے کی اجازت مانگی۔ میں نے دے دی کیونکہ مجھے ویسے بھی سیاحوں سے بہت دلچسپی رہتی ہے۔ پھر باتوں باتوں میں، میں نے اسے بتایا کہ میں کہاں ملازمت کرتی ہوں۔ پھر اس نے مجھے اپنے کمرے میں چلنے کی دعوت دی تو میں وہاں چلی گئی۔ وہاں بھی باتیں ہوتی رہیں۔ وہ میری ملازمت اور آفس کے بارے میں باتیں کرتی رہی۔ اس نے بتایا کہ وہ خود بھی ایک وزارت میں سیکرٹری ہے اس طرح وہ اپنے باس کے بارے میں باتیں کرتی رہی اور میں سرسلطان صاحب کے بارے میں پھر میں چلی آئی۔ بس ایک دو بار تو ملاقاتیں ہوئیں پھر شاید وہ چلی گئی"...... نادیہ نے جواب دیا۔

"کیا وہ یہاں آفس بھی آئی تھی تم سے ملنے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایک بار آئی تھی لیکن میں نے اس کی حوصلہ افزائی نہیں کی اور وہ واپس چلی گئی"...... نادیہ نے جواب دیا۔

"اس آفس میں بھی وہ آئی تھی۔ میرا مطلب ہے جہاں ہم موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس کے اصرار پر میں اسے یہاں لے آئی تھی لیکن ہم فوراً ہی واپس چلی گئی تھیں"...... نادیہ نے جواب دیا۔

"کیا اس نے فرش پر موجود قالین کے بارے میں پوچھا تھا" عمران نے کہا تو نادیہ اور سرسلطان دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"ہاں۔ اس نے پوچھا کہ یہاں قالین نہیں ہے جس پر میں نے اسے بتایا تھا کہ قالین صفائی کے لئے گیا ہوا ہے اور دو روز بعد آئے گا لیکن یہ سب آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ آخر کیا مطلب ہوا ان باتوں کا"...... نادیہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں۔ میں نے آپ کو جوڈی کے ساتھ دیکھا تھا اس لئے پوچھا ہے۔ بہرحال اب آپ جا سکتی ہیں"...... عمران نے کہا تو نادیہ نے سرسلطان کی طرف دیکھا۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ"...... سرسلطان نے انتہائی خشک لہجے میں کہا تو نادیہ اٹھی اور خاموشی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"کیا نادیہ اس چکر میں ملوث ہے عمران"...... نادیہ کے باہر جاتے ہی سرسلطان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ملوث نہیں ہے البتہ اس کی معصومیت سے فائدہ اٹھایا گیا ہے اور آپ کی مصروفیات اور آفس کے بارے میں معلومات حاصل کی گئی ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن کاپی کیسے ہوئی جبکہ میں یہاں سارا وقت موجود رہا ہوں" سرسلطان نے کہا تو عمران اٹھا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے کیا ہوا۔ کہاں جا رہے ہو"...... سرسلطان نے انتہائی

حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن عمران نے کوئی جواب دینے کی بجائے آگے بڑھ کر دروازہ اندر سے بند کیا اور پھر واپس آ گیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"کیا مطلب۔ یہ دروازہ کیوں بند کیا ہے تم نے"...... سرسلطان نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ۔ میں آپ کو واردات کا پورا نقشہ دکھانا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے کرسیاں ہٹائیں اور پھر خود ہی بھاری آفس ٹیبل کو ایک سائیڈ سے پکڑ کر ایک طرف ہٹا دیا۔ سرسلطان کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے ساتھ ساتھ شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ دیکھیں۔ یہ فرش پر چوکور لائن دیکھ رہے ہیں ناں آپ"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہاں کیوں یہ لکیر ہے"...... سرسلطان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے میز واپس اسی جگہ پر رکھی، کرسیاں سیدھی کیں اور جا کر دروازہ کھولا اور پھر آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب میں بتاتا ہوں کہ فائل کی کاپی کیسے کی گئی"...... عمران نے کہا اور اس کے بعد اس نے نیچے سٹور کی دوہری چھت کے اندر سے کنکریٹ چھت کا ٹکڑا کاٹنے، میز کے نیچے لکڑی کاٹنے اور پھر انہیں کسی گلیو سے عارضی طور پر جوڑنے اور پھر نیچے سے ہی دوبارہ واردات

کرنے، وہیں کاپی کرنے اور پھر وہیں گلیو سے جوڑنے تک کی تفصیل بتا دی۔ سر سلطان کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی ہوئی تک جا پہنچیں۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیسے ممکن ہے۔ کنکریٹ چھ ٹکڑا اول تو کٹ ہی نہیں سکتا اور اگر کٹ بھی جائے تو میں تو موجود تھا"...... سر سلطان نے کہا۔

"ایسا ہی ہوا ہے۔ یہ سارا کام پہلے کر لیا گیا تھا۔ انہیں آ مصروفیات کا بھی علم تھا اور اس بات کا بھی کہ فائل کب آپ پہنچے گی اور یہ سارا کام ایکریمیا کی ایک ماہر فن عورت جوڈی ہے۔ وہی جوڈی جس سے آپ کی مس نادیہ ملتی رہی ہے۔ آپ یقیناً مس نادیہ کو اس فائل کی آمد کے بارے میں بھی کہیں بتا گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس کا کوئی تعلق نادیہ سے نہیں تھا اور نہ میں نے کچھ بتایا"...... سر سلطان نے کہا۔

"تو پھر اس نے کسی اور ذریعے سے اس کا پتہ چلایا ہو گا۔ بہر آپ کی مصروفیات اور یہاں آفس میں قالین کی عدم موجودگی او سارا کام مس نادیہ کی معلومات سے ہوا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے یہ سب کچھ"...... سر سل نے حیرت سے کہا اور عمران نے رات کو جائزہ لینے کے بعد ڈونے فون پر معلومات حاصل کرنے کے بارے میں بتا دیا۔

"ڈونے ایکریمیا کا ایک ایسا آدمی ہے جسے ہاک آئی کہا جاتا ہے۔ کوئی چیز اس کی نظروں سے چھپی نہیں رہ سکتی اور وہ ایسے تمام مجرموں سے واقف ہے۔ ویسے میں نے اسے اس گلیو کی بوتل کی وجہ سے فون کیا تھا لیکن اس نے آگے بڑھ کر سب کچھ معلوم کر لیا"۔ عمران نے کہا۔

"ویری بیڈ۔ نادیہ کو اس بیوقوفی کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا"۔ سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ سیدھی سادھی لڑکی ہے۔ آپ اس کا تبادلہ کسی اور سیکشن میں کر دیں اور بس۔ البتہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ مجرموں یعنی ڈارک آئی نے اس معاہدے کی یہ کاپی اس حیرت انگیز انداز میں حاصل کی ہے۔ اس کی بظاہر وجہ تو یہ ہے کہ وہ کسی کو یہ نہیں بتانا چاہتے کہ انہوں نے کاپی حاصل کی ہے۔ اگر جوڈی سے دوہری چھت کی وجہ سے تنگ جگہ پر کاپی کرتے ہوئے بال پوائنٹ ہاتھ سے چھوٹ کر کاغذ پر نہ گرتا اور اس پر نشان نہ آجاتا تو یقیناً آپ کو بھی اس کا علم نہ ہو سکتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی میں کبھی سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے"...... سر سلطان نے کہا۔

"اب آپ مجھے یہ بتائیں کہ یہ کس قسم کا معاہدہ تھا۔ اس کی کیا اہمیت تھی اور ڈارک آئی نے اس پیچیدہ انداز میں اس کی کاپی کیوں حاصل کی ہے اور اس کاپی سے ڈارک آئی کیا فائدہ اٹھا سکتی ہے اور

پاکیشیا کو اس سے کیا نقصان پہنچ سکتا ہے"..... عمران نے کہا
سرسلطان نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اصل بات یہ ہے کہ یہ کوئی معاہدہ نہیں ہے بلکہ ایک اطل
ہے۔ ہوا یوں کہ ایکریمیا کی ایک اہم دفاعی لیبارٹری میں ایک ایس
میزائل پر کام ہو رہا ہے جسے ناقابل تسخیر میزائل سمجھا جا رہا ہے۔ ایک
ایسا میزائل جس کا کوئی توڑ نہیں ہو سکتا۔ اس میزائل کا فارم
ایک پاکیشیائی نژاد سائنس دان ڈاکٹر افتخار کی ایجاد ہے جو طو
عرصے سے ایکریمیا میں کام کر رہے ہیں اور مستقل طور پر ایکریمیا
سیٹل ہو چکے ہیں۔ انہوں نے اپنے طور پر سوچا کہ اگر اس میزائل
فارمولا پاکیشیا پہنچا دیا جائے تو پاکیشیا بھی اس کو تیار کر کے ا
دفاع میں استعمال کر سکتا ہے اور اس میزائل کی تیاری کے بع
پاکیشیا کا دفاع طویل عرصے تک ناقابل تسخیر ہو جائے گا۔ یہ فارمو
اس قدر سادہ ہے کہ پاکیشیا اپنے وسائل سے اسے تیار کر سکتا ہے
چنانچہ انہوں نے اس فارمولے کی تفصیلات ایک مائیکرو فلم میں
کیں اور پھر اس مائیکرو فلم کو انہوں نے کسی خفیہ جگہ پر رکھ دیا
ایکریمیا کی ایک خفیہ سرکاری تنظیم ہے جسے ڈارک آئی کہا جاتا ہے
ایکریمیا کی اہم ترین ڈیفنس لیبارٹریز کی حفاظت پر مامور ہے۔ ڈا
افتخار نے اس بارے میں ایک سائنس کانفرنس میں ایک شوگرا
سائنس دان کو اعتماد میں لے کر اسے بتایا کہ انہوں نے یہ فارمو
ایک ایسی جگہ چھپا دیا ہے جس سے ان کے علاوہ اور کوئی واقف

نہیں ہے اور اس سلسلے میں انہوں نے تمام معلومات ایک مخصوص کوڈ میں اور بظاہر ایک سرکاری معاہدے کی شکل میں تحریر کر کے رکھی ہوئی ہیں اور وہ یہ فائل پاکیشیا حکومت تک پہنچانا چاہتے ہیں تاکہ پاکیشیا اس فارمولے کو وہاں سے حاصل کر سکے۔ شوگران چونکہ ہمارا دوست ملک ہے اس لئے اس سائنس دان نے ڈاکٹر افتخار کو یقین دلایا کہ اگر وہ فائل ان کو دے دی جائے تو وہ اسے پاکیشیا حکومت تک پہنچا دیں گے۔ چنانچہ ڈاکٹر افتخار نے وہ فائل ان کے حوالے کر دی لیکن ڈاکٹر افتخار یہ بھی نہ چاہتے تھے کہ پاکیشیا کے علاوہ اور کسی حکومت کے ہاتھ یہ فارمولا لگے۔ چنانچہ انہوں نے اس کوڈ کا جو ساتھ لگایا تھا اس میں جان بوجھ کر ایسی تبدیلیاں کر دی تھیں کہ اس حل کے ذریعے اصل جگہ تک نہ پہنچا جا سکے۔ انہی دنوں اتفاق سے میں ایک سرکاری دورے پر ایکریمیا گیا ہوا تھا۔ ڈاکٹر افتخار میرا کلاس فیلو بھی رہا ہے اور ان کے خاندان سے ہمارے خاندانی تعلقات بھی رہے ہیں۔ اسے جب اطلاع ملی تو اس نے مجھے فون کیا اور ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ میں اس سے ملا تو اس نے مجھے ساری بات بتائی اور ساتھ ہی اس نے مجھے اس فائل کو ڈی کوڈ کرنے کے لئے ایک خاص کی ورڈ بھی بتا دیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ وہ مجھے براہ راست اس جگہ کا پتہ بتا دے لیکن اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ڈارک آئی کو اس پر شک ہو گیا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ ہماری اس ملاقات کی نگرانی ہو رہی ہو اس لئے اگر اس نے براہ راست پتہ

بتا دیا تو پھر یہ فارمولا پاکیشیا کو نہ مل سکے گا اس لئے مجھے وہ صرف ک
ورڈ بتا رہا ہے۔ اس کی ورڈ کے بغیر فائل سے کچھ حاصل نہیں ہو سکت
اور فائل کے بغیر اس کی ورڈ سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا
چنانچہ میں خاموش ہو گیا۔ پھر میں واپس آ گیا۔ پھر شوگرانی حکومت
نے مجھے اس فائل کے بارے میں اطلاع دی۔ میں نے انہیں کہا ک
وہ اسے انتہائی خفیہ طور پر مجھے بھجوا دیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی
کیا اور پھر یہ فائل مجھ تک پہنچ گئی۔ میں نے اس لئے اسے گھر لے ج
کر اس پر کام کرنے کا سوچا کہ یہ خاصا پیچیدہ کام تھا۔ اس کے بعد اس
پر بال پوائنٹ کا وہ دھبہ نظر آ گیا اور میں پریشان ہو گیا۔ چنانچہ میں
نے تم سے رابطہ کیا۔ اب تم نے بھی ڈارک آئی کا ہی نام لیا ہے اور
اب یہ بات طے ہو گئی ہے کہ ڈارک آئی کو اس بارے میں اطلاع
مل گئی ہے اور لازماً انہوں نے سب سے پہلے ڈاکٹر افتخار سے وہ جگہ
معلوم کرنے کی کوشش کی ہو گی اور اگر انہیں وہاں سے اس بارے
میں معلوم ہو جاتا تو لامحالہ انہیں اس فائل کے پیچھے بھاگنے کی
ضرورت نہ رہتی لیکن ان کے اس فائل کے پیچھے بھاگنے سے یہی ظاہر
ہوتا ہے کہ ڈاکٹر افتخار سے انہیں معلومات نہیں مل سکیں اور ہو
سکتا ہے کہ انہوں نے ڈاکٹر افتخار کو بھی ہلاک کر دیا ہو۔ البتہ اب وہ
اس فائل کی کاپی لے گئے ہیں اس لئے اب وہ فارمولا وہاں سے
حاصل کر لیں گے اس طرح سارا کیس ہی ختم ہو گیا ہے یا یہ بھی ہو
سکتا ہے کہ انہیں اس کی ورڈ کا پتہ نہ چل سکا ہو اس لئے وہ صرف

فائل ہی حاصل کرنا چاہتے ہوں"...... سرسلطان نے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

"لیکن اگر ایسی بات تھی تو پھر انہیں اس خفیہ انداز میں فائل
کی کاپی حاصل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ لازمی بات ہے کہ انہیں
اس بات کا علم تھا کہ فائل آپ تک کب پہنچ رہی ہے اور کون پہنچا
رہا ہے۔ وہ راستے میں ہی اصل فائل غائب کر دیتے اس طرح آپ
تک فائل پہنچ ہی نہ سکتی اور ان کا مقصد پورا ہو جاتا"۔ عمران نے
کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے ذہن میں یہ
بات موجود ہو کہ ہمیں اس بارے میں اطلاع مل چکی ہو کہ ڈارک
آئی اس فائل کے پیچھے ہے اس لئے ہم پہلے جعلی فائل سامنے لا سکتے
ہیں پھر اصل لے آئیں اس لئے انہوں نے سوچا ہو کہ پہلے فائل کی
کاپی حاصل کر لی جائے اگر وہ اصل ہو تو ٹھیک ورنہ پھر اصل کے
پیچھے کام کیا جائے اور اس وقت تک وہ ہمیں یہ تاثر دینا چاہتے ہوں
کہ انہیں اس بارے میں علم نہیں ہے کیونکہ اگر یہ بال پوائنٹ کے
نشان والا مسئلہ سامنے نہ آتا تو ہمیں کبھی بھی یہ خیال نہ آ سکتا تھا کہ
فائل کی کاپی کی گئی ہے"...... سرسلطان نے جواب دیا اور عمران نے
اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اور یہ فائل اصل تھی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ اصل فائل تھی"...... سرسلطان نے جواب دیا۔

"اب دو صورتیں ہو سکتی ہیں کہ انہیں اس خصوصی کی ورڈ کا علم نہ ہو سکے اور وہ فائل سے اس مطلوبہ جگہ کا پتہ حاصل نہ کر سکیں۔ اس طرح وہ فارمولا محفوظ رہ جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ انہیں اس کی ورڈ کا علم ہو اور وہ فائل کی کاپی حاصل کر کے اس کی ورڈ کے ذریعے اس کا پتہ حاصل کر لیں اس طرح فارمولا وہ واپس حاصل کر لیں اور اپنے فارمولے کو محفوظ کر دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں دونوں ہی صورتیں ہو سکتی ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ انہیں اس کی ورڈ کا علم ہو گا اس لئے وہ اصل فائل حاصل کرنا چاہتے ہوں گے ورنہ اگر انہیں صرف فائل چاہئے ہوتی تو وہ یہ فائل راستے میں آسانی سے حاصل کر لیتے"...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب آپ بتائیں کہ آپ نے اس کی ورڈ سے اسے ڈی کوڈ کیا ہو گا۔ کون سی جگہ بنتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے اس کی تفصیل لکھ رکھی ہے۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں"۔ سر سلطان نے کہا اور کوٹ کی اندرونی جیب سے انہوں نے ایک کاغذ نکالا اور عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے کاغذ اٹھایا اور اسے کھولنا شروع کر دیا۔ کاغذ میں درج تھا کہ شمالی بحرالکاہل میں ایک جزیرہ یوتن ہے جہاں ایک قدیم معبد ہے جس کو مقدس معبد کہا جاتا ہے۔ اس معبد کے اندر قدیم دور کا ایک دروازہ ہے جس کے

اندر ایک خفیہ خانہ بنا ہوا ہے اور فارمولا اس خانے کے اندر ہے۔

"یہ کیا مطلب ہوا۔ ڈاکٹر افتخار ایکریمیا میں تھے جبکہ شمالی بحرالکاہل کا مطلب ہوا کہ یہ جزیرہ باچان کے قریب سمندر میں ہے۔ پھر ڈاکٹر افتخار وہاں کیسے پہنچ گئے اور انہوں نے یہ فارمولا وہاں کیسے رکھ دیا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں بھی نہیں آئی"...... سر سلطان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ اس کی ورڈ کے باوجود اس کوڈ کو درست طور پر ڈی کوڈ نہیں کر سکے۔ آپ وہ فائل مجھے دیں اور ساتھ ہی وہ کی ورڈ بھی بتا دیں میں اسے خود حل کرنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے کر لو۔ لیکن اب اس کا فائدہ کیا ہو گا۔ وہ فارمولا اب جہاں بھی ہو گا بہرحال ڈارک آئی اسے حاصل کر چکی ہو گی"۔ سر سلطان نے کہا۔

"یہ بعد میں دیکھا جائے گا"...... عمران نے کہا تو سر سلطان اٹھے اور عقبی ریٹائرنگ روم کی طرف چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئے تو ان کے ہاتھ میں وہی فائل موجود تھی جو انہوں نے عمران کو اس کے فلیٹ پر دکھائی تھی۔ عمران نے اسے کھول کر سرسری نظروں سے دیکھا اور پھر فائل بند کر کے اس نے جیب میں ڈال لی۔

"اب آپ مجھے یہ بتا دیں کہ آپ اس سلسلے میں کتنے پریشان

کیوں تھے کہ آپ اس طرح پراسرار انداز میں میرے فلیٹ پر آئے اور آپ اس قدر سنجیدہ تھے کہ اگر اصل حالات کا علم نہ ہوا تو آپ خود کشی کر سکتے ہیں یا استعفیٰ دے سکتے ہیں جبکہ اب آپ مطمئن ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سر سلطان بے اختیار پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گئے۔

"تم سے واقعی کچھ نہیں چھپایا جا سکتا۔ تم شیطان ہو۔ اصل بات یہ ہے کہ جب میں تمہارے پاس آیا تو نجانے کیوں یہ میرا خیال تھا کہ شاید اس فائل کی کاپی کافرستان نے حاصل کر لی ہو اس طرح فارمولا وہ حاصل کر لیتے اور اگر وہ اسے حاصل کر لیتے تو پھر لامحالہ پاکیشیا کا دفاع ختم ہو جاتا اور یہی بات میرے لئے سوہان روح بنی ہوئی تھی لیکن اب جبکہ تمہاری تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ کاپی حاصل کرنے والی ڈارک آئی ہے تو اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے کہ اگر یہ فارمولا پاکیشیا کو نہ مل سکا تب بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ایکریمیا ظاہر ہے اس میزائل کو پاکیشیا کے خلاف تو استعمال کرنے سے رہا"۔ سر سلطان نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کیسے خیال آیا کہ کافرستان اس میں دلچسپی لے سکتا ہے یا اسے اس بارے میں معلومات حاصل ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر افتخار نے مجھے بتایا تھا کہ ان کے ساتھ اس میزائل پر کام کرنے والوں میں ایک ڈاکٹر ہریش بھی ہیں جن کا تعلق کافرستان سے ہے اور ڈاکٹر ہریش اکثر یہ باتیں کرتے رہتے تھے کہ کاش وہ یہ

فارمولا کسی طرح کافرستان پہنچا سکیں۔ میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ اس ڈاکٹر ہریش کو اس کا علم ہو گیا ہو اور اس نے کافرستانی حکومت کو اس کی اطلاع دی ہو اور کاپی کافرستانی حکومت نے حاصل کی ہو"...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے اب مجھے اجازت دیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم اسے ڈی کوڈ کرنے کے بعد کیا فیصلہ کرو گے"۔ سر سلطان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"فیصلہ کرنا چیف کا کام ہے۔ میرا کام تو ان کی خدمت میں مقدمہ پیش کرنا ہے اور بس"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سر سلطان بھی بے اختیار ہنس پڑے۔ ظاہر ہے وہ سمجھ گئے تھے کہ ابھی عمران اس سلسلے میں کوئی فیصلہ کن بات کرنے کے موڈ میں نہیں ہے۔

"اوکے۔ ویسے میری طرف سے ان کی خدمت میں یہ بات پہنچا دینا کہ اگر یہ فارمولا پاکیشیا کو مل جائے تو اس سے اس کا دفاع طویل عرصے تک ناقابل تسخیر بن جائے گا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ پاکیشیا کی سلامتی اور دفاع کی خاطر کوئی اچھا فیصلہ کریں گے"۔ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کا پیغام پہنچ جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سر سلطان کو خدا حافظ کہہ کر دروازے کی طرف مڑ گیا۔

آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ایک بھاری اور وسیع و عریض آفس ٹیبل کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا۔ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے لیکن اس کی بڑی بڑی مونچھیں گہرے براؤن رنگ کی تھیں۔ اس کا چہرہ اس کے جسم کی مناسبت سے بڑا اور بھاری بھی تھا اور چہرے پر سختی اور سفاکی کے تاثرات بھی موجود تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اسے دیکھ کر آدمی خواہ مخواہ سہم سا جاتا تھا۔ اس کے سامنے فائل رکھی ہوئی تھی اور وہ فائل کو دیکھنے میں مصروف تھا۔ میز پر تین مختلف رنگوں کے فون اور ایک سیاہ رنگ کا انٹرکام موجود تھا۔ یہ کرنل فوسٹر تھا ڈارک آئی کا چیف۔ ڈارک آئی ایک خفیہ تنظیم تھی جس کا کام ایکریمیا کی اہم دفاعی لیبارٹریوں کی حفاظت تھا۔ اسی لمحے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل فوسٹر نے سر اٹھا کر

ایک لمحے کے لئے فون کو دیکھا پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل فوسٹر نے باوقار لہجے میں کہا۔

"مائیک بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجے سے معلوم ہوتا تھا کہ بولنے والا نوجوان ہے۔

"کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... کرنل فوسٹر نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"چیف ٹی ایس میزائل کے بارے میں پاکیشیا سے جو فائل حاصل کی گئی تھی اس کے بارے میں رپورٹ دینی ہے لیکن میں خود حاضر ہونا چاہتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ آجاؤ"...... کرنل فوسٹر نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مائیک آ رہا ہے اسے میرے آفس پہنچا دو"...... کرنل فوسٹر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ ایک بار پھر فائل میں گم ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے میں ہلکی سی سیٹی کی آواز ابھری تو اس نے سر اٹھایا۔ فائل بند کر کے اسے میز کی دراز میں رکھا اور پھر میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا بریف کیس تھا۔

"بیٹھو مائیک اور مجھے بتاؤ کہ کیا بات ہے"...... کرنل فوسٹر نے

سر کے اشارے سے مائیک کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اسے میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ چیف۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا"...... مائیک نے کہا اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے بریف کیس کو میز پر رکھا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک کاغذ نکال کر اس نے چیف کے سامنے رکھ دیا۔

"ڈاکٹر افتخار نے جو کی ورڈ بتایا تھا اس کے تحت اس فائل کو ڈی کوڈ کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق یہ فارمولا شمالی بحر الکاہل کے جزیرے یونن کے ایک قدیم معبد کے دروازے میں موجود ہے۔ مجھے گو اس پر یقین نہیں آیا کیونکہ ڈاکٹر افتخار طویل عرصے سے ایکریمیا سے باہر نہیں گیا لیکن اس کے باوجود ڈارک آئی کے ایجنٹوں نے وہاں چیکنگ کی ہے۔ وہاں واقعی مقدس معبد بھی موجود ہے اور اس کے دروازے میں خفیہ خانہ بھی ہے لیکن وہاں فارمولا موجود نہیں ہے"...... مائیک نے کہا تو کرنل فوسٹر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"پھر۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ ہمیں تو ہر قیمت پر وہ فارمولا چاہئے۔ اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ یہ فائل جعلی ہے"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"ہمارا بھی یہی خیال ہے چیف۔ چنانچہ ہم نے پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ کی مصروفیات چیک کرائیں تو ہمیں اطلاع

ملی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے نمائندہ خصوصی علی عمران نے ان کے آفس میں ملاقات کی۔ ان کے درمیان جو باتیں ہوئی ہیں ان کی ٹیپ ہم تک پہنچ گئی ہے۔ آپ وہ ٹیپ سن لیں اس کے بعد مزید بات ہو سکتی ہے"...... مائیک نے کہا اور جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا، اسے میز پر رکھ کر اس نے اس پر موجود بٹن دبائے تو اس میں سے ایک آواز نکلی۔

"یہ علی عمران کی آواز ہے"...... مائیک نے کہا اور کرنل فوسٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں میں پہچانتا ہوں اسے"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"اور یہ سر سلطان کی آواز ہے"...... مائیک نے دوسری آواز ٹیپ سے نکلتے ہی کہا اور کرنل فوسٹر نے اس بار بھی اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں خاموشی سے ان دونوں کے درمیان ہونے والی طویل بات چیت سنتے رہے۔ جب گفتگو ختم ہو گئی تو مائیک نے باکس کے بٹن آف کئے اور اسے اٹھا کر واپس جیب میں ڈال لیا۔

"یہ گفتگو کیسے ٹیپ کی گئی ہے"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"سر سلطان کی نئی لیڈی سیکرٹری مس ناویہ کو بھاری دولت اور ایکریمیا میں سیٹل ہونے کے وعدے پر کام کے لئے آمادہ کر لیا گیا تھا۔ جوڈی کو بھی تمام معلومات اس نے دی تھیں اور پھر ہم نے اسے وہ خصوصی ڈکٹافون دے دیا جو اس نے سر سلطان کی میز میں نصب کر دیا۔ جب اس گفتگو کے بعد عمران چلا گیا اور سر سلطان بھی آفس

سے اٹھ گئے تو مس نادیہ نے یہ ڈکٹا فون وہاں سے نکالا اور ہمارے ایجنٹ تک پہنچا دیا۔ اس طرح یہ ٹیپ ہم تک پہنچ گیا ہے"۔ مائیک نے جواب دیا۔

"اس نادیہ کا کیا ہوا"...... کرنل فوسٹر نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"وہ ٹیکسی کار کے حادثے میں ہلاک ہو چکی ہے۔ ایک اتفاقی حادثہ"...... مائیک نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل فوسٹر نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

"اوکے۔ اس گفتگو سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ فائل اصل اور سر سلطان نے بھی یونن آئی لینڈ کو ہی ٹریس کیا ہے لیکن وہاں فارمولا موجود نہیں ہے۔ اب کیا ہوگا۔ ہمیں بہر حال وہ فارمولا چاہئے ہر صورت میں اور ہر قیمت پر"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"یس چیف۔ اب یہ فائل عمران کے پاس ہے اور عمران ذہانت کے بارے میں آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی۔ اس لئے خیال ہے کہ عمران اصل جگہ کا پتہ چلا لے گا اور جہاں تک اندازہ ہے یہ جگہ لامحالہ ایکریمیا کے دارالحکومت ناراک میں ہی گی کیونکہ ڈاکٹر افتخار طویل عرصے سے ناراک سے بھی باہر نہیں گیا اس لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اس عمران کی نگرانی کی جائے۔ عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس ناراک آئے تو اس کی بس نگرانی جائے اور پھر جیسے ہی وہ فارمولا حاصل کرے اس سے یہ فارمولا حاصل کر لیا جائے"...... مائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ضروری تو نہیں کہ عمران خود یہاں آ کر فارمولا حاصل کرے۔ وہ یہاں کسی بھی آدمی کے ذریعے یہ کام آسانی سے کرا سکتا ہے۔ اس طرح تو ہم یہاں انتظار کرتے رہ جائیں گے اور فارمولا اس تک پہنچ جائے گا"...... کرنل فوسٹر نے جواب دیا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ لیکن ابھی تو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ عمران بھی اس کا صحیح محل وقوع معلوم کر سکتا ہے یا نہیں"۔ مائیک نے کہا۔

"یہ ٹیپ کب کا ہے"...... کرنل فوسٹر نے پوچھا۔

"دو روز پہلے کا ہے"...... مائیک نے جواب دیا۔

"پھر تو اب تک عمران کسی نتیجے پر پہنچ چکا ہو گا۔ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے اس لئے تم ایسا کرو کہ پاکیشیا میں کسی کے ذریعے اسے اغوا کراؤ اور پھر اس سے معلومات حاصل کرو"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"وہ انتہائی چالاک اور شاطر آدمی ہے چیف۔ ہو سکتا ہے کہ وہ غلط بات کر دے۔ ہمارے پاس اس کی بات کو پرکھنے کا بھی تو کوئی ذریعہ نہیں ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ صرف اس کی نگرانی کی جائے۔ ڈاکٹر افتخار نے لامحالہ فارمولا کسی ایسی جگہ چھپایا ہے جہاں سے کسی بھی آدمی کو آسانی سے نہیں مل سکتا ورنہ وہ اس قدر پیچیدہ انداز نہ اختیار کرتا"...... مائیک نے کہا۔

"کاش یہ ڈاکٹر افتخار ہلاک نہ ہو جاتا تو ہمیں یہ درد سری نہ کرنا پڑتی۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس نے یہ فارمولا کسی دوست کے

پاس رکھوا دیا ہو اور یہ یوتن آئی لینڈ اور شمالی بحرالکاہل اس اشارے ہوں۔ اگر عمران اس سے کوئی نتیجہ نکال سکتا ہے تو ہم تو اس پر مزید محنت کر سکتے ہیں"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"ہم اس سلسلے میں جو محنت کر سکتے تھے کر لی ہے۔ کوئی ا بات سامنے نہیں آئی جس سے اصل نتیجے تک پہنچا جا سکے"۔ ما نے جواب دیا۔

"پھر آخری صورت یہی ہے جو میں نے پہلے بتائی ہے۔ تم پاکیشیا چلے جاؤ اور اس عمران سے پوچھ گچھ کرو۔ اس کے لئے تم چاہو تو ریسکیو ٹک بھی استعمال کر سکتے ہو ریسکیو ٹک کے بعد اس لئے جھوٹ بولنے کی کوئی گنجائش نہ رہے گی"...... کرنل فوسٹر کہا۔

"اوہ یس چیف۔ یہ واقعی انتہائی کارآمد تجویز ہے ریسکیو ٹک پا میں ہمارے ایجنٹوں کے پاس موجود ہے اور وہ آسانی سے استعمال کر سکتے ہیں۔ یس چیف یہ واقعی بہترین تجویز ہے۔ میں اس کے آرڈر دے دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ شام تک اس با میں اطلاع ہمیں مل جائے گی"...... مائیکل نے مسرت بھرے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے ہر صورت میں یہ فارمولا چاہئے چاہے اس لئے عمران تو کیا پاکیشیا کے صدر پر بھی ریسکیو ٹک کیوں نہ ا کرنا پڑے"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"یس چیف۔ اب اجازت دیں۔ مجھے یقین ہے کہ میں آپ کو خوشخبری سناؤں گا"...... مائیکل نے کہا اور کرنل فوسٹر کے اثبات میں سر ہلانے پر اس نے وہ کاغذ اٹھا کر واپس بریف کیس میں رکھا اور پھر بریف کیس اٹھا کر وہ واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زی
احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... عمران نے سلام دعا کے بعد کہا اور وہ خود بھی کر
پر بیٹھ گیا لیکن اس کا چہرہ اور انداز بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر بے
الجھا ہوا ہے۔

"کیا بات ہے عمران صاحب۔آپ الجھے ہوئے ہیں"...... بلکی
زیرو نے کہا۔

"ہاں اس ڈاکٹر افتخار نے معاملات کو اس طرح الجھا دیا ہے ک
صورت حال واضح ہی نہیں ہو پا رہی"...... عمران نے کہا۔

"اس میزائل فارمولے کی بات کر رہے ہیں آپ"...... بلکی
زیرو نے کہا۔

"ہاں۔میں نے دو تین ایسے آدمیوں سے بھی گفتگو کی ہے جو ڈ

کوڈ کے ماہر ہیں۔خود میں نے بھی خاصی درد سری کی ہے لیکن ڈھاک کے تین پات ہی رہے ہیں۔یونن جزیرے کی نشاندہی کی گئی ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ غلط ہے کیونکہ ڈاکٹر افتخار کے بارے میں جو معلومات میں نے ایکریمیا سے حاصل کی ہیں اس کے مطابق ڈاکٹر افتخار طویل عرصے سے ناراک سے بھی باہر نہیں گیا اور یونن جزیرے پر جانے کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور ویسے بھی اگر وہ یونن جزیرے تک پہنچ سکتا تھا تو وہ پاکیشیا بھی آ سکتا تھا۔ایکریمیا سے یونن جزیرے تک پہنچنے کے لئے اسے پاکیشیا سے گزر کر ہی جانا پڑتا"...... عمران نے کہا۔

"آپ اسے چھوڑ کر ویسے بھی تو اصل فارمولا حاصل کر سکتے ہیں"۔چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں میں نے بھی اس پہلو پر سوچا تھا لیکن پھر میں نے اس کا ارادہ ترک کر دیا کیونکہ ایکریمین ایجنٹ کبھی بھی یہ فارمولا ہمارے پاس نہ چھوڑیں گے۔وہ پاگلوں کی طرح ہمارے پیچھے لگے رہیں گے۔نتیجہ یہ کہ اس کے حصول کا کوئی فائدہ ہی نہ ہو سکے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر رہنے دیجئے اس خیال کو۔یہ بہرحال پاکیشیا کا فارمولا تو نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن اب اپنے ذہن کا کیا کروں۔اب جب تک مجھے اصل محل وقوع کا علم نہیں ہو گا تب تک مجھے چین

نہیں آئے گا چاہے بعد میں ارادہ ترک ہی کیوں نہ کر دیں بہرحال اصل بات کا علم تو ہونا ہی چاہئے"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

"تم میرے لئے کافی بنا لاؤ میں اس کی ضرورت محسوس کر رہا ہوں"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں۔ باس یہاں ہیں"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا بات ہے جوزف کیوں فون کیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے اس بار اصل آواز میں کہا۔

"باس میں آپ کے فلیٹ کے سامنے سے گزر رہا تھا کہ میں نے وہاں ایک آدمی کو آپ کے فلیٹ کی نگرانی کرتے ہوئے دیکھا۔ یہ غیر ملکی تھا۔ میں اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آیا ہوں۔ میں نے آپ کو فلیٹ پر فون کیا تو سلیمان نے بتایا کہ آپ تو صبح سے گئے ہوئے ہیں اس لئے میں نے یہاں فون کیا ہے"۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ غیر ملکی واقعی نگرانی کر رہا تھا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس باس وہ واقعی نگرانی کر رہا تھا۔ میں نے اسے یہاں رانا

ہاؤس میں لا کر اس سے اپنے طور پر پوچھ گچھ کی ہے تاکہ میں آپ کو فون کرنے سے پہلے کنفرم ہو سکوں تو اس نے بتایا ہے کہ وہ ایکریمیا کی کسی خفیہ ایجنسی ڈارک آئی کا آدمی ہے اور اس کے باس نے اس کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ آپ کی نگرانی کی جائے تاکہ آپ کو اغوا کر کے آپ سے کسی مشین کے ذریعے معلومات حاصل کی جا سکیں۔ میں نے اس سے اس کے باس کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اس نے بتایا کہ اس کا باس یہاں بزنس کرتا ہے۔ اس کا نام ملٹن ہے۔ چنانچہ میں نے جوانا سے کہا ہے کہ میں آپ کو کال کرتا ہوں وہ جا کر اس ملٹن کو اٹھا لائے۔ وہ وہیں گیا ہوا ہے"۔۔۔ جوزف نے جواب دیا۔

"اوکے جب وہ آجائے تو پھر مجھے اطلاع دینا"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے بلیک زیرو کافی کی دو پیالیاں اٹھائے واپس آگیا۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری لے کر وہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

"کس کا فون تھا۔ آپ اصل لہجے میں بات کر رہے تھے"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے جوزف کی کال کی تفصیل بتا دی۔

"ڈارک آئی۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ وہ آپ کی نگرانی کیوں کر رہے ہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ بہرحال وہ ملٹن آئے گا تو پھر اصل بات سامنے آئے گی"۔۔۔ عمران نے کافی کی چسکی لیتے

ہوئے کہا۔

"ویسے جوزف نے خلاف توقع کام کیا ہے کہ نگرانی کا شبہ ہوتے ہی اس نے اسے اغوا کر ڈالا ورنہ میرا خیال ہے کہ وہ پہلے آپ سے رابطہ کرتا پھر یہ کام کرتا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں عام حالات میں تو وہ واقعی ایسا ہی کرتا لیکن میرا خیال ہے کہ اس آدمی کے پاس کوئی ایسی چیز اس نے دیکھ لی ہو گی جو میرے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی تھی اس لئے وہ فوری حرکت میں آ گیا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"ایسی کیا چیز ہو سکتی ہے جو خطرناک بھی ہو اور جسے وہ آدمی کھلے عام لئے ہوئے ہو"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا کہا جا سکتا ہے۔ اب رانا ہاؤس جا کر ہی معلوم ہو گا"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی۔

"ایکسٹو"۔ عمران نے رسیور اٹھا کر مخصوص لہجے میں کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں۔ باس یہاں ہوں گے"...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"کیا وہ ملٹن پہنچ گیا ہے رانا ہاؤس"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ جوانا اسے لے آیا ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں آ رہا ہوں۔ ویسے یہ بتاؤ کہ تمہیں میرے فلیٹ کی

نگرانی کرنے والے کے پاس ایسی کیا چیز نظر آ گئی تھی جس کی وجہ سے تم فوری حرکت میں آ گئے تھے"...... عمران نے سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس کار میں میزائل گن کی جھلک مجھے نظر آئی تھی اور یہ آدمی جس انداز میں فلیٹ کی طرف دیکھ رہا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ آپ کے فلیٹ میں داخل ہوتے ہی پورا فلیٹ اڑانے کا منصوبہ بنائے ہوئے ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"گڈ۔ ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا تو مطلب ہے کہ وہ آدمی نگرانی نہیں کر رہا تھا وہ واقعی ایسا کرنے والا تھا ورنہ نگرانی کرنے والا میزائل گن ساتھ نہیں لے آتا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ جسے جوزف میزائل گن سمجھا ہو وہ حقیقتاً میزائل گن نہ ہو۔ بہرحال وہاں جا کر ہی معلوم ہو سکے گا۔ یہ فائل تم محفوظ کر لو میں اس ملٹن اور اس کے ساتھی سے مل کر آ رہا ہوں پھر اس پر مزید غور کریں گے"...... عمران نے جیب سے فائل نکال کر بلیک زیرو کے سامنے رکھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ رانا ہاؤس پہنچ چکا تھا۔

"وہ میزائل گن کہاں ہے"...... عمران نے کار سے اترتے ہی جوزف سے پوچھا۔

"میں لے آتا ہوں" ۔ جوزف نے کہا۔

"وہیں بلیک روم میں لے آؤ اور جوانا اس ملٹن کو اغوا کرنے میں کوئی پرابلم تو نہیں ہوا"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے جوانا سے کہا۔

"نہیں ماسٹر۔ یہ اپنے آفس میں موجود تھا۔ میں نے اسے بے ہوش کیا اور آفس کے عقبی کمرے سے اسے نکال کر لے آیا۔ نیشنل پلازہ میں اس کا آفس تھا اور مجھے معلوم ہے کہ وہاں پر آفس کے ساتھ خصوصی طور پر ایسے عقبی راستے بنائے گئے ہیں کہ اگر کوئی آدمی اپنے ملنے والوں سے بچ کر باہر جانا چاہے تو آسانی سے جا سکے" جوانا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بلیک روم میں کرسیوں پر دو ایکریمی آدمی بے ہوشی کے عالم میں جکڑے ہوئے موجود تھے۔ ان میں سے ایک نوجوان تھا جبکہ دوسرا بھاری جسم کا اور ادھیڑ عمر کا تھا۔

"یہ ملٹن ہے ماسٹر"۔ جوانا نے بھاری جسم والے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے جوزف اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں واقعی ایک بھاری اور جدید ساخت کی میزائل گن موجود تھی۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے میزائل گن لی اور پھر اسے غور سے چیک کرنا شروع کر دیا۔ وہ واقعی میزائل گن تھی اور اس میں میگزین بھی موجود تھا۔ اس گن سے واقعی پورے فلیٹ کو مکمل طور پر تباہ کیا جا سکتا تھا۔

"ٹھیک ہے اسے رکھ دو اور ملٹن کی بجائے اس دوسرے آدمی کو

ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے میزائل گن واپس جوزف کو دیتے ہوئے کہا۔ جوزف نے میزائل گن ایک طرف کر کے نیچے رکھ دی اور پھر آگے بڑھ کر اس نے نوجوان ایکریمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوزف ہاتھ ہٹا کر اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ وہ چند لمحوں تک تو سامنے بیٹھے ہوئے عمران کو دیکھتا رہا پھر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے گردن موڑی اور پھر جب اس کی نظریں ساتھ کرسی پر بیٹھے ہوئے ملٹن پر پڑیں تو ملٹن کو دیکھ کر اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام پال ہے۔ میں تمہارے اس دیو کو بتا چکا ہوں"۔ اس نوجوان نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تعلق ڈارک آئی سے ہے لیکن اس کے باوجود تم نے آسانی سے اپنے متعلق سب کچھ بتا دیا۔ اس کی کیا وجہ ہے حالانکہ ایکریمی ایجنٹ تو انتہائی سخت جان واقع ہوتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس دیو کو دیکھنے کے بعد میں سمجھ گیا تھا کہ اگر میں نے چوں چرا کی تو میرے جسم کی ایک ہڈی بھی سلامت نہ رہے گی اور پھر میں نے کوئی جرم نہیں کیا اس لئے میں نے بتا دیا لیکن تم ملٹن کو کیسے

لے آئے ہو۔ یہ تو انتہائی محتاط آدمی ہے"...... پال نے کہا۔

"یہ کام دوسرے دیو نے سرانجام دیا ہے اور جس طرح تم اک
دیو کے سامنے بے بس ہو گئے اس طرح ملٹن دوسرے دیو کے سا
بے بس ہو گیا تھا۔ بہرحال اگر تم نگرانی کر رہے تھے تو پھر تمہی
اپنے ساتھ یہ خوفناک اور جدید میزائل گن رکھنے کی کیا ضرور
تھی"...... عمران نے کہا۔

"مجھے اس دیو نے پہلے ہی بتا دیا ہے کہ اس میزائل گن کی و
سے اسے مجھ پر شک پڑا اور یہ فوری حرکت میں آگیا۔ یہ پیدل کار
قریب سے گزرا اور پھر مجھے ایک بڑا سا ہاتھ اپنی گردن کی طرف بڑ
دکھائی دیا اور اس کے بعد میری آنکھیں یہاں کھلیں۔ اصل میں
میزائل گن خراب ہو گئی تھی۔ اس کا نشانہ درست نہ رہا تھا۔
ملٹن نے کہا تھا کہ میں اسے ٹھیک کر دوں کیونکہ میں اس کا ماہر
ہوں۔ میں نے اسے کار کی عقبی سیٹ پر رکھ لیا اور اس پر کپڑا ڈال
دیا لیکن بد قسمتی سے کپڑا ہٹ گیا اور یہ نظر آنے لگ گئی جبکہ مجھے
اس کا احساس نہ ہوا"...... پال نے جواب دیا۔

"تم نے کیا ڈیوٹی دینی تھی"...... عمران نے کہا۔

"مجھے ملٹن نے کہا تھا کہ میں تمہارے فلیٹ کی نگرانی کروں او
جب تم فلیٹ پر آؤ تو میں ٹرانسمیٹر پر اسے اطلاع دوں۔ اس نے پہل
معلوم کر لیا تھا کہ تم فلیٹ پر موجود نہیں ہو۔ ملٹن تمہیں اغوا کر
کے اپنے ہیڈ کوارٹر لے جانا چاہتا تھا تاکہ وہاں ایک مشین

ریکیونک کی مدد سے تمہارے لاشعور سے معلومات حاصل کر سکے"۔
پال نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تم واقعی عقلمند آدمی ہو اس لئے تم نے اچھا کیا سب
کچھ درست بتا دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں تمہیں جانتا ہوں عمران اس لئے مجھے معلوم ہے کہ تم سے
جھوٹ بول کر میں خود ہی نقصان اٹھاؤں گا"...... پال نے جواب
دیا۔

"جوزف۔ مسٹر پال کو ہاف آف کر دو"...... عمران نے جوزف
سے کہا تو جوزف جو اس کے قریب موجود تھا اس کا بازو بجلی کی سی
تیزی سے گھوما اور کمرہ پال کی چیخ سے گونج اٹھا۔ کنپٹی پر پڑنے والی
ایک ہی ضرب اسے بے ہوش کر دینے کے لئے کافی ثابت ہوئی تھی۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے ملٹن کی طرف
اشارہ کیا۔

"یہ گیس سے بے ہوش ہے میں اسے ہوش میں لے آتا ہوں"۔
جوانا نے کہا اور جیب سے ایک شیشی نکال کر ملٹن کی طرف بڑھ
گیا۔ اس نے شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور پھر شیشی ملٹن کی ناک سے لگا
دی۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر اس نے
اسے جیب میں ڈالا اور پھر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ملٹن
ہوش میں آگیا۔ اس کی آنکھوں میں کچھ دیر تک دھند سی چھائی رہی
پھر اس کا شعور جاگ اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ڈھیلا پڑا ہوا جسم

تن گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ تم علی عمران۔ یہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ اوہ۔ یہ۔ یہ پال"۔ ملٹن نے ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پہلے عمران اور پھر سائیڈ پر بیٹھے ہوئے پال کو دیکھتے ہوئے کہا لیکن پال کا لفظ کہہ کر وہ یکلخت خاموش ہو گیا۔

"پال نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے مسٹر ملٹن اس لئے اب چھپانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم مجھے صرف یہ بتا دو کہ ڈارک آئی مجھ سے کیا معلوم کرنا چاہتی ہے جس کے لئے اسے مجھے اغوا کرنے اور ریکیونک استعمال کرنے کی ضرورت پڑ گئی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ملٹن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میں نے مائیک سے کہا بھی تھا کہ تمہیں نہ چھیڑا جائے لیکن وہ بضد تھا اس لئے مجبوراً مجھے حرکت میں آنا پڑا۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم سے کچھ چھپایا نہیں جا سکتا۔ تم نے سیکرٹری وزارت خارجہ سرسلطان سے ایکریمیا کے ایک میزائل فارمولے کے بارے میں فائل حاصل کی۔ اس فائل کی کاپی پہلے ڈارک آئی حاصل کر چکی تھی لیکن اس کاپی سے اصل بات سامنے نہ آ سکی تھی۔ پھر تم نے اور سرسلطان نے آفس میں جو گفتگو کی اس کی ٹیپ بھی ہم تک پہنچ گئی تھی۔ اس ٹیپ سے بھی یہی معلوم ہوا کہ سرسلطان بھی اس فائل سے وہی کچھ حاصل کر سکے ہیں جو ہم حاصل کر سکتے تھے۔ اس کے بعد تم نے فائل لی تو مائیک کا خیال تھا کہ تم انتہائی ذہین آدمی ہو اس لئے لامحالہ تم اصل راز تک پہنچ جاؤ گے اس لئے اس نے مجھے کہا کہ میں تمہیں اغوا کر کے ریکیونک کے استعمال سے وہ اصل راز معلوم کروں"...... ملٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری اور سرسلطان کی گفتگو کی ٹیپ تم نے کیسے حاصل کر لی"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب کچھ چھپانے کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ جس ذریعے سے ہم نے یہ ٹیپ حاصل کی تھی وہ ذریعہ قدرت نے خود ہی ختم کر دیا ہے۔ سرسلطان کی لیڈی سیکرٹری مس نادیہ ہماری ایجنٹ تھی۔ ہم نے اسے بھاری دولت دینے اور ایکریمیا میں مستقل سیٹل کرنے کا وعدہ کر کے اپنے ساتھ شامل کر لیا تھا۔ پہلے بھی اس نے فائل حاصل کرنے میں ہماری مدد کی اور پھر اس نے ہمارا دیا ہوا ایک خصوصی ڈکٹا فون سرسلطان کی میز میں لگا دیا۔ پھر جب تم اور سرسلطان چلے گئے تو اس نے وہ ڈکٹا فون اتار کر ہمیں پہنچا دیا۔ ہم نے وہ ٹیپ ایکریمیا بھجوا دی البتہ ہمیں افسوس ہے کہ مس نادیہ ایک ٹیکسی کے حادثے میں ہلاک ہو گئی"...... ملٹن نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ہلاک ہو گئی۔ کب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ واقعی اسے اس بارے میں علم نہ تھا۔

"اسی رات وہ آفیسرز کلب سے ٹیکسی میں سوار ہو کر اپنے گھر جا رہی تھی کہ ٹیکسی کا حادثہ ایک ٹرک سے ہو گیا جس پر ٹیکسی ڈرائیو

اور مس نادیہ دونوں موقع پر ہی ہلاک ہوگئے"...... ملٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو تم اس لئے مجھے اغوا کرنا چاہتے تھے تاکہ مجھ سے معلوم کر سکو کہ کیا میں نے اس فائل سے فارمولے کی اصل جگہ معلوم کر لی ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں یہی حکم دیا گیا تھا کیونکہ ڈارک آئی کا خیال ہے کہ تم اس حد تک ذہین ہو کہ تم یقیناً اصل جگہ کا پتہ چلا لو گے"۔ ملٹن نے جواب دیا۔

"لیکن یہ حقیقت ہے کہ مجھے بھی اصل جگہ کا علم نہیں ہو سکا"۔ عمران نے کہا۔

"ہمیں تم پر یقین ہے"...... ملٹن نے فوراً ہی کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چونکہ تم نے میرے خلاف کوئی عملی کارروائی نہیں کی اس لئے میں تمہیں چھوڑ رہا ہوں۔ اپنے چیف کا کیا نام تھا تم نے ماسٹک، اسے خود ہی تسلی دے دینا لیکن یہ بتا دوں کہ اگر تم نے میرے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی کی تو پھر نتیجہ خود سمجھ سکتے ہو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں چیف کو یہی تسلی دوں گا کہ ہم نے تسلی کر لی ہے"۔ ملٹن نے جواب دیا۔

"جوانا۔ ملٹن کو ہاف آف کر دو اور پھر ان دونوں کو یہاں

سے لے جا کر باہر کسی جگہ چھوڑ آؤ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب ڈاکٹر افتخار نے اس فائل میں ضرور کوئی سائنسی چکر چلایا ہوگا کیونکہ ڈاکٹر افتخار بہرحال سائنس دان تھا کوڈز کا ماہر تو نہ تھا۔ آپ بھی سائنس دان ہیں اس لئے آپ اس پہلو سے اس فائل کا جائزہ لیں تو شاید کوئی بات سامنے آجائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جو کوڈ استعمال کیا گیا ہے وہ ایلفا بیٹا کوڈ ہے لیکن جو کوڈ ڈاکٹر افتخار نے سر سلطان کو بتایا تھا وہ مصری کوڈ ہے اور قدیم مصری زبانوں میں یہ کوڈ استعمال کیا جاتا تھا۔ اسی بات پر میں حیران ہوں کہ ڈاکٹر افتخار کو یہ مصری کوڈ کیسے معلوم ہو گیا۔ شاید وہ مصری زبان سے دلچسپی رکھتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اگر ڈاکٹر افتخار کے کسی ساتھی سے بات ہو سکے تب بھی اس بات میں معلوم ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سر داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سر داور کی آواز سنائی دی۔

"حقیر فقیر پر تقصیر بندہ ناداں ہیچ مدان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بول رہا

ہوں" ... عمران نے اپنا مکمل تعارف کراتے ہوئے کہا۔
بولو"۔ دوسری طرف سے سرداور کی خلاف معمول
اور سرد آواز سنائی دی۔
"عالی جناب۔ عزت ماب۔ افق سائنس کے روشن آفتا
عقلمند بے حد و بے حساب" عمران کی زبان رواں ہو گئی
"بس۔ بس۔ مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اتنی ہی
کافی ہے۔ اصل بات بتاؤ مسئلہ کیا ہے" سرداور نے اسے
کر ہنستے ہوئے کہا۔ شاید انہیں احساس ہو گیا تھا کہ اگر عمران
نہ گیا تو وہ پوری لغت دوہرانا شروع کر دے گا۔
"ابھی تو میں صرف وہ القاب دوہرا رہا تھا جن کے میری
آپ حق دار ہیں۔ ابھی خوشامد والے القاب تو بہت بعد میں آ
بہرحال اب آپ نے ٹوک ہی دیا ہے تو نقصان بھی آپ کا ہی ہو
کہ آپ حقیقت سے بے خبر رہیں گے" عمران نے منہ
ہوئے کہا۔
"میں حقیقت سے بے خبر ہی رہنا چاہتا ہوں اس لئے جو
ہے جلدی کہہ ڈالو ورنہ میں رسیور کریڈل سے ہٹا کر رکھ دوں
سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔
"ایکریمیا کی ایک دفاعی لیبارٹری میں ایک نئی قسم کے میز
کام ہو رہا ہے اور اس میزائل کا فارمولا ایک پاکیشیائی نژاد ڈاکٹر
کا تھا۔ ڈاکٹر افتخار کا خیال تھا کہ یہ میزائل اس قدر سادہ

پاکیشیا بھی اپنے وسائل میں اسے تیار کر سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے
اس فارمولے کو ایک مائیکرو فلم میں منتقل کیا اور پھر یہ فارمولا کسی
جگہ محفوظ کیا۔ اس کے بعد اس نے ایلفا بیٹا سائنسی کوڈ میں ایک
کاغذ تیار کیا جس میں اس جگہ کی تفصیل لکھی گئی۔ ساتھ ہی اس نے
کوڈ کو حل کرنے کے لئے ایک کاغذ بھی لگا دیا اور ایک شوگرانی
سائنس دان کے ذریعے یہ فائل اس نے حکومت پاکیشیا کو بھجوا دی
تاکہ حکومت پاکیشیا یہ فارمولا حاصل کر کے اور پھر میزائل تیار کر
کے اپنے دفاعی مستقبل کو محفوظ کر سکے۔ اس سے پہلے کہ فائل یہاں
پہنچتی پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان سرکاری دورے پر
ایکریمیا گئے۔ ڈاکٹر افتخار ان کے کلاس فیلو رہے تھے اور ان سے ان
کے خاندانی تعلقات بھی تھے۔ چنانچہ ڈاکٹر افتخار نے ان سے ملاقات
کی اور انہیں ساری بات بتا کر انہوں نے ایک کی ورڈ بتایا کہ جب
فائل ان کے پاس پہنچے تو اس مخصوص کی ورڈ کی مدد سے وہ اس کوڈ
کو حاصل کریں۔ سر سلطان نے اسے کہا کہ وہ اس چکر میں پڑنے کی
بجائے اسے براہ راست وہ جگہ بتا دے لیکن اس نے یہ کہہ کر انکار کر
دیا کہ اس کا خیال ہے کہ ایکریمیا کی دفاعی لیبارٹریوں کی حفاظت
کرنے والی تنظیم ڈارک آئی کو اس پر شبہ ہو گیا ہے اور ہو سکتا ہے
کہ ڈارک آئی اس کی نگرانی کر رہی ہو اس لئے اگر اس نے جگہ بتائی
تو فارمولا وہاں سے غائب ہو سکتا ہے۔ سر سلطان واپس آ گئے۔ یہاں
شوگرانی حکومت سے انہیں فائل مل گئی لیکن اس دوران ڈارک آئی

کو واقعی اس بات کا علم ہو گیا۔ انہوں نے ڈاکٹر افتخار پر تشدد کیا تو ڈاکٹر افتخار نے خودکشی کر لی۔ اس کے بعد ڈارک آئی نے وہ فائل حاصل کرنے کی کوشش کی کیونکہ جو کی ورڈ سر سلطان کو ڈاکٹر افتخار نے بتایا تھا وہ انہیں نگرانی سے معلوم ہو گیا تھا لیکن بغیر فائل کے وہ بے کار تھا اور انہوں نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں فائل اور کی کوڈ کی کاپی حاصل کر لی لیکن مسئلہ حل نہ ہو سکا کیونکہ اس کوڈ سے جو جگہ سامنے آئی وہ شمالی بحرالکاہل کا ایک جزیرہ تھا جسے یونن کہا جاتا ہے۔ ادھر سر سلطان نے اس کوڈ کی مدد سے جو حل نکالا وہ بھی یہی نکلا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ ڈاکٹر افتخار طویل عرصے سے ایکریمیا تو ایک طرف ناراک سے بھی باہر نہیں گئے تھے اس لئے ان کا یونن جانے کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا اور اگر وہ ایکریمیا سے یونن جاتے تو لامحالہ راستے میں ہی پاکیشیا پڑتا تھا وہ یہاں رک کر کام کر سکتے تھے اس لئے ڈارک آئی نے یہی سمجھا کہ کوڈ غلط ہے اور سر سلطان نے بھی۔ پھر سر سلطان نے یہ فائل اور کوڈ مجھے دے دیا۔ میں نے بھی کوشش کی لیکن کوئی بات سمجھ میں نہ آئی۔ ادھر ڈارک آئی کو بھی معلوم ہو گیا کہ میں اس پر کوشش کر رہا ہوں اور انہیں شاید میری ذہانت پر خواہ مخواہ اعتماد تھا۔ ان کا خیال تھا کہ میں لازماً اصل جگہ تلاش کر لوں گا۔ چنانچہ انہوں نے مجھ سے معلوم کرنے کی کوشش کی لیکن اصل بات یہ تھی کہ میں بھی اسے حاصل نہیں کر سکا تھا"...... عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"خاصی دلچسپ کہانی ہے۔ لیکن تم نے مجھے فون کیوں کیا ہے۔ اس ساری کہانی میں میرا کیا کردار ہے"...... سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر افتخار سائنس دان تھا لیکن اس نے جو کوڈ سر سلطان کو بتایا وہ قدیم مصری کوڈ تھا۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر افتخار کو مصریات سے دلچسپی تھی یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن میں تو ڈاکٹر افتخار سے واقف نہیں تھا۔ میں تو اس کا نام ہی تمہاری زبان سے پہلی بار سن رہا ہوں"...... سرداور نے کہا۔

"آپ کے ایکریمیا میں خاصے دوست ہیں۔ کیا آپ کسی سے ڈاکٹر افتخار کے کسی ایسے ساتھی کے بارے میں معلوم کر سکتے ہیں جسے اس کے معمولات کا علم ہو یا اس کا کوئی غیر سائنس دان ساتھی یا کوئی خاتون یا ایسا ہی کوئی آدمی"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں کوشش کرتا ہوں۔ ایک پاکیشیائی سائنس دان ہیں پروفیسر اشرف وہ بھی ایکریمیا کی کسی میڈیکل لیبارٹری میں طویل عرصے سے کام کر رہے ہیں۔ ان سے میری خاصی دوستی ہے۔ میں ان سے بات کرتا ہوں"...... سرداور نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ایک گھنٹے بعد پھر فون کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ سرداور کو کافی تنگ کرتے ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ایک بار میں نے سنجیدگی سے بات کر دی تھی تو سرداور پریشان ہو گئے کہ میں اصل عمران ہی نہیں بول رہا"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر ایک گھنٹے بعد عمران نے دوبارہ سرداور کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... سرداور کی آواز سنائی دی۔

"عالی جناب عزت ماٰب"...... عمران کی زبان دوبارہ رواں ہونے لگ گئی۔

"بس۔ بس۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ کون بول رہا ہے۔ میں نے پروفیسر اشرف سے بات کی ہے وہ ڈاکٹر افتخار کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ڈاکٹر افتخار کو مصریات وغیرہ کا کوئی شوق نہیں تھا البتہ ان کی بیگم مصری تھی جو فوت ہو چکی ہے البتہ ان کا مصری سالا جس کا نام ابو ریحان ہے وہ مصری حکومت کے اس شعبے میں کام کرتا ہے جس کا تعلق قدیم مصری تاریخ سے ہے وہ ڈاکٹر افتخار سے کافی بے تکلف تھا۔ اس کا پتہ تو انہیں معلوم نہیں ہے البتہ انہیں اتنا یاد ہے کہ ایک بار ملاقات کے دوران ابو ریحان نے انہیں بتایا تھا کہ وہ مصری دارالحکومت قاہرہ کے ایک شب جسے ڈان کلب کہا جاتا ہے باقاعدگی سے جاتا رہتا ہے کیونکہ وہاں قدیم مصری تاریخ کے ماہرین آتے جاتے رہتے ہیں"...... سرداور نے کہا۔

"اوہ۔ آپ نے اچھا کلیو تلاش کرایا ہے۔ گڈ شو۔ اس سے صحیح معلومات مل جائیں گی۔ آپ کو تو سائنس دان ہونے کی بجائے

جاسوس ہونا چاہئے تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ۔ مجھے سائنس دان ہی رہنے دو تو بہتر ہے۔ خدا حافظ"...... سرداور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر افتخار کو بہرحال قدیم مصری تاریخ کے بارے میں کچھ نہ کچھ علم تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں لیکن چونکہ ان کا علم صرف سنی سنائی باتیں تھیں اس لئے میرا خیال ہے کہ جو کوڈ انہوں نے سرسلطان کو بتایا ہے وہ غلط ہے۔ اصل لفظ اور ہو گا یا پھر سرسلطان نے اسے غلط سمجھا ہو گا۔ بہرحال اب اس ابو ریحان سے کافی مدد مل سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ انکوائری سے اس نے مصر اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر معلوم کیا اور پھر کریڈل دبا کر دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈان کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈان کلب"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ ابوریحان صاحب جو مصری حکومت کے شعبہ قدیم تاریخ سے تعلق رکھتے ہیں آپ کے کلب میں آتے رہتے ہیں میں نے ان سے بات کرنی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ کا نام"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"میرا نام علی عمران ہے۔ ویسے وہ مجھے نام سے نہیں جانتے"۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں میں معلوم کرتی ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ابوریحان بول رہا ہوں"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"السلام علیکم ابوریحان صاحب۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام۔ مگر میرا خیال ہے کہ آپ سے پہلے کبھی تعارف نہیں ہوا۔ فرمائیے"۔۔۔ ابوریحان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابوریحان صاحب میں آپ کے مرحوم بہنوئی ڈاکٹر افتخار کا دوست ہوں۔ مجھے ان کی موت پر بے حد افسوس ہوا ہے۔ انہوں نے ایک انتہائی ضروری کام میرے ذمے لگایا تھا جس میں پاکیشیا کا مفاد پوشیدہ تھا۔ انہوں نے ایک خاص چیز کسی جگہ چھپا دی تھی اور ایک فائل کوڈ میں بنا کر مجھے بھجوائی تھی اور ساتھ ہی کوڈ میں ایک لفظ کسام بتایا کہ یہ اصل کوڈ کا حل ہے۔ چنانچہ جب اس کوڈ کی مدد

سے اس فائل کو پڑھا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ چیز شمالی بحر الکاہل میں واقع ایک جزیرے یونن میں ہے لیکن سب جانتے ہیں کہ ڈاکٹر افتخار طویل عرصے سے ایکریمیا بلکہ ناراک سے باہر نہیں گئے اس لئے یہ سمجھا گیا کہ یہ لفظ کسام غلط سمجھا گیا ہے۔ اتنا تو میں جانتا ہوں کہ قدیم مصری زبان میں کسام ایسے دریا کو کہا جاتا تھا جو امتداد زمانہ سے خشک ہو گیا ہو۔ میں نے آپ کو اس لئے فون کیا ہے تاکہ اگر آپ یہ مسئلہ حل کر سکیں تو اس سے پاکیشیا کو بہت فائدہ پہنچے گا اور ڈاکٹر افتخار کی روح کو بھی سکون ملے گا کیونکہ اس چیز کے حصول کے لئے ایکریمیا کے ایجنٹوں نے ان پر تشدد کرنے کی کوشش کی تو انہوں نے بتانے کی بجائے خودکشی کر لی تھی"۔۔۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا تعلق پاکیشیائی حکومت سے ہے"۔۔۔۔۔ ابوریحان نے کہا۔

"جی ہاں۔ میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"کیا آپ میری بات پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان سے کرا سکتے ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران چونک پڑا۔

"آپ ان سے کیوں بات کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"اس لئے کہ میں ڈاکٹر افتخار کی وجہ سے ان کو جانتا ہوں۔ آ
کو میں نہیں جانتا اور مجھے اصل بات کا علم ہے"...... ابو ریحان
کہا۔

"اگر میں سر سلطان کی آپ سے بات کرا دوں اور سر سلطان ا
کو میرے بارے میں تسلی کرا دیں تو پھر"...... عمران نے کہا۔

"پھر میں آپ کو جو کچھ جانتا ہوں بتا دوں گا"...... ابو ریحان
کہا۔

"آپ اس نمبر پر موجود ہوں گے یا کوئی اور نمبر بھی ہے جہا
آپ سے براہ راست بات ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"آپ پندرہ منٹ بعد میرے براہ راست نمبر پر بات کر سک
ہیں"...... ابو ریحان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نم
بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بات کراتا ہوں"...... عمران نے کہا او
کریڈل دبا کر اس نے فون آنے پر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی صاحب"...... سر سلطان کے ملازم کی آواز سنائی دی کیونک
اس وقت دفتر کا وقت ختم ہو چکا تھا اس لئے عمران نے کوٹھی فون
کیا تھا۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کرائیں"
عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ملازم کی آواز وہ نہ پہچان سکا تھا اس
لئے وہ سمجھ گیا کہ کوئی سرکاری ملازم ہو گا کیونکہ وہ اکثر تبدیل ہوتے

رہتے تھے۔

"جی صاحب۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز
سنائی دی تو عمران نے انہیں ابو ریحان کے بارے میں تفصیل بتا کر
انہیں بتا دیا کہ اس سے فون پر کیا باتیں ہوئی ہیں۔

"کیا نمبر ہے اس کا۔ میں اسے جانتا ہوں۔ کئی بار ملاقاتیں ہو چکی
ہیں۔ ایک بار تو وہ پاکیشیا بھی آیا تھا۔ میں اسے تمہارا تعارف کرا
دیتا ہوں"...... سر سلطان نے کہا تو عمران نے انہیں ابو ریحان کا
بتایا ہوا فون نمبر بتا دیا۔

"تم کہاں موجود ہو اس وقت"...... سر سلطان نے پوچھا۔

"جب میرے ذہن کی بیٹری کمزور ہو جاتی ہے تو میں اسے چارج
کرانے کے لئے دانش منزل پہنچ جاتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اچھی جگہ ہے میں ابھی فون کرتا ہوں"۔ سر سلطان
نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے
بھی رسیور رکھ دیا۔

"یہ ابو ریحان کیا جانتا ہو گا عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے
کہا۔

"دیکھو اس کے انداز سے تو یہی لگتا ہے کہ وہ کوئی خاص بات
جانتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر افتخار نے اسے اصل جگہ بتا دی ہو"۔

عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر پندرہ منٹ کے انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران سے بات کراؤ" سر سلطان نے کہا۔

"آپ کو علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے جناب" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجھے اپنی قسمت پر ناز محسوس ہو رہا ہے کہ مجھے یہ اعزاز مل رہا ہے۔ بہرحال تم اب ابو سمحان سے بات کر لو۔ میں نے اس سے بات کر لی ہے"...... سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر فون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ابو سمحان کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے" عمران نے کہا۔

"ابو سمحان بول رہا ہوں عمران صاحب۔ مجھے افسوس ہے کہ میں نے پہلے آپ کے بارے میں شکوک کا اظہار کیا۔ ۔ سلطان نے مجھے بتایا ہے کہ آپ ان سے زیادہ قابل اعتماد ہیں" ابو سمحان نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ان کی بزرگانہ شفقت ہے۔ بہرحال اب آپ جو کچھ بتانا چاہتے

ہیں وہ بتا دیں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ڈاکٹر افتخار مرحوم سے اس بارے میں میری بات ہوئی تھی۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ انہوں نے اس چیز کو محفوظ رکھنے کے لئے نیا کھیل کھیلا ہے۔ ان کا خیال تھا کہ ڈارک آئی کو لازماً اس بارے میں معلوم ہو جائے گا۔ اس لئے انہوں نے جان بوجھ کر اس فائل میں کوئی چکر چلایا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ جب یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا تو لازماً ڈارک آئی خاموش ہو جائے گی اور پھر وہ سر سلطان کو فون کر کے اصل کی ورڈ بتا دیں گے لیکن ہوا اس کے برعکس۔ ڈارک آئی کے ایجنٹوں نے ان کے اقرار نہ کرنے پر بجائے انتظار کرنے کے ان پر تشدد کرنے کی کوشش کی اور ڈاکٹر افتخار اس معاملے میں بے حد حساس تھے اس لئے انہوں نے خودکشی کر لی۔ گو انہوں نے میرے پوچھنے کے باوجود مجھے بھی کچھ نہیں بتایا تھا لیکن ان کی وفات کے بعد میں نے ان کے رشتہ دار کی حیثیت سے ان کا سامان حاصل کیا۔ اس سامان میں ان کی ذاتی ڈائری بھی موجود تھی اور اس ڈائری کا ایک صفحہ غائب تھا۔ پھر وہ صفحہ مجھے ڈائری کی جلد کے اندر سے مل گیا۔ اس پر ڈاکٹر افتخار نے ایک لفظ کسیان لکھا ہوا تھا۔ اور کسیان قدیم مصری زبان میں معبد کے اس حصے کو کہا جاتا ہے جسے لوگوں کی نظروں سے خصوصی طور پر خفیہ رکھا جاتا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اگر آپ کسام کی بجائے کسیان لفظ سے اس نکتے کو حل کریں تو یہ یقیناً حل ہو جائے گا" ابو سمحان نے کہا۔

"اوکے۔ میں کوشش کرتا ہوں۔ اس تعاون کا شکریہ"۔ عمران نے کہا اور پھر خدا حافظ کہہ کر اس نے رسیور رکھا اور سامنے پڑی ہوئی فائل کھول لی جو وہ سر سلطان سے لے آیا تھا۔ اس میں کئی کاغذ بھی موجود تھے۔ عمران نے قلمدان سے بال پوائنٹ اٹھایا اور کوڈ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ بلیک زیرو خاموش بیٹھا اسے کام کرتے دیکھتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے سر اٹھایا تو اس کے چہرے پر چمک موجود تھی۔

"اوہ واقعی اب مسئلہ حل ہوا ہے۔ ویری گڈ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا نتیجہ نکلا ہے"...... بلیک زیرو نے تجسس بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر افتخار نے فارمولے کی فلم ناراک کے مشہور شورو کلب کی مینجر جینی برسٹ کے حوالے کی ہوئی ہے اور جو شخص اس سے کوڈ کا لفظ کہے گا وہ فلم اسے دے دے گی"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ خاصا پیچیدہ مسئلہ بنا دیا ڈاکٹر مرحوم نے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"بعض لوگ فطرتاً پیچیدگی پسند ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر افتخار بھی ایسی ہی فطرت کے مالک تھے"۔ عمران نے کہا اور فائل بند کر کے اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"شورو کلب کا نمبر دیں"... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"شورو کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ مینجر جینی برسٹ سے میری بات کرائیں"... عمران نے کہا۔

"وہ ابھی کلب نہیں آئیں۔ آپ ایک گھنٹے بعد رنگ کیجئے پھر ان سے بات ہو سکے گی"... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا وہ رہائش گاہ پر ہوں گی"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن وہاں کا نمبر کسی کو نہیں دیا جا سکتا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"ایکریمیا میں ابھی مینجر کے کلب جانے کا وقت نہ ہوا ہو گا"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو ہمارا کافی پینے کا وقت تو ہو گیا ہے"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو مسکراتا ہوا اٹھا اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں کافی کی دو پیالیاں تھیں۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری لے کر وہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

کیا آپ کا خیال ہے کہ آپ فون پر اسے یہ لفظ کہیں گے تو
فارمولا آپ کو بھجوا دے گی"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ میں صرف کنفرم کرنا چاہتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ جو
میں نے نکالا ہے وہ درست نہ ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ایک کی بجائے ڈیڑھ گھنٹے بعد عمر
نے دوبارہ کلورو کلب فون کیا تو اس کی بات جینی برسٹ سے کرا
گئی۔

"مس جینی برسٹ مجھے ڈاکٹر افتخار نے بتایا تھا کہ آپ کے پا
ان کی ایک امانت محفوظ ہے اور آپ اسے ایک خاص لفظ بو
والے کے حوالے کرنے کی پابند ہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میرے پاس وہ امانت نہیں ہے البتہ میں اس خاص لفظ بو
والے کی اس چیز تک رہنمائی کر سکتی ہوں"۔۔۔ جینی برسٹ
جواب دیا۔

"اگر میں وہ لفظ بول دوں تو کیا آپ رہنمائی کریں گی"۔ عمر
نے کہا۔

"جی ہاں۔ کیوں نہیں"۔۔۔ جینی برسٹ نے جواب دیا۔

"وہ لفظ ہے کیسیان"۔ عمران نے کہا۔

"ایک بار پھر بتایئے" دوسری طرف سے کہا گیا تو عمر
نے وہ لفظ دوبارہ دوہرا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کو بتا دیتی ہوں کہ آپ کی مطلو

نارک بینک کی سٹی برانچ کے لاکر نمبر الیون الیون میں موجود ہے
اور اس لاکر کی چابی اس بینک مینجر کے پاس ہے اور آپ جب مینجر کو
یہی لفظ بتائیں گے تو وہ چابی آپ کو دے دے گا۔ مینجر کا نام پال
گوردن ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"شکریہ"۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو واقعی طلسم ہوشربا بنا دیا ہے ڈاکٹر افتخار نے"۔۔۔ عمران
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں
سر ہلا دیا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ کیا آپ ایکریمیا جائیں گے"۔
بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ اس کام کے لئے وہاں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ فارن
ایجنٹ گراہم آسانی سے یہ کام کر سکتا ہے"۔ عمران نے کہا اور
بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"گراہم کا نمبر مجھے دو"۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی
دراز سے ایک کاپی نکال کر اس میں سے گراہم کا نمبر بتا دیا۔ عمران
نے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"گراہم بول رہا ہوں"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ
آواز سنائی دی۔

"چیف فرام پاکیشیا۔ سپیشل فون پر کال کرو"۔ عمران نے
ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تقریباً پانچ منٹ

بعد سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"گراہم بول رہا ہوں جناب ناراک سے" دوسری طرف سے گراہم نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم فوراً ناراک بینک کی سٹی برانچ میں جاؤ اور وہاں کے یال گورڈن کو ایک لفظ بتاؤ کیپان۔ وہ تمہیں ایک لاکر کی چابی دے گا۔ اس لاکر میں ایک اہم فارمولے کی مائیکرو فلم موجود ہے۔ وہ فلم وہاں سے حاصل کر کے اسے فوری طور پر سپیشل کوریئر کے ذریعے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کے پتے پر بھجوا دو اور پھر اطلاع دو۔ تمام کام انتہائی ذمہ داری سے کرنا ہو گا۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے" ... عمران نے کہا۔

"یس سر" ... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور مائیک اندر داخل ہوا۔ یہ ڈارک آئی کے چیف کرنل فوسٹر کا آفس تھا مگر کرنل فوسٹر اس وقت کمرے میں موجود نہ تھا۔ مائیک خاموشی سے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ایک لفافہ میز پر رکھ دیا تھا۔ چند لمحوں بعد کمرے کا عقبی دروازہ کھلا اور کرنل فوسٹر اندر داخل ہوا تو مائیک اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو۔ کیا رپورٹ لائے ہو" ...... کرنل فوسٹر نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے قدرے سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر افتخار نے اس سارے مسئلے کو عجیب سے گورکھ دھندے میں تبدیل کر دیا ہے جناب" ...... مائیک نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ تفصیل سے بات کرو" ۔ کرنل

فو سنز کا لہجہ اور زیادہ خشک ہو گیا تھا۔

"چیف۔ میں نے آپ کے حکم کے مطابق پاکیشیا میں عمران اغوا کرنے اور ریسکیو نک کی مدد سے اس کے لاشعور کی چیکنگ کر کا حکم دیا تھا تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ کیا عمران نے فائل میں اصل جگہ کا پتہ معلوم کر لیا ہے یا نہیں اور مجھے وہاں کے انچارج نے رپورٹ دی کہ عمران کو چیک کیا گیا ہے۔ اسے بھی یونن معبد والی بات کا ہی علم ہے لیکن مجھے مٹن کی بات کا یقین نہ آ مجھے معلوم ہے کہ یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک فارن ایج گراہم موجود ہے۔ چنانچہ میں نے اس کی نگرانی کا حکم دے دیا کیو مجھے یقین تھا کہ عمران کو جیسے ہی اصل راز کا علم ہو گا اور لازماً گر کی مدد سے اسے حاصل کرنے کی کوشش کرے گا کیونکہ اس با مجھے مکمل طور پر یقین تھا کہ فارمولا ناراک سے باہر نہیں جا سکتا لازماً یہاں کسی بینک کے لاکر میں ہی پڑا ہو گا۔ لیکن ظاہر ہے سارے بینکوں کے لاتعداد لاکروں کو ہم چیک نہیں کر سکتے تھے یہاں کے قانون کے مطابق بغیر کسی نام کے صرف کوڈ کی بنیاد پر لاکر بک ہو سکتے ہیں اور اگر فارمولا کسی لاکر میں ہے تو عمران ہے پاکیشیا سے یہاں صرف لاکر سے فارمولا حاصل کرنے کے نہیں آ سکتا۔ چنانچہ میں نے گراہم کی نگرانی شروع کرا دی۔ خا طور پر اس کے فون ٹیپ کئے گئے اور پھر ایک کال کا سراغ مل یہ کال پہلے پاکیشیا کے کسی چیف نے گراہم کو کی اور پھر اسے

خاص نمبر پر فون کرنے کے لئے کہا گیا۔ گراہم نے اپنے خاص خفیہ فون پر جا کر کال کی لیکن یہ فون بھی نگرانی میں تھا۔ چنانچہ یہ کال ٹیپ ہو گئی اور فوراً ہی مجھ تک پہنچ گئی۔ اس کال میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو گراہم سے مخاطب تھا۔ اس نے گراہم کو کہا کہ وہ ناراک بینک کی سٹی برانچ میں جائے اور مینجر پال گورڈن کو لفظ کسیان کہے تو وہ ایک لاکر کی چابی اسے دے گا جس میں مائیکرو فلم موجود ہو گی۔ وہ اسے حاصل کر کے سپیشل کوریئر کے ذریعے پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کو بھجوا کر اسے اطلاع دے۔ جیسے ہی یہ اطلاع مجھے ملی میں نے فوری طور پر سٹی بینک کے اس لاکر کو اس کے عقبی حصے سے کھلوایا۔ لاکر کے اندر صرف ایک کاغذ موجود تھا۔ میں نے عقبی طرف سے لاکر بند کرا دیا اور کاغذ اپنے پاس منگوا لیا۔ اس کاغذ میں صرف ایک نقشہ بنا ہوا ہے اور بس۔ اس کے علاوہ اور کچھ درج نہیں ہے۔ میں نے اپنے طور پر کوشش کی ہے کہ اس نقشے کا اصل حدود اربعہ تلاش کر سکوں لیکن میں اسے تلاش نہیں کر سکا۔ چنانچہ مجھے خیال آیا کہ شاید اس عمران کو یا ایکسٹو کو اس بارے میں مزید معلومات ہوں۔ چنانچہ میں نے کاغذ کی نقل کرائی اور پھر اپنے آدمیوں کے ذریعے ایک بار پھر وہ لاکر کھلوا کر اصل نقشہ واپس رکھوا دیا کیونکہ پال گورڈن مینجر دوسری شفٹ کا مینجر تھا اور وہ ایک اور ریاست میں گیا ہوا تھا۔ اس کی فلائٹ سیکنڈ شفٹ سے چند منٹ پہلے پہنچی تھی اس لئے ظاہر ہے

جب تک پال گورڈن نہ آجاتا لاکر نہ کھل سکتا تھا"...... مائیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب پال گورڈن ہی نہ تھا اور چابی اس کے پاس تھی ظاہر ہے وہ کوڈ بھی اس کے سامنے نہ دوہرایا گیا تھا تب تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ کون سا لاکر تھا۔ ہو سکتا ہے کہ تم نے غلط لاکر کھول لیا ہو"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"سر۔ پال گورڈن کے پاس جو لسٹ تھی اس میں اس کے کوڈ لکھ کر ان کے سامنے لاکر نمبر لکھے ہوئے تھے۔ اس کی پرائیویٹ سیکرٹری کی مدد سے ہمیں وہ لسٹ مل گئی اس طرح کسیان کوڈ کے سامنے موجود لاکر نمبر کا ہمیں پتہ چل گیا۔ اس کے باوجود میں نے آپ کو رپورٹ کرنے سے پہلے انتظار کیا کہ گراہم لاکر کھولے تاکہ میں کنفرم ہو سکوں کہ واقعی وہی لاکر ہے اور پھر گراہم نے پال گورڈن کی آمد پر اس سے رابطہ کیا۔ کوڈ دوہرا کر اس سے چابی لی اور اس نے وہی لاکر کھولا جسے ہم عقبی طرف سے کھول چکے تھے۔ اس نے اس میں سے وہی کاغذ نکالا اور لاکر بند کر کے اس نے چابی واپس پال گورڈن کو دے دی۔ اس کے بعد گراہم نے ہمارے آدمیوں کے سامنے وہی کاغذ ایک لفافے میں بند کر کے اسے پاکیشیا بھجوایا اور پھر اس نے اپنے خاص فون پر جا کر دوبارہ چیف کو رپورٹ دی اور اس میں اس نے اسے یہی بتایا کہ لاکر میں ایک کاغذ تھا جو اس نے سپیشل کوریئر کے ذریعے بھجوا دیا ہے"...... مائیک نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو تم نے درست کارروائی کی ہے۔ کہاں ہے وہ نقشہ مجھے دکھاؤ"...... کرنل فوسٹر نے کہا تو مائیک نے سامنے پڑا ہوا لفافہ اٹھایا اس میں سے ایک کاغذ نکالا اور کرنل فوسٹر کی طرف بڑھا دیا۔ کاغذ پر واقعی بال پوائنٹ سے آڑی ترچھی لکیریں ڈال کر عجیب نقشہ بنایا گیا تھا لیکن اس پر کوئی لفظ یا حرف نہ لکھا گیا تھا۔

"تم نے اصل کاغذ چیک کرایا تھا۔ ہو سکتا ہے اس پر کوئی خفیہ تحریر ہو"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ خصوصی لیبارٹری میں اسے پوری تفصیل سے چیک کیا گیا ہے۔ وہ عام سادہ کاغذ تھا"...... مائیک نے جواب دیا۔

"فار مولا تو واقعی گورکھ دھندہ بن گیا ہے لیکن اس ڈاکٹر افتخار نے آخر یہ سارا چکر کیوں چلایا۔ اس کی کیا وجہ۔ کوئی آدمی اس انداز میں تو کوئی چیز نہیں چھپاتا"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی چیف"...... مائیک نے کہا۔

"اس ڈاکٹر افتخار کا سامان کہاں ہے"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"سامان تو اس کا کوئی رشتہ دار لے گیا ہو گا"...... مائیک نے چونک کر کہا۔

"معلوم کرو اور اس کا سامان اس سے واپس حاصل کرو۔ یہ ڈاکٹر افتخار مجھے فطری طور پر معمہ باز لگتا ہے یا قدیم داستانیں پڑھنا اس کا شوق رہا ہو گا۔ اس نے یہ نقشہ بنایا ہے تو لامحالہ اس کے سامان میں

حاصل کرنے کا کام بھی ڈارک آئی ہی کرتی تھی اور اس کے لئے اسے بعض اوقات ایسے ہی پیچیدہ نقشوں سے واسطہ پڑتا تھا اور ڈروک یہ کام انتہائی آسانی سے کر لیتا تھا اس لئے ڈروک کو ڈارک آئی کی طرف سے ماہانہ بنیادوں پر انتہائی بھاری معاوضہ دیا جاتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کرنل فوسٹر ڈروک کے پاس موجود تھا۔ ڈروک چھوٹے قد اور دبلے پتلے جسم کا مالک تھا۔ اس کا سر بالوں سے یکسر بے نیاز تھا۔ گو اس کی آنکھوں پر نظر کا چشمہ موجود تھا لیکن اس کی آنکھوں میں موجود ذہانت کی تیز چمک شیشوں کے پیچھے سے بھی واضح نظر آتی تھی۔ اس کے سٹوڈیو میں ایک بڑی سی میز تھی جس کی ٹاپ شیشے کی تھی جس کے نیچے تیز روشنی موجود تھی۔

"دکھایئے چیف کہاں ہے وہ نقشہ"...... ڈروک نے کہا تو کرنل فوسٹر نے تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے ڈروک کی طرف بڑھا دیا۔ ڈروک نے نقشہ کھولا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے باقاعدہ اسے فریم میں ایڈجسٹ کر دیا۔

"کیا یہ واقعی کوئی نقشہ ہے"...... ڈروک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں پہلے اس کا پس منظر سن لو"...... کرنل فوسٹر نے کہا اور پھر اسے ڈاکٹر افتخار کے بارے میں معلوم ہونے سے لے کر اس نقشے کے حصول تک کی ساری روئیداد اسے تفصیل سے سنا دی۔

"اوہ۔ تو یہ ڈاکٹر افتخار کا بنایا ہوا نقشہ ہے۔ ویری گڈ۔ آپ نے یہ بات بتا کر میری بہت بڑی مشکل حل کر دی ہے"...... ڈروک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو کرنل فوسٹر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب کیا تم ڈاکٹر افتخار کو جانتے ہو لیکن وہ تو سائنسدان تھا"...... کرنل فوسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ وہ سائنس دان تھا لیکن اس کی مصری بیوی انتہائی ماہر نقشہ نویس بھی تھی اور اسے خاص طور پر پیچیدہ اور پرانے مصری نقشوں کے پڑھنے کا جنون تھا اور اس کی وجہ سے ڈاکٹر افتخار کو بھی اس کا شوق پیدا ہو گیا تھا۔ وہ فطری طور پر انتہائی پراسرار آدمی تھا۔ میں تو اکثر اسے کہتا تھا کہ اس کے اندر کسی قدیم مصری کاہن کی روح حلول کر گئی ہے۔ قدیم مصری تاریخ پر بھی اس کی انتہائی گہری نظر تھی اور نقشوں پر بھی۔ وہ اکثر ایسے پیچیدہ نقشے میرے پاس لے آتا تھا اور ہم ان پر گھنٹوں بحث کرتے تھے۔ یہی اس کا شوق تھا بابی تھی"...... ڈروک نے جواب دیا تو کرنل فوسٹر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تو یہ بات ہے۔ اس لئے موقع ملتے ہی ڈاکٹر افتخار نے اس فارمولے کو گورکھ دھندہ بنا دیا۔ ٹھیک ہے اسے دیکھیں ہمیں یہ فارمولا ہر صورت میں واپس چاہئے۔ ایکریمیا نہیں چاہتا کہ اس میزائل کا فارمولا کسی دوسرے ملک کے پاس جائے"۔ کرنل فوسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ اگر آپ چاہیں تو سٹنگ روم میں بیٹھ کر شراب پی لیں

یا کوئی کتاب پڑھ لیں کیونکہ مجھے کم از کم ایک گھنٹہ چاہئے "۔ ڈروک نے کہا۔

"اوکے میں سمجھتا ہوں۔ ٹھیک ہے میں سٹنگ روم میں جاتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ جلد از جلد حل ہو سکے کیونکہ اس کے پیچھے ایک اور ذہن بھی کام کر رہا ہے اور وہ ہے پاکیشیا کا عمران "...... کرنل فوسٹر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" علی عمران۔ وہ کون ہے۔ کیا وہ بھی نقشہ پڑھنے کا ماہر ہے لیکن میں نے تو اس کا کبھی نام نہیں سنا حالانکہ اس فیلڈ میں کام کرنے والوں سے میں اچھی طرح واقف ہوں "...... ڈروک نے بھی احتراماً اٹھتے ہوئے کہا۔

" وہ ہر معاملے میں ذہانت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بہرحال تم کام کرو مجھے رزلٹ چاہئے۔ درست اور حتمی رزلٹ "...... کرنل فوسٹر نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ کمرے سے باہر آگیا۔ پھر سٹنگ روم میں اسے بیٹھے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ گزرا تھا کہ ڈروک خود ہی آگیا۔ اس کا چہرہ مسرت سے چمک رہا تھا۔

" کیا ہوا۔ کیا اسے پڑھ لیا ہے تم نے "...... کرنل فوسٹر نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ ویسے اگر آپ ڈاکٹر افتخار کا نام نہ لیتے تو یہ کسی صورت بھی نہ پڑھا جا سکتا "...... ڈروک نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل فوسٹر کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا۔

" کیا رزلٹ ہے "...... کرنل فوسٹر نے پوچھا۔

" یہ نقشہ ناراک کے شمال مغربی پہاڑی علاقے کا ہے جہاں نیشنل پولو گراؤنڈ ہے۔ اس پولو گراؤنڈ کے دسویں متروک ہول میں آپ کی مطلوبہ چیز موجود ہے "...... ڈروک نے کہا تو کرنل فوسٹر بے اختیار چونک پڑا۔

" نیشنل پولو گراؤنڈ کے دسویں متروک ہول میں۔ اوہ۔ اوہ گڈ شو۔ وہ جگہ واقعی ایسی ہے جہاں کسی کا ذہن ہی نہیں جا سکتا۔ ایک منٹ "...... کرنل فوسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک موبائل فون نکالا اور اسے آن کر کے اس نے اس کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" مائیک بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی مائیک کی آواز سنائی دی۔

" کرنل فوسٹر بول رہا ہوں مائیک۔ ڈروک نے نقشہ پڑھ لیا ہے۔ ہماری مطلوبہ چیز نیشنل پولو گراؤنڈ کے دسویں متروک ہول میں موجود ہے۔ کیا تم سمجھ گئے ہو دسویں متروک ہول سے کیا مطلب ہے "...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

" یس سر قدیم گراؤنڈ کا وہ حصہ جو اب متروک ہو چکا ہے "۔ مائیک نے جواب دیا۔

" تم فوراً خود جا کر وہاں سے اسے حاصل کرو اور پھر میرے موبائل نمبر پر مجھے کال کر کے رپورٹ دو "...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"یس چیف" ..... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل فوسٹر نے موبائل فون آف کیا اور اسے بند کرکے واپس جیب میں ڈال لیا۔

"ہاں اب مجھے سمجھاؤ کہ تم نے ان آڑی ترچھی لکیروں سے یہ کیسے نکال لیا"..... کرنل فوسٹر نے کہا تو ڈروک نے اسے اس طرح سمجھانا شروع کر دیا جیسے استاد کسی کند ذہن بچے کو سبق سمجھاتے ہیں۔

"حیرت انگیز۔ یہ واقعی حیرت انگیز ہے۔ مجھے اگر معلوم ہوتا کہ ڈاکٹر افتخار اس قسم کا آدمی ہے تو میں اس پر تشدد نہ ہونے دیتا۔ بہرحال اب کیا ہو سکتا ہے"..... کرنل فوسٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"وہ بے حد نازک احساسات کا مالک تھا چیف"..... ڈروک نے جواب دیا اور کرنل فوسٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے تک وہ باتیں کرتے رہے پھر موبائل فون پر کال آ گئی اور کرنل فوسٹر نے موبائل فون نکال کر اسے آن کر دیا۔

"مائیک بول رہا ہوں"..... دوسری طرف سے مائیک کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"..... کرنل فوسٹر نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"چیف اس میں ایک مائیکرو فلم موجود تھی لیکن جب میں اس مائیکرو فلم کو لیبارٹری لا کر چیک کرایا تو مجھے بتایا گیا کہ اس

میں مکمل فارمولے کی بجائے صرف اشارات ہیں اور ساتھ ہی اس کا کوڈ بھی موجود ہے البتہ اشارات کی مدد سے فارمولا آسانی سے حاصل کیا جا سکتا ہے"..... مائیک نے کہا۔

"کیا مطلب ہوا اس بات کا۔ کس قسم کے اشارات۔ کیا پھر کوئی نقشہ ہے۔ لعنت ہے اس ڈاکٹر پر"..... کرنل فوسٹر نے انتہائی غصیلے اور جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نقشہ نہیں چیف بلکہ فارمولے کے سائنسی اشارات اور میں نے اس سلسلے میں سپیشل لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر براؤن سے بات کی ہے۔ انہوں نے یہ اشارات دیکھے ہیں۔ ان کے خیال کے مطابق ان اشارات سے میزائل پر کام کرنے والا کوئی ذہین سائنس دان اصل فارمولے تک پہنچ سکتا ہے"..... مائیک نے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ ڈاکٹر افتخار کو مکمل فارمولا نقل کرنے کی ہمت نہ پڑی اس لئے اس نے اشارات سے کام لیا اور اب جبکہ یہ مائیکرو فلم ہمارے قبضے میں آ گئی ہے تو اب یہ اشارے بھی پاکیشیا والوں کو نہیں مل سکتے اس لئے یہ مسئلہ ختم ہو گیا"..... کرنل فوسٹر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف"..... مائیک نے جواب دیا۔

"اوکے گڈ شو۔ اب میں مطمئن ہوں۔ اس کیس کی فائل بند کر دو"..... کرنل فوسٹر نے کہا اور موبائل فون بند کر کے اس نے جیب میں ڈالا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"بے حد شکریہ ڈروک۔ تمہاری مدد کی وجہ سے ذارک آ
کیس مکمل کرنے میں کامیاب ہوئی ہے اس لئے تم خصو
معاوضے کے حق دار ہو"...... کرنل فوسٹر نے مصافحہ کرتے ہو
کہا تو ڈروک نے آدھے سے زیادہ جھک کر کرنل فوسٹر کا شکریہ ا
اور پھر وہ کرنل فوسٹر کو چھوڑنے اس کی کار تک آیا اور چند لمحوں
جب کرنل فوسٹر کی کار واپس آفس جا رہی تھی تو کرنل فوسٹر
چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران نے کار ایک کوٹھی کے گیٹ کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔

میرا نام علی عمران ہے اور میں نے ڈاکٹر اعظم صاحب سے ملنا ہے۔ انہوں نے مجھے فون پر وقت دیا ہوا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مگر ڈیڈی تو شدید بیمار ہیں۔ وہ تو کسی سے نہیں ملتے"۔ نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ ان کے صاحبزادے ہیں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"جی ہاں۔ میرا نام رضوان ہے اور میں وزارت معدنیات میں سیکشن آفیسر ہوں"...... نوجوان نے کہا۔

"اوہ۔ یہ سن کر خوشی ہوئی۔ بہرحال آپ اپنے ڈیڈی سے تو پوچھ

لیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں پھاٹک کھولتا ہوں آپ کار اندر لے آئ
رضوان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گ
عمران کار میں بیٹھ کر اسے اندر پورچ میں لے گیا جہاں دو ک
موجود تھیں۔ نوجوان پھاٹک بند کر کے واپس آیا۔

"کیا آپ کے ہاں کوئی ملازم نہیں ہے"...... عمران نے کہا

"آج ہفتے وار تعطیل ہے اس لئے ملازم چھٹی پر چلے جاتے ہ
یہ انتظام بھی ہم نے خود کیا ہوا ہے تاکہ کم از کم ہفتے میں ایک
ہم گھر کو اپنی مرضی سے استعمال کر سکیں"...... رضوان
مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آئیے ادھر ڈرائنگ روم ہے"...... نوجوان نے کہا ا
برآمدے کے ایک کونے کی طرف بڑھ گیا۔ ڈرائنگ روم می
پرانا تھا لیکن اس کی صفائی بتا رہی تھی کہ اس کی دیکھ بھال با
سے کی جاتی ہے۔ عمران صوفے پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروا
اور رضوان مشروب کی ایک بوتل اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"ڈیڈی تو واقعی آپ سے ملنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ لباس
کر رہے ہیں۔ مجھے حیرت ہے کیونکہ وہ تو کسی سے ملنا تو ایک
اب کسی کا نام تک سننے کے روادار نہیں ہیں"...... رضوا
بوتل عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"بزرگ ہمیشہ نوجوانوں سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ کس سے ملنا چاہئے اور کس سے نہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو رضوان بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کا جسم کافی کمزور تھا اندر داخل ہوا تو عمران بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے آگے بڑھ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں آنے والے کو سلام کیا۔

"جیتے رہو۔ مجھے تم سے دوبارہ مل کر بے حد خوشی ہو رہی ہے۔ تم جیسے نوجوان تو کسی بھی ملک کا مستقبل ہوتے ہیں"...... آنے والے نے جو ڈاکٹر اعظم تھے عمران کے سر پر ہاتھ رکھ کر انتہائی محبت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے انتہائی خلوص سے ان کا شکریہ ادا کیا۔ رضوان سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا تھا۔

"آپ کو بیماری میں تکلیف دینی پڑی لیکن مسئلہ ایسا تھا کہ اس سے پاکیشیا کا دفاعی مستقبل وابستہ تھا اس لئے مجبوری تھی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ میں نے ساری عمر ملک سے باہر گزاری ہے۔ اب اس آخری عمر میں اگر میں ملک کے کسی کام آ سکتا ہوں تو یہ میری خوش نصیبی ہے"...... ڈاکٹر اعظم نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر اعظم قدیم مصری تاریخ کے بہت بڑے عالم تھے اور ان کی ساری زندگی مصر میں گزری تھی لیکن جب ان کی بیوی فوت ہو گئی اور وہ بیمار ہونے لگے تو وہ واپس پاکیشیا آ گئے تھے۔ عمران ایک بار ان سے مل چکا تھا اس لئے اب پھر جب عمران نے ڈاکٹر اعظم کو فون

کیا تو ڈاکٹر اعظم شدید بیماری کے باوجود ملنے پر رضامند ہو گئے تھے۔

"ڈاکٹر صاحب ایکریمیا کی ایک میزائل بنانے والی لیبارٹری میں ایک پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر افتخار کام کرتے تھے"...... عمران نے پس منظر بتاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے پوری تفصیل سے سب کچھ بتا دیا۔

"لاکر سے ایک کاغذ ملا ہے جس پر بس آڑی ترچھی لکیریں بنی ہوئی ہیں۔ کوئی ہندسہ یا کوئی لفظ یا کوئی اشارہ موجود نہیں ہے۔ مجھے اعتراف ہے کہ میں نے اس نقشے پر بے حد مغز ماری کی ہے لیکن میری سمجھ میں کچھ نہیں آسکا۔ چونکہ ڈاکٹر افتخار نے کوڈ کے کی ورڈ کے طور پر قدیم مصری تاریخ کے الفاظ استعمال کئے تھے اور ان کی بیگم بھی مصری تھی اس لئے میرا خیال ہے کہ شاید انہوں نے یہ نقشہ بھی اسی انداز میں بنایا ہے اس لئے میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر افتخار کا نام تو میرے ذہن میں نہیں ہے۔ بہرحال نقشہ کہاں ہے"...... ڈاکٹر اعظم نے کہا تو عمران نے جیب سے ایک تہہ شدہ کاغذ نکالا اور اسے ڈاکٹر اعظم کی طرف بڑھا دیا۔

"اس کاغذ پر کوئی خفیہ تحریر تو نہیں ہے"...... ڈاکٹر اعظم نے کاغذ لیتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔ میں اس کو چیک کر چکا ہوں عام سا کاغذ ہے"...... عمران نے کہا اور ڈاکٹر اعظم نقشہ کھول کر دیکھنے لگے۔

"سوئچ بورڈ پر سارے بٹن آن کر دو تاکہ یہاں روشنی تیز ہو سکے"۔ ڈاکٹر اعظم نے کہا تو عمران نے اٹھ کر ایسا کیا اور کمرہ واقعی تیز روشنی میں نہا سا گیا۔ ڈاکٹر اعظم کافی دیر تک کاغذ پر پڑی ہوئی آڑی ترچھی لکیروں کو دیکھتے رہے پھر انہوں نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کاغذ بند کر دیا۔

"یہ تو انتہائی آسان اور سادہ نقشہ ہے"...... ڈاکٹر اعظم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا آپ نے اسے پڑھ لیا ہے"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مجھے یاد ہے کہ تم سے پچھلی ملاقات میں مصری تاریخ کے بارے میں تفصیلی بات ہوئی تھی اور میں یہ جان کر بے حد حیران ہوا تھا کہ تم اس بارے میں میرے اندازے سے زیادہ جانتے ہو اس لئے تمہیں بتایا جا سکتا ہے کہ یہ نقشہ قدیم مصری کاہنوں کے خزانے چھپانے کے معروف اصول مناشاگا کے تحت بنایا گیا ہے۔ قدیم مصری کاہن خزانے چھپا کر اس اصول پر نقشے بنایا کرتے تھے"۔ ڈاکٹر اعظم نے کہا۔

"مناشاگا۔ آپ کا مطلب ہے کہ یہ ٹیڑھی لکیر سیدھی اور یہ سیدھی لکیر ٹیڑھے پن کو ظاہر کرتی ہے اور جہاں نوے کا زاویہ دیا جائے وہاں کا مطلب سوراخ ہوتا ہے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر اعظم بے اختیار مسکرا دیئے۔

"تم ٹھیک سمجھے ہو لیکن یہ عام سی باتیں ہیں۔ ڈاکٹر افتخار بہرحال اسے زیادہ گہرائی میں جانتا تھا۔ متاشاگا میں بھی دو اصول کام کرتے ہیں۔ ایک کو اوپر یا سطحی کہا جاتا ہے اور دوسرے کو لوئر یا گہرا۔ چونکہ تم نے بتایا ہے کہ یہ نقشہ ناراک کے کسی علاقے کا ہو سکتا ہے تو ناراک کا نقشہ دیکھ کر اچھی طرح چیک کیا جا سکتا ہے۔ کیا تمہارے پاس ناراک کا نقشہ ہے"۔ ڈاکٹر اعظم نے کہا۔

"جی ہاں۔ مجھے اندازہ تھا کہ اس کی ضرورت پڑے گی"۔ عمران نے کہا اور جیب سے ایک نقشہ نکال لیا۔

"اسے درمیانی میز پر بچھا دو"۔ ڈاکٹر اعظم نے کہا تو عمران نے نقشہ نکال کر اسے میز پر بچھا دیا۔ ڈاکٹر اعظم نے اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر افتخار کا بنایا ہوا نقشہ رکھا اور پھر غور سے ان دونوں کو دیکھتے رہے۔

"گڈ۔ تم واقعی سمجھ دار ہو کہ ناراک کا انتہائی تفصیلی نقشہ لے آئے ہو۔ ایسے ہی نقشے کی ضرورت تھی"...... ڈاکٹر اعظم نے جھک کر ناراک کے نقشے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس ناراک کے ہر علاقے کے انتہائی تفصیلی نقشے بھی موجود ہیں۔ میں وہ بھی لے آیا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ"...... ڈاکٹر اعظم نے کہا اور پھر انہوں نے جیب سے بال پوائنٹ نکالا اور کچھ دیر بعد انہوں نے ناراک کے نقشے پر ایک

جگہ دائرہ ڈال دیا۔

"یہ ناراک کا شمال مغربی علاقہ ہے۔ کیا اس علاقے کا مکمل تفصیلی نقشہ تمہارے پاس ہے"...... ڈاکٹر اعظم نے سر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہونا تو چاہئے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے تہہ شدہ فائل نکالی اور اسے کھول کر اس میں لگے ہوئے نقشوں کو دیکھنے لگا۔ پھر اس نے ایک نقشہ نکال کر ڈاکٹر اعظم کے سامنے رکھ دیا۔

"ہاں۔ یہ یہاں کا مکمل تفصیلی نقشہ ہے۔ گڈ شو۔ تم واقعی انتہائی سمجھ دار ہو"...... ڈاکٹر اعظم نے نقشے پر جھکتے ہوئے قدرے بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"شکریہ۔ آپ کی یہ تعریف میرے لئے سند ہے"...... عمران نے جواب دیا اور ڈاکٹر اعظم نے جواب میں سر ہلا دیا۔ وہ بڑے غور سے اس دوسرے نقشے کو دیکھنے میں مصروف تھے۔ کافی دیر بعد انہوں نے قلم سے ایک جگہ دائرہ ڈالا۔

"سطحی اصول کے تحت یہ جگہ بنتی ہے اور یہ نیشنل پولو گراؤنڈ کے متروک علاقے کا دسواں ہول ہے"...... ڈاکٹر اعظم نے سر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"دسویں ہول۔ یعنی پولو کے کھیل کے لئے بنائے گئے سوراخ جن میں گیند ڈالی جاتی ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... ڈاکٹر اعظم نے جواب دیا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ ڈاکٹر افتخار تو میری توقع سے زیادہ ذہین آدمی ثابت ہو رہا ہے۔ ویری گڈ۔ ایک مائیکرو فلم چھپانے کے لئے یہ انتہائی بہترین جگہ ہے"...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب اگر کہو تو لوئر یعنی گہرے اصول کے تحت بھی چیک کر لیں یا تم اس سے مطمئن ہو"...... ڈاکٹر اعظم نے کہا۔

"آپ چیک کریں ہو سکتا ہے ڈاکٹر افتخار نے بھی یہ بات مدنظر رکھی ہو"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر اعظم نے وہ تفصیلی نقشہ بند کر کے ایک طرف رکھا اور پھر پہلے والے نارک کے نقشے اور ڈاکٹر افتخار کے بنائے ہوئے نقشے کو دوبارہ دیکھنے لگے۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر اعظم نے بال پوائنٹ سے نقشے پر ایک دائرہ لگا دیا۔

"یہ علاقہ گہرے اصول کے تحت بنتا ہے۔ جنوب مشرقی علاقہ"۔ ڈاکٹر اعظم نے کہا۔

"کیا آپ کنفرم ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیونکہ یہ میرے لئے اتنا ہی آسان ہے جتنا ایک پی ایچ ڈی کے لئے پرائمری کا قاعدہ پڑھنا"...... ڈاکٹر اعظم نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فائل اٹھائی اور اس میں سے جنوب مشرقی علاقے کا نقشہ نکالا اور اسے ڈاکٹر اعظم کے سامنے رکھ دیا۔ ڈاکٹر اعظم ایک بار پھر نقشے پر جھک گئے۔ وہ کافی دیر

تک اسے دیکھتے رہے پھر انہوں نے بال پوائنٹ سے ایک جگہ چھوٹا سا دائرہ بنا دیا۔

"یہ ہے وہ جگہ جہاں لوئر اصول کے تحت چیز چھپائی گئی ہے"۔ ڈاکٹر اعظم نے کہا تو عمران نقشے پر جھک گیا۔

"ڈاکٹر صاحب یہ تو فیکٹری ہے۔ مشین فیکٹری"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ نقشے میں تو یہی لکھا ہوا ہے لیکن لوئر اصول کے تحت یہی جگہ بنتی ہے"...... ڈاکٹر اعظم نے انتہائی حتمی لہجے میں کہا۔

"او کے ٹھیک ہے۔ آپ کا بے حد شکریہ اب باقی کام میں کر لوں گا"...... عمران نے نقشے سمیٹتے ہوئے کہا اور پھر وہ ڈاکٹر اعظم سے اجازت لے کر سیدھا دانش منزل پہنچ گیا۔

"مسئلہ حل ہوا عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کہاں حل ہوا ہے۔ ڈاکٹر افتخار نے فارمولا نہیں چھپایا باقاعدہ طلسم ہوشربا کا نقشہ بنا دیا ہے اور اب مجھے یہ فارمولا حاصل کرنے کے لئے شاید حسن آرا کے سات سوالوں کے جواب حاصل کرنے کے لئے سندباد جہازی کی طرح سات سفر کرنے پڑیں گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایک سائنس دان سے ایسی توقع تو نہیں تھی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہر سائنس دان ہمارے سرداور کی طرح خشک مزاج اور سپاٹ

نہیں ہوا کرتا کہ بس دو جمع دو چار اور معاملہ ختم۔ یہ ڈاکٹر افتخار بو شعبدہ بازوں کی طرح دو جمع دو پانچ بنانے کا ماہر ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ گراہم سے رابطے کے بعد اس نے اسے سپیشل فون پر کال کرنے کا کہہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد سپیشل فون پر کال آ گئی۔

"گراہم بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ناراک میں فارن لکبٹ گراہم کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... گراہم نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ناراک کے شمال مغربی علاقے میں نیشنل پولو گراؤنڈ ہے جس کا ایک حصہ متروک ہو چکا ہے۔ وہاں گیم نہیں کھیلی جاتی۔ کیا تم نے اسے دیکھا ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر۔ میں پولو کا کھلاڑی رہا ہوں"۔ گراہم نے جواب دیا۔

"اس متروک حصے کے دسویں ہول میں فارمولے کی مائیکرو فلم موجود ہے اسے وہاں سے نکالو اور سپیشل کوریئر کے ذریعے پاکیشیا بھجوا دو"...... عمران نے کہا۔

"متروک حصے کے دسویں ہول میں۔ اوہ۔ اوہ۔ لیکن میرا خیال ہے کہ فلم اب وہاں نہیں ہو گی"...... گراہم نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"کھل کر بات کرو۔ کیوں نہیں ہو سکتی"...... عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا۔

"یہ متروک حصہ ایک سائیڈ سڑک کے بالکل نزدیک پڑتا ہے اور خاص طور پر دسواں ہول تو بالکل سڑک کے قریب ہے۔ میں کل شام اس سڑک سے گزر رہا تھا کہ میں نے ایک کار کو وہاں سڑک کے کنارے کھڑے دیکھا تھا اور پھر اس ہول کے قریب میں نے دو آدمیوں کو دیکھا تھا۔ میں انہیں وہاں دیکھ کر حیران تو ضرور ہوا تھا کیونکہ وہ پولو گراؤنڈ کے ملازمین نہ تھے بلکہ ان میں سے ایک کو میں جانتا ہوں۔ اس کا نام باڈلے ہے اور وہ ڈارک آئی کے لئے کام کرتا ہے لیکن چونکہ میرا اس جگہ سے کوئی تعلق نہ تھا اس لئے میں گزر گیا۔ اب آپ نے اس جگہ کے بارے میں بتایا ہے تو مجھے یہ ساری بات یاد آ گئی ہے"...... گراہم نے جواب دیا۔

"تم وہاں جا کر چیکنگ کرو پھر مجھے رپورٹ دو۔ اس کے بعد جو صورت حال ہو گی اس کے مطابق تمہیں ہدایات دی جائیں گی"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر الجھن کی لکیریں نمودار ہو گئی تھیں۔

"گراہم کی رپورٹ سے تو لگتا ہے کہ ڈارک آئی پہلے ہی اس ہول تک پہنچ چکی ہے لیکن کیسے۔ اس کے پاس تو یہ نقشہ نہ تھا اور اگر تھا بھی ہی تب بھی اسے انہوں نے کیسے ٹریس کیا ہو گا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر یقیناً ڈارک آئی ہم سے آگے آگے چل رہی ہے اور اس کی دو توجیہیں ممکن ہیں۔ ایک تو یہ کہ گراہم ڈبل کراس کر

رہا ہے لیکن اگر ایسا ہوتا تو گراہم ان کی وہاں موجودگی کی رپورٹ نہ دیتا۔ دوسری توجیہہ یہ ہو سکتی ہے کہ وہ گراہم کی نگرانی کر رہے ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ گراہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس کے باوجود نقشہ تو ہمارے پاس ہے اور آپ نے تو گراہم کو صرف کوڈورڈ اور نمبر کا نام بتا کر بھیجا تھا اسے یہ تو معلوم نہ تھا کہ کون سا لاکر ہو گا اور اس لاکر سے کیا ملے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ڈارک آئی سرکاری تنظیم ہے۔ اس کے ہاتھ لمبے ہوں گے۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے میری گراہم کو کی گئی کال چیک کی ہو گی اور پھر وہ کسی بھی طریقے سے اس لاکر تک پہنچ گئے۔ انہوں نے جب وہاں یہ ٹیڑھا میڑھا نقشہ دیکھا تو شاید انہیں پہلے کی طرح یہ خیال آیا ہو کہ ہم ان سے زیادہ عقلمند ہوں اس لئے انہوں نے اس نقشے کی کاپی اپنے پاس رکھ لی اور اصل نقشہ دوبارہ لاکر میں رکھ دیا جسے گراہم نے نکالا اور ہمیں بھجوا دیا۔ اس کے بعد شاید ان کے پاس بھی کوئی ڈاکٹر اعظم کی طرح کا ماہر موجود ہو جس نے نقشہ پڑھ لیا ہو اس طرح وہ ہماری ذہانت سے فائدہ اٹھانے کی بجائے خود ہی اس ہول تک پہنچ گئے ہوں"...... عمران نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست لگتی ہے۔ اس کا تو مطلب ہوا کہ یہ فارمولا گیا ہاتھ سے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھو ہو سکتا ہے کہ وہاں مائیکرو فلم کی بجائے اس جیسا کوئی نقشہ موجود ہو۔ شعبدے بازوں کی طرح کہ بڑے صندوق میں سے چھوٹا صندوق اور چھوٹے صندوق کے اندر ایک اور صندوق"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے کہا۔

"گراہم بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے گراہم کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہول خالی ہے لیکن اس کے گرد قدموں کے نشانات بھی ہیں اور ہول کے اندر بھی ایسے نشانات موجود ہیں کہ اس ہول سے کوئی چیز نکالنے کے لئے اسے چوڑا کیا گیا ہے"...... گراہم نے جواب دیا۔

"اوکے اب تم کسی پبلک فون بوتھ سے مجھے دوبارہ کال کرو"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"گراہم بول رہا ہوں چیف"...... گراہم کی آواز سنائی دی۔

"تمہاری نگرانی ہو رہی ہے اور خاص طور پر تمہارے فونز کو ڈارک آئی چیک کر رہی ہے اس لئے وہ تم سے پہلے لاکر تک پہنچ گئے

اور انہوں نے وہاں سے نقشہ لے کر اس کی کاپی اپنے پاس رکھ
اصل نقشہ واپس رکھ دیا لیکن تم نے ابھی اپنی نگرانی کو چیک
کرنا۔ انہیں اس طرح نگرانی کرنے دو لیکن اس کے ساتھ ہی
آئی کے کسی ایسے آدمی کا سراغ نکالو جو اس کے کسی اہم آدمی
قریب ہو اور اس سے معلوم کرو کہ ہول سے انہیں کیا ملا
تم ایسا کر سکتے ہو"...... عمران نے خشک اور سرد لہجے میں کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی چیف"...... گراہم نے جواب دیا۔

"کتنا وقت لو گے مجھے رپورٹ دینے میں"...... عمران نے
لہجے میں کہا۔

"چیف میں ایک گھنٹے بعد آپ کو تفصیلی رپورٹ دوں گا
ڈارک آئی کے اہم آدمی مائیک کی لیڈی سیکرٹری سے معلومات
کی جا سکتی ہیں"...... گراہم نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر
ایک گھنٹے اور دس منٹ بعد سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو
نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"گراہم بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے گر
آواز سنائی دی۔

"کس فون سے"...... عمران نے پوچھا۔

"پبلک فون بوتھ سے چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا

"کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"چیف تمام معلومات حاصل ہو گئی ہیں۔ مائیک ہی اس معاملے میں فعال کردار ادا کر رہا ہے۔ مائیک نے میرے تمام فون ٹیپ کرائے اور اسے آپ سے ہونے والی بات کا علم ہو گیا۔ اس نے بینک کی کوڈلسٹ سے لاکر کے بارے میں معلوم کر لیا اور پھر لاکر کو عقبی طرف سے جہاں سے سرکاری طور پر اسے کھولا جا سکتا ہے کھلوایا اور اس سے نقشہ نکال لیا گیا۔ پھر یہ نقشہ بعد میں وہاں رکھ دیا گیا۔ یہ نقشہ پڑھنے کی کوشش کی گئی لیکن کچھ معلوم نہ ہو سکا تو مائیک نے یہ نقشہ ڈارک آئی کے چیف کرنل فوسٹر کو پہنچا دیا۔ کرنل فوسٹر نے اسے ایک نقشوں کے ماہر ڈروک سے پڑھوایا اور مائیک کو کال کر کے بتایا کہ نیشنل پولو گراؤنڈ کے متروک حصے کے دسویں ہول میں مائیکرو فلم موجود ہے اسے وہاں سے نکال لیا جائے اور وہاں سے ایک مائیکرو فلم مل گئی جسے مائیک نے سپیشل لیبارٹری کے انچارج سائنس دان سے چیک کرایا۔ اس فلم میں فارمولے کے بارے میں سائنسی اشارات موجود ہیں اور انچارج سائنس دان نے بتایا ہے کہ ان اشاروں کی مدد سے میزائل ٹیکنالوجی پر کام کرنے والا کوئی بھی ذہین سائنس دان فارمولے تک پہنچ سکتا ہے۔ چنانچہ اس رپورٹ کے بعد کرنل فوسٹر نے کیس کی فائل بند کر دی ہے"۔ گراہم نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے اب سب سے پہلے اپنے فونز کو اس انداز میں رکھنا ہے

کہ آئندہ ان سے کالز ٹیپ یا چیک نہ کی جا سکیں"...... عمران نے کہا۔

"یس چیف۔ چونکہ ایسا پہلی بار ہوا ہے اس لئے میں مار کھا گیا ہوں۔ آئندہ ایسا نہیں ہو گا"...... گراہم نے جواب دیا۔

"ناراک کے جنوب مشرقی علاقے میں ایک مشین فیکٹری ہے۔ اس مشین فیکٹری کے بارے میں مجھے تفصیلی رپورٹ چاہئے" عمران نے کہا۔

"کس لائنگ کی رپورٹ چیف"...... گراہم نے پوچھا۔

"یہ کہ کیا اس مشین فیکٹری میں کوئی ایسا آدمی یا جگہ ہو سکتی ہے کہ جہاں ڈاکٹر افتخار فارمولے کی فلم چھپا سکے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف میں رپورٹ تیار کر لوں گا"...... گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن خیال رکھنا کہ تمہاری یہ کارروائی ڈارک آئی کے علم میں نہیں آنی چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"یس چیف۔ میں سمجھتا ہوں"...... گراہم نے جواب دیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"بظاہر تو یہی لگتا ہے کہ ڈاکٹر افتخار نے اشاراتی فارمولا لکھ کر بتایا ہو گا کہ اس کی مدد سے پاکیشیا کے سائنس دان خود ہی فارمولا تیار کر لیں گے اور شاید اسی وجہ سے ڈارک آئی نے کیس کلوز کر

دیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے دیکھو مگر فی الحال تو ہمارا بھی کیس کلوز ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا واقعی عمران صاحب۔ کیا آپ واقعی کیس کلوز کر دیں گے"۔ بلیک زیرو نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات پر یقین نہ آیا ہو۔

"میں کیا کروں گا۔ ایک فارمولا مجھے ملنے کی امید پیدا ہوئی تھی لیکن وہ نہیں مل سکا۔ مسئلہ ختم۔ اب مزید کیا ہو سکتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا اس میزائل لیبارٹری سے وہ فارمولا نہیں اڑایا جا سکتا"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ فارمولا پاکیشیا کی ملکیت نہیں ہے۔ ایکریمیا کی ملکیت ہے"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی ہو بہرحال یہ پاکیشیائی نژاد سائنس دان کی دریافت ہے اور پھر اس پاکیشیائی نژاد سائنس دان کو اس لئے تشدد کر کے ہلاک کر دیا گیا ہے کہ اس نے حب الوطنی کا ثبوت دیتے ہوئے یہ فارمولا پاکیشیا کے حوالے کرنے کی کوشش کی اور سب سے اہم بات یہ کہ یہ میزائل پاکیشیا کی سلامتی اور دفاع کے لئے انتہائی مفید ہے۔ کیا ایکریمین ہمارے فارمولے چوری نہیں کرتے رہتے حالانکہ ان کا براہ راست ان سے کوئی تعلق بھی نہیں ہوتا"...... بلیک زیرو نے

انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔
۔ تمہیں تو وکیل ہونا چاہئے تھا۔ بڑی مدلل بحث کر سکتے
ٹھیک ہے گراہم کی رپورٹ آجائے پھر اس بارے میں سو
گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا
اس کی اس بات سے ہی بلیک زیرو کے چہرے پر اطمینان
تاثرات ابھر آئے کیونکہ وہ عمران کی فطرت کو سمجھتا تھا۔ عمران
یہی بات بتا رہی تھی کہ عمران فارمولا حاصل کرنے کا فیصلہ پہلے
کر چکا ہے۔

مائیک نے کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور پھر وہ اسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔ مذوے ہوٹل مائیک کا پسندیدہ ہوٹل تھا اور جب بھی اسے فرصت ملتی تھی وہ اس ہوٹل میں آجاتا تھا۔ آج ڈاکٹر افتخار کے فارمولے کا کیس کلوز ہونے پر اس نے اپنے کاندھوں سے ایک بڑا بوجھ اترتے ہوئے محسوس کیا تو اس نے شام ہوٹل مذوے میں گزارنے کا فیصلہ کیا تاکہ وہ اس بوجھ کے چھٹکارے سے پوری طرح محظوظ ہو سکے۔ کار پارکنگ میں روک کر وہ نیچے اترا اور پارکنگ بوائے سے خصوصی کارڈ لے کر وہ اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا کہ اچانک اسے جیب سے موبائل فون کی مخصوص لیکن انتہائی ہلکی ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ چونک کر رک گیا۔ ایک لمحے کے لئے تو اسے یہ آواز بے حد ناپسندیدہ سی محسوس ہوئی کیونکہ وہ پوری طرح تفریح

کے موڈ میں تھا اور یہ کال کسی اور سرکاری کام کے لئے بھی ہو سکتی تھی لیکن دوسرے لمحے اس نے جیب سے موبائل فون نکالا اور اسے آن کر کے کان سے لگا لیا۔

"گیپر کالنگ"...... فون سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس مائیک بول رہا ہوں"...... مائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس پاکیشیا کا فارن ایجنٹ گراہم ہوٹل مڈوے میں جوڈی سے ملاقات کر رہا ہے۔ ان دونوں کے لئے ہال کی ایک کونے والی میز تین سو تین مخصوص کرائی گئی ہے"...... گیپر نے کہا تو مائیک بے اختیار چونک پڑا۔

"تم کہاں سے کال کر رہے ہو"...... مائیک نے پوچھا۔

"ہوٹل مڈوے کی لابی سے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جوڈی سے گراہم کی ملاقات کس نے طے کرائی ہے۔ کیا اس کا پس منظر معلوم ہوا ہے"...... مائیک نے کہا۔

"جوڈی کے دوست چارلی کے ذریعے یہ ملاقات طے ہوئی ہے اور صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ گراہم جوڈی کے ذریعے کوئی چیز حاصل کرانا چاہتا ہے جس کا وہ بھاری معاوضہ دینے کے لئے تیار ہے"۔ گیپر نے جواب دیا۔

"تم نے ان کی گفتگو سننے کا کوئی منصوبہ بنایا ہے"...... مائیک نے پوچھا۔

"یس باس۔ میں نے اس میز کے نیچے ٹی ایس ٹی لگا دی ہے اور اس کی رسیونگ مشینری کے لئے میں نے ہوٹل کا کمرہ نمبر بارہ دوسری منزل بک کرایا ہوا ہے"...... گیپر نے جواب دیا۔

"اس کے متبادل"...... مائیک نے پوچھا۔

"متبادل صورت کے لئے ہال میں الیون تھرٹی نصب کر دیا گیا ہے جس کی مکمل ریکارڈنگ سے بعد میں ان دونوں کی گفتگو کمپیوٹر کی مدد سے علیحدہ کر لی جائے گی"...... گیپر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ سنو میں بھی اس وقت مڈوے ہوٹل میں ہوں۔ میں پارکنگ اور ہوٹل کے مین گیٹ کے درمیان موجود ہوں۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے کال کر دیا ورنہ شاید مجھے دیکھ کر جوڈی یہ ملاقات ہی کینسل کر دیتی۔ بہرحال میں میک اپ میں ان کے قریب رہوں گا اور ملاقات کے خاتمے پر میں خود تمہارے کمرے میں پہنچ جاؤں گا تاکہ رزلٹ معلوم کر سکوں۔ میک اپ کی وجہ سے کوڈ جوڈی گراہم رہے گا"۔ مائیک نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مائیک نے فون آف کر کے اسے جیب میں ڈالا اور اس کے ساتھ ہی وہ واپس پارکنگ کی طرف مڑ گیا۔ اس نے پارکنگ کلیرنس کر کے کار باہر نکالی اور پھر وہ ہوٹل سے نکل کر تیزی سے قریب ہی ایک رہائشی پلازہ کی طرف

بڑھ گیا۔ اس پلازہ میں ڈارک آئی کے لئے ایمرجنسی فلیٹ موجود تھا۔ اس نے کار پلازہ کی پارکنگ میں روکی اور کمرے میں پہنچ کر اس نے الماری سے جدید ترین میک اپ باکس نکالا اور اپنے چہرے اور بالوں پر میک اپ شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے بالوں کا رنگ اور شکل اس حد تک تبدیل ہو گئی کہ اسے یقین تھا کہ اب کوئی بھی اسے مائیک کے طور پر نہ پہچان سکے گا۔ اس نے آخری کے طور پر ناک میں سپرنگ ڈالے جس سے اس کی ناک کی بناوٹ بالکل ہی تبدیل ہو گئی۔ اس نے آئینے میں اپنا جائزہ لیا پھر میک اپ باکس بند کر کے اس نے اسے واپس الماری میں رکھا اور کمرے سے نکل کر دوبارہ پارکنگ میں آیا اور چند لمحوں بعد اس کی کار دوبارہ ہوٹل مڈوے کی پارکنگ میں داخل ہو رہی تھی۔ اس نے اسے پارک کیا۔ خصوصی پارکنگ ٹکٹ لے کر وہ ایک بار پھر ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہوٹل کا ہال حسب دستور تقریباً بھرا ہوا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ خصوصی میزوں کی بکنگ کاؤنٹر سے ہی کی جاتی ہے اس لئے وہ سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"یس سر"...... کاؤنٹر گرل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میرے دوستوں نے میز نمبر تین سو تین ریزرو کرائی ہوئی ہے۔ میں اس کے قریب کوئی میز چاہتا ہوں دوگنی فیس کے ساتھ"۔ مائیک نے مسکراتے ہوئے کہا اور کاؤنٹر گرل نے کاؤنٹر کے ایک خانے سے ایک لمبا کارڈ نکالا اور اسے چیک کرنے لگی۔

"جناب ڈبل فیس کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹیبل نمبر تین سو تین کے عقب میں ایک میز خالی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو آپ وہ الاٹ کرا سکتے ہیں"...... کاؤنٹر گرل نے کہا۔

"ٹھیک ہے وہ الاٹ کر دو"...... مائیک نے کہا تو لڑکی نے ایک کارڈ نکالا۔

"آپ کا نام جناب"...... لڑکی نے پوچھا۔

"کلارک"...... مائیک نے جواب دیا تو لڑکی نے کارڈ پر نام لکھا اور پھر سیٹ نمبر لکھ کر اس نے اس پر مہر لگائی۔ مائیک نے جیب سے پرس نکالا اور دو بڑے نوٹ لڑکی کے سامنے ڈال دیئے۔

"ایک فیس کا اور ایک تمہارا"...... مائیک نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی نے اس کا شکریہ ادا کیا اور مائیک کارڈ لے کر اس میز کی طرف بڑھتا چلا گیا جو اسے الاٹ کی گئی تھی۔ ٹیبل واقعی تین سو تین کے عقب میں تھی۔ مائیک اطمینان سے اس پر بیٹھ گیا۔ ویٹرس کو اس نے وہسکی لانے کا آرڈر دے دیا۔ میز نمبر تین سو تین خالی تھی لیکن مائیک کو معلوم تھا کہ کسی بھی وقت جوڈی اور گراہم آ سکتے ہیں لیکن وہ سوچ رہا تھا کہ گراہم نے جوڈی کے ساتھ رابطہ کیوں کیا ہے۔ اس کے ذہن میں کھچڑی سی پک رہی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ پاکیشیا سے ڈاکٹر افتخار کی فائل کی کاپی حاصل کرنے کا کام ڈارک آئی کے لئے جوڈی نے ہی سرانجام دیا تھا۔ جوڈی ایسے کاموں میں خاصی شہرت رکھتی تھی اور وہ اس قدر ذہین اور تیز طرار

تھی کہ آج تک وہ اپنے کسی مشن میں ناکام نہ رہی تھی اور یہ بات بھی مائیک جانتا تھا کہ گراہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کا عام فارن ایجنٹ ہے۔ گو ڈاکٹر افتخار والا کیس کلوز ہونے کے بعد اس کی نگرانی ختم کر دی گئی تھی لیکن گیپر جس سیکشن کا انچارج تھا وہ غیر ملکی ایجنٹوں کی نگرانی کرتا رہتا تھا اس لئے ظاہر ہے گیپر اس کی نگرانی کرتا رہا۔ ابھی وہ یہ ساری باتیں سوچ ہی رہا تھا کہ اس نے جوڈی کو ہال میں داخل ہو کر میز کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ اس نے وہسکی کا جام اٹھایا اور اسے منہ سے لگا لیا۔ جوڈی میز پر آکر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد گراہم بھی پہنچ گیا۔

"ہاں تو مسٹر پرسٹ آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں"...... جوڈی کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔ چونکہ مائیک کی پوری توجہ انہی کی طرف تھی اس لئے ان کی آوازیں اس کے کانوں میں بخوبی پہنچ رہی تھیں۔ وہ گراہم کو پہچانتا تھا اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ گراہم نے جوڈی کو اپنا نام پرسٹ بتایا ہے۔

"مس جوڈی میں آپ سے ایک کام لینا چاہتا ہوں۔ مجھے چارلی نے یقین دلایا ہے کہ آپ یہ کام کر سکتی ہیں"...... گراہم نے کہا۔

"آپ کام کے متعلق کچھ بتائیں گے تو مجھے معلوم ہو گا کہ میں یہ کام کر بھی سکتی ہوں یا نہیں"...... جوڈی نے کہا۔

"کنگز مشین کمپنی میں ایک فورمین ہے جس کا نام پرگ ہے۔ اس کی رہائش گاہ بھی اسی کمپنی کی کالونی میں ہے۔ کوٹھی نمبر ایک سو

بارہ بی بلاک میں۔ اس نے اپنی رہائش گاہ میں ایک خفیہ سیف رکھا ہوا ہے اور سنا ہے کہ یہ سیف جدید ترین ٹیکنالوجی سے تیار کیا گیا ہے۔ اس سیف میں ایک مائیکرو فلم موجود ہے مجھے وہ مائیکرو فلم چاہئے لیکن اس طرح کہ نہ ہی پرگ کو معلوم ہو سکے اور نہ ہی کسی اور کو"...... گراہم نے کہا تو مائیک مائیکرو فلم کا سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ فلم کس کی ہے اور اس میں کیا ہے اور آپ اسے کیوں حاصل کرنا چاہتے ہیں"...... جوڈی نے کہا۔

"میں آپ کی مطلوبہ فیس دینے کے لئے تیار ہوں اور فیس دینے کے بعد ان سوالات کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی ان سوالات کے جواب دیئے جا سکتے ہیں۔ بہرحال آپ کی تسلی کے لئے اتنا بتا دوں کہ اس مائیکرو فلم میں ایک سائنسی فارمولا بند ہے جو پرگ کو ایک سائنس دان نے امانت کے طور پر دیا تھا اور اسے کوئی خاص کوڈ بتایا گیا تھا کہ جو یہ کوڈ دوہرائے اسے یہ فلم دے دی جائے لیکن وہ سائنس دان وفات پا چکا ہے اور وہ آدمی بھی ہلاک ہو گیا ہے جس کو کوڈ بتایا گیا تھا۔ ویسے اس فارمولے کی میری پارٹی مالک ہے اور وہ اسے حاصل کرنا چاہتی ہے لیکن ایک اور پارٹی بھی اس میں دلچسپی لے رہی ہے اس لئے میری پارٹی چاہتی ہے کہ کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے اور فارمولا اسے مل جائے"...... گراہم نے کہا تو مائیک کی آنکھوں میں بے اختیار چمک آ گئی۔

"ٹھیک ہے۔ کب تک آپ کو یہ فارمولا چاہئے"...... جوڈی نے پوچھا۔

"آپ کب تک یہ لا سکتی ہیں"...... گراہم نے پوچھا۔

"ایک ہفتہ مجھے چاہئے کیونکہ مجھے اس پرگ سے ملاقات بھی کرنی ہے اور اس سے تعلقات بھی بنانے ہیں تاکہ اس کی رہائش گاہ تک پہنچا جا سکے"...... جوڈی نے کہا۔

"نہیں اس طرح آپ ایک ہفتہ تو کیا ایک سال تک بھی یہ فارمولا حاصل نہ کر سکیں گی کیونکہ پرگ انتہائی عورت بیزار واقع ہوا ہے۔ وہ نہ ہی آپ سے دوستی کرے گا اور نہ ہی آپ سے تعلقات بڑھائے گا۔ ویسے ہے وہ تنہائی پسند شخص اور ڈیوٹی کے علاوہ گھر سے باہر ہی نہیں نکلتا"...... گراہم نے جواب دیا۔

"آپ کو کیسے اس بات کا یقین ہے کہ مائیکرو فلم پرگ کے پاس ہے اور اس نے سیف میں اسے رکھا ہوا ہے اور سیف جدید ٹیکنالوجی کا ہے"...... جوڈی نے کہا۔

"آپ یہ کیوں پوچھ رہی ہیں"...... گراہم نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے کہ جسے اتنی معلومات حاصل ہوں وہ تو خود بھی فلم حاصل کر سکتا ہے۔ اسے پھر میری خدمات حاصل کرنے کی کیا ضرورت ہے اور دوسری بات یہ کہ میرے یہاں دشمن موجود ہیں اس لئے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ میرے لئے ٹریپ کے طور پر تیار کیا گیا ہو"...... جوڈی نے جواب دیا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ بہرحال آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ ہمیں صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ یہ فلم کنگز مشین فیکٹری میں کسی کے پاس ہو سکتی ہے۔ اس پر ہم نے کنگز مشین فیکٹری میں اپنے چند آدمیوں کو معلومات حاصل کرنے کا کہا تو ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ سائنس دان جس نے یہ فلم پرگ کو دی ہے اکثر پرگ سے ملتا رہتا تھا اور اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل بھی وہ پرگ سے ملا تھا۔ چنانچہ پرگ کی رہائش گاہ کی تلاشی لی گئی تو یہ سیف سامنے آیا لیکن اس سیف کی ٹیکنالوجی سمجھ میں نہ آنے والی تھی اس لئے اسے کھولا نہ جا سکا البتہ اس پرگ کی ذاتی ڈائری حاصل کر لی گئی جس میں اس نے اس فلم کی سیف میں موجودگی کے بارے میں نوٹ کر رکھا ہے اس لئے یہ بات حتمی ہے کہ فلم اس سیف میں موجود ہے"۔ گراہم نے کہا۔

"اوکے۔ اس کی فیس میں پیشگی لوں گی دس ہزار ڈالر"۔ جوڈی نے کہا۔

"سوری طے شدہ طریقے کے مطابق نصف فیس پہلے اور نصف کام ہونے کے بعد"...... گراہم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ دیں نصف فیس اور یہ بھی بتا دیں کہ فلم حاصل کر کے آپ سے رابطہ کیسے اور کہاں ہو گا"...... جوڈی نے کہا۔

"آپ چارلی کو بتا دیں وہ ہم سے رابطہ کر لے گا"۔ گراہم نے کہا اور جیب سے ایک لفافہ نکال کر اس نے جوڈی کی طرف بڑھا دیا۔

اس دوران وہ دونوں شراب بھی پیتے رہے۔ جوڈی نے لفافہ اپنے پرس میں ڈالا اور پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اب مجھے اجازت۔ آپ بے فکر رہیں آپ کا کام ہو جائے گا"۔ جوڈی نے کہا تو گراہم بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر جوڈی واپس ہال کے دروازے کی طرف بڑھ گئی جبکہ گراہم نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر میز پر موجود ایش ٹرے کے نیچے رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جب وہ ہال سے باہر چلا گیا تو مائیک اٹھا اور ہال کے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں راہداری میں پبلک فون بوتھ موجود تھے۔ اس نے ایک فون بوتھ میں داخل ہو کر جیب سے کارڈ نکالا اور اسے مشین میں ڈال کر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رافٹ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مائیک بول رہا ہوں رافٹ"...... مائیک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"اپنے سیکشن کے چار آدمی لے کر کنگز مشین فیکٹری کے گیٹ کے پاس پہنچ جاؤ میں وہاں موجود ہوں گا۔ ہم نے فوری طور پر ایک مہم سر کرنی ہے۔ اپنے ساتھ سپیشل فورس کے کارڈ لے آنا"۔

مائیک نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مائیک نے رسیور رکھا اور پھر کارڈ مشین سے نکال کر اس نے جیب میں ڈالا اور تیزی سے پبلک فون بوتھ سے نکل کر وہ واپس ہال میں آیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"سر آپ کا بل"...... اچانک ایک ویٹرس نے اس کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"اوہ سوری۔ میں جلدی میں تھا"...... مائیک نے ٹھٹھک کر رکتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ایک بڑا نوٹ جیب سے نکال کر اس نے ویٹرس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی پلیٹ پر رکھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود ایک کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ سلیمان چونکہ فلیٹ میں موجود نہ تھا اس لئے عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"...... عمران نے کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر اپنی عادت کے مطابق کہا۔

"طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ ناراک سے گراہم کی کال آئی ہے۔ میں نے اسے ٹیپ کر لیا ہے آپ چاہیں تو یہاں آ کر سن لیں چاہیں تو میں فون پر سنوا دوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کوئی خاص بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"او کے۔ میں خود آ رہا ہوں۔ شاید اس سلسلے میں مجھے گراہم سے مزید بات کرنی پڑے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے

کتاب بند کی اور اٹھ کر اس نے کتاب اوپر ریک میں رکھی اور پھر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"ہاں۔ اب سناؤ وہ ٹیپ۔ کیا کہا ہے گراہم نے۔ اس بار تو ہم نے سارا کیس ہی گراہم پر ڈال دیا ہے"...... سلام دعا کے بعد عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے میز پر موجود ایک جدید ٹیپ ریکارڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"آپ ٹیپ سنیں میں کافی بنا لاتا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا اور اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔

"چیف آپ کی ارسال کردہ مائیکرو فلم میں نے پرگ سے مل کر اس کے سیف میں رکھوا دی اور پھر جوڈی سے ملاقات کر کے اسے اس فلم کی بازیابی کے لئے کہا اور آپ کی توقع کے عین مطابق اس سے پہلے کہ جوڈی وہاں جاتی ڈارک آئی کا مائیک سیکشن سپیشل فورس کے گارڈز لے کر وہاں پہنچ گیا اور پھر سرکاری طور پر پرگ سے یہ فلم حاصل کر لی گئی ہے۔ بعد میں جوڈی نے یہی رپورٹ دی کہ اس سیف میں کوئی فلم موجود نہیں ہے۔ میں نے مزید جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق مائیک نے اس فلم کا سپیشل لیبارٹری کے انچارج سائنس دان سے تجزیہ کرایا تو اسے بتایا گیا کہ یہ فلم اسی میزائل فارمولے کے بارے میں ہے جس پر ڈاکٹر افتخار کام کرتا رہا ہے اور یہ مکمل فارمولا ہے جس پر مائیک نے کرنل فوسٹر کو رپورٹ

پیش کی اور کرنل فوسٹر نے اس پر اطمینان کا اظہار کیا اور معا
ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا ہے"...... گراہم نے رپورٹ دیتے ہو
کہا۔ اس کے ساتھ ہی ٹیپ ختم ہو گیا اور عمران نے ہاتھ بڑ
ٹیپ آف کر دیا۔ اسی لمحے بلیک زیرو کافی کی دو پیالیاں اٹھائے
آگیا۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری پیالی
وہ اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب۔ گراہم کی رپورٹ سے
بات طے ہو گئی ہے کہ ڈارک آئی اب مکمل طور پر مطمئن
ہے"...... بلیک زیرو نے کافی کی پیالی اپنے سامنے رکھ کر کر
بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ مطمئن ہیں تو ہم بھی مطمئن ہیں کہ اب ایکریمیا
معلوم نہ ہو سکے گا کہ میزائل کا فارمولا ہمارے پاس پہنچ چکا ہے
کی کاپی انہیں پرگ سے ملی ہے ورنہ تو لامحالہ ایکریمی ایجنٹ اس
خلاف کام کرتے رہتے اس لئے ہمارے نقطہ نظر سے بھی کیس
ہو گیا اور میں چیک کا حقدار بن چکا ہوں"۔ عمران نے مسک
ہوئے کہا۔

"اس بار چیک کی بجائے میرا خیال ہے ٹیلی فون کا بل
کیوں نہ دے دیا جائے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے
ہنس پڑا۔

"اگر کیس مکمل کرنے کی یہی سزا ہے تو پھر مجھے کیس کو

اوپن کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویسے عمران صاحب اس ڈاکٹر افتخار نے تو اس فارمولے کو واقعی مسئلہ بنا دیا تھا۔ پہلے کوڈ، ڈی کوڈ کے مختلف اشارے پھر فارمولے کے سائنسی اشارات، پولو گراؤنڈ کے ہول میں اور اصل فارمولا مشین فیکٹری کے پرگ کے سیف میں رکھوا دیا تھا جہاں سے اب آپ کی ہدایت پر گراہم نے اسے حاصل کیا اور پھر آپ نے اس کی کاپی وہاں دوبارہ رکھوا دی۔ اس طرح اصل فارمولا ہمارے پاس پہنچ گیا جبکہ اس کی کاپی ڈارک آئی کو مل گئی اور وہ مطمئن ہو گئے لیکن میری سمجھ میں نہیں آیا کہ اس نے ایسا کیوں کیا ہے"...... کچھ دیر بعد بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا ذاتی خیال ہے کہ ڈاکٹر افتخار ذہنی طور پر دوراہے پر موجود رہا ہے۔ ایک طرف وہ اس فارمولے کو پاکیشیا کے حوالے بھی کرنا چاہتا تھا اور دوسری طرف وہ اسے پاکیشیا تک پہنچنے بھی نہ دینا چاہتا تھا اور اسی دوراہے کے نتیجے میں اس نے یہ سارا کھیل کھیلا ہے۔ ایک لحاظ سے وہ ذہنی طور پر مطمئن ہو گیا کہ اس نے پاکیشیا کی خدمت کر دی ہے لیکن دوسری طرف اس نے اپنے آپ کو بھی مطمئن کر لیا کہ اس نے ایکریمیا سے غداری بھی نہیں کی"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی

اور عمران نے عادت کے مطابق ہاتھ بڑھا کر خود ہی رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران یہاں ہے"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"عمران۔ وہ کون ہے جناب"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"سوری میرا مطلب تھا کہ شیطان یہاں ہے"...... سر سلطان نے بے ساختہ لہجے میں کہا تو عمران بھی بے ساختہ ہنس پڑا۔ اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو بھی بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ فون میں لاؤڈر کی وجہ سے وہ بھی ساتھ ساتھ گفتگو سنتا رہا تھا۔

"آپ نے درست جگہ فون کیا ہے۔ شیطان کا تعلق دانش ... ہو سکتا ہے اسی لئے تو بادشاہوں کی نسبت ان کے وزیر زیادہ ... سمجھے جاتے تھے"...... عمران نے کہا تو سر سلطان اس کے خو... جواب اور گہرے طنز پر بے اختیار ہنس پڑے۔ ظاہر ہے عمر... سر سلطان کو بادشاہ کہہ کر انہیں عقل سے خالی قرار دے دیا ...

"میں نے تمہیں اس لئے شیطان کہا ہے کہ شیطان کا کام ... کو خواہ مخواہ تنگ کرنا ہوتا ہے اور تم نے بھی میزائل فارمولا ... یہی کردار ادا کیا ہے"...... سر سلطان نے کہا تو عمران ... چونک پڑا اور اس بار سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کی بھی ... ہوئی۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم نے ڈاکٹر افتخار کا جو فارمولا مجھے بھجوایا تھا وہ میں نے ڈاکٹر رشید کو بھجوا دیا اور ساتھ ہی فون پر انہیں ساری صورت حال بتا دی۔ تمہیں معلوم ہے کہ پاکیشیا میں ڈاکٹر رشید میزائل ٹیکنالوجی پر اتھارٹی ہیں۔ ابھی چند لمحے پہلے ان کا فون آیا ہے کہ جو فارمولا انہیں بھجوایا گیا ہے وہ سرے سے کسی میزائل کا فارمولا ہی نہیں بلکہ وہ خلائی سیارے کی مین مشین کی ٹیکنالوجی ہے جس پر میں حیران رہ گیا۔ میں نے انہیں کہا کہ وہ اسے دوبارہ چیک کریں لیکن انہوں نے کہا کہ وہ اسے کئی بار چیک کر چکے ہیں"...... سر سلطان نے کہا تو عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میں نے خود اس فارمولے کو چیک کیا تھا۔ میرا تو خیال ہے کہ وہ واقعی میزائل فارمولا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پھر تم خود ڈاکٹر رشید سے بات کر لو۔ میں ان کا فون نمبر تمہیں بتا دیتا ہوں۔ ویسے میں نے انہیں تمہارے متعلق بتا دیا ہے وہ تمہیں جانتے بھی ہیں۔ سرداور کے ساتھ کئی بار تمہاری ان سے ملاقات ہو چکی ہے"...... سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ایک فون نمبر بھی بتا دیا۔

"ٹھیک ہے میں خود ان سے بات کرتا ہوں"...... عمران نے کہا

تو دوسری طرف سے خدا حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"آپ کی چیکنگ کے بعد یہ فارمولا کیسے تبدیل ہو گیا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تبدیل تو نہیں ہو سکتا کیونکہ میں نے خود اسے سر سلطان تک پہنچایا تھا اور ڈاکٹر رشید بھی غلط بیانی نہیں کر سکتے۔ یہ مسئلہ کیا ہے بہرحال میں معلوم کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے سر سلطان کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈاکٹر رشید بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ڈاکٹر رشید کی ہی آواز براہ راست سنائی دی۔ شاید یہ ان کا خصوصی نمبر تھا۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب۔ ابھی سر سلطان نے مجھے بتایا ہے کہ جو میزائل فارمولا آپ کو بھجوایا گیا تھا وہ میزائل کا فارمولا نہیں ہے اور خلائی سیارے کی مین مشین کا فارمولا ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے اس کا انتہائی گہرا تجزیہ کیا ہے بلکہ میں نے تو اس حد تک کام کیا ہے کہ خلائی سیارے میں استعمال ہونے والی اس مین مشین سے شاید میزائل بنایا جا سکے کیونکہ یہ مشین بھی سیارے کو کسی میزائل کی طرح خلا میں لے جاتی ہے لیکن آخری نتیجہ یہ ہے کہ اس فارمولے سے بہرحال کوئی قابل عمل میزائل تیار نہیں ہو سکتا"...... ڈاکٹر رشید نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں نے جب اپنے طور پر اس کا تجزیہ کیا تھا تو اس فارمولے میں میزائل بنانے کی مخصوص ٹیکنالوجی سپر آپشن استعمال کی گئی تھی اور سپر آپشن ٹیکنالوجی صرف میزائل کی ہی ٹیکنالوجی ہوتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن یہ تو کافی پرانی بات ہے۔ سپر آپشن ٹیکنالوجی پر تو پوری دنیا میں میزائل بنائے جاتے رہے ہیں لیکن اس ٹیکنالوجی کا توڑ جب سے سامنے آیا ہے تب سے اس ٹیکنالوجی پر میزائل بننے بند ہو گئے ہیں کیونکہ یہ میزائل ٹارگٹ پر پہنچنے سے پہلے ہی آسانی سے ہٹ کر دیئے جاتے ہیں۔ اب یہ ٹیکنالوجی صرف خلائی سیاروں کی مشینوں میں ہی استعمال کی جاتی ہے"۔ ڈاکٹر رشید نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ پھر تو واقعی یہ فارمولا بیکار ثابت ہوا"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہمارے لئے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ درست ہے کہ جو فارمولا تم نے بھجوایا ہے وہ خلائی سیارے کی مین مشین کی ٹیکنالوجی میں سب سے جدید ہے لیکن ہمارے ملک میں تو خلائی سیارے بنائے ہی نہیں جاتے اور نہ ہمارے پاس ایسی لیبارٹریاں ہیں"۔ ڈاکٹر رشید نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ وہ فارمولا سر سلطان کو واپس بھجوا دیں شکریہ"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا ہو گیا۔ ساری محنت ہی غارت چلی گئی"۔ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ اس فارمولے کی کاپی میں نے گراہم کو بھجوائی تاکہ وہ اسے وہاں رکھوا کر جوڈی کے ذریعے اسے حاصل کرنے کی کوشش کرے اس طرح مائیکرو فلم ڈارک آئی کو مل جائے گی اور وہ مطمئن ہو جائیں گے اور گراہم کی رپورٹ کے مطابق مائیکل نے سپیشل لیبارٹری کے انچارج سائنس دان سے اس فارمولے کا تجزیہ کرایا تو اس نے اسے درست قرار دیا جبکہ یہاں ڈاکٹر رشید کہہ رہے ہیں یہ سرے سے میزائل کا فارمولا ہی نہیں ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں واقعی اس پہلو کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا۔ اس کا تو مطلب ہے کہ ڈاکٹر رشید اس فارمولے کو سمجھ ہی نہیں سکے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ڈاکٹر رشید بے حد تجربہ کار سائنس دان ہیں۔ بہرحال کوئی نہ کوئی چکر ایسا درمیان میں چلا ہے جس کی وجہ سے یہ الجھن پیش آئی ہے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرسلطان

کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔ سرسلطان سے بات کرائیں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر"...... پی اے نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہیلو میں سلطان بول رہا ہوں سر"...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میرے نمائندہ خصوصی عمران کی بات ڈاکٹر رشید سے ہوئی ہے۔ ڈاکٹر رشید کا کہنا ہے کہ فارمولا میزائل کا نہیں ہے۔ خلائی سیارے کی مین مشین کا ہے جبکہ ایکریمیا کی سپیشل لیبارٹری میں یہ میزائل تیار ہو رہا ہے اور جہاں ڈاکٹر افتخار کام کرتے تھے اس فارمولے کو وہاں کے انچارج سائنس دان نے درست قرار دیا ہے۔ میرے نمائندے نے میرے حکم پر ڈاکٹر رشید کو کہہ دیا ہے کہ وہ فارمولے کی فلم آپ کو بھجوا دیں۔ آپ یہ فلم وصول ہوتے ہی میرے نمائندے کے فلیٹ پر بھجوا دیں اور وزارت سائنس سے یہ معلوم کر کے مجھے بتائیں کہ میزائل ٹیکنالوجی میں ڈاکٹر رشید کے علاوہ بھی پاکیشیا میں کوئی ماہر موجود ہے یا نہیں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... دوسری طرف سے سرسلطان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر

کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" سلیمان بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں سلیمان۔ سرسلطان کے آفس سے ایک مائیکرو فلم فلیٹ پر پہنچائی جائے گی تم نے اسے فوراً دانش منزل پہنچانا ہے "...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" جی صاحب "...... دوسری طرف سے سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" داور بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

" چیف آف سیکرٹ سروس ایکسٹو فرام دس اینڈ "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ حکم سر "...... سرداور نے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" سرداور پاکیشیا میں میزائل ٹیکنالوجی پر ڈاکٹر رشید کے علاوہ اور کوئی ماہر سائنس دان بھی ہیں "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" سر حاضر سروس میں تو ان سے بڑا میزائل ٹیکنالوجی کا سائنس

دان نہیں ہے البتہ ایک ریٹائر سائنس دان ہیں ڈاکٹر عصمت خان ہیں وہ اس میں بین الاقوامی سطح پر اتھارٹی ہیں لیکن بوجہ بیماری وہ کام چھوڑ چکے ہیں اور اب صرف آرام کر رہے ہیں۔ ویسے وہ ہیں پاکیشیا میں ہی اور ان کی اتھارٹی بین الاقوامی سطح پر تسلیم کی جاتی ہے۔ ڈاکٹر رشید بھی ان کے شاگرد ہیں جناب اور میں بھی جناب "۔ سرداور نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ان کا پتہ کیا ہے "...... عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

" خالد کالونی میں کوٹھی نمبر سات اے بلاک جناب "۔ سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ انہیں فون کر کے میرے نمائندے خصوصی عمران کے بارے میں بتا دیں میں اسے وہاں بھیج دوں گا۔ انہیں بتا دیں کہ جس مسئلے پر میرا نمائندہ خصوصی ان سے ملے گا اس میں پاکیشیا کا مستقبل وابستہ ہے "...... عمران نے کہا۔

" یس سر۔ وہ انتہائی محب وطن آدمی ہیں انہیں رنگ کر دوں گا جناب وہ مکمل تعاون کریں گے "...... سرداور نے کہا۔

" تھینک یو "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

کرنل فوسٹر اپنے آفس میں موجود ایک فائل پر جھکا کام میں معروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل فوسٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل فوسٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سیکرٹری ڈیفنس سر مورسن کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو کرنل فوسٹر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ ڈارک آئی وزارت دفاع کے ہی ماتحت تھی اس لحاظ سے وہ ڈارک آئی کے سربراہ تھے۔

"اوہ بات کراؤ"...... کرنل فوسٹر نے چونک کر کہا۔

"ہیلو کرنل فوسٹر میں مورسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سیکرٹری ڈیفنس کی باوقار آواز سنائی دی۔

"یس سر فرمائیے"...... کرنل فوسٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

ٹی ایس میزائل کے سلسلے میں پاکیشیا کے ساتھ کوئی سلسلہ رہا ہے آپ کا"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"یس سر۔ لیکن وہ کیس تو کلوز ہو چکا ہے سر"...... کرنل فوسٹر نے جواب دیا۔

"آپ نے اس کیس کے سلسلے میں مجھے کوئی بریفنگ نہیں دی۔ کیا سلسلہ تھا"...... سر مورسن نے پوچھا۔

"سپیشل لیبارٹری میں جس میزائل پر کام ہو رہا ہے اس کا فارمولا ایک پاکیشیائی نژاد سائنس دان ڈاکٹر افتخار کا ایجاد کردہ تھا۔ پھر ڈارک آئی کو معلوم ہوا کہ ڈاکٹر افتخار ٹی ایس میزائل کے فارمولے کو پاکیشیا سمگل کرنا چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں انہوں نے کوئی فائل کسی شوگرانی سائنس دان کے حوالے کی ہے اور پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان سے یہاں ایکریمیا میں ملاقات کی ہے۔ ہم نے ان سے پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کی تو انہوں نے کچھ بتانے کی بجائے خودکشی کر لی۔ اس پر ڈارک آئی نے کام کیا تو پتہ چلا کہ ڈاکٹر افتخار نے فارمولے کی مائیکرو فلم یہاں ایک مشین فیکٹری کے فورمین کو امانت کے طور پر دے رکھی تھی اور فائل پاکیشیا بھجوا دی تھی تاکہ پاکیشیا والے اس فورمین سے وہ فلم حاصل کر لیں لیکن ڈارک آئی نے پہلے ہی سراغ لگا لیا اور اس فورمین سے وہ فلم حاصل کر کے لیبارٹری کے انچارج کو دے دی جنہوں نے تصدیق کر دی کہ یہ واقعی ٹی ایس میزائل کا فارمولا تھا۔ اس طرح کیس کلوز

ہو گیا۔ چونکہ یہ عام سا مسئلہ تھا اور اس میں کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہوئی تھی اس لئے آپ تک اس کی فائل نہیں بھجوائی گئی تھی"...... کرنل فوسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ ڈاکٹر عصمت خان سے واقف ہیں جو میزائل سازی میں بین الاقوامی اتھارٹی ہیں"...... سر مورسن نے پوچھا۔

"جی ان کا نام تو سنا ہوا ہے۔ ملاقات کبھی نہیں ہوئی"۔ کرنل فوسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر عصمت خان ایکریمیا میں کام کرتے رہے ہیں۔ سپیشل لیبارٹری جب بنائی گئی تھی تو وہ اس کے انچارج بھی رہے ہیں۔ پھر ان کی صحت خراب ہوئی تو وہ پاکیشیا میں ہی آرام کرنے لگے۔ وہ میرے کلاس فیلو بھی رہے ہیں۔ انہوں نے مجھے فون کیا ہے کہ ان کے پاس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کا نمائندہ خصوصی علی عمران ایک مائیکرو فلم لے کر آیا اور اس نے بتایا کہ یہ فلم انہوں نے ایکریمیا سے حاصل کی ہے اور اس میں ڈاکٹر افتخار کا فارمولا ہے لیکن پاکیشیا کے میزائل سائنس دان ڈاکٹر رشید اسے میزائل فارمولا کی بجائے خلائی سیارے کی مین مشین ٹیکنالوجی پر مبنی فارمولا بتاتے ہیں۔ انہوں نے اس کا تجزیہ کیا تو انہیں معلوم ہو گیا کہ یہ ٹی ایس میزائل کا فارمولا ہے لیکن جس نے اس فارمولے کو فلم میں منتقل کیا ہے اس نے اس میں چند باتیں چھوڑ دی ہیں جس کی وجہ سے یہ نامکمل فارمولا ہے اور اس پوزیشن میں وہ واقعی میزائل فارمولا نہیں

بتایا۔ انہوں نے مجھ سے اپیل کی کہ اگر پاکیشیا یہ ٹی ایس میزائل تیار کرے گا تو اس کا دفاع ناقابل تسخیر ہو جائے گا جبکہ ایکریمیا کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا اس لئے انہوں نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ میں ان کی خاطر مکمل فارمولا پاکیشیا کو خود ہی دے دوں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ اس فارمولے کے سلسلے میں ایکریمیا کی تنظیم ڈارک آئی رکاوٹ بن رہی ہے۔ انہیں چونکہ معلوم تھا کہ میں ڈارک آئی کا سربراہ ہوں اس لئے انہوں نے مجھ سے درخواست کی۔ میں نے انہیں بتایا کہ میں معلومات کر کے اور حکومت سے اس کی منظوری کے بعد ہی جواب دے سکوں گا"۔ سر مورسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا والوں کے پاس تو مائیکرو فلم پہنچی ہی نہیں جناب وہ اسے کیسے حاصل کر سکتے ہیں"...... کرنل فوسٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فلم ان کے پاس پہنچ چکی ہے تب ہی تو انہیں معلوم ہوا ہے کہ یہ ادھورا فارمولا ہے اور انہوں نے ڈاکٹر عصمت خان سے بات کی ہے اور ڈاکٹر عصمت خان نے مجھ سے"...... سر مورسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب آپ کہہ رہے ہیں تو ایسا ہی ہو گا لیکن ہمارا تو اب تک یہی خیال تھا کہ وہ اسے حاصل نہیں کر سکے۔ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر افتخار نے دو فلمیں تیار کی ہوں"...... کرنل فوسٹر نے جواب دیا۔

"اب آپ میری بات سن لیں۔ میں نے اعلیٰ حکام سے اس سلسلے میں بات کی ہے۔ انہوں نے یہ فارمولا پاکیشیا کیا کسی بھی ملک کو دینے سے صاف انکار کر دیا ہے اس لئے میں نے ڈاکٹر عصمت خان کو فون کر کے کہہ دیا ہے کہ ایسا ممکن نہیں ہے لیکن اعلیٰ حکام کی بھی رائے ہے کہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گی کیونکہ یہ میزائل واقعی ان کے لئے انتہائی مفید ہے اس لئے سپیشل لیبارٹری کی خصوصی حفاظت ہونی چاہئے"۔ سر سورسن نے کہا۔

"سر اس کے حفاظتی انتظامات ایسے ہیں کہ وہاں تک کوئی پہنچ نہیں سکتا۔ آپ بے فکر ہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے البتہ آپ نے مجھے بتا کر اچھا کیا ہے۔ اب میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ایکریمیا پہنچتے ہی ختم کرا دوں گا تاکہ یہ سلسلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے"۔ کرنل فوسٹر نے کہا۔

"ہاں۔ حکومت بھی یہی چاہتی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی بھی صورت میں یہ فارمولا حاصل نہ کر سکے اس کے لئے آپ کو جو بھی کرنا پڑے اس سے دریغ نہ کریں ورنہ دوسری صورت آپ کے لئے نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتی ہے"...... سر سورسن نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل فوسٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس کے دو بٹن پریس کئے۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مائیک جہاں کہیں بھی ہو میری بات کراؤ اس سے"۔ کرنل فوسٹر نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر کے اسے دراز میں ڈال دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل فوسٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل فوسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"مائیک لائن پر ہے چیف"...... دوسری طرف سے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"مائیک بول رہا ہوں چیف"...... چند لمحوں بعد مائیک کی آواز سنائی دی۔

"مائیک فوراً میرے آفس پہنچو۔ فوراً"...... کرنل فوسٹر نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اب خاتمہ ضروری ہو گیا ہے"...... کرنل فوسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو کرنل فوسٹر نے میز کی سائیڈ میں موجود سوئچ پینل پر سے ایک بٹن پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور مائیک اندر داخل ہوا۔

"یس چیف"...... مائیک نے مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو"...... کرنل فوسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سوئچ پینل پر یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔ اسے ایسا کرتے دیکھ کر مائیک کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ان بٹنوں کو پریس کرنے کا مطلب ہے کہ چیف انتہائی ضروری بات کرنا چاہتا ہے اور اسے لیک آؤٹ ہونے سے بچانے کے لئے اس نے حفاظتی اقدامات کئے ہیں۔

"مائیک میں نے ڈاکٹر افتخار والا کیس فائل کر دیا تھا"۔ کرنل فوسٹر نے مائیک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... مائیک نے کہا۔

"لیکن یہ کیس کلوز نہیں ہوا بلکہ ہمارے ساتھ گیم کھیلی گئی ہے"۔ کرنل فوسٹر نے کہا تو مائیک بے اختیار اچھل پڑا۔

"گیم کھیلی گئی ہے۔ کیا مطلب چیف۔ مائیکرو فلم ہم نے حاصل کر لی اور وہ اوریجنل تھی"...... مائیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو کرنل فوسٹر نے سر مورسن کی کال آنے اور ان سے ہونے والی تمام بات چیت کی تفصیل دوہرا دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے چیف کہ ڈاکٹر افتخار نے یہاں بھی دیا اور دو مائیکرو فلمیں فارمولے کی تیار کیں جن میں سے ایک نے حاصل کر لی اور دوسری کسی طرح پاکیشیا پہنچ گئی اور ہمیں

ہمیں نہ ہو سکا"...... مائیک نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے اس بارے میں سوچا ہے۔ میرا بھی پہلے یہی خیال تھا لیکن اب میرا خیال اس سے مختلف ہے۔ میں اس عمران اور اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جانتا ہوں۔ یہ لوگ انتہائی حیرت انگیز انداز میں کام کرتے ہیں جس طرح جوڈی اور اس گراہم نے کھلے عام ہوٹل میں بات چیت کی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ ایک ڈرامہ تھا"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"ڈرامہ۔ کیا مطلب چیف۔ وہ تو اس مائیکرو فلم کو حاصل کرنا چاہتے تھے"...... مائیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ اسے حاصل نہیں کرنا چاہتے تھے بلکہ اسے تم تک پہنچانا چاہتے تھے تاکہ ہم مطمئن ہو جائیں اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہو گئے۔ ہوا یوں ہوگا کہ انہوں نے مائیکرو فلم حاصل کر لی لیکن انہیں معلوم تھا کہ ہمیں پتہ چلا تو ہم اس فارمولے کی واپسی کے لئے ان کے پیچھے بھاگیں گے اس لئے انہوں نے ہمیں مطمئن کرنے کے لئے اس کی ایک نقل تیار کی اور یہ نقل واپس رکھوا دی اور پھر جوڈی نے اسے حاصل کرنے کی بات کی اس طرح ہمیں معلوم ہو گیا اور ہم نے وہ حاصل کر لی اور مطمئن ہو گئے۔ اگر فارمولا مکمل ہوتا تو لامحالہ ہم خاموشی سے اس پر کام کرتے رہتے اور کسی کو علم تک نہ ہو سکتا تو انہوں نے یہ میزائل تیار کر لئے ہیں لیکن ڈاکٹر افتخار کے اس تیار کردہ فارمولا کو ہمارے سائنس دان تو اس لئے مکمل سمجھے کہ وہ پہلے

ہی اس پر کام کر رہے تھے جبکہ پاکیشیا کے سائنس دان اسے [illegible] سکے۔ اس طرح بات ڈاکٹر عصمت خان تک پہنچ گئی اور ڈاکٹر عصمت خان چونکہ سر مورسن کے کلاس فیلو رہے ہیں اس لئے انہوں نے اپنے طور پر سر مورسن سے درخواست کر دی۔ اس طرح ہمیں [illegible] بات کا علم ہو گیا اور ظاہر ہے سر ورسن کسی طرح بھی اکریمیا [illegible] اہم فارمولا پاکیشیا کے حوالے نہ کر سکتے تھے اس لئے انہوں نے [illegible] کر دیا اور اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس اس کے سوا اور [illegible] چارہ کار نہیں رہ جاتا کہ وہ اب باقاعدہ مشن بنا کر لیبارٹری [illegible] فارمولا حاصل کریں اور مجھے سو فیصد یقین ہے کہ وہ ایسا کریں گے"۔ کرنل فوسٹر نے کہا۔

"اگر وہ ایسا کرنے کی کوشش کریں گے چیف تو پھر وہ [illegible] ہو جائیں گے۔ وہ اس لئے اب تک زندہ ہیں کہ ان کا مقابلہ ڈارک آئی سے نہیں ہو سکا"..... مائیک نے بڑے اعتماد بھرے [illegible] میں کہا۔

"گڈ۔ میں نے بھی اب فیصلہ کر لیا ہے کہ اس کانٹے کو [illegible] کے لئے نکال دیا جائے۔ میں پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس [illegible] خصوصی طور پر اس عمران کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں"..... کرنل [illegible] نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف۔ میں آج سے ہی کام شروع [illegible] ہوں۔ وہ جب بھی یہاں آنے کے لئے وہاں سے روانہ ہو [illegible]

اطلاع مل جائے گی اور پھر وہ دوسرا سانس نہ لے سکیں گے"۔ مائیک نے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم وہیں جا کر ان کا خاتمہ کر دیں"۔ کرنل فوسٹر نے کہا۔

"ایسا بھی ہو سکتا ہے چیف لیکن اس طرح ہم الجھ بھی سکتے ہیں۔ سیکرٹ سروس کا ایک گروپ وہاں ہمارے مقابلے پر آ جائے گا جبکہ دوسرا گروپ خاموشی سے یہاں پہنچ جائے گا اس لئے یہ زیادہ بہتر ہے کہ جو گروپ یہاں آئے اس کا خاتمہ کر دیا جائے اور پھر جو گروپ باقی رہ جائے اس کا خاتمہ وہاں پاکیشیا میں کر دیا جائے"..... مائیک نے کہا۔

"لیکن تم نے ان کے متعلق یہ تو سن رکھا ہو گا کہ یہ لوگ انتہائی تیزی سے کام کرتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ مشن کامیاب کر لیں۔ اگر ایسا ہوا تو پھر نہ میں رہوں گا اور نہ تم۔ سر مورسن نے واضح الفاظ میں دھمکی دی ہے"..... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"چیف آپ قطعی بے فکر رہیں۔ ہم وہ جہاز ہی فضا میں کریش کرا دیں گے جس پر یہ لوگ آئیں گے۔ ان کا مقابلہ ہر قدم پر کیا جائے گا"..... مائیک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ انہیں کسی صورت میں سپیشل لیبارٹری تک نہیں پہنچنا چاہئے کسی بھی قیمت پر۔ پوری ڈارک آئی کو ان کے مقابلے پر لے آؤ اور پھر جو کچھ بھی کرنا پڑے دریغ مت کرو۔ اٹ از

"مائی آرڈر"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا چیف"...... مائیک نے کہا۔

"او کے تم جا کر تمام انتظامات کرو۔ اب جب تک یہ مشن مکمل نہ ہو اس وقت تک ڈارک آئی باقی تمام مشنز معطل رکھے گی"۔ کرنل فوسٹر نے کہا تو مائیک اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے سلام کیا تو کرنل فوسٹر نے سوئچ بورڈ پر بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اور پھر دروازہ کھلتے ہی مائیک مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آفس سے باہر چلا گیا اور کرنل فوسٹر نے دروازہ بند کرنے والا بٹن پریس کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ڈارک آئی بہرحال اس قدر تیز فعال اور باوسائل ہے کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا پہلے قدم پر ہی خاتمہ کر دینے میں کامیاب ہو جائے گی۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ ایک فائل اس کے سامنے رکھی ہوئی تھی اور وہ اس فائل کو پڑھنے میں مصروف تھا جبکہ بلیک زیرو اپنی کرسی پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں خود جا کر فارمولا حاصل کرنا پڑے گا۔ اب دوسری کوئی صورت باقی نہیں رہی"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر عصمت خان نے کیا جواب دیا ہے عمران صاحب"۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"انہوں نے بتایا ہے کہ حکومت ایکریمیا نے فارمولا دینے سے صاف انکار کر دیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ظاہر ہے انہیں یہی جواب دینا چاہئے تھا۔ ویسے ڈاکٹر صاحب کو ان سے بات کرنی ہی نہیں چاہئے تھی۔ اب تو وہ پوری طرح ہوشیار

ہوں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب نے اپنے طور پر یہ سب کچھ کیا ہے۔ اگر مجھے ذرا بھی اندازہ ہو جاتا کہ وہ ایسا کریں گے تو میں انہیں روک دیتا کیونکہ اس طرح ہمارا سارا کھیل ختم ہو گیا ہے۔ انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ ہم نے ان سے گیم کھیلی ہے لیکن اب ڈاکٹر صاحب تو کہہ چکے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن اب اگر آپ وہ فارمولا حاصل کریں گے تو کیا ایکریمی ایجنٹ پھر اس فارمولے کے پیچھے نہ آئیں گے۔ مسئلہ تو وہی رہ جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی بات تو میں سوچ رہا ہوں۔ میرا خیال تھا کہ اس طرح وہ لوگ مطمئن رہیں گے لیکن اب ایسا نہیں ہو گا"...... عمران نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"کوئی ایسا کام ہونا چاہئے کہ انہیں معلوم ہی نہ ہو سکے کہ فارمولا پاکیشیا حاصل کر چکا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے بھی اسی پہلو پر سوچا ہے۔ اس کا ایک ہی حل ہے کہ اس لیبارٹری میں کام کرنے والے کسی بڑے سائنس دان سے اسے مکمل کرا لیا جائے اور اس انداز میں کہ انہیں معلوم ہی نہ ہو سکے لیکن میں نے اس پہلو پر کام کرنے کی بھی کوشش کی ہے لیکن اس لیبارٹری کے بارے میں بھی کوئی نہیں جانتا"...... عمران نے کہا۔

"سیکرٹری ڈیفنس سر سورسن تو جانتے ہوں گے"...... بلیک

زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"پھر تو حکومت ایکریمیا کو علم ہو جائے گا کہ ہم نے فارمولا حاصل کر لیا ہے۔ بات تو وہیں پر آ جائے گی"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا ڈاکٹر عصمت خان اسے اپنے طور پر مکمل نہیں کر سکتے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں اس میں جو اہم پوائنٹس ہیں وہ موجود نہیں ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے خود بھی بے حد کوشش کی لیکن انہیں کامیابی نہیں ہو سکی"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ لیبارٹری بہرحال ہے تو ناراک میں ہی کیونکہ ڈاکٹر افتخار ناراک سے باہر نہیں گئے اور انہوں نے جو کچھ کیا وہیں ناراک میں ہی کیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں لیکن ناراک اس قدر گنجان آباد علاقہ ہے کہ وہاں کسی خفیہ لیبارٹری کے قیام کا سوچا بھی نہیں جا سکتا"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران اور بلیک زیرو دونوں چونک پڑے۔ سپیشل فون کی گھنٹی بجنے کا مطلب تھا کہ کسی فارن ایجنٹ کی کال ہے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے مخصوص آواز میں کہا۔

"گراہم بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے گراہم کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"سر ڈارک آئی کا چیف ایجنٹ مائیک پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف انتظامات میں مصروف ہے۔ پاکیشیا میں انہوں نے ایکریمین ایجنٹوں کو الرٹ کر دیا ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس پر نگاہ رکھیں۔ خاص طور پر عمران صاحب پر اور اگر سیکرٹ سروس ایکریمیا روانہ ہو تو اسے فوری اطلاع دی جائے اور مائیک نے اپنے ایک سیکشن کو احکامات دیئے ہیں کہ جس طیارے سے پاکیشیا سیکرٹ سروس ایکریمیا آ رہی ہو اسے فضا میں ہی کریش کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ یہاں ناراک میں بھی ڈارک آئی کے ایکشن سیکشن کو الرٹ کیا گیا ہے تاکہ یہاں بھی ان پر فوری اور پے در پے حملے کئے جا سکیں"...... گراہم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ معلومات تم نے کیسے حاصل کی ہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"میں نے مائیک کے خصوصی اسسٹنٹ ڈان کو بھاری رقم دے کر خرید لیا ہے۔ ڈان عادی جواری ہے اور اسے ہر وقت بھاری رقم کی ضرورت رہتی ہے۔ اس نے مائیک کے احکامات کی ٹیپس مجھے سپلائی کی ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے ایک بار پھر میری نگرانی شروع کر دی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ناراک آنے سے

پہلے مجھ سے رابطہ کرے گی"...... گراہم نے کہا۔

"کیا تم یہ معلوم کر سکتے ہو کہ وہ لیبارٹری کہاں ہے جس میں یہ میزائل تیار ہو رہا ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"میں نے تو پہلے ہی معلوم کر لیا ہے چیف کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آئی تو اس لیبارٹری پر ہی کام ہو گا"...... گراہم نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے حقیقتاً تحسین بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ چیف۔ لیبارٹری ناراک کے شمال میں واقع ایک تفریحی مقام جسے سینٹ لارنس پارک کہا جاتا ہے، کے نیچے بنائی گئی ہے۔ البتہ اس کا راستہ ایک کاروباری کمرشل پلازہ میں رکھا گیا ہے۔ یہ پلازہ ڈارک آئی کا ہے اور نچلی منزل پر شاپس اور شو روم ہیں جبکہ باقی منزلوں پر آفسز ہیں اور نچلی منزل کی تمام شاپس اور شو رومز ڈارک آئی کے ایجنٹوں کے کنٹرول میں ہیں۔ راستہ خفیہ ہے البتہ اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ اس پلازہ میں جیولری شاپ ہے جسے ناراک جیولری شاپ کہا جاتا ہے۔ اس کا منیجر پیٹر جارج ہے اور صرف وہی خفیہ راستے کے بارے میں جانتا ہے"...... گراہم نے جواب دیا۔

"لیکن یہ راستہ کسی شاپ میں تو نہیں ہو سکتا۔ سپلائی وغیرہ وہاں جاتی ہوتی ہے اور ظاہر ہے سائنس دان بھی آتے جاتے رہتے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن یہ کسی کو بھی معلوم نہیں کہ راستہ کس طرف ہے اور کہاں ہے"...... گراہم نے جواب دیا۔

"اس پلازہ کا کیا نام ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"سینٹ لارنس کمرشل پلازہ"...... گراہم نے جواب دیا۔

"اب تم نے اس سارے معاملے سے لاتعلق رہنا ہے"۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"بہرحال یہ فارمولا تو اب حاصل کرنا ہی پڑے گا۔ اگر ہم اس چکر میں نہ پڑتے تو اور بات تھی لیکن اب پاکیشیا کے مفاد کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل کو ناراک میں ایک اہم مشن کے لئے تیار رہنے کی ہدایت کر دو۔ یہ گروپ تمہاری سربراہی میں مشن مکمل کرے گا جبکہ عمران ٹائیگر، چوہان اور صدیقی کے ہمراہ گروپ بنا کر ناراک جائے گا اور خاور نعمانی اور صالحہ کو بھی ہدایت کر دو کہ وہ تینوں یہاں الرٹ رہیں۔ یہاں ایکریمی ایجنٹوں کے خلاف انہیں

فوری کارروائی کرنی پڑ سکتی ہے"...... عمران نے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ کیا عمران کا ہمارے گروپ سے رابطہ رہے گا یا نہیں"...... جولیا نے پوچھا۔

"یہ عمران کی اپنی صوابدید پر منحصر ہے کہ وہ حالات کے مطابق تم سے رابطہ کرتا ہے یا نہیں۔ بہرحال وہ اس مشن کا انچارج رہے گا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"یس سر"...... جولیا نے جواب دیا۔

"عمران تمہیں بریف کر دے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ آپ نے دو گروپ کیوں بنا دیئے ہیں"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"میں اپنے گروپ کے ساتھ ڈارک آئی کو سنبھالوں گا جبکہ جولیا اپنے گروپ کے ساتھ مشن مکمل کرے گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

مائیک اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل پڑھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ مائیک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مائیک نے کہا۔

"جان پال بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس"...... مائیک نے کہا۔

"پاکیشیا کا عمران اپنے تین ساتھیوں سمیت ناراک کے ہوٹل رین بو میں موجود ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مائیک اس طرح اچھلا جیسے کرسی میں الیکٹرک کرنٹ آ گیا ہو۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہاں ناراک میں۔ لیکن پاکیشیا سے ملٹن تو ان کی روانگی کی کوئی اطلاع نہیں دی"...... مائیک نے انتہا

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران اپنے ساتھیوں سمیت براہ راست ایکریمیا نہیں آیا بلکہ وہ گریٹ لینڈ سے یہاں پہنچا ہے"...... جان پال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ اپنی اصل شکل میں ہے"...... مائیک نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"یس باس اور اصل نام کے ساتھ آیا ہوا ہے۔ میں آج ایک فرینڈ سے ملنے رین بو گیا تو میں نے اسے ہال میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس کے ساتھ تین ایشیائی بھی تھے۔ میں نے کاؤنٹر سے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ وہ دو گھنٹے پہلے گریٹ لینڈ سے آنے والی فلائٹ سے یہاں پہنچے ہیں اور ہوٹل میں ہی رہائش پذیر ہیں۔ دوسری منزل پر چار کمرے بک ہیں۔ نمبر بارہ سے پندرہ نمبر تک"...... جان پال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ان کی نگرانی کرو۔ میں شرین کو بھیجتا ہوں وہ تم سے مل لے گا"...... مائیک نے کہا۔

"کیا انہیں آپ اغوا کرانا چاہتے ہیں حالانکہ پہلے تو آپ نے حکم دیا تھا کہ انہیں ہلاک کیا جانا ہے"...... جان پال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران کا اپنے ساتھیوں سمیت اس طرح اصل شکل اور اصل نام کے ساتھ آنے کا مطلب ہے کہ وہ ہمیں ڈاج دینے آیا ہے۔

سیکرٹ سروس کا کوئی دوسرا گروپ بھی لامحالہ اس کے ساتھ آیا ہو گا۔ یقیناً انہیں ہمارے متعلق اطلاعات مل چکی ہوں گی اس لئے اس نے سوچا ہو گا کہ وہ ہمیں الجھائے گا اس طرح سیکرٹ سروس کا دوسرا گروپ اپنا کام کرتا رہے گا ورنہ وہ کبھی اصل شکل اور اصل نام کے ساتھ نہ آتا اس لئے اس سے دوسرے گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ضروری ہیں"...... مائیک نے تفصیل سے وجہ بیان کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ واقعی ایسا ہی ہو گا ورنہ عمران اگر براہ راست مشن کے لئے آتا تو کبھی بھی اس انداز میں نہ آتا"...... جان پال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گراہم کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ اس نے گراہم سے رابطہ کیا ہے یا نہیں"...... مائیک نے پوچھا۔

"گراہم ایکریمیا سے باہر گیا ہوا ہے وہ یہاں موجود ہی نہیں ہے"...... جان پال نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے پھر تو جو کچھ میں نے سوچا ہے وہ سو فیصد درست ہے۔ بہرحال اسے نظروں سے اوجھل نہ ہونے دینا"۔ مائیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"شرمین بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مائیک بول رہا ہوں شرمین"...... مائیک نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے عمران کو جانتے ہو"...... مائیک نے کہا۔

"یس باس وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا انتہائی خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے"...... شرمین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ عمران اپنے تین ساتھیوں کے ساتھ اس وقت ہوٹل رین بو میں موجود ہے۔ انہوں نے ہوٹل کے کمرہ نمبر بارہ تا پندرہ دوسری منزل ریزرو کرائے ہوئے ہیں۔ عمران اپنی اصل شکل اور اصل نام کے ساتھ آیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ عمران اور اس کے تینوں ساتھیوں کو تم اغوا کر کے ٹرانسکی پوائنٹ پر پہنچا دو"...... مائیک نے کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... شرمین نے کہا۔

"کس انداز میں کرو گے یہ کام"...... مائیک نے کہا۔

"باس ہوٹل رین بو میں سپیشل لائٹنگ موجود ہے۔ اس سپیشل لائٹنگ کے ذریعے آسانی سے یہ کام کیا جا سکتا ہے"۔ شرمین نے جواب دیا۔

"اوکے فوری حرکت میں آ جاؤ اور کام کو بے داغ انداز میں کرو۔ کسی قسم کے ہنگامے کی ضرورت نہیں ہے اور اس کے ساتھ اس

بات کا بھی خیال رکھنا کہ اس کے ساتھی علیحدہ گروپ کی صورت میں ان کی نگرانی نہ کر رہے ہوں"...... مائیک نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ ہمارا تو کام ہی یہی ہے۔ سب کچھ آپ کی مرضی اور منشا کے مطابق ہو جائے گا"...... شرمین نے جواب دیا۔

"تم نے انہیں ٹرانسکی پوائنٹ کے انچارج مارتھر کے حوالے کر کے واپس چلا جانا ہے البتہ مارتھر کو یہ بتا دینا کہ انہیں کسی گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے"...... مائیک نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مائیک نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ہاتھ ہٹا کر ٹون آنے پر دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مارتھر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ خاصا سخت تھا۔

"مائیک بول رہا ہوں"...... مائیک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... مارتھر کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"شرمین چار ایشیائی ایجنٹوں کو اغوا کر کے ٹرانسکی پوائنٹ پہنچائے گا۔ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں اس لئے تم انہیں ڈرمز میں بند کر دینا اور جب تک میں نہ آؤں انہیں ہوش میں نہ لایا جائے۔ جیسے ہی یہ لوگ تمہارے پاس پہنچیں تم نے مجھے فوری اطلاع دینی ہے"...... مائیک نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مائیک نے

رکھا اور ایک بار پھر فائل پر جھک گیا۔ تقریباً تین گھنٹوں تک مسلسل کام کرنے کے بعد اس نے فائلیں بند کر کے دراز میں ڈالیں اور کرسی سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ مائیک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مائیک نے کہا۔

"مارتھر بول رہا ہوں باس۔ ٹرانسکی پوائنٹ سے"...... دوسری طرف سے مارتھر کی آواز سنائی دی اور مائیک چونک پڑا۔

"یس"...... مائیک نے کہا۔

"شرمین چار بے ہوش ایشیائیوں کو پہنچا گیا ہے۔ میں نے آپ کے حکم کے مطابق انہیں سپیشل رومز کے ڈرمز میں بند کر دیا ہے"۔ مارتھر نے کہا۔

"اوکے میں آ رہا ہوں۔ ان کا خیال رکھنا"...... مائیک نے کہا اور رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور مائیک نے دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مائیک نے کہا۔

"شرمین بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے شرمین کی آواز سنائی دی۔

"ہاں مجھے ابھی مارتھر نے کال کی ہے۔ تم بتاؤ کوئی پرابلم کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوئی"...... مائیک نے تیز لہجے میں کہا۔

"نو باس۔ ہم نے ہر طرح سے خیال رکھا ہے"...... شرمین نے

جواب دیا۔

"ان کے کمروں میں ان کا سامان بھی موجود ہوگا وہ ساتھ ہے یا نہیں"...... مائیک نے پوچھا۔

"یس باس۔چار بیگ تھے وہ میں نے ان کے ساتھ ہی مارتھا کے حوالے کر دیئے ہیں"...... شرمین نے جواب دیا۔

"اوکے۔ گڈ شو"...... مائیک نے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ ایک لحاظ سے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر قبضہ کر چکا تھا۔اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ ان سے کچھ کے بعد انہیں وہیں گولی مار کر ان کی لاشیں برقی بھٹی میں راکھ کر دی جائیں گی تاکہ کسی کو یہ معلوم ہی نہ ہو سکے کہ یہ اچانک ہوٹل سے کہاں غائب ہو گئے ہیں۔

سیاہ رنگ کی کار ناراک کی ڈریک کالونی میں داخل ہوئی اور تیزی سے آگے بڑھتی ہوئی اے بلاک کی طرف بڑھتی چلی گئی۔کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر صفدر اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔وہ آج صبح ہی ناراک پہنچے تھے اور یہاں آنے کے لئے وہ پاکیشیا سے پہلے کافرستان اور پھر کافرستان سے گریٹ لینڈ پہنچے اور پھر گریٹ لینڈ سے وہ یہاں ناراک پہنچے تھے۔جولیا سمیت وہ سب ایکریمی میک اپ میں تھے۔ناراک پہنچ کر صفدر نے ایک اسٹیٹ ایجنٹ کے ذریعے رہائش گاہ اور کار کا بندوبست کیا اور پھر خصوصی مارکیٹ میں جا کر انہوں نے اپنے لئے خصوصی اسلحہ خرید لیا تھا۔اسلحہ خریدنے کے لئے صفدر اور تنویر گئے تھے اور انہوں نے جولیا کی خصوصی ہدایت کے مطابق ہر قسم کی نگرانی کا خاص طور پر خیال رکھا تھا کیونکہ پاکیشیا سے روانگی سے پہلے عمران نے انہیں

سیکرٹ سروس کے ناراک میں فارن ایجنٹ گراہم کی دی ہوئی
اطلاعات کی تفصیل بتادی تھی۔ عمران ٹائیگر، چوہان اور صدیقی کے
ساتھ علیحدہ ناراک روانہ ہوا تھا۔ اس نے اپنے ذمہ ڈارک آئی کو
اٹھانے کا ٹاسک لیا تھا جبکہ جولیا اور اس کے گروپ نے لیبارٹری سے
فارمولا اڑانا تھا جسے ٹی ایس فارمولا کہا جاتا تھا۔ پیٹر کے بارے میں
بھی اطلاعات عمران نے ہی انہیں مہیا کی تھیں اور انہیں بتایا گیا تھا
کہ گراہم کی مہیا کردہ اطلاعات کے مطابق سپیشل لیبارٹری ناراک
کے سینٹ لارنس نامی تفریحی پارک کے نیچے بنائی گئی تھی اور اس کا
خفیہ راستہ پارک کے ساتھ ہی ایک کمرشل پلازہ میں رکھا گیا تھا
جس کی نچلی منزل پر موجود شاپس اور شورومز مکمل طور پر ڈارک آئی
کے ایجنٹوں کے قبضے میں تھے اور گراہم کی اطلاع کے مطابق اس
کمرشل پلازہ میں واقع ناراک جیولری کا انچارج پیٹر اس راستے سے
واقف تھا۔ چنانچہ جولیا نے ناراک پہنچ کر فیصلہ کیا تھا کہ پیٹر کی
رہائش گاہ کا پتہ کیا جائے اور پھر رات ہوتے ہی پیٹر کی رہائش گاہ میں
داخل ہو کر اس سے راستے کے بارے میں پوچھ گچھ کی جائے اور
کوشش کی جائے کہ رات کو ہی اس لیبارٹری میں داخل ہو کر وہاں
سے فارمولا حاصل کر لیا جائے تاکہ جب تک ڈارک آئی والے
فارمولا لے کر وہ نکل بھی جائیں۔ چنانچہ اپنے پلان کے مطابق وہ اس
وقت ایک کالونی میں موجود تھے۔ کالونی میں پارکنگ کے
مخصوص جگہیں بنی ہوئی تھیں اور ان مخصوص جگہوں کے علاوہ

کہیں اور پارک نہ کی جا سکتی تھی۔ چنانچہ تنویر نے اے بلاک میں
داخل ہوتے ہی پہلے پارکنگ تلاش کی اور پھر اس نے کار کو پارکنگ
میں روک دیا۔

ہم نے ڈائریکٹ ایکشن کرنا ہے اس لئے زیادہ سوچ بچار کی
ضرورت نہیں ہے جولیا نے کار کا دروازہ کھولنے سے پہلے مڑ کر
عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر اور کیپٹن شکیل سے کہا تو انہوں نے
مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیئے جبکہ جولیا کی بات سن کر تنویر
کا چہرہ ویسے ہی کھل اٹھا تھا اور آنکھوں میں یکلخت تیز چمک ابھر آئی
تھی۔ بالکل ویسی ہی چمک جیسی شیر کی آنکھوں میں شکار پر جھپٹنے سے
پہلے پیدا ہوتی ہے۔ وہ کار سے نیچے اترے تو تنویر نے قانون کے
مطابق کار کو لاک کیا اور پھر وہ اس انداز میں آگے بڑھتے چلے گئے
جیسے وہ یہاں کسی سے ملاقات کے لئے آئے ہوں۔ انہیں اے بلاک
کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک کی تلاش تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ
کوٹھی کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ درمیانی درجے کی کوٹھی
تھی اور اس پر کسی قسم کے حفاظتی انتظامات بھی نظر نہ آ رہے تھے۔
انہوں نے اطمینان بھرے انداز میں سڑک کراس کی اور پھر سیدھے
کوٹھی کے گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ جولیا آگے تھی۔ گیٹ پر پہنچ
کر جولیا نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ گیٹ پر پیٹر جارج کی نیم
پلیٹ موجود تھی جس کے نیچے ناراک جیولری شاپ اور پلازہ کا نام
وغیرہ بھی درج تھا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک ایکریمی

نوجوان باہر آگیا۔

"پیٹر سے کہو ہم نے اس سے انتہائی خاص جیولری کا سودا ... ہے۔ میرا نام مارگریٹ ہے اور ہم ولنگٹن سے آئے ہیں"...... نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"سوری مس۔ آپ شاپ پر صبح آئیں صاحب رات کو نہ کسی ... ملتے ہیں اور نہ کوئی سودا کرتے ہیں"۔ نوجوان نے جواب ... واپس مڑنے ہی لگا تھا کہ تنویر نے یکلخت بازو بڑھایا اور دوسرے ... وہ نوجوان کو گردن سے پکڑے بجلی کی سی تیزی سے دھکیلتا ہوا ... لے گیا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب"...... نوجوان نے بوکھلائے ہوئے ... میں بھنچے بھنچے لہجے میں کچھ کہنا ہی چاہا تھا کہ دوسرے لمحے وہ یکلخت ... میں اچھلتا ہوا ایک دھماکے سے سر کے بل نیچے سائیڈ میں جا گرا۔ ... کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی تھی لیکن فرش سے ٹکرا کر وہ ایک ... کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ تنویر نے اسے اس انداز میں ... کر پٹخا تھا کہ نیچے گرتے ہوئے اس کی گردن میں بل آگیا تھا اور ... جانتا تھا کہ اس کا سانس رک جائے گا اور چند لمحوں میں وہ خود ... سانس رک جانے کی وجہ سے ہلاک ہو جائے گا۔ تنویر کے پیچھے ... اور دوسرے ساتھی بھی اندر آگئے۔ کوٹھی کے پورچ میں تیز روشنی ... رہی تھی اور پورچ میں سفید رنگ کی ایک نئے ماڈل کی کار ... تھی۔ اندر ایک کمرے سے تیز موسیقی کی آواز سنائی دے رہی ...

صفدر نے پھاٹک اندر سے بند کیا اور پھر وہ چاروں تیز تیز قدم اٹھاتے پورچ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ابھی وہ پورچ میں پہنچے ہی تھے کہ سامنے ایک دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی باہر آ گیا۔

"کیا مطلب۔ کون ہو تم۔ فلپ کہاں ہے"...... اس نے حیرت سے جولیا اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام پیٹر ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پیٹر نہیں۔ میرا نام راجر ہے۔ میں جناب پیٹر کا ہوم سیکرٹری ہوں۔ مگر تم کون ہو"...... اس آدمی نے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ کیپٹن شکیل کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما تھا جبکہ جولیا اور تنویر تیزی سے دوڑتے ہوئے اس دروازے سے اندر چلے گئے تھے جبکہ صفدر سائیڈ پر مڑ گیا کیونکہ وہاں ایک دروازے کے پیچھے روشنی موجود تھی۔ راجر جیسے ہی ضرب کھا کر چیختا ہوا نیچے گرا کیپٹن شکیل نے بجلی کی سی تیزی سے لات ماری اور نیچے گر کر اٹھتا ہوا راجر ایک بار پھر ہلکی سی چیخ مار کر نیچے گرا۔ اسی لمحے اس کی کنپٹی پر دوسری لات پڑی اور راجر ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ اسی لمحے صفدر دروازے سے باہر آگیا۔

"یہ کمرہ تو خالی ہے"...... صفدر نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں تیزی سے اس دروازے میں داخل ہوئے جس میں تنویر اور جولیا داخل ہوئے تھے۔ اس کمرے سے

وہ دوسرے کمرے میں پہنچے تو تنویر انہیں سامنے ایک کمرے کے دروازے سے باہر آتا دکھائی دیا۔

"پیٹر اور اس کی بیوی کو بے ہوش کر دیا ہے۔ تم پوری چیک کر لو" تنویر نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل مڑ کر ہوئے واپس مڑ گئے جبکہ تنویر واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں واپس اس کمرے میں پہنچے جہاں سے تنویر باہر آیا تھا تو انہوں نے صوفے پر ایک ادھیڑ عمر مرد اور ایک نوجوان عورت کو بے ہوشی کے عالم میں پڑے ہوئے دیکھا۔ تنویر اور جولیا وہاں موجود تھے۔

"ان دو آدمیوں کے علاوہ اور یہاں کوئی نہیں ہے" صفدر نے کہا۔

"ان میں سے جو بے ہوش ہے اس کی گردن توڑ دو اور تنویر رسی تلاش کر کے اس پیٹر اور اس کی بیوی دونوں کے ہاتھ عقب میں باندھ دو" ...... جولیا نے کہا تو وہ تینوں تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ جولیا نے آگے بڑھ کر دیوار میں لگی ہوئی ایک الماری کھولی لیکن الماری میں موجود شراب کی بوتلیں دیکھ کر اس نے منہ بنا لیا اور الماری کے پٹ بند کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد تنویر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کے دو بنڈل موجود تھے اور پھر جولیا نے تنویر سے مل کر پیٹر اور اس کی بیوی کو علیحدہ علیحدہ رسیوں سے باندھ دیا۔ جس وقت جولیا اور تنویر اس کمرے میں داخل ہوئے تھے تو پیٹر اور اس کی بیوی دونوں کونے میں موجود ٹی وی پر کوئی

پروگرام دیکھنے میں مصروف تھے اور موسیقی کی تیز آواز بھی ٹی وی سے نکل رہی تھی۔ وہ تنویر اور جولیا کو دیکھ کر حیرت سے اچھل پڑے اور پھر جولیا کے پوچھنے پر اس نے بوکھلائے ہوئے انداز میں حامی بھر لی کہ وہ پیٹر ہے اور یہ اس کی بیوی ماریا اور اس کے بعد ان دونوں کے سروں پر پسٹلز کے دستے مار کر انہیں بے ہوش کر دیا گیا تھا اور ٹی وی آف کر دیا گیا تھا تاکہ باہر موجود صفدر اور کیپٹن شکیل اپنا کام مکمل کر لیں اس لئے انہیں معلوم تھا کہ یہ پیٹر اور اس کی بیوی ہیں۔ پھر وہ جیسے ہی انہیں باندھ کر فارغ ہوئے صفدر اندر داخل ہوا۔

"کیپٹن شکیل باہر رک گیا ہے۔ دونوں آدمیوں کو ختم کر دیا گیا ہے" صفدر نے جولیا سے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تنویر اسے ہوش میں لے آؤ" جولیا نے پیٹر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور تنویر نے آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے پیٹر کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد پیٹر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو تنویر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"مشین پسٹل کی بجائے خنجر نکال لو" جولیا نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور خنجر نکال لیا۔

"صفدر تم کیپٹن شکیل کے ساتھ مل کر پوری کوٹھی کی تلاشی

لو۔ اس نے لامحالہ کہیں نہ کہیں لیبارٹری یا اس کے راستے کے بارے میں فائل رکھی ہوئی ہو گی"...... جولیا نے صفدر سے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ اسی لمحے پیٹر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"تمہارا نام پیٹر ہے اور تم نارا ک جیولری شاپ کے انچارج ہو"...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ مم۔ مگر تم کون ہو اور یہ کیا ہے۔ کیا تم ڈاکو ہو۔ مگر میں تو یہاں کچھ نہیں رکھتا۔ ویسے بھی میں تو ملازم ہوں جیولری شاپ کا مالک نہیں ہوں"...... پیٹر نے پوری طرح سنبھلتے ہوئے تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

"ہمیں معلوم ہے کہ تم ڈارک آئی کے ملازم ہو"...... جولیا نے جواب دیا تو پیٹر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے ستے ہوئے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم۔ تم کون ہو"...... پیٹر نے اس بار پہلے سے بھی زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو پیٹر ہمیں معلوم ہے کہ میزائل لیبارٹری سینٹ لارنس پارک کے نیچے ہے اور اس کا خفیہ راستہ اس کمرشل پلازہ میں ہے جس میں تمہاری جیولری شاپ ہے اور تمہیں اس راستے کا علم ہے۔ اب اگر تم اپنی اور اپنی بیوی کی جانیں بچانا چاہتے ہو تو اس لیبارٹری کی اندرونی تفصیل، اس کے حفاظتی انتظامات اور اس خفیہ راستے کے بارے میں پوری تفصیل بتا دو ورنہ دوسری صورت میں تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دیا جائے گا"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری راستہ۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ کیسی لیبارٹری اور کیسا راستہ۔ میں تو جیولری کا انچارج ہوں۔ میرا کسی لیبارٹری یا راستے سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"...... پیٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کی زبان کھلواؤ جیکب"...... جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی لو مس مارگریٹ۔ ابھی یہ طوطے کی طرح بولنا شروع کر دے گا"...... تنویر نے دانت نکالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا وہ بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما جس میں اس نے خنجر پکڑا ہوا تھا اور کرہ پیٹر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ خنجر نے اس کی ناک کا آدھا حصہ کاٹ دیا تھا۔

"بولو۔ سب کچھ بتا دو۔ بولو"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو ایک بار پھر گھوما اور اس بار پیٹر کا کان کٹ کر دور جا گرا۔ پیٹر کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکل گئی۔ وہ بندھا ہونے کے باوجود بری طرح اچھل رہا تھا۔

"بولو سب کچھ بتا دو"...... تنویر نے اور زیادہ وحشت بھرے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر اس کا بازو گھوما اور اس بار پیٹر کا دوسرا کان آدھے سے زیادہ کٹ کر دور جا گرا لیکن اس بار پیٹر کی گردن ڈھلک

گئی تھی۔ اس کی ناک اور دونوں کانوں سے خون بہہ رہا تھا۔

"پانی لا کر اس کے زخموں پر ڈالو ویسے میرا خیال ہے کہ یہ تربیت یافتہ آدمی ہے اس لئے اس قسم کے تشدد سے زبان نہ کھولے گا"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"تم پانی لا کر ڈالو۔ اسے ہوش میں آنے دو پھر میں سوچتی ہوں"۔ جولیا نے کہا تو تنویر نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خون آلود خنجر میز پر رکھا اور تیزی سے ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جگ موجود تھا جس میں پانی بھرا ہوا تھا۔ جگ باتھ روم کے استعمال کا تھا۔ اس نے جگ میں سے پانی اس کے زخموں پر ڈالا اور پھر باقی پانی اس نے اس کے سر پر انڈیل دیا اور پیٹر بے اختیار ایک جھرجھری لے کر ہوش میں آ گیا۔

"یہ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ یہ تو ظلم ہے۔ یہ ظلم ہے۔ میں کچھ نہیں جانتا۔ مجھے کچھ نہیں معلوم"...... پیٹر نے ہوش میں آتے ہی ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"اس کی بیوی کو ہوش میں لے آؤ"...... جولیا نے تنویر سے کہا تو تنویر نے آگے بڑھ کر جگ میں موجود پانی اس عورت کے سر پر انڈیل دیا۔ اس نے اس کا ناک اور منہ بند کرنے کی بجائے اسے ہوش میں لے آنے کی یہ ترکیب استعمال کی تھی اور جولیا اس کے اس انداز پر بے اختیار مسکرا دی۔ ظاہر ہے تنویر کسی عورت کے

چہرے پر ہاتھ رکھنے سے کترا رہا تھا اس لئے اس نے ایسا کیا تھا اور پانی پڑتے ہی وہ عورت بے اختیار جھرجھری لے کر ہوش میں آئی اور پھر اس نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار چیخنا شروع کر دیا۔

"ماریا معصوم ہے۔ اسے کچھ مت کہو"...... پیٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اب اگر تمہارے منہ سے چیخ نکلی تو گردن کاٹ دوں گی"۔ جولیا نے آگے بڑھ کر میز پر پڑا ہوا خون آلود خنجر اٹھا کر اس عورت جسے ماریا کہہ کر پکارا گیا تھا کی آنکھوں کے سامنے لہراتے ہوئے غرا کر کہا تو ماریا کی چیخ جیسے حلق میں گھٹ گئی۔ اس کا چہرہ خوف کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ تم نے۔ یہ تم نے پیٹر کے ساتھ کیا کیا ہے"...... ماریا نے بری طرح خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تم پیٹر کی بیوی ہو یا فرینڈ"...... جولیا نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے سرد لہجے میں پوچھا۔

"م۔ م۔ میں اس کی بیوی ہوں۔ بیوی"...... ماریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پیٹر سے ہم نے ایک لیبارٹری کے راستے کے بارے میں پوچھا ہے لیکن یہ بتا نہیں رہا۔ اگر تمہیں معلوم ہے تو تم بتا دو ورنہ ہم پہلے تمہیں ذبح کریں گے پھر پیٹر سے بات کریں گے"...... جولیا نے کہا۔

"لیبارٹری۔ م۔ م۔ مگر پیٹر تو جیولری شاپ کا مینجر ہے۔

جیولری شاپ کا"...... ماریا نے ایسے حیرت بھرے لہجے میں کہا کہ جولیا اور تنویر دونوں اس کے لہجے سے ہی سمجھ گئے کہ ماریا واقعی اس معاملے سے بے خبر ہے اور ہونا بھی ایسا ہی چاہئے تھا۔ پیٹر ظاہر ہے ڈارک آئی کا اہم آدمی تھا۔ ایسا آدمی ایسے راز ہمیشہ مخفی رکھتا ہے۔

"جیکب خنجر لو اور ماریا کو ذبح کر دو"۔ ۔ جولیا نے سرد لہجے میں کہا تو ماریا نے بے اختیار چیخنا شروع کر دیا جبکہ تنویر نے جولیا کے ہاتھ سے خنجر لیا اور اس انداز میں آگے بڑھا جیسے واقعی ماریا کی گردن کاٹ دے گا کہ ماریا کی گردن بے اختیار ڈھلک گئی۔ پیٹر ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سختی تھی۔

"کاٹ دو اس کی گردن"...... جولیا نے سرد اور سفاک لہجے میں کہا تو تنویر نے صوفے پر بے ہوش بیٹھی ہوئی اور بندھی ہوئی ماریا کو بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے نیچے قالین پر لٹایا اور پھر وہ اس انداز میں اس پر جھک گیا جیسے واقعی وہ اسے باقاعدہ ذبح کرنے والا ہو۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ ایسا مت کرو۔ رک جاؤ"...... یکلخت پیٹر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ شاید معاملہ اب اس کی برداشت سے باہر ہو گیا تھا اور تنویر سیدھا ہو گیا۔

دیکھو پیٹر مجھے معلوم ہے کہ تم تربیت یافتہ آدمی ہو اور ڈارک آئی جیسی تنظیم نے اگر تمہیں اس راز کا اہل سمجھا ہے تو یقیناً تم ان کے اہم آدمی ہی ہو لیکن یہ حقیقت ہے کہ انسان کی قوت برداشت کی ایک حد ہوتی ہے اس کے بعد قوت برداشت جواب دے جاتی

ہے۔ ابھی تو تمہاری بیوی ماریا نے ذبح ہونا ہے اس کے بعد تمہاری باری آئے گی اور تمہارے جسم میں زخم ڈال کر اس میں سرخ مرچیں بھر دی جائیں گی پھر تکلیف کی ایک ایسی حد آئے گی کہ تم نہ بھی بتانا چاہو تب بھی تمہارا لاشعور خود بخود سب کچھ بتا دے گا لیکن اس کے بعد تمہارا کیا حشر ہو گا اس بارے میں تم خود سوچ سکتے ہو اور سرکاری تنظیمیں زیادہ سے زیادہ تمہیں کسی ہسپتال میں داخل کر دیں گی بس۔ لیکن اگر تم ہمیں صرف راستہ اور اندرونی تفصیلات بتا دو تو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے پھر تم جانو اور تمہاری تنظیم"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

" تمہارا تعلق کہیں پاکیشیا سے تو نہیں ہے"...... پیٹر نے کہا۔

" نہیں۔ ہمارا تعلق ایکریمیا کی ایک پرائیویٹ ایجنسی سے ہے۔ ہم نے اس لیبارٹری کے ایک انچارج سائنس دان کو اغوا کرنا ہے۔ ہمارا ایشیا کے دور دراز علاقے سے کیسے تعلق ہو سکتا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"انچارج سائنس دان۔ تمہارا مطلب ہے ڈاکٹر براؤن سے ہے"۔ پیٹر نے چونک کر کہا۔

" اگر وہی انچارج ہے تو ہمارا مطلب واقعی اسی سے ہے"۔ جولیا نے کہا۔

" لیکن ڈاکٹر براؤن تو ایک سائنس کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے گریٹ لینڈ گئے ہوئے ہیں۔ ان کی واپسی تو ایک ہفتے بعد ہو

گی"۔ پیٹر نے جواب دیا۔

"اس بارے میں سوچنا ہمارا کام ہے تمہارا نہیں"۔ ... جولیا نے جواب دیا۔

"سنو۔ میرا تعلق لیبارٹری کو سامان کی سپلائی سے ہے لیکن کبھی لیبارٹری کے اندر نہیں گیا اور نہ وہاں کسی غیر متعلقہ آدمی کو جانے دیا جاتا ہے۔ جہاں تک راستے کا تعلق ہے تو میں بتا دیتا ہوں لیکن یہ راستہ اندر سے کھلتا ہے باہر سے کسی صورت اسے کھولا جا سکتا"...... پیٹر نے کہا۔

"تم راستہ بتاؤ باقی مسائل میں ذہن مت الجھاؤ"۔ جولیا نے کہا۔

"پلازہ جس میں میری شاپ ہے اس کے عقب میں ایک ہی فیکٹری ہے جس میں فائبر گلاس کے پائپ بنتے ہیں۔ اس تھامسن پائپ فیکٹری ہے۔ راستہ اس فیکٹری کے عقب میں ہے ہال نما کمرے میں سے نکلتا ہے۔ اس ہال نما کمرے کو سٹورز کے طور پر ظاہر کیا جاتا ہے"... پیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تمہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر براؤن لیبارٹری ہے یا نہیں اور وہ کہاں گیا ہے اور کس مقصد کے لئے گیا ہے کب واپس آئے گا"..... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ماریا ڈاکٹر براؤن کی بیٹی ہے۔ ڈاکٹر براؤن یہاں میری رہائش پر اپنی بیٹی سے ملنے آتا رہتا ہے"۔ پیٹر نے جواب دیا۔

"اس راستے سے سائنس دان نکل کر کس طرح باہر کی دنیا میں جاتے ہیں"۔ جولیا نے پوچھا۔

"وہ اس ہال سے نکل کر ایک بند گیلری سے گزر کر فیکٹری کے عقب میں واقع ایک چھوٹی سی کوٹھی میں جاتے ہیں جہاں سیکورٹی کے افراد اور کاریں موجود ہوتی ہیں اور پھر وہاں سے وہ آگے چلے جاتے ہیں"۔ پیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ سیکورٹی کے لوگ لیبارٹری میں آتے جاتے رہتے ہیں"۔ جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ ان کا تعلق صرف واپس آنے والوں کو خصوصی کارڈ دینا ہوتا ہے۔ جس کارڈ کی مدد سے وہ ہال میں جا کر وہ کارڈ دیوار کے ایک خانے میں ڈالتے ہیں تو اندر لیبارٹری میں اطلاع ہو جاتی ہے اور پھر وہاں سے آنے والے کو نہ صرف سکرین پر چیک کیا جاتا ہے بلکہ اس کی مکمل سکریننگ کی جاتی ہے پھر اندر سے راستہ کھولا جاتا ہے اور پھر وہ واپس اندر جاتا ہے۔ سپلائی جو بھیجنی ہوتی ہے وہ ہمیں فون پر بتا دی جاتی ہے۔ میں یہ سپلائی اس ہال میں پہنچا دیتا ہوں پھر اندر سے وصول کر لی جاتی ہے"۔ پیٹر نے خود ہی تمام تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی صفدر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک فائل موجود تھی۔

"یہ فائل تمہیں کہاں سے ملی ہے"۔ پیٹر نے فائل صفدر

کے ہاتھ میں دیکھتے ہی ہذیانی انداز میں کہا۔ اس کے لہجے میں غصہ اور حیرت دونوں عناصر بیک وقت موجود تھے۔

"تم نے اسے انتہائی خفیہ سیف میں رکھا ہوا تھا لیکن ہم نے اسے تلاش کر لیا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس میں کیا ہے ٹونی"...... جولیا نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس میں نہ صرف لیبارٹری کا اندرونی نقشہ ہے بلکہ آنے جانے کے راستے کی نشاندہی بھی کی گئی ہے اور اس میں یہ بھی درج ہے کہ پیٹر لیبارٹری کا چیف سکیورٹی آفیسر ہے"...... صفدر نے کہا اور فائل جولیا کی طرف بڑھا دی لیکن اس سے پہلے کہ جولیا صفدر کے ہاتھ سے فائل لیتی اچانک پیٹر بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور دوسرے لمحے وہ صفدر کے ہاتھ سے فائل جھپٹتا ہوا تقریباً اڑتا ہوا سامنے کے کھلے دروازے سے باہر جا گرا۔ چونکہ تنویر جولیا اور صفدر تینوں مطمئن انداز میں کھڑے تھے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق پیٹر بندھا ہوا تھا اس لئے وہ فوری طور پر نہ اسے روک سکے اور نہ اس پر فائر کر سکے۔ پیٹر کے دروازے سے باہر پہنچتے ہی تنویر نے بھی اس کے پیچھے چھلانگ لگا دی اور پھر صفدر بھی دوڑ پڑا۔ جولیا ہونٹ بھینچے چند لمحے کھڑی رہی پھر اس نے تیزی سے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکالا اور وہ بھی ان دونوں کے پیچھے باہر دوڑ پڑی لیکن تھوڑی دیر بعد جب وہ سب باہر برآمدے میں اکٹھے ہوئے تو ان سب کے چہرے

تھے۔ کیپٹن شکیل عقبی طرف تھا وہ بھی بھاگ دوڑ کی آوازیں سن کر دوڑتا ہوا واپس آیا لیکن پیٹر اس طرح غائب ہو چکا تھا جیسے گدھے کے سر سے سینگ غائب ہوتے ہیں۔

"یہاں یقیناً کوئی خفیہ تہہ خانہ ہے۔ ان کی بیوی کو معلوم ہو گا"...... جولیا نے کہا اور تیزی سے واپس اس کمرے کی طرف دوڑ پڑی جہاں ماریا موجود تھی۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑے لیکن اس کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ سب محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑے کیونکہ ماریا بھی غائب ہو چکی تھی۔ کمرہ خالی تھا البتہ جس صوفے پر پیٹر تھا وہاں کھلی ہوئی رسی پڑی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ پیٹر نے ان سے باتیں کرتے ہوئے عقب میں بندھے ہوئے ہاتھوں پر موجود رسی کھول لی تھی۔

"اوہ۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا چاہئے۔ جلدی آؤ"...... جولیا نے کہا اور وہ چاروں تیزی سے واپس مڑے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس کوٹھی کے گیٹ سے نکل کر تقریباً دوڑتے ہوئے پارکنگ کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار کالونی سے نکل کر تیزی سے واپس اندرون شہر کی طرف جانے والی سڑک پر بڑھی چلی جا رہی تھی لیکن پھر ایک موڑ مڑتے ہی انہیں کار روکنا پڑی کیونکہ آگے سڑک بند تھی اور ٹریفک پولیس صرف دوسری طرف سے آنے والی ٹریفک کو پاس کر رہی تھی جبکہ ادھر سے جانے والی ٹریفک کو روک کر ان کے کاغذات چیک کئے جا رہے تھے۔ ان کی کار کے آگے

پولیس تک تقریباً دس کاریں موجود تھیں جبکہ ان کے رکنے
کے پیچھے بھی کاروں کی قطار لگ گئی۔ کاریں آہستہ آہستہ
طرف کھسکتی چلی جا رہی تھیں اور پھر ان کی کار کے آگے موجود
ہو کر آگے بڑھی تو ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تنویر نے کار
دی۔ پولیس آفیسر دوسری طرف موجود تھے۔

"کاغذات پلیز"..... ایک پولیس آفیسر نے اندر جھانکتے ہوئے
اور جولیا نے جیکٹ کی جیب سے ایک لفافہ نکال کر پولیس آفیسر
طرف بڑھا دیا۔ پولیس آفیسر نے لفافے میں سے کاغذات
انہیں سرسری نظروں سے دیکھا اور پھر کاغذات اور لفافہ واپس
کی طرف بڑھا کر اس نے ان کے کلیئرنس کا اعلان کر دیا اور تنویر
کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی اور پھر مختلف سڑکوں سے گزر
کے بعد وہ واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔

"صفدر تم نے یقیناً اس فائل کو سرسری طور پر پڑھا ہو
تفصیل سے بتاؤ کہ اس میں کیا درج تھا"..... ایک کمرے میں
ہی جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے کیو
کے ذریعے ڈارک آئی تک ہمارے حلیے اور لباسوں کی تفصیل
ہو گی اس لئے ہمیں پہلے میک اپ اور لباس تبدیل کر لینے
اس کے بعد ہم اسلحہ لے کر سینٹ لارنس پارک پہنچیں اور پھر
جا کر کارروائی کا آغاز کر دیں"..... تنویر نے بے چین سے لہجے

لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک سائیڈ میں موجود
کھلی کھڑکی سے کوئی چیز اندر کمرے میں گری اور اس کے ساتھ ہی
جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ کرسی کی بجائے کسی گھومتے ہوئے لٹو
پر بیٹھی ہوئی ہو۔ یہ احساس بھی صرف چند لمحوں کے لئے ہوا۔ اس
کے بعد اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ گئے۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر [illegible]
سی چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا [illegible]
کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر بے اختیار اپنے جسم کو [illegible]
کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے یہ دیکھ کر وہ واقعی [illegible]
زدہ رہ گیا کہ وہ ایک ہال نما کمرے کی ایک سائیڈ پر فولاد کے [illegible]
ہوئے ڈرم کے اندر موجود ہے۔ ڈرم انسانی جسم کی ساخت جیسا [illegible]
اور عمران کا صرف سر اور گردن اس ڈرم سے باہر تھی جبکہ اس کا [illegible]
جسم اس فولادی ڈرم کے اندر اس انداز میں جکڑا ہوا تھا جیسے اس [illegible]
لئے یہ فولادی ڈرم اوور کوٹ کے انداز میں بنا ہوا ہو۔ وہ حیر[illegible]
اس نئی اور عجیب و غریب چیز کو دیکھنے لگا۔ اس نے محسوس کیا کہ [illegible]
کے بازو اس ڈرم کے فولادی بازوؤں کے اندر ہلکی سی حرکت کر [illegible]
تھے۔ اسی طرح اس کا جسم بھی معمولی سی حرکت کرنے پر قادر [illegible]

"واہ فولادی اوور کوٹ۔ ویری گڈ۔ یہ شاید مستقبل کا لباس ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ادھر ادھر سر گھمایا اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کے بعد ایسے ہی فولادی ڈرموں کی ایک طویل قطار ہال کی دوسری طرف دیوار تک چلی جا رہی تھی۔ یہ ڈرم فرش میں باقاعدہ گڑے ہوئے تھے اور بظاہر بالکل بے جوڑ دکھائی دیتے تھے لیکن ظاہر ہے وہ بے جوڑ نہیں ہو سکتے تھے کیونکہ انہیں کھول کر انہیں اندر رکھ کر انہیں دوبارہ بند کیا گیا ہو گا۔ بہرحال یہ اس کے لئے نئی چیز تھی۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر، چوہان اور صدیقی بھی اسی طرح ڈرموں میں جکڑے ہوئے تھے لیکن ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں اور عمران سمجھ گیا کہ اسے ہوش اس کی ذہنی ورزشوں کی وجہ سے خود بخود آ گیا ہے۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت ہوٹل کے کمرے میں بیٹھا آئندہ کے لائحہ عمل کے بارے میں بات کر رہا تھا کہ اچانک کمرے کی چھت سے چٹک کی آواز سنائی دی اور ابھی وہ سر اٹھا کر اوپر دیکھ ہی رہے تھے کہ ان کے ذہنوں پر سیاہ پردہ سا پھیلتا چلا گیا اور اس کے بعد اب یہاں آنکھیں کھلی تھیں۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم ڈارک ذئی کے مہمان بن چکے ہیں۔ ویری گڈ"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک بار پھر اپنے جسم کے گرد موجود اس فولادی ڈرم کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ وہ اسے کھولنے اور بند کرنے کا سسٹم سمجھنا چاہتا تھا لیکن جب اسے

سامنے کے رخ پر کچھ نظر نہ آیا تو اس نے گھومنا چاہا لیکن اس دونوں بازو چونکہ ڈرم کے ساتھ منسلک فولادی بازوؤں میں جکڑے ہوئے تھے اس لئے ظاہر ہے کہ اس کا جسم کسی صورت بھی نہ گھوم سکتا تھا البتہ اس کی گردن کافی حد تک گھوم گئی تھی لیکن ظاہر اس انداز میں وہ عقبی طرف کا جائزہ نہ لے سکتا تھا اس لئے اس دوبارہ گردن سیدھی کر لی۔

"علی عمران تم جس قدر سنجیدہ ہوتے جاؤ گے اتنا ہی فولادی ڈرموں میں پھنستے جاؤ گے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کیں اور جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ مراقبہ کرنے کی کوشش کر رہا ہو کہ اچانک اسے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ دروازے سے دو آدمی اندر داخل ہو رہے تھے۔ ان میں سے آگے والا ایک لمبے قد اور درمیانے جسم کا نوجوان تھا جس کا چہرہ بال فلمی ہیرو کے سے انداز کے تھے البتہ اس کی آنکھوں میں ذہانت کی تیز چمک موجود تھی۔ اس کے پیچھے ایک دوہرے جسم کا آدمی تھا جو اپنے انداز سے ہی کوئی لڑاکا نظر آ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر مندمل شدہ زخموں کے نشانات بھی موجود تھے۔

"ارے یہ تو ہوش میں ہے۔ کیا مطلب۔ مارتھر کیا تم نے اسے انجکشن لگایا تھا"...... آنے والے نوجوان نے عمران کو آنکھیں کھولے دیکھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں مڑ کر پیچھے آنے والے آدمی سے

کہا جیسے اس نے مارتھر کے نام سے پکارا تھا۔

"نہیں باس میں تو انہیں ڈرمز میں جکڑوا کر پھر تو اندر نہیں آیا"۔ مارتھر نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ علی عمران ہو سکتا ہے"۔ اسی نوجوان جسے باس کہا گیا تھا، نے دوبارہ گردن موڑتے ہوئے کہا۔ عمران کے چہرے پر دوستانہ مسکراہٹ ابھر آئی۔

"تم اگر مارتھر کے باس ہو تو پھر یقیناً تمہارے حکم پر مارتھر نے ہمیں یہ فولادی اوور کوٹ پہنایا ہو گا اور اس کے لئے میں تمہارا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے بڑے دوستانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... باس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں اپنے لباس دیکھ کر بڑی شرم آ رہی تھی کیونکہ یہاں ایکریمیا میں تو ہم نے سوئپرز کو بھی بڑے قیمتی لباسوں میں دیکھا ہے جبکہ ہم چاروں ایشیائی وہاں سے چلتے وقت اپنے طور پر تو بڑے شاندار لباس پہن کر آئے تھے لیکن یہاں پہنچتے ہی ہمیں یوں محسوس ہوا جیسے ہم نے لنڈے کے کپڑے پہن رکھے ہوں۔ لنڈے کے کپڑے جانتے ہو کس کو کہتے ہیں۔ نہیں جانتے تو پھر پہلے تمہیں پاکیشیا آنا پڑے گا اور پھر وہاں پہنچ کر غریب ہونا پڑے گا۔ اس کے بعد تمہیں خود بخود معلوم ہو جائے گا کہ لنڈے کے کپڑے کسے کہتے ہیں۔ بہرحال تم نے

یہ فولادی کوٹ پہنا کر ہمیں کم از کم اس شرمساری سے بچا لیا ہے جو ہمیں اپنے لباسوں کی وجہ سے محسوس ہو رہی تھی"...... عمران کی زبان جب رواں ہوئی تو پھر ظاہر ہے اتنی آسانی سے کہاں رکنے والی تھی۔

"کیا تم اپنے آپ کو پاگل ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ کیا نام ہے تمہارا"...... باس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"پاگل پن اور عقلمندی کی سرحدیں آپس میں ملتی ہیں۔ چلو میں پاگل ہی اور تم عقلمند اور ظاہر ہے عقلمند کو تو اپنا تعارف کرانا چاہئے پاگل کا تعارف تو پاگل ہی ہو سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم اپنا نام بتاؤ ورنہ تمہیں گولی مارنے کا حکم بھی دے سکتا ہوں"...... باس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک باس کی جیب سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو اس نے چونک کر جیب میں ہاتھ ڈالا پھر جیب سے موبائل فون نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کیا اور اسے کان سے لگا لیا۔

"یس مائیک بول رہا ہوں"...... باس نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ پیٹر کی رہائش گاہ پر حملہ۔ چار ایکریمی۔ ویری بیڈ۔ پھر"...... مائیک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

چونکہ دوسری طرف سے آنے والی آواز عمران تک نہ پہنچ رہی تھی اس لئے عمران مائیک کی باتوں سے ہی اس بات چیت کا اندازہ لگانے میں مصروف تھا۔ پیٹر کی رہائش گاہ پر حملہ اور چار ایکریمیوں کے الفاظ سن کر وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ حملہ یقیناً جولیا اور اس کے ساتھیوں نے کیا ہو گا اس لئے اس نے اپنی پوری توجہ اس گفتگو کی طرف لگا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ ہمارے مطلوبہ آدمی ہی ہو سکتے ہیں۔ میں خود آ رہا ہوں۔ تم انہیں نگاہ میں رکھنا"۔ مائیک نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے موبائل فون آف کر کے اسے جیب میں رکھا۔

"ابھی انہیں یہیں رہنے دو میں آ رہا ہوں"...... مائیک نے ایک نظر عمران پر ڈالتے ہوئے اپنے ساتھی مارتھر سے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے پیچھے مارتھر بھی اس ہال سے باہر چلا گیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ پیٹر کے حوالے کے بعد مائیک کا یہ کہنا کہ یہ ہمارے مطلوبہ آدمی ہوں گے سے وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کال جولیا اور اس کے گروپ کے بارے میں ہو گی۔ شاید جولیا اور اس کے گروپ نے پیٹر جارج کو کور کیا ہو گا اور پیٹر جارج کی یقیناً نگرانی کی جا رہی ہو گی جس کی وجہ سے وہ لوگ بھی ڈارک آئی کی نظروں میں آ گئے ہوں گے لیکن اسے اس بارے میں کسی قسم کی کوئی فکر لاحق نہ تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جولیا اور اس کے ساتھی سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں اس لئے وہ خود ہی

سچوئیشن کو ڈیل کرنا جانتے ہیں۔ البتہ اب اسے موقع مل گیا تھا کہ وہ اس فولادی ڈرم سے رہائی کے بارے میں کچھ سوچ سکے کیونکہ ایک لحاظ سے وہ اس وقت قطعی طور پر بے بس سا ہو رہا تھا لیکن باوجود کوشش کے اس فولادی ڈرم سے باہر نکلنے کی کوئی تجویز اس کے ذہن میں نہ آ رہی تھی کہ اسی لمحے اسے ساتھ ہی ڈرم میں موجود نائیگر کی آواز سنائی دی اور عمران نے چونک کر ادھر دیکھا۔

"اوہ یہ کس قسم کا لباس ہے۔ کیا مطلب" نائیگر ہوش میں آ کر انتہائی حیرت بھرے انداز میں بڑبڑا رہا تھا۔

"یہ وہ لباس ہے جس کے بعد کسی لباس کی ضرورت باقی نہیں رہتی" ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ آپ کا مطلب ہے کہ یہ ہمارا کفن ہے۔ لیکن" نائیگر نے حیران ہو کر کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"گڈ۔ تمہارا ذہن اب نائیگر کی سطح سے بلند ہو کر انسانوں کی طرح سوچنے لگ گیا ہے۔ کفن ہی ایسا لباس ہوتا ہے جس کے بعد کسی لباس کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ یہ کپڑے کی بجائے فولادی کفن ہے" .. عمران نے کہا۔ اسی لمحے چوہان اور صدیقی بھی ہوش میں آتے محسوس ہونے لگے۔ شاید گیس کا اثر ختم ہو رہا تھا جس سے انہیں بے ہوش کیا گیا تھا۔

"یہ کیا ہے عمران صاحب۔ یہ ڈرم۔ کیا مطلب ہوا"

دونوں نے بھی ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نائیگر کے نزدیک یہ ہمارا کفن ہے جبکہ میرے نزدیک ہمارے کم حیثیت لباس کو چھپانے کا وسیلہ ہے۔ بہرحال ہم ڈارک آئی کی قید میں ہیں۔ ابھی ڈارک آئی کا چیف ایجنٹ مائیک یہاں سے واپس گیا ہے" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو آپ پہلے سے ہوش میں تھے" ...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہوش میں نہیں تھا۔ میں ہوش میں آ گیا تھا" ..... عمران نے جواب دیا اور پھر اس نے مائیک اور مارتھر کی آمد سے لے کر اس کی کال اور پھر ان کی واپسی تک کی تفصیل بتا دی۔

"آپ کا مطلب ہے کہ جولیا اور اس کے ساتھی ان کی نگرانی میں ہیں لیکن اس طرح تو دونوں گروپ قابو میں آ جائیں گے"۔ چوہان نے کہا۔

"دیکھو اندازہ ہی ہے۔ ویسے شاید جولیا اور اس کے ساتھی اتنی آسانی سے ان کے قابو نہ آ سکیں جتنی آسانی سے ہم آ گئے ہیں کیونکہ ان میں تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل جیسے جسمانی اور ذہنی ڈائریکٹ ایکشن کے مالک موجود ہیں" ...... عمران نے جواب دیا۔

"باس یہ ڈرم کھل سکتے ہیں" ...... اچانک نائیگر نے کہا تو عمران اور دوسرے ساتھی بے اختیار چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"کیسے۔ کیا کھل جا سم سم کہنے سے" عمران نے قدرے

طنزیہ لہجے میں کہا۔

"باس اس کے عقب میں جوڑ بھی موجود ہے اور ایک بٹن بھی ہے"۔ ٹائیگر نے کہا تو عمران کے چہرے پر بے اختیار حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہیں آگے دیکھتے ہوئے پیچھے کی چیزیں بھی نظر آ جاتی ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"باس سامنے دیوار کے آخری حصے پر چھت کے قریب میرے اس فولادی ڈرم کے عقبی حصے کا عکس صاف نظر آ رہا ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اب اسے یہ سمجھ آ گئی تھی کہ ٹائیگر نے کس طرح عقبی حصے کا عکس دیکھ لیا تھا کیونکہ چھت سے روشنی جہاں نکل رہی تھی وہ جگہ ٹائیگر کے سر کے تقریباً اوپر تھی اور اس کے ساتھ ہی عقبی دیوار سے بھی روشنی ٹائیگر کے عین پیچھے سے نکل رہی تھی اور ان دونوں روشنیوں کی وجہ سے ٹائیگر کے سامنے دیوار کے اوپر والے حصے میں چھت کے قریب عکس پڑ رہا تھا جو صرف ٹائیگر ہی دیکھ سکتا تھا۔

"لیکن یہ کھلے گا کیسے۔ کیا صرف دیکھنے سے کھل جائے گا"۔ صدیقی نے کہا۔

"مجھے جو بٹن نظر آ رہا ہے یقیناً یہی بٹن ہی اسے کھولنے اور بند کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہو گا ورنہ اس بٹن کی یہاں موجودگی کا اور کوئی جواز نہیں ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"مسئلہ تو یہی ہے کہ اس بٹن کو پریس کیسے کیا جائے"۔ عمران نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے اس لئے کہ یہ بٹن میرے سر کے عقبی طرف تھوڑا سا نیچے موجود ہے اور کافی ابھرا ہوا ہے اور یہ فولادی ڈرم میرے جسم سے کافی چوڑا ہے اس لئے میں اپنے جسم کو کافی حد تک آگے لے جا کر اپنے سر کو عقبی طرف جھکاؤں تو مجھے یقین ہے کہ میں اپنے سر کے عقبی حصے کی مدد سے اس بٹن کو پریس کر سکتا ہوں"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اچھا تو پھر کوشش کرو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اپنے جسم کو آگے کی طرف کر کے اپنے سر کو پیچھے جھکا دیا۔ عمران اور دوسرے ساتھی اسے دیکھ رہے تھے۔ پھر ٹائیگر نے اپنے جسم کو اور آگے کی طرف کیا اور سر کو انتہائی ممکن حد تک پیچھے کیا ہی تھا کہ کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی وہ فولادی ڈرم بازوؤں سمیت سائیڈوں سے کھل گیا جبکہ ٹائیگر اب اپنے سر کو اس طرح جھٹک رہا تھا جیسے اس کی گردن میں بل آ گیا ہو۔

"ویری گڈ ٹائیگر۔ ویری گڈ۔ تم نے مسئلہ حل کر دیا۔ گڈ شو"۔ عمران نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"شکریہ باس"...... ٹائیگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ فولادی ڈرم کی ایک کھلی ہوئی سائیڈ سے باہر آ گیا جبکہ ڈرم ویسے ہی فرش پر گرا ہوا موجود تھا۔ وہ تیزی سے عمران کے

عقب میں آیا اور دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی عمران کے جسم کے گرد ڈرم کی سائیڈیں بھی کھل گئیں اور عمران بھی باہر آگیا۔ ٹائیگر نے چوہان اور صدیقی کو بھی ان ڈرمز سے رہائی دلائی۔

"تم نے کمال کر دیا ہے ٹائیگر ورنہ ہم تو سوچ رہے تھے کہ اس بار ہم برے پھنسے ہیں"...... صدیقی نے تحسین آمیز لہجے میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شکریہ۔ بس اچانک مجھے عکس نظر آگیا اس طرح بات بن گئی"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مائیک واپس آئے گا اس سے پہلے ہم نے اس جگہ پر قبضہ کرنا ہے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھیوں نے ظاہر ہے اس کی پیروی کرنی تھی۔ عمران نے دروازے کو کھولا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ ظاہر ہے ان کے تصور میں بھی نہ ہوگا کہ ڈرمز میں قید لوگ باہر آسکتے ہیں اس لئے انہوں نے دروازہ لاک کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی تھی۔ عمران نے سر دروازے سے باہر نکال کر جھانکا۔ یہ ایک راہداری تھی جو آگے جا کر ایک اور راہداری میں مل جاتی تھی۔

"آؤ"...... عمران نے مڑ کر آہستہ سے کہا اور پھر وہ اس راہداری میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ دوسری راہداری کے پاس پہنچ کر وہ رک گئے۔ عمران چونکہ سب سے آگے تھا اس لئے اس نے ایک بار سر باہر نکال کر دیکھا اور اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی کیونکہ

زدہ تھا جس کے سامنے صحن تھا اور سائیڈ میں پورچ اور سامنے پھاٹک نظر آرہا تھا جبکہ پورچ میں ایک کار موجود تھی اور برآمدے کے ایک کمرے میں روشنی نظر آرہی تھی۔ ابھی عمران جائزہ لے ہی رہا تھا کہ پھاٹک کے باہر سے کار کے ہارن کی آواز سنائی دی تو عمران نے تیزی سے سر ذرا سا پیچھے کر لیا۔ چند لمحوں بعد اسے مارتھر تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے سے اتر کر پھاٹک کی طرف بڑھتا دکھائی دیا۔ چونکہ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ڈرمز کی قید سے آزاد ہو سکتے ہیں اس لئے وہ بڑے مطمئن انداز میں چلتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔

"پورچ اور برآمدے کے ستونوں کے پیچھے اس انداز میں چھپ جاؤ کہ آنے والوں کو کور کیا جا سکے"...... عمران نے آہستہ سے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور دوسرے لمحے وہ پنجوں کے بل دوڑتا ہوا راہداری سے نکل کر ایک چوڑے ستون کی اوٹ میں ہو گیا۔ اس کے پیچھے ٹائیگر، چوہان اور صدیقی بھی اسی طرح مختلف ستونوں میں ہو گئے۔ اس دوران مارتھر نے پھاٹک کھول دیا تھا اور پھر ایک سرخ رنگ کی ویگن اندر داخل ہوئی اور پورچ میں کھڑی کار کے پیچھے آ کر رک گئی۔ ویگن کے رکتے ہی اس کی ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھلا اور مائیک تیزی سے نیچے اتر آیا۔ مارتھر اس دوران پھاٹک بند کر کے واپس پورچ کی طرف آرہا تھا۔

"ویگن میں ایک عورت اور تین ایکریمی مرد موجود ہیں۔ یہ بھی

بے ہوش ہیں انہیں بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرح ڈرمز میں قید کر دو۔ میرا خیال ہے کہ یہ بھی ان کے ساتھی ہی ہیں۔ میں چیف کو کال کر کے صورت حال بتا دوں ہو سکتا ہے کہ وہ خود یہاں آ کر ان سے پوچھ گچھ کرنے کا فیصلہ کریں"...... مائیک نے مارتھ سے کہا اور خود تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ برآمدے میں چڑھ کر اس کمرے کے کھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا جس میں سے مارتھ باہر آیا تھا جبکہ مارتھ نے ویگن کا عقبی دروازہ کھولا اور پھر اس نے اندر موجود ایک بے ہوش لڑکی کو گھسیٹ کر اپنے کاندھے پر ڈالا اور تیزی سے برآمدے کی طرف بڑھنے لگا۔ عمران اس لڑکی کو دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ جولیا ہے۔ اس کا اندازہ درست ثابت ہوا تھا۔ مارتھ جولیا کو اٹھائے جیسے ہی اس ستون کی سائیڈ سے گزر کر آگے بڑھا جس کے پیچھے عمران چھپا ہوا تھا کہ اس کا رخ اس راہداری کی طرف تھا جس میں ڈرمز والا کمرہ تھا جبکہ مائیک اس کمرے میں جا چکا تھا جس سے مارتھ باہر آیا تھا۔ عمران نے ستون کی اوٹ سے نکل کر اپنے ساتھیوں کو ہاتھ ہلا کر مخصوص اشارہ کیا اور پھر تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں مائیک گیا تھا جبکہ چوہان اور صدیقی دونوں تیزی سے اپنی اپنی اوٹوں سے نکلے اور دبے پاؤں اس راہداری کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ عمران نے دروازے کی سائیڈ پر جا کر دیوار سے پشت لگا لی۔ اندر مائیک کی آواز سنائی دے رہی تھی وہ شاید فون پر بات کر رہا تھا۔

ٹرانسکی پوائنٹ سے بول رہا ہوں چیف۔ مجھے یقین ہے کہ عمران سمیت پوری سیکرٹ سروس اس وقت ہمارے قبضے میں آ چکی ہے"...... مائیک کی آواز سنائی دی۔

"چیف عمران اور اس کے تین ساتھی اصل شکلوں میں یہاں آئے ہیں۔ مجھے جب رپورٹ ملی تو میں نے شرمین کو حکم دے دیا کہ وہ انہیں ہوٹل سے اغوا کر کے ٹرانسکی پوائنٹ پر پہنچا دے۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ میں نے ٹرانسکی پوائنٹ کے انچارج مارتھ کو کہہ دیا کہ وہ انہیں ڈرمز میں قید کر دے تاکہ یہ کسی صورت بھی آزاد نہ ہو سکیں۔ ویسے بھی وہ بے ہوش تھے۔ پھر شرمین کی رپورٹ مجھے ملی کہ حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے اور اس کے ساتھ ہی مارتھ نے بھی رپورٹ دی کہ ان چاروں کو بے ہوشی کے عالم میں ڈرمز میں قید کر دیا گیا ہے تو میں وہاں گیا تاکہ اس عمران سے پوچھ گچھ کی جا سکے"...... مائیک نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"چیف۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے اصل شکلوں اور اصل ناموں سے ناراک آنے پر میں سمجھ گیا کہ انہوں نے ڈارک آئی کو اٹھانے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کی ہے۔ یقیناً وہ دو گروپوں کی صورت میں یہاں آئے ہوں گے۔ عمران اور اس کے ساتھی ڈارک آئی کو الجھائیں گے جبکہ دوسرا گروپ سپیشل لیبارٹری سے فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اس لئے میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو فوری طور پر ہلاک کرنے کی بجائے انہیں بے ہوش

کرا کر ٹرانسکی پوائنٹ پر ڈرمز میں قید کرا دیا۔ پھر میں وہاں گیا تو میں ابھی ان سے بات کر ہی رہا تھا کہ مجھے ڈیوک کی کال ملی۔ اس نے بتایا کہ پیٹر نے اپنے مخصوص ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی ہے کہ اس کی رہائش گاہ پر ایک عورت سمیت تین ایکریمی آئے اور انہوں نے اسے اور اس کی بیوی ماریا کو جو لیبارٹری انچارج ڈاکٹر براؤن کی بیٹی ہے کو بے ہوش کر کے رسیوں سے باندھ دیا۔ پھر اسے ہوش میں لایا گیا اور اس پر تشدد کر کے ان سے سپیشل لیبارٹری اور اس کے راستے کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے لگے۔ اس دوران پیٹر نے رسیاں کھول لیں اور دوڑ کر وہ کمرے سے باہر نکلا اور ساتھ ہی دوسرے کمرے سے ہوتا ہوا خفیہ تہہ خانے میں پہنچ گیا جہاں اس نے باقاعدہ خفیہ نظام قائم کر رکھا تھا۔ یہ لوگ اسے ڈھونڈنے کے لئے ایک کمرے سے باہر نکلے تو اس نے خفیہ راستہ کھول کر اپنی بیوی کو بھی وہاں سے اٹھا کر تہہ خانے میں ڈالا اور ڈیوک کو کال کی۔ پھر اس نے تہہ خانے میں موجود چیکنگ مشین کے ذریعے انہیں رہائش گاہ سے نکل کر کالونی کی پارکنگ کی طرف جاتے دیکھا۔ یہ پارکنگ اس کی چیکنگ مشین کی رینج میں تھی۔ اس نے کار کے نمبر چیک کر لئے اور ڈیوک کو جو اس کی کال پر اپنے ساتھیوں سمیت آ رہا تھا ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے کر کار کے بارے میں تفصیل بتا دی۔ ڈیوک اپنے ساتھیوں سمیت اس کار کی تلاش میں لگ گئے اور پھر انہوں نے یہ کار جارج کالونی میں جاتے ہوئے چیک کر لی۔ یہ لوگ کار سمیت

جارج کالونی کی ایک کوٹھی میں چلے گئے۔ ڈیوک نے فوراً ہی اس کوٹھی کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی اور پھر وہ اندر گئے تو وہاں ایک عورت سمیت تین مرد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اس نے وہاں سے مجھے کال کیا تو میں سمجھ گیا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا دوسرا گروپ ہو گا۔ چنانچہ میں خود وہاں گیا اور پھر میں نے اپنے پاس موجود میک اپ واشر کی مدد سے ان کے میک اپ چیک کئے لیکن ان کے میک اپ صاف نہ ہو سکے۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ ان کی تفصیلی چیکنگ کی جائے۔ چنانچہ میں ان چاروں کو ایک ویگن میں ڈال کر ٹرانسکی پوائنٹ پر لے آیا ہوں۔ اب مارتھر انہیں ڈرمز میں بند کر رہا ہے اور میں آپ کو کال کر رہا ہوں۔ میں نے اس لئے کال کی ہے کہ ہو سکتا ہے کہ آپ خود ان لوگوں سے پوچھ گچھ کریں"...... مائیک نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف میں ان سے پوچھ گچھ کر کے انہیں گولیوں سے اڑا دوں گا۔ ویسے مجھے سو فیصد یقین ہے کہ یہ دوسرا گروپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہی ہے کیونکہ وہ بھی پیٹر سے سپیشل لیبارٹری کا راستہ معلوم کر رہے تھے"...... مائیک نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا۔

"اوکے چیف۔ میں آپ کو چیکنگ کے بعد حتمی رپورٹ دوں گا"۔ مائیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔ اس دوران صدیقی اور چوہان واپس آ کر عمران کے عقب

میں اس کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے تھے جبکہ ٹائیگر اب بھی اوٹ میں موجود تھا تاکہ کسی بھی ممکنہ صورت حال میں وہ کوئی کارروائی کر سکے۔ جولیا کے دوسرے ساتھی ابھی تک ویگن میں ہی موجود تھے۔ دوسرے لمحے مائیک تیزی سے کمرے سے باہر نکلا ہی تھا کہ یکلخت عمران اس پر جھپٹ پڑا اور اسی لمحے مائیک چیختا ہوا ہوا میں بلند ہو کر ایک دھماکے سے نیچے گرا اور نیچے گر کر اس نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم ساکت ہو گیا۔ عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ کر سر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو مائیک کا تیزی سے بگڑتا ہوا چہرہ نارمل ہونے لگ گیا اور عمران نے ہاتھ ہٹا کر اس کی جیبوں کی تلاشی شروع کر دی کیونکہ اسے یقین تھا کہ وہ اپنے آدمی ڈیوک سے لازماً جولیا اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کرنے والی گیس کا اینٹی لے کر آیا ہو گا اور چند لمحوں بعد اس نے اس کی جیب سے ایک بوتل برآمد کر لی۔ یہ واقعی اینٹی گیس کی بوتل تھی۔ ٹائیگر بھی اس دوران اوٹ سے باہر آ چکا تھا۔

"مارتھر کا کیا کیا ہے"...... عمران نے مڑ کر چوہان اور صدیقی سے پوچھا۔

"اسے ہم نے درمیان میں ہی چھاپ لیا تھا۔ چوہان نے جولیا کو اٹھا لیا جبکہ میں نے اسے بے ہوش کر دیا ہے کیونکہ وہ اندر پہنچ جاتا تو ڈرمز خالی دیکھ کر چونکا ہو سکتا تھا"...... صدیقی نے کہا۔

"ٹھیک ہے اب اسے اٹھا کر اندر لے جاؤ اور ان دونوں کو ڈرمز میں قید کر دو۔ میں ٹائیگر کے ساتھ ویگن میں موجود باقی ساتھیوں کو ہوش میں لے آتا ہوں"...... عمران نے کہا اور مڑ کر پورچ کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر بھی اس کے ساتھ تھا۔ ویگن کے اندر صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"یہ شیشی لو اور اوپر جا کر ان کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر نے عمران کے ہاتھ سے شیشی لی اور ویگن پر چڑھ گیا۔ پھر اس نے باری باری ان تینوں کی ناک سے شیشی کا ڈھکن ہٹا کر اس کا دہانہ لگایا اور پھر شیشی بند کر کے وہ ویگن سے نیچے اتر آیا۔

"جب یہ ہوش میں آ جائیں تو انہیں اندر لے آنا۔ میں اس دوران جولیا کو ہوش میں لے آؤں"...... عمران نے ٹائیگر کے ہاتھ سے شیشی لیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے سے ہو کر اس راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا جہاں ڈرمز والا کمرہ تھا۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو صدیقی اور چوہان مارتھر اور مائیک دونوں کو ڈرمز میں بند کر چکے تھے جبکہ جولیا ایک طرف فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شیشی کا ڈھکن ہٹایا اور جھک کر شیشی کا دہانہ جولیا کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی دیر بعد جولیا کے

جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور پھر جیسے ہی اس کی آنکھیں کھلیں وہ لاشعوری طور پر اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"تم۔ تم عمران۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ"...... جولیا نے سامنے موجود عمران کو دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پھر اس نے چوہان اور صدیقی کے ساتھ ساتھ ڈرمز میں قید مارتھر اور مائیک کو دیکھا تو اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"یہ سب کیا ہے۔ ہم کہاں ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ایک منٹ صبر کرو ابھی تمہارے ساتھی آ رہے ہیں پھر اکٹھے بات ہو گی"...... عمران نے سرد اور سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اسی لمحے دروازے سے صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر اندر داخل ہوا۔ ان کے پیچھے ٹائیگر تھا۔ ان تینوں کے چہروں پر بھی انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"عمران صاحب یہ سب کیا ہے۔ ہم تو"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے افسوس ہے صفدر کہ تم چار افراد ایک آدمی پیٹر کو کور نہ کر سکے اور پھر جب وہ وہاں کوٹھی میں چھپ گیا تو تم نے اسے تلاش کرنے کی بجائے وہاں سے فرار ہونے کا سوچا۔ وہ قوم جنات سے تعلق نہ رکھتا تھا کہ اچانک غائب ہو گیا تھا"...... عمران نے انتہائی

سرد لہجے میں کہا۔

"آپ کو یہ سب کیسے معلوم ہوا۔ ہم نے چونکہ پیٹر سے پوچھ گچھ کر لی تھی اور سپیشل لیبارٹری کے راستے اور اندرونی تفصیلات کا بھی ہمیں علم ہو گیا تھا اس لئے ہم نے وہاں رک کر مزید وقت ضائع کرنا مناسب نہ سمجھا۔ ہمارا ارادہ تھا کہ ہم آج رات ہی سپیشل لیبارٹری پر ریڈ کر کے وہاں سے فارمولا اڑا لیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"لیکن اس کی بجائے کہ تم سپیشل لیبارٹری پر ریڈ کرتے ڈارک آئی نے تم پر ریڈ کر دیا اور تم پکے ہوئے پھلوں کی طرح ان کی جھولی میں جا گرے"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"ہمیں نہیں معلوم کہ وہ لوگ ہم تک کیسے پہنچے حالانکہ ہم راستے میں اپنی نگرانی کو باقاعدہ چیک کرتے رہے تھے اور ہماری رہائش گاہ کے بارے میں انہیں معلوم نہ تھا لیکن آپ کو کیسے یہ سب کچھ معلوم ہو گیا اور یہاں آپ کیسے پہنچ گئے"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو تمہیں سپیشل لیبارٹری کا راستہ اور اندرونی تفصیلات کا علم ہو گیا ہے۔ ویری گڈ۔ پھر تو تم نے واقعی کام کیا ہے"...... اس بار عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم تو ہم سے اس طرح پیش آ رہے تھے جیسے ہم تمہارے ملازم ہیں۔ کیوں"...... جولیا جو خاموش کھڑی ہونٹ چبا رہی تھی عمران کے نرم لہجے میں بات کرتے ہی اس پر چڑھ دوڑی۔

"ارے ارے۔ اس قدر غصے کی ضرورت نہیں۔ میں نے سوچا کہ کچھ رعب ہی ڈال لوں شاید جو کام منت سماجت سے نہیں ہوا رعب سے ہو جائے لیکن میں نے اس لئے ارادہ بدل دیا کہ تنویر کا چہرہ سرخ ہوتا جا رہا تھا اور مجھے خطرہ لاحق ہو گیا کہ اگر میں نے رعب ڈالنا بند نہ کیا تو تنویر کو ہائی بلڈ پریشر کا دورہ پڑ جائے گا اور اس طرح میں اپنے اکلوتے رقیب سے بھی ہاتھ دھو بیٹھوں گا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ تمہیں گولی مار دوں۔ تم مس جولیا پر اس طرح رعب ڈال رہے تھے جیسے تم کوئی توپ قسم کی چیز ہو"۔ تنویر نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آج کل بیچاری توپوں کو کون پوچھتا ہے۔ یہ میزائلوں کا دور ہے اور سن میزائل توپ سے طاقتور میزائل ہوتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"سن میزائل۔ کیا مطلب"..... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"تنویر روشنی کو کہتے ہیں اور روشنی کا منبع سورج یعنی سن ہے اس لئے تنویر سن میزائل کا روپ دھار سکتا ہے"..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو اس بار صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"سن کا ایک مطلب بیٹا بھی ہوتا ہے"۔ صفدر نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تم واقعی مجھے گولی مروانا چاہتے ہو۔ بہرحال شکر کرو کہ یہاں

حالات مختلف تھے ورنہ اس مائیک نے تمہیں ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ یہاں کیسے پہنچ گئے اور یہ مائیک کون ہے اور کس طرح آپ نے یہ سیٹ اپ تیار کیا ہے"..... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے ہوٹل میں بے ہوش ہونے یہاں ہوش میں آنے اور پھر مائیک اور مارتھر کے آنے پر مائیک کو کال ملنے اور ان کے واپس جانے، ٹائیگر کے ڈرم کو کھولنے سے لے کر باہر جانے پھر ویگن کی آمد اور مائیک کی اپنے چیف کو کال کرنے سے لے کر انہیں ہوش میں لانے کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ مائیک ڈراک آئی کا اہم آدمی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں اور اب میں سوچ رہا ہوں کہ اس مائیک سے پوچھ گچھ مکمل کر کے اس لیبارٹری سے وہ فارمولا حاصل کیا جائے کہ ہمیں لیبارٹری میں جانا ہی نہ پڑے"..... عمران نے کہا۔

"اوہ تو آپ لیبارٹری میں مائیک کی آواز میں کال کر کے انہیں فارمولا بھجوانے کا کہیں گے"..... اس بار خاموش کھڑے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ میرا خیال تو یہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس طرح کام بن جائے گا"..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب آپ نے بتایا ہے کہ مائیک نے کسی چیف سے

فون پر بات چیت کی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اسی سے تو مجھے معلوم ہوا کہ تم لوگ کس طرح اس کے ہتھے چڑھے ہو"...... عمران نے کہا۔

"یہ چیف یقیناً ڈارک آئی کا چیف ہو گا اگر آپ کسی طرح اسے یہاں بلا لیں تو پھر اس کے ذریعے واقعی لیبارٹری سے فارمولا آسانی سے حاصل کیا جا سکتا ہے ورنہ شاید اس چیف ایجنٹ کے کہنے سے فارمولا باہر نہ آئے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"گڈ شو۔ یہ واقعی درست ہے۔ ٹھیک ہے پہلے اس مائیک سے دو باتیں ہو جائیں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ چوہان کی طرف مڑ گیا۔

"چوہان اس مائیک کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو چوہان تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ڈرم کے سامنے کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر مائیک کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے اچھی طرح بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب مائیک کے چہرے کے عضلات نے پھڑکنا شروع کر دیا تو چوہان نے ہاتھ ہٹا لئے اور اس کے ساتھ ہی مائیک نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور چوہان پیچھے ہٹ گیا۔ مائیک کا جسم چونکہ ڈرم کے اندر تھا اس لئے اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نظر نہ آ سکتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ چوہان نے اس وقت تک دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند رکھا تھا جب تک حرکت کے تاثرات جسم کے بعد اس

کے چہرے تک نہ پہنچ گئے اور یہی وجہ تھی کہ ہاتھ ہٹتے ہی فوراً مائیک کی آنکھیں کھل گئی تھیں۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ اوہ۔ مگر تم۔ تم تو ڈرمز میں بند تھے۔ تم تو آزاد ہو ہی نہیں سکتے تھے"...... مائیک نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ڈارک آئی کے چیف ایجنٹ ہو مائیک اور ڈارک آئی سرکاری تنظیم ہے اس لئے لامحالہ تم انتہائی تربیت یافتہ ہو گے اور ڈارک آئی میں تمہارے کارنامے بھی سنہری حروف سے لکھے جا رہے ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا مشن دیا گیا ہے اس لئے تمہیں تو اس قدر حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بات درست ہے کہ یہ ڈرمز تم نے واقعی اس انداز میں بنائے ہیں کہ ان میں بند آدمی کسی صورت بھی نہ حرکت کر سکتا ہے اور نہ اپنے آپ کو آزاد کر سکتا ہے اور ان ڈرمز سے منسلک تار جس مشین میں جا رہی ہے اس مشین کو دیکھ کر مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ ان ڈرمز میں انتہائی طاقتور الیکٹرک کرنٹ اس انداز میں چھوڑا جا سکتا ہے کہ ڈرمز میں بند آدمی مر بھی نہ سکے اور سب کچھ بتانے پر بھی مجبور ہو جائے۔ البتہ اس کے کھلنے اور بند ہونے کی تکنیک بڑی آسان رکھی گئی ہے۔ میرے ایک ساتھی کی پشت پر بھی خفیہ آنکھیں ہیں اس لئے اس نے بٹن بھی دیکھ لیا اور پھر ان خفیہ آنکھوں کی مدد سے اس نے یہ بٹن پریس بھی کر دیا اور اس طرح وہ آزاد ہو گیا اور اس

کے بعد ہمارے آزاد ہونے میں کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہی ہے۔ اگر تمہاری پشت پر بھی طاقتور خفیہ آنکھیں موجود ہیں تو تم بھی انہیں استعمال کر سکتے ہو۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مائیک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اب اس کے چہرے پر حیرت کی بجائے سنجیدگی نظر آ رہی تھی۔ ظاہر ہے وہ اب ذہنی طور پر ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گیا تھا۔

"ٹھیک ہے جس انداز میں تم آزاد ہوئے ہو اس سے تو یہی سمجھا جا سکتا ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ درست ہے لیکن تم اب کیا چاہتے ہو"...... مائیک نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں گانا تو آتا ہی ہوگا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"گانا۔ کیا مطلب"...... مائیک نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گانے کا مطلب گانا ہی ہوتا ہے۔ چلو گانا نہیں آتا تو گنگنانا تو بہرحال ضرور آتا ہوگا کیونکہ ہر نوجوان غسل خانے میں ضرور گنگناتا ہے اور تم بھی ماشاء اللہ نوجوان ہی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تم کس قسم کی باتیں کر رہے ہو۔ میری سمجھ میں تو تمہاری باتیں نہیں آ رہی ہیں۔ پہلے بھی تم جب ڈرم میں قید تھے تو تم نے

ایسی ہی باتیں کی تھیں"...... مائیک نے کہا۔

"اس وقت میں نے رونے کی باتیں کی تھیں اب گانے کی کر رہا ہوں کیونکہ یہی دو چیزیں انسان کے موڈ کا پتہ دیتی ہیں اور دانشور کہتے ہیں کہ گانا اور رونا ہر شخص کو آتا ہے۔ میں نے تم سے گانے کے بارے میں اس لئے پوچھا ہے کہ تم نے مجھ سے سوال کیا ہے کہ میں کیا چاہتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ تم ڈرم میں قید ہونے کے باوجود گانا گانے والے موڈ میں رہو"...... عمران نے جواب دیا۔

"میرے خیال میں ہم سب کو یہاں رہنے کی بجائے باہر کا خیال رکھنا چاہئے"...... اچانک صفدر نے کہا۔

"ہاں مس مارگریٹ، ٹونی اور میں کافی ہیں۔ یہاں یقیناً اسلحہ بھی موجود ہوگا اور ہاں تم نے مائیک کی تلاشی تو لی ہوگی"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس کی جیب سے ایک مشین پسٹل اور ایک موبائل فون ملا ہے"...... صفدر نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے مائیک والے ڈرم کے قریب فرش پر پڑی ہوئی دونوں چیزیں اٹھا کر عمران کو دے دیں اور پھر سوائے جولیا اور تنویر کے باقی ساتھی کمرے سے باہر چلے گئے۔

"مسٹر مائیک اب تم سے کوئی بات تو چھپی نہیں رہ گئی اور تم نے واقعی انتہائی ذہانت کا مظاہرہ کیا ہے کہ ہمارے اصل شکلوں اور اصل ناموں کے ساتھ یہاں آنے پر سمجھ گئے کہ یہ سب کچھ ڈارک آئی

کو اٹھانے کے لئے ہے اور دوسرا گروپ سپیشل لیبارٹری سے فارمولا اڑانے کا کام کرے گا اور یہ بھی درست ہے کہ تمہارے آدمی دوسرے گروپ تک آسانی سے پہنچ بھی گئے اور اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دونوں گروپ یہاں موجود ہیں اس لئے اب تم لگی لپٹی رکھے بغیر تمہیں بتا دوں کہ ہمیں ڈارک آئی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ہمیں پاکیشیائی نژاد ڈاکٹر افتخار کا وہ فارمولا چاہئے جس سے ٹی ایس میزائل بنایا جا رہا ہے"...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا کسی فارمولے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ فارمولا لیبارٹری کے سائنس دانوں کے پاس ہو گا"...... مائیک نے جواب دیا۔

"تمام لیبارٹریوں کے تحفظ کا ٹاسک ڈارک آئی کے پاس ہے اور تم ڈارک آئی کے چیف ایجنٹ ہو اس لئے اگر تم سائنس دان کو حکم دو تو وہ فارمولا لیبارٹری سے باہر آ کر خود پہنچا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ میں تو کیا ڈارک آئی کا چیف بھی اگر اسے حکم دے تب بھی فارمولا لیبارٹری سے باہر نہیں آ سکتا کیونکہ ڈارک آئی کا کام صرف بیرونی حفاظت ہے۔ لیبارٹری کے اندرونی معاملات سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے کہ لیبارٹری میں کیا ہوتا ہے اور کس طرح ہوتا ہے"...... مائیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم لیبارٹری کے راستے کے بارے میں بھی جانتے ہو گے اور اندرونی تفصیلات کا بھی تمہیں علم ہو گا۔ چلو وہی بتا دو باقی کام ہم کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"تمہارا نام یقیناً علی عمران ہے۔ تو علی عمران وری سوری میں تو کیا کبھی چیف بھی کسی لیبارٹری کے اندر نہیں گیا اور نہ ہی ڈارک آئی کو ایسا کرنے کی اجازت ہے"...... مائیک نے جواب دیا۔

"چیف کا نام کرنل فوسٹر ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... مائیک نے جواب دیا۔

"لیبارٹری کا انچارج کون ہے"...... عمران نے دوسرا سوال کیا۔

"ڈاکٹر براؤن"...... مائیک نے جواب دیا۔

"تم نے کنگو مشین فیکٹری کے فورمین سے ملنے والی مائیکرو فلم کو کس سائنس دان سے چیک کرایا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر براؤن سے۔ وہی اس کے انچارج ہیں"...... مائیک نے جواب دیا۔

"کس طرح۔ کیا ڈاکٹر براؤن باہر آئے تھے یا تمہارا کوئی آدمی اندر گیا تھا"...... عمران نے کہا تو مائیک بے اختیار چونک پڑا۔

"نہ میں اندر گیا اور نہ میرا کوئی آدمی۔ یہ کام ہیٹر نے کیا ہے۔ وہ لیبارٹری کی بیرونی سیکورٹی کا انچارج ہے اور ڈاکٹر براؤن کا داماد بھی ہے۔ وہی ہیٹر جس سے تمہارے آدمی جا ٹکرائے تھے۔ وہ ڈارک آئی کا بھی آدمی ہے۔ میں نے مائیکرو فلم اسے دی وہ اسے لے کر ڈاکٹر براؤن کے پاس گیا اور پھر تجزیاتی رپورٹ لے کر واپس آ گیا"...... مائیک نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم سے زیادہ اہمیت اس پیٹر کی ہے اوکے پھر تو ہمیں پیٹر کو تلاش کرنا پڑے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ اب تمہیں نہیں مل سکتا۔ چونکہ اس پر حملہ ہوا ہے اس لئے وہ ڈارک آئی کے اصول کے مطابق انڈر گراؤنڈ ہو چکا ہے"۔ مائیکل نے جواب دیا۔

"تم چونکہ چیف ایجنٹ ہو اس لئے تمہیں تو بہرحال اس کی پناہ گاہ کا علم ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ صرف چیف کو علم ہوتا ہے مجھے نہیں معلوم"۔ مائیکل نے جواب دیا۔

"چیف کا کیا نمبر ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... مائیکل نے چونک کر پوچھا۔

"تمہارے چیف کی آواز بے حد خوبصورت ہے۔ بالکل مرغ روسٹ کرنے والی مشین جیسی اور روسٹ مرغ میری کمزوری ہے اس لئے مجھے اس مشین کی آواز بھی پسند ہے اور چیف کا نام بھی کرنل فوسٹر"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ میں اصول کے تحت وہ نمبر نہیں بتا سکتا"...... مائیکل نے جواب دیا۔

"تو پھر میں بھی اصول پر عمل شروع کر دوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"...... مائیکل نے چونک کر کہا۔

"اصول کے مطابق تو مجھے تمہیں گولی مار دینی چاہئے کیونکہ تم نے بھی بہرحال یہی کام کرنا تھا لیکن میں نے سوچا تھا کہ تم چونکہ ایک سرکاری تنظیم کے چیف ایجنٹ ہو اس لئے تمہارے ساتھ اصول کے مطابق کام نہ کیا جائے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم چیف سے کیا بات کرو گے"...... مائیکل نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"پہلے موسم کا حال ڈسکس ہو گا پھر اپنا تعارف کراؤں گا اس کے بعد اس سے پوچھوں گا کہ پیٹر صاحب کس پناہ گاہ میں موجود ہیں تاکہ ان سے ملاقات ہو سکے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بتا دیتا ہوں"...... مائیکل نے کہا۔ اس کی آنکھوں میں اچانک چمک سی آ گئی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نمبر بتا دیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ مائیکل کی آنکھوں میں ابھر آنے والی چمک کو دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ مائیکل نے کیوں نمبر بتا دیا ہے۔ ظاہر ہے وہ پہلے چیف کو یہ بتا چکا ہے کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس پوائنٹ پر قید کر رکھا ہے اس لئے اب جب عمران اس سے بات کرے گا تو چیف سمجھ جائے گا کہ پوزیشن تبدیل ہو گئی ہے اور لامحالہ وہ ڈارک آئی کے کسی گروپ کو یہاں بھیج کر ان کا خاتمہ کرا دے گا اور مائیکل اور ماتھر بھی رہا ہو

جائیں گے۔

"ٹونی مائیکل بولتے بولتے یقیناً تھک گیا ہو گا اس لئے اس کی زبان کو آرام کرنے کا موقع ملنا چاہئے۔ اس کے منہ میں رومال ٹھونس دو"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو تنویر نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر جیب سے ایک رومال نکال کر وہ تیزی سے مائیکل کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ۔ یہ کیوں کر رہے ہو"...... مائیکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن تنویر نے اسے مزید بولنے کا موقع نہ دیا اور اس کے جبڑے ایک ہاتھ سے بھینچ کر اس نے اس کا منہ کھولا اور رومال اس کے منہ میں ٹھونس دیا اور پھر وہ پیچھے ہٹ گیا۔ عمران نے وہ موبائل فون جیب سے نکالا جو صفدر نے اسے دیا تھا اور جو مائیکل کی جیب سے نکلا تھا اور اسے آن کر کے اس نے تیزی سے اس پر وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں چیف"...... عمران نے مائیکل کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو مائیکل کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ کیا ہوا۔ تم نے کافی دیر سے کوئی رپورٹ نہیں دی۔ ختم کر دیا ہے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو یا نہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیف اس علی عمران سے ایک حیرت انگیز بات کا پتہ چلا ہے اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے اور اس نے بتایا کہ لیبارٹری انچارج ڈاکٹر براؤن سے انہوں نے فارمولے کے بارے میں سودے بازی کر لی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ بکواس کر رہا ہے۔ ڈاکٹر براؤن تو کسی سائنسی میٹنگ کے سلسلے میں ملک سے باہر ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اسی بات پر تو مجھے شک ہوا ہے چیف۔ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر براؤن اسی چکر میں باہر گیا ہو۔ وہ فارمولا بھی ساتھ لے گیا ہو"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر براؤن انتہائی ذمہ دار آدمی ہے لیکن تم اگر خود اطمینان چاہتے ہو تو ڈاکٹر الفریڈ سے خود ہی بات کر لو۔ اسے سب کچھ معلوم ہو گا اور ستو زیادہ چکر میں مت پڑو۔ ان سب کا فوری خاتمہ کر دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں نے ڈاکٹر الفریڈ سے بات کرنے کی کوشش کی ہے چیف لیکن اس سے رابطہ ہی نہیں ہو رہا۔ میں سمجھا کہ شاید آپ نے حفاظتی انتظامات کے تحت انہیں باہر سے رابطہ کرنے سے منع کر دیا ہو"...... عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے تو انہیں ایسی کوئی ہدایت نہیں کی اور نہ اس کی ضرورت تھی۔ ٹھہرو میں خود بات کر کے تمہیں کال کرتا

ہوں۔ تم اپنے موبائل فون سے بات کر رہے ہو یا پوائنٹ کے فون سے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"موبائل فون سے چیف"...... عمران نے کہا۔

"او کے میں ابھی تمہیں بتاتا ہوں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون آف کر دیا۔

"اب اس کے منہ سے رومال نکال لو"..... عمران نے تنویر سے کہا تو تنویر نے آگے بڑھ کر مائیک کے منہ سے رومال کھینچ لیا اور مائیک نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

"تمہارے چیف کے مطابق تو تمہارا رابطہ لیبارٹری کے سائنس دانوں سے ہے جبکہ تم انکار کر رہے تھے"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"فون پر رابطے کا یہ مطلب تو نہیں ہوتا کہ میں وہاں آتا جاتا رہتا ہوں لیکن تم نے میری آواز اور لہجے کی اس قدر کامیاب نقل کیسے کر لی کہ چیف بھی نہیں پہچان سکا"..... مائیک نے کہا۔

"اب تم مجھے ڈاکٹر الفریڈ کا نمبر بتا دو"..... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں معلوم"..... مائیک نے جواب دیا۔

"او کے پھر بے اصولی ختم اور اصول و ضوابط کی پابندی شروع"..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے وہ مشین پسٹل نکال لیا جو مائیک کی جیب سے نکلا تھا اور جسے

صفدر نے موبائل فون کے ساتھ دیا تھا۔

"سنو۔ سنو۔ میں بتا دیتا ہوں"..... مائیک نے عمران کے چہرے پر چھا جانے والی سفاکی کو دیکھتے ہی کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیا۔ اسی لمحے موبائل فون پر کال آنا شروع ہو گئی۔

"کوئی اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دو"..... عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر نے تیزی سے آگے بڑھ کر مائیک کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ عمران نے موبائل فون آن کر کے اسے کان سے لگا لیا۔

"مائیک بول رہا ہوں"...... عمران نے مائیک کے لہجے میں کہا۔

"میں نے ڈاکٹر الفریڈ سے بات کی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ لیبارٹری میں تو تمہاری کوئی کال موصول نہیں ہوئی۔ تم نے کس نمبر پر کال کی تھی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ ظاہر ہے یہ کرنل فوسٹر ہی بول رہا تھا اور عمران نے وہی نمبر دوہرا دیا جو اس مائیک نے بتایا تھا۔

"نمبر تو ٹھیک ہے۔ کوئی گڑبڑ ہو گی۔ بہرحال میری ڈاکٹر الفریڈ سے بات ہوئی ہے۔ اس عمران نے تمہیں چکر دینے کی کوشش کی ہے۔ فارمولا لیبارٹری میں محفوظ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے چیف اب میں اسے ختم کر دیتا ہوں"..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ان سب کا خاتمہ کر کے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال

کر جلا کر راکھ کر دو تاکہ پاکیشیا کو معلوم ہی نہ ہو سکے کہ یہ لوگ کہاں غائب ہو گئے ہیں"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"یس چیف"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے موبائل فون آف کر دیا۔

"اب اس کے منہ میں رومال ڈال دو"...... عمران نے تنویر سے کہا جو مائیک کا منہ ہاتھ سے بند کئے کھڑا تھا اور تنویر نے ہاتھ ہٹایا اور ایک بار پھر اس نے مائیک کے جبڑے بھینچ کر اس کے منہ میں رومال ڈال دیا۔ عمران نے موبائل فون آن کیا اور مائیک کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سپیشل لیبارٹری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل فوسٹر چیف آف ڈارک آئی بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر الفریڈ سے بات کراؤ"...... عمران کے منہ سے اس بار کرنل فوسٹر کی آواز نکلی تو مائیک کے چہرے پر ایک بار پھر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ شاید اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ ایک شخص اس قدر جلد اور اس قدر تیزی سے مختلف آدمیوں کے لہجے اور آواز کی اس قدر کامیاب نقل کیسے کر لیتا ہے حالانکہ کسی کے لہجے اور آواز کی نقل کرنا خاصا دقت طلب کام ہوتا ہے۔

"ڈاکٹر الفریڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر الفریڈ پاکیشیا سیکرٹ سروس ٹی ایس میزائل کے اصل فارمولے کے حصول کے لئے ناراک پہنچی ہوئی ہے اور مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے پیٹر کی رہائش گاہ پر ریڈ کر کے پیٹر سے لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات حاصل کر لی ہیں۔ گو مجھے معلوم ہے کہ لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات بے حد قابل بھروسہ ہیں لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس ناممکن کو بھی ممکن بنا لیتی ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ نہ ہو جائے اس وقت تک فارمولا لیبارٹری میں نہیں رہنا چاہئے۔ اسے ڈارک آئی کی تحویل میں رہنا چاہئے اس لئے آپ میرے بھیجے ہوئے آدمی کو یہ فارمولا دے دیں اور حفظ ماتقدم کے طور پر کوڈ طے کر لیں تاکہ آپ کو اطمینان ہو جائے کہ فارمولا اصل آدمی کے حوالے کیا گیا ہے۔ ویسے وہ آپ کو ڈارک آئی کی طرف سے باقاعدہ رسید بھی جاری کر دے گا"...... عمران نے کرنل فوسٹر کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے افسوس ہے جناب کہ آپ ڈارک آئی کے چیف ہونے کے باوجود ایسی بات کر رہے ہیں۔ آپ کو تو اچھی طرح علم ہے کہ یہ بات طے شدہ ہے کہ کوئی بھی فارمولا کسی بھی دفاعی لیبارٹری سے سپیشل سیکرٹری ڈیفنس سر کارنک کو ذاتی طور پر ہی حوالے کیا جا سکتا ہے۔ آپ اگر فارمولا حاصل کرنا چاہتے ہیں تو قواعد و ضوابط کے مطابق سر کارنک کو ہمراہ لے کر تشریف لائیں اس کے بغیر ایسا ممکن

نہیں ہے" ..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن سرکارمک تو غیر ملکی دوسرے پر ہیں جبکہ فارمولے کو حقیقی خطرہ لاحق ہے" ..... عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"میں جناب اس بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں" ..... دوسری طرف سے معذرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون آف کر دیا کیونکہ اس کی کوشش ناکام ہو گئی تھی ورنہ اس کا خیال تھا کہ کرنل فوسٹر کے چکر میں وہ فارمولا حاصل کر کے مشن مکمل کر لے گا لیکن ظاہر ہے اب ایسا ناممکن ہو گیا تھا۔

"ٹونی مارتھر کو گولی مار دو اور مائیک کو ہاف آف کر دو اور باہر لے آؤ ہمیں اب فوری طور پر یہ جگہ چھوڑنی ہو گی" ..... عمران نے تنویر سے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جولیا جو اس ساری کارروائی کے درمیان خاموش رہی تھی اب بھی خاموشی سے عمران کے پیچھے چلتی ہوئی کمرے سے باہر آ گئی۔

"لیکن اب تم مائیک کو کہاں لے جاؤ گے۔ ہماری رہائش گاہ تو ان کی نظروں میں آ چکی ہے۔ اس سے ہمیں پوچھ گچھ کر لینی تھی" ۔ باہر آ کر جولیا نے کہا۔

"نہیں اب یہ جگہ خطرناک ہو چکی ہے۔ ڈاکٹر الفریڈ لامحالہ کرنل فوسٹر نہیں تو ڈیفنس کے کسی افسر کو فون کرے گا اس طرح بات کرنل فوسٹر تک پہنچ جائے گی اور وہ سمجھ جائے گا کہ کیا

کیا جا رہا ہے اور اسے معلوم ہے کہ ہم کہاں ہیں۔ جہاں تک جگہ کا تعلق ہے تو مائیک کو ہم فوری طور پر کسی بھی نو تعمیر ہونے والی کالونی کی کسی بھی خالی یا زیر تعمیر کوٹھی میں لے جا کر اس سے پوچھ گچھ کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد مزید لائحہ عمل بھی طے کیا جا سکتا ہے" ..... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی کرنل فوسٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل فوسٹر نے تیز لہجے میں کہا کیونکہ اس وقت وہ ایک اہم کام میں مصروف تھا اس لئے وہ اس وقت کال آنے سے ذہنی طور پر خاصا ڈسٹرب ہوا تھا۔

"چیف سپیشل سیکرٹری ڈیفنس سر کارمک آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے پی اے کا فون آیا ہے"...... دوسری طرف سے کرنل فوسٹر کے پی اے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو کرنل فوسٹر بے اختیار چونک پڑا۔

"کراؤ بات"...... کرنل فوسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا کیونکہ سپیشل سیکرٹری سر کارمک انتہائی بااختیار آفیسر تھے اور پورے ایکریمیا کے ڈیفنس کے انچارج تھے۔ وہ ڈیفنس سیکرٹری کے بھی چیف تھے۔ انہوں نے آج سے پہلے کبھی اس طرح براہ راست

بات نہ کی تھی کیونکہ انہیں جو بھی بات کرنی ہوتی تھی وہ سیکرٹری ڈیفنس کے ذریعے ہی کرتے تھے لیکن اب چونکہ براہ راست انہوں نے کال کی تھی اس لئے کرنل فوسٹر بے اختیار چونک پڑا تھا۔

"ہیلو کارمک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور انتہائی باوقار آواز سنائی دی۔

"یس کرنل فوسٹر بول رہا ہوں جناب"...... کرنل فوسٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل فوسٹر سیکرٹری ڈیفنس ملک سے باہر ہیں اس لئے مجھے آپ سے براہ راست بات کرنا پڑ رہی ہے۔ آپ نے سپیشل لیبارٹری کے قائم مقام انچارج ڈاکٹر الفریڈ کو براہ راست فون کر کے ان سے پی ایس میزائل کا فارمولا کیوں طلب کیا ہے جبکہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ حکومت کی طے شدہ پالیسی کے تحت کسی بھی دفاعی لیبارٹری سے کوئی بھی فارمولا اس وقت تک باہر نہیں آ سکتا جب تک میں خود وہاں جا کر فارمولا وصول نہ کروں اور آپ نے ڈاکٹر الفریڈ سے کہا کہ چونکہ میں غیر ملکی دورے پر ہوں اس لئے آپ ان سے براہ راست بات کر رہے ہیں حالانکہ یہ بات بھی غلط ہے۔ آخر آپ نے ایسا کیوں کیا ہے۔ آپ تو انتہائی ذمہ دار آفیسر ہیں"...... سر کارمک کے لہجے میں غصہ نمایاں طور پر جھلک رہا تھا اور کرنل فوسٹر کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"سر میں نے تو ڈاکٹر الفریڈ کو فون کر کے ان سے اتنا پوچھا تھا کہ

ڈاک آئی کے چیف ایجنٹ مائیک نے انہیں کال کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ان کی طرف سے کال اٹنڈ نہیں کی گئی۔ اس کی کیا وجہ ہے کیونکہ مائیک نے مجھے کال کر کے کہا تھا کہ اس نے لیبارٹری کال کرنے کی کوشش کی ہے اور وہاں سے کال اٹنڈ کی جا رہی جس پر میں نے کال کی تھی اور ڈاکٹر الفریڈ نے مجھے بتایا کہ ان کے فون تو درست ہیں اور کال آئی نہیں۔ بس اس سے زیادہ اور کوئی بات نہیں ہوئی"...... کرنل فوسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے ڈاکٹر الفریڈ نے بتایا ہے کہ پہلے آپ نے کال کر کے بات کی تھی لیکن پھر کچھ دیر بعد آپ نے دوبارہ کال کر کے وہ بات جو میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ چونکہ آپ جیسے اہم آدمی کی طرف سے تھی اس لئے ڈاکٹر الفریڈ نے سیکرٹری ڈیفنس کو کال کیا لیکن جب انہیں معلوم ہوا کہ وہ ملک سے باہر ہیں تو انہوں نے میرے بارے میں پوچھا جب انہیں بتایا گیا کہ میں ملک میں ہوں تو انہوں نے براہ راست کال کی"...... سرکارمک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ سر پھر یقیناً یہ دوسری کال پاکیشیا کے ایجنٹ علی عمران کی طرف سے ہو گی۔ اس دنیا میں وہی آدمی ایسا ہے جس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ فوری طور پر کسی کی آواز اور لہجے کی اس طرح نقل کر دیتا ہے کہ کوئی دوسرا پہچان ہی نہیں سکتا۔ میں نے بہرحال دوسری کال نہیں کی"...... کرنل فوسٹر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران۔ کیا مطلب۔ پاکیشیائی ایجنٹ کا سپیشل لیبارٹری کال کرنے کا کیا تعلق ہوا۔ کیا اسے الہام ہو گیا تھا کہ وہ آپ کی آواز میں کال کرے"...... سرکارمک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب آپ کے نوٹس میں نہیں ہے۔ اس فارمولے کے حصول کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں ناراک میں موجود ہے اور ڈارک آئی ان کے خلاف کام کر رہی ہے"...... کرنل فوسٹر نے جواب دیا۔

"اوہ تو یہ مسئلہ ہے۔ پھر تو آپ کو مزید محتاط ہونا چاہئے اور ایسے خطرناک ایجنٹوں کا فوری خاتمہ کرنا چاہئے"...... سرکارمک نے کہا۔

"یس سر۔ ڈارک آئی کام کر رہی ہے اور ہم جلد ہی ان کا خاتمہ کر دیں گے"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ کرنل فوسٹر نے لاشعوری انداز میں رسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر ابھر آنے والے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ ذہنی طور پر انتہائی پریشان ہو گیا ہے۔

"یہ کیا ہوا۔ کیا مطلب ہوا اس کا۔ وہ مائیک تو کہہ رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ڈرمز میں قید ہیں اور پھر وہ انہیں ہلاک کر رہا ہے۔ لیکن یہ۔ یہ سب کیا ہے اور کیسے ہو گیا"...... کرنل فوسٹر نے لاشعوری انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس

کے جسم نے یکلخت جھٹکا کھایا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ
عالم سے یکلخت باہر نکل آیا ہو۔ اس نے تیزی سے دوبارہ رسیور
اور اس کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اس نے تیزی سے نمبر
کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی
رہی لیکن کسی نے کال اٹنڈ نہ کی تو کرنل فوسٹر نے کریڈل دبایا
پھر ٹون آنے پر اس نے دوسرے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے
پہلے اس نے ٹرانسکی پوائنٹ کے فون کے نمبر پریس کئے تھے اور
اس نے مائیک کے موبائل فون کے نمبر پریس کئے تھے۔ اس بار
اٹنڈ کر لی گئی۔

"یس مائیک بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے مائیک کی
آواز سنائی دی۔

"مائیک تمہاری بیوی کی کال آئی ہے وہ تمہیں فوراً بلا رہی
ہے"۔ کرنل فوسٹر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"لیکن چیف اسے تو میرے موبائل نمبر کا علم ہے اس نے
کال کیوں نہیں کی"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں
کہا گیا۔

"بکواس مت کرو۔ اب مجھے معلوم ہو گیا کہ تم مائیک نہیں بلکہ
عمران بول رہے ہو کیونکہ مائیک نے تو شادی ہی نہیں کی اور
بات کی چیکنگ کے لئے میں نے اس انداز میں بات کی تھی۔
ہے مائیک اور کیا کیا ہے تم نے اس کے ساتھ"۔ کرنل فوسٹر

حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"تو اس میں اس طرح گلا پھاڑنے کی کیا ضرورت ہے کرنل
فوسٹر۔ مائیک صاحب بخیریت ہیں۔ آپ بے فکر رہیں"...... اس بار
بھری آواز اور لہجے میں جواب دیا گیا۔ انداز مضحکہ اڑانے والا تھا۔

"میں تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی بوٹیاں اڑا دوں گا۔ تم
نے ڈارک آئی کو کیا سمجھ رکھا ہے اب تک میں نے تمہارے خلاف
طاقت استعمال نہیں کی لیکن اب تم دیکھنا کہ تم کتنے سانس اور لے
سکو گے"...... کرنل فوسٹر نے غصے کی شدت سے حلق کے بل چیختے
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر اس طرح پٹخا
جیسے سارا غصہ فون پر ہی نکالنا چاہتا ہو۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے مائیک اور اس کا گروپ
سب ناکام ہو گئے ہیں۔ الٹا ان لوگوں نے انہیں قابو کر لیا ہے۔
نانسنس"...... کرنل فوسٹر نے تیز لہجے میں کہا اور ایک بار پھر رسیور
اٹھا کر اس نے اس بار فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کئے بغیر نمبر
پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی مؤدبانہ
آواز سنائی دی۔

"گلبرٹ سے میری بات کراؤ فوراً۔ جہاں بھی ہو۔ جلدی فوراً"۔
کرنل فوسٹر نے انتہائی تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
ایک بار پھر پہلے کی طرح رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کا چہرہ غصے کی

شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔ وہ اب مسلسل ہونٹ چبا رہا تھا۔ مٹھیاں بھینچ رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ یہیں بیٹھے بیٹھے ہاتھ بڑھا کر عمران کی گردن پکڑ کر مروڑ دے لیکن ظاہر ہے ایسا ممکن نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کرنل فوسٹر نے جھپٹ کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... کرنل فوسٹر نے اسی طرح تیز لہجے میں کہا۔

"گلبرٹ سے بات کیجئے"...... دوسری طرف سے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... کرنل فوسٹر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں گلبرٹ بول رہا ہوں چیف"...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔ لہجے سے معلوم ہو رہا تھا کہ بولنے والا نوجوان ہے۔

"گلبرٹ تم نے ٹرانسکی پوائنٹ دیکھا ہوا ہے۔ فوراً وہاں جاؤ۔ وہاں مائیک موجود تھا لیکن اب وہاں سے کوئی کال اٹنڈ نہیں کر رہا۔ تم وہاں جا کر حالات چیک کرو اور مجھے اطلاع دو"...... کرنل فوسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ سنو۔ اہم بات تو میں نے تمہیں بتائی ہی نہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس جس کا خاص ایجنٹ علی عمران ہے، مائیک اور اس کے گروپ نے گرفتار کر کے ٹرانسکی پوائنٹ پہنچایا تھا اور میں نے مائیک کو حکم دیا تھا کہ وہ انہیں ہلاک کر دے۔

وہاں سے کال اٹنڈ نہیں ہو رہی اس لئے تم اپنے ساتھ آدمی لے کر جاؤ اور پوری طرح محتاط رہنا ہو سکتا ہے کہ وہ گروپ ابھی تک وہیں موجود ہو۔ اگر ہو تو بلا دریغ ان پر فائر کھول دینا۔ میں انہیں ایک لمحے کے لئے بھی زندہ نہیں رہنے دینا چاہتا"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے فوراً رپورٹ دینا میں انتظار کروں گا"...... کرنل فوسٹر نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ پھر اس کے بعد وہ کرسی سے اٹھا اور دفتر کے عقبی کمرے میں پہنچ کر اس نے ایک الماری سے شراب کی ایک بوتل اور ایک گلاس اٹھایا اور دوبارہ اپنے آفس میں آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے بوتل کھول کر اس میں سے شراب گلاس میں ڈالی اور پھر گھونٹ گھونٹ لے کر شراب پینے لگا۔ وہ واقعی اس وقت شراب کی شدید طلب محسوس کر رہا تھا کیونکہ اس کے اعصاب کشیدہ تھے اور اس کا مزاج ایسا تھا کہ شراب ہمیشہ اس کے کشیدہ اعصاب کو نارمل کر دیتی تھی اور وہی ہوا۔ جیسے جیسے شراب اس کے معدے میں اترتی چلی گئی اس کا غصے سے بگڑا ہوا چہرہ نارمل ہوتا چلا گیا اور جب گلاس ختم ہوا تو وہ اب واقعی نارمل ہو چکا تھا۔

مجھے ٹھنڈے دماغ کے ساتھ کام کرنا چاہئے۔ اس طرح جذباتیت سے کام نہیں چلے گا۔ یہ لوگ واقعی انتہائی خطرناک ہیں۔ مائیکل جیسا ایجنٹ اگر ان کے مقابل ناکام ہو گیا ہے تو پھر مجھے

سوچ سمجھ کر کام کرنا چاہئے"...... کرنل فوسٹر نے لاشعوری انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... کرنل فوسٹر نے اس بار نارمل لہجے میں کہا۔

"گلبرٹ کی کال ہے چیف"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"چیف میں گلبرٹ بول رہا ہوں"...... گلبرٹ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... کرنل فوسٹر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"چیف ٹرانسکی پوائنٹ میں مارتھر کی لاش موجود ہے۔ وہ ڈرائنگ روم میں بند تھا اور اس کے سر میں گولی ماری گئی ہے جبکہ مائیک وہاں موجود نہیں تھا۔ اس پر میں نے اپنے گروپ کو کال کر کے مائیک کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا کہا تو مجھے بتایا گیا کہ مائیک کی لاش گرین کالونی کی ایک زیر تعمیر کوٹھی سے پولیس کو ملی ہے۔ وہاں کے چوکیدار کو بے ہوش کر دیا گیا تھا۔ اس نے ہوش میں آنے پر جب وہاں مائیک کی لاش دیکھی تو اس نے پولیس کو اطلاع دے دی۔ اس وقت مائیک کی لاش گرین پولیس اسٹیشن پر موجود ہے۔ میں نے اپنے آدمی کو وہاں بھیجا تو اس نے بتایا کہ مائیک کا چہرہ بتا رہا

تھا کہ اس پر انتہائی ہولناک تشدد کیا گیا ہے۔ اس کے دونوں نتھنے کٹے ہوئے ہیں اور چہرہ بری طرح بگڑا ہوا ہے۔ ویسے اسے سینے میں گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے"...... گلبرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے"...... کرنل فوسٹر نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سائیڈ میں پڑا ہوا ڈائریکٹ فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کیپٹل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرنل فوسٹر بول رہا ہوں۔ ٹیری سے بات کراؤ"...... کرنل فوسٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ انداز میں کہا گیا۔

"ہیلو ٹیری بول رہا ہوں چیف"...... چند لمحوں بعد ایک چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ مؤدبانہ تھا۔ شاید اس آدمی کی آواز قدرتی طور پر چیختی ہوئی سی تھی۔

"ٹیری فوراً میرے آفس پہنچو میں تمہارے سیکشن کے ذمے انتہائی اہم کام لگانا چاہتا ہوں"...... کرنل فوسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل فوسٹر نے رسیور رکھ کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس چیف"...... آفس انچارج کی آواز سنائی دی۔

"ٹیری آرہا ہے اسے میرے آفس بھجوا دو"...... کرنل فوسٹر نے

کہا اور رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر اس نے شراب کی بوتل اٹھا کر اس میں سے شراب گلاس میں ڈالی اور پھر گلاس اٹھا کر گھونٹ گھونٹ شراب پینے لگا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو کرنل فوسٹر نے میز کے کنارے پر موجود بٹنوں میں سے ایک بٹن پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے انداز میں بے پناہ چستی اور پھرتی تھی۔ یہ ٹیری تھا ڈارک آئی کے سپیشل سیکشن کا چیف۔ ٹیری نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور کرنل فوسٹر کے اشارے پر وہ میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ اس کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا تھا۔

"ٹیری تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہو"...... کرنل فوسٹر نے کہا تو ٹیری چونک پڑا۔

"یس چیف۔ میں بلیک ایجنسی میں کام کے دوران کئی بار پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرا چکا ہوں"...... ٹیری نے جواب دیا۔

"گڈ۔ پھر تو تم اس علی عمران کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہو گے"...... کرنل فوسٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ مگر"...... ٹیری نے کہا۔

"کیا تم اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر لو گے"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"کیوں نہیں چیف۔ میں اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس

سے کم تو نہیں ہوں اور عمران بھی میرے بارے میں جانتا ہے۔ ایک بار تو وہ میرے قبضے میں بھی آ گیا تھا پھر میرے ایک آدمی کی غلطی سے اس نے سچوئیشن تبدیل کر دی اور وہ نکل گیا ورنہ تو میں اسے ختم کر چکا ہوتا"...... ٹیری نے اسی طرح اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے سنا ہے کہ وہ انتہائی ذہین، تیز اور فعال ایجنٹ ہے"۔ کرنل فوسٹر نے کہا۔

"یس چیف۔ وہ واقعی ایسا ہے لیکن ٹیری بھی اس سے کم نہیں ہے"...... ٹیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ مجھے تمہاری بات سن کر اور تمہارا اعتماد دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی ہے"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"لیکن چیف کیا مجھے پاکیشیا جانا ہو گا"...... ٹیری نے کہا۔

"نہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی یہاں موجود ہیں اور انہوں نے مائیک کو بھی ہلاک کر دیا ہے"...... کرنل فوسٹر نے کہا تو ٹیری بے اختیار اچھل پڑا۔

"مائیک کو ہلاک کر دیا ہے انہوں نے۔ کیسے۔ مائیک تو بے حد ہوشیار ایجنٹ ہے"...... ٹیری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں پھر اس بارے میں منصوبہ بندی کریں گے"...... کرنل فوسٹر نے کہا اور اس کے بعد پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ مائیکل نے بھی وہی غلطی کی ہو گی جو میرے آدمی سے ہوئی تھی اور عمران نے سچویشن بدل لی ہو گی۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے"۔ ٹیری نے کہا۔

"اب عمران لامحالہ اس سپیشل لیبارٹری میں گھس کر فارمولا اڑانے کی کوشش کرے گا اس لئے میرا خیال ہے کہ تم اپنے سیکشن کے ساتھ ریڈ لیبارٹری کی حفاظت کرو اور جب عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچیں تو انہیں ہلاک کر دو"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف میں ریڈ لیبارٹری کی بھی حفاظت کروں گا اور انہیں بھی ٹریس کروں گا۔ آپ دیکھیں گے کہ میں کس قدر تیزی سے کام کرتا ہوں۔ میں ایسے ایجنٹوں اور ان کے طریقوں سے بخوبی واقف ہوں۔ میری ساری عمر ہی اس کام میں گزری ہے"۔ ٹیری نے کہا۔

"اوکے۔ پھر میں تمہیں ریڈ اتھارٹی کارڈ جاری کر دیتا ہوں تاکہ تم ڈارک آئی کے ساتھ ساتھ پولیس بلکہ فوج تک سے کام لے سکو اور میں سپیشل لیبارٹری کے انچارج کو بھی تمہارے متعلق بتا دیتا ہوں اور ہاں یہ عمران لہجہ اور آواز بدل کر بات کرنے کا ماہر ہے اس لئے تمہیں ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہو گا"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف۔ آپ بے فکر رہیں میں انہیں زیادہ دیر زندہ نہ رہنے دوں گا"...... ٹیری نے کہا تو کرنل فوسٹر نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک سرخ رنگ کا بڑا سا بیج نکال کر اس نے وہ

ٹیری کو دے دیا۔

"شکریہ چیف"۔ ٹیری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اس کارڈ کے بعد وہ واقعی بے حد بااختیار ہو چکا تھا۔

"تمام متعلقہ سیکشنز اور پولیس کو اس کی اطلاع دے دی جائے گی اور اب مائیکل سیکشن بھی مستقل طور پر تمہارے ماتحت کام کرے گا"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"نہیں باس۔ مائیکل کا اسسٹنٹ فرینک خاصا ذہین آدمی ہے پھر میرا سیکشن میرے مزاج کے مطابق ہے اس لئے آپ مائیکل سیکشن کا چیف فرینک کو بنا دیں۔ جب مجھے ان سے کام لینا ہو گا خود ہی لے لوں گا"...... ٹیری نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی لیکن اب میں ناکامی کا لفظ نہیں سنوں گا۔ مجھے ہر قیمت پر اور ہر صورت میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی یقینی موت چاہئے"...... کرنل فوسٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

"ایسا ہی ہو گا۔ سو فیصد ایسا ہی ہو گا"۔ ٹیری نے جواب دیا۔

"اوکے اب تم جا سکتے ہو"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"سپیشل لیبارٹری کے محل وقوع اور اس کے بارے میں تفصیلات مجھے کہاں سے مل سکیں گی چیف"۔ ٹیری نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ تم ایسا کرو کہ جاتے ہوئے جیکب سے اس کی فائل

لیتے جانا۔ میں اسے کہہ دیتا ہوں"...... کرنل فوسٹر نے کہا تو ٹیری اٹھا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کرنل فوسٹر نے میز کے کنارے پر موجود بٹن پریس کر کے دروازہ کھولا اور جب ٹیری کمرے سے باہر چلا گیا تو اس نے دروازہ بند کیا اور پھر فون کے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا تاکہ ٹیری کے بارے میں تازہ ترین احکامات دے سکے۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اسے یقین تھا کہ ٹیری بہرحال اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا بخوبی مقابلہ کر لے گا۔

کمرے میں عمران اپنے سب ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ یہ جگہ عمران نے فون کر کے ایک آدمی سے حاصل کی تھی۔ یہ ناراک کی ایک جدید کالونی کی کوٹھی تھی اور یہاں دو کاریں بھی موجود تھیں اور اسلحہ بھی۔ مائیک کو عمران اور اس کے ساتھی ان کے سپیشل پوائنٹ سے نکال کر ایک زیر تعمیر کوٹھی میں لے گئے تھے اور پھر وہاں کے چوکیدار کو بے ہوش کر کے انہوں نے وہاں مائیک سے پوچھ گچھ کی۔ چونکہ مائیک تربیت یافتہ ایجنٹ تھا اس لئے اس نے عام حالات میں لیبارٹری کے بارے میں بتانے سے انکار کر دیا تھا جس پر عمران کو اس کے نتھنے خنجر سے کاٹ کر اور پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر ضربیں لگا کر اس سے معلومات حاصل کیں اور پھر اسے ہلاک کر کے وہ وہاں سے نکل آئے تھے۔ اس کے بعد عمران نے ایک پبلک فون بوتھ سے کال کر کے یہ رہائش گاہ حاصل کی تھی اور اس

وقت وہ سب اس رہائش گاہ کے کمرے میں موجود تھے۔ مائیک نے لیبارٹری کے بارے میں جو کچھ بتایا تھا اس لحاظ سے لیبارٹری میں گھسنا اور وہاں سے فارمولا حاصل کرنا خاصا دشوار کام تھا کیونکہ اس کے حفاظتی انتظامات خاصے سخت تھے لیکن جولیا اور اس کے گروپ کے ساتھی اس بات پر بضد تھے کہ انہیں وقت ضائع کئے بغیر اس لیبارٹری پر فل ریڈ کر دینا چاہیے اور تمام حفاظتی انتظامات کو تہس نہس کر کے وہ وہاں سے فارمولا لے اڑیں کیونکہ ان کے خیال کے مطابق جتنی دیر ہوگی اتنا ہی ان کے لئے خطرات بڑھتے چلے جائیں گے جبکہ عمران کا خیال تھا کہ انہیں اس انداز میں لیبارٹری سے فارمولا حاصل کرنا چاہیے کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ فارمولا پاکیشیا سیکرٹ سروس نے حاصل کیا ہے لیکن ایسی کوئی تجویز اس سلسلے میں اس کے ذہن میں نہ آ رہی تھی۔ اس نے اپنے طور پر کرنل فوسٹر کی آواز میں ڈاکٹر الفریڈ سے فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کی یہ کوشش قطعی ناکام ہو گئی تھی۔

"عمران صاحب گو آپ نے کرنل فوسٹر کی کال پر اسے کہا تھا کہ مائیک زندہ ہے لیکن اب تک لامحالہ کرنل فوسٹر کو یہ بات معلوم ہو چکی ہو گی کہ مائیک ہلاک کر دیا گیا ہے کیونکہ اس چوکیدار نے ہوش میں آتے ہی لازماً پولیس کو مائیک کی لاش کے بارے میں اطلاع دی ہے اور ہو سکتا ہے کہ انہیں اس کال کے بارے میں بھی معلوم ہو چکا ہو جو آپ نے کرنل فوسٹر کی آواز میں ڈاکٹر الفریڈ سے

ہے اس لئے اس وقت ڈارک آئی اپنی پوری قوت سے نہ صرف رے خلاف حرکت میں آ چکی ہو گی بلکہ انہوں نے سب سے زیادہ ظت لیبارٹری کی کرنی ہے کیونکہ انہیں بہرحال یہ بات معلوم ہے کہ ہمارا مشن اس لیبارٹری سے فارمولا حاصل کرنا ہے"۔ کیپٹن کیل نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"پھر ہمیں کیا کرنا چاہیے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ مس جولیا اور تنویر کی بات درست ہے۔ ہمیں ری طور پر لیبارٹری پر فل ریڈ کرنا چاہیے اس طرح ہم فارمولا اصل کر سکتے ہیں اس کے علاوہ اور کوئی صورت اب نہیں ہو سکتی۔ ونکہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس سلسلے میں خصوصی کو ڈائم کر رکھے ہوں"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"لیکن اس طرح ہم خود پکے ہوئے پھلوں کی طرح ان کی جھولی میں جا گریں گے۔ لیبارٹری کوئی کوٹھی تو نہیں ہے کہ ہم باہر سے ے میزائلوں سے اڑا دیں گے یا اس کے اندر بے ہوش کر دینے والی یس فائر کر کے اندر داخل ہو جائیں گے"...... عمران نے انتہائی نجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"لیکن یہاں بیٹھ کر باتیں کرتے رہنے سے تو مشن مکمل نہیں ہو جائے گا"...... تنویر نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا تمہارے گروپ کی انچارج ہے اس لئے اگر مس یا چاہے تو تم لوگ اپنی مرضی سے جو چاہو کر سکتے ہو"۔ عمران

نے اس بار سرد اور سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن اب ہم مل چکے ہیں اور چیف نے کہا تھا کہ بہر حال
گروپس کے انچارج تم ہو گے اس لئے اب میں اکیلی کوئی
نہیں کر سکتی"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ نے لازماً کوئی نہ کوئی لائحہ عمل تو سوچا
ہو گا۔ وہ کیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم سپیشل سیکرٹری کو گھیریں اور پھر اس
سیک اپ میں ہم میں سے کوئی آدمی لیبارٹری میں جا کر
حاصل کر لے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن کیا یہ سپیشل سیکرٹری اس انداز میں گھیرا جا سکے
صفدر نے کہا۔

"تم نے خود ہی ڈاکٹر الفریڈ سے بات کرتے ہوئے اسے کہا
وہ بیرون ملک گیا ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ واقعی ایسا ہی ہو"۔
نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں معلوم کر
ہوں اور یہاں ہم سب موجود ہیں۔ ڈارک آئی انتہائی طاقتور
باوسائل تنظیم ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری رہائش گاہ کا سراغ
لے اس لئے تم اسلحہ لے کر باہر پہرہ دو بلکہ تنویر اور چوہان
کے باہر فرنٹ اور عقب میں جا کر ٹھہریں اور اگر کوئی گڑبڑ ہو
تھری ٹرانسمیٹر پر اطلاع دیں ورنہ ہائنگ کی ہلاکت کے بعد

ہمیں بے ہوش کر کے اور پھر ہوش میں لانے کا تکلف نہیں کریں گے"...... عمران نے کہا تو سوائے جولیا کے باقی سب ساتھی سر ہلاتے ہوئے اٹھے اور ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔

"میں نے جان بوجھ کر انہیں باہر بھیجا ہے"...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کیوں۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں فون کر لوں پھر بتاتا ہوں۔ ویسے تب تک تم اتنی بات پر غور کر لو کہ ہمیں تنہائی میں ملنے کا حق نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گھٹیا باتیں مت کیا کرو۔ سمجھے۔ مجھے ایسا گھٹیا پن پسند نہیں ہے"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"انکوائری پلیز"...... اسی لمحے انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔ چونکہ عمران نے لاؤڈر کا بٹن بھی ساتھ ہی آن کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز جولیا کو بھی سنائی دے رہی تھی۔

"سپیشل سیکرٹری وزارت دفاع کا نمبر چاہئے"...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"آفس نمبر یا ان کی رہائش گاہ کا"...... دوسری طرف سے پوچھا

گیا۔

دونوں بتا دیں"۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے آفس اور رہائش گاہ کے علیحدہ علیحدہ نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے شکریہ ادا کیا اور رسیور رکھ کر اس نے ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی پر وقت دیکھا۔ یہاں ناراک پہنچتے ہی اس نے اپنی گھڑی کو مقامی وقت کے ساتھ ایڈجسٹ کر لیا تھا۔ وقت دیکھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سپیشل سیکرٹری"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں سپیشل لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر الفریڈ بول رہا ہوں۔ صاحب سے بات کرائیں۔ اٹ از ایمرجنسی"۔۔۔۔ عمران نے اس بار ڈاکٹر الفریڈ کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کیجئے"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری اور باوقار سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر الفریڈ بول رہا ہوں سر"۔۔۔ عمران نے ڈاکٹر الفریڈ کے لہجے میں کہا لیکن لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔ میں نے پہلے بھی آپ سے کہا تھا کہ میں ایسی کالز وصول کرنا پسند نہیں کرتا"۔۔۔ دوسری طرف سے قدرے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"سر مجھے احساس ہو رہا ہے کہ سپیشل لیبارٹری پر حملہ ہونے والا ہے اس لئے برائے مہربانی آپ ٹی ایس فارمولا یا تو خود آ کر لے جائیں یا پھر اپنا کوئی آدمی بھجوا دیں"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے"۔۔۔ اس بار سپیشل سیکرٹری نے چونک کر کہا۔

"میں سائنس دان ہوں جناب اور بحیثیت سائنس دان مجھے اپنے کام کے لئے مکمل ذہنی یکسوئی کی ضرورت ہوتی ہے لیکن جب سے یہ مسئلہ بنا ہے میری ذہنی یکسوئی ختم ہو گئی ہے اور مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے کسی بھی وقت لیبارٹری کو تباہ کر دیا جائے گا اس لئے میں کام نہیں کر پا رہا"۔۔۔ عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر ہو کر کام کریں ڈاکٹر الفریڈ میں نے ڈارک آئی کے چیف کرنل فوسٹر سے بات کی ہے انہوں نے مجھے بتایا کہ آپ کو کال ان کی طرف سے نہیں کی گئی اور انہوں نے بتایا کہ پاکیشیائی ایجنٹ آوازوں کی نقل کر لینے کا ماہر ہے اور انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ لیبارٹری کی مکمل حفاظت کریں گے اور ڈارک آئی کی پوری قوت کو وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف بروئے کار لائیں گے اس لئے آپ اب نہ ہی کوئی فون اٹنڈ کریں اور نہ کسی کی بات سنیں اور اطمینان سے اپنا کام کرتے رہیں۔ آپ ہر لحاظ سے محفوظ ہیں۔ جب ان کا خاتمہ ہو جائے گا تو میں خود آپ کو فون کر کے بتا دوں گا اور اب آپ مجھے ڈسٹرب نہیں کریں گے"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے

ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر الفریڈ نے پہلے بھی سپیشل سیکرٹری سے بات کی ہے جب میں نے کرنل تو سٹر کی آواز میں اسے کال کیا تھا اور اب یہ بات بھی سامنے آگئی کہ کرنل تو سٹر اب ہمارے خلاف ڈارک آئی کی پوری قوت کو بروئے کار لا رہا ہے"...... عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا۔ میں نے تو بڑی کوشش کی ہے کہ صفدر خطبہ نکاح یاد کر لے لیکن ظاہر ہے ابھی خدا کی طرف سے منظوری ہی نہیں آئی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہم اس وقت انتہائی خطرناک سچویشن میں پھنسے ہوئے ہیں اس لئے سنجیدگی سے بات کرو"...... جولیا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم درست کہہ رہی ہو۔ اماں بی بھی یہی کہتی ہیں کہ جہاں نامحرم مرد اور عورت ہو وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے اور شیطان کی موجودگی بہرحال خطرناک ثابت ہو سکتی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم خود شیطان ہو سمجھے۔ میں جا رہی ہوں"...... جولیا نے بھناتے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئی۔

"حیرت ہے ابھی تو میں نے لاحول پڑھا ہی نہیں اور"۔ عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

پڑھ لیتے تو تم خود غائب ہو جاتے۔ نانسنس"...... جولیا نے مڑ کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور پیر پٹختی ہوئی تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لارنس کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پرنس مائیکل بول رہا ہوں۔ مس نورما سے بات کراؤ"۔ عمران نے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کون مائیکل"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"مس نورما کا ہونے والا شوہر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔ اس نے جان بوجھ کر جولیا کو غصہ دلا کر کمرے سے باہر بھیجا تھا تاکہ وہ یہ کال کر سکے۔ نورما ناراک میں زیر زمین دنیا کے بارے میں مخبری کرنے والی ایک تنظیم کی چیف تھی اور نہ صرف حسین اور خوبصورت تھی بلکہ انتہائی شاطر بھی تھی اور وہ ہمیشہ اپنے حسن و خوبصورتی سے انتہائی امیر نوجوانوں کو پھانس کر ان سے شادی کرتی اور پھر جب ان کی دولت مختلف ہتھکنڈوں سے اپنے نام کرا لیتی تو ان کے خلاف بلیک میلنگ

سنف اکٹھا کر کے انہیں دھمکی دیتی تو وہ بیچارے مجبوراً اسے نہ صرف طلاق دے دیتے بلکہ خاموش بھی رہتے ۔ یہی وجہ تھی کہ نورما کے متعلق مشہور تھا کہ وہ ہر وقت کسی نہ کسی امیر آدمی کو بطور شوہر بنانے کے چکر میں رہتی ہے اور اس کی اس شہرت کی بنا پر عمران نے کلب کی اسسٹنٹ سے یہ بات کی تھی اور اس کی اس بات سے جو لڑکی نے بوکھلا کر بات کرانے کی حامی بھر لی تھی ۔ ویسے عمران کی اس سے کئی ملاقاتیں ہو چکی تھیں اور ظاہر ہے عمران جیسے شخص سے کسی سے ملاقات ہو جائے تو پھر وہ شخص اسے آسانی سے نہ بھول سکتا تھا اور یہ اتفاق ہے کہ ہر بار عمران کی اس سے بطور مائیکل جونز ملاقات ہوئی تھی اس لئے وہ اسے مائیکل کے نام سے ہی جانتی تھی۔

"ہیلو نورما بول رہی ہوں" چند لمحوں بعد ایک دلکش نسوانی آواز سنائی دی۔

"واہ اسے کہتے ہیں سدا جوان کہ اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی تمہاری آواز اسی طرح دلکش، سریلی اور کشش انگیز ہے" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون بول رہا ہے" دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"مائیکل جونز کے علاوہ اور کون تمہاری سچی تعریف کر سکتا ہے" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ ۔ مائیکل جونز تم ۔ کہاں سے بول رہے ہو ۔ تم تو

غائب ہو جاتے ہو ۔ تم تو مجھے بے حد یاد آتے ہو" ...... نورما کے لہجے میں انتہائی گھلاوٹ اور شیرینی سی پیدا ہو گئی۔

"اس وقت یاد کرتی ہو گی جب تمہیں مجھ سے زیادہ امیر شوہر نہ مل رہا ہوتا ہو گا لیکن میں نے تو پہلے بھی تمہیں بتایا تھا کہ میں تو اپنے باورچی کی تنخواہیں دینے کے قابل نہیں ہوں تمہاری ڈیمانڈ کہاں سے پوری کروں گا" ...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نورما بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم شاید یہی سمجھ رہے ہو کہ مجھے تمہارے متعلق معلوم نہیں ہے حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ میں کیا دھندہ کرتی ہوں ۔ دو سال پہلے جب تم سے ملاقات ہوئی تو واقعی میں نے تم میں دلچسپی لینی شروع کر دی تھی لیکن اپنی فطرت کے مطابق میں نے تمہارے بارے میں تحقیقات کی اور پھر مجھے معلوم ہو گیا کہ تم دراصل کون ہو اس لئے میرے ذہن سے سب دلچسپیاں واش ہو گئیں ۔ میں تم جیسے خطرناک آدمی کے ساتھ دلچسپی قائم رکھ کر خود مرنا نہیں چاہتی تھی" ...... نورما نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"پھر تو جو خواب میں دیکھتا آ رہا تھا سب خواب ہی رہ جائیں گے" ...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے واقعی وہ انتہائی مایوسی بھرے لہجے میں بول رہا ہو اور نورما ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم سے دوستی ہو سکتی ہے بس" ...... نورما نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کون سی دوستی۔ مشرقی یا مغربی۔ اگر تم مغربی دوستی کی بات کر رہی ہو تو اس دوستی کا خیال ذہن میں آتے ہی مجھے میری اماں بی کی سرخ سرخ آنکھیں اور بھاری جوتی یاد آنے لگ جاتی ہے کیونکہ ان کا کہنا ہے کہ مرد کی کسی عورت سے دوستی شیطنیت ہے اس لئے ایسی دوستی تو ہو نہیں سکتی لیکن اگر تمہارا مطلب مشرقی دوستی سے ہے تو تب بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ مشرق میں مرد اور عورت کے درمیان دوستی کا کوئی تصور ہی موجود نہیں ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"جو تمہاری مرضی آئے سمجھ لو۔ بہرحال بتاؤ کیسے فون کیا ہے"۔ نورما نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ڈارک آئی کے بارے میں چند معلومات چاہئیں تھیں۔ میں ان کا باقاعدہ معاوضہ بھی ادا کردوں گا۔ اتنی رقم بہرحال اماں بی سے مجھے مل ہی جاتی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈارک آئی کے بارے میں کیسی معلومات"...... نورما نے چونک کر پوچھا۔

"ڈارک آئی کا چیف ایجنٹ مائیک پاکیشیائی ایجنٹوں کے ہاتھوں مارا جا چکا ہے اور اس کی موت کے بعد ظاہر ہے ڈارک آئی کے کرنل فوسٹر نے یقیناً ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کوئی سیٹ اپ ترتیب دیا ہو گا۔ مجھے اس سیٹ اپ کے بارے میں معلومات چاہئیں"۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ایک لاکھ ڈالر ہوں گے ان معلومات کے"...... نورما نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ایک لاکھ نہیں صرف دس ہزار اور وہ بھی تمہارے حسن کو خراج تحسین کے لئے ادا کئے جائیں گے ورنہ معلومات ایک ہزار ڈالر میں بھی مل سکتی ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم غریب نہ بھی ہو لیکن کنجوس ضرور ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ پچاس ہزار ڈالر دو گے تو کام ہو سکتا ہے ورنہ سوری"...... نورما نے جواب دیا۔

"سوری دس ہزار ڈالر سے ایک ڈالر بھی زیادہ نہیں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بھجوا دو میرے کلب کے پتے پر"۔ نورما نے کہا۔

"پہنچ جائیں گے لیکن پہلے معلومات اور وہ بھی مصدقہ"۔ عمران نے جواب دیا۔

"تم اپنا فون نمبر بتا دو"...... نورما نے کہا۔

"تمہیں کتنا وقت لگے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"صرف ایک گھنٹہ کیوں"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"تو میں ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے جولیا اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"تو تم نے اس نورما سے باتیں کرنے کے لئے مجھے باہر جانے پر

مجبور کیا تھا۔ کیوں"...... جولیا نے اندر آ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے تم نے سن لی باتیں پھر کیا فائدہ ہوا تمہارے باہر جانے کا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نے لاؤڈر کا بٹن آن کیا ہوا تھا اس لئے تمہاری اور نورما دونوں کی گفتگو ساتھ والے کمرے میں پہنچتی رہی اور شکر کرو کہ تم نے نورما سے جو باتیں کی ہیں وہ دوستی سے ہٹ کر ہیں اس لئے اب تک زندہ نظر آ رہے ہو ورنہ تمہاری اماں بی تو بعد میں تمہیں جوتیاں مارتیں میں پہلے تمہیں گولی مار دیتی لیکن تم کیا سیٹ اپ معلوم کرنا چاہتے ہو اور اس کا کیا فائدہ ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ جو کچھ بھی ہمارے خلاف ہو رہا ہے اس سے پیشگی آگاہ ہو جاؤں تاکہ اندھیرے سے آنے والے تیروں کا مقابلہ کیا جا سکے"...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرا خیال ہے کہ مائیک کی بجائے کسی اور ایجنٹ کو ہماری تلاش پر مقرر کیا گیا ہو گا۔ سرکاری تنظیموں میں ایجنٹوں کی کیا کمی ہو سکتی ہے"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد جولیا نے کہا۔

"یہی تو معلوم کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس ایجنٹ کی نفسیات کو سامنے رکھ کر میں آئندہ کا لائحہ عمل تیار کر سکوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا تم ڈارک آئی کے تمام ایجنٹوں سے واقف ہو"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

اصل میں ڈارک آئی میں زیادہ تر ایجنٹ بلیک ایجنسی سے لئے گئے ہیں۔ بلیک ایجنسی کے بیشتر ایجنٹوں سے میں واقف ہوں اس لئے ہو سکتا ہے کہ جو ایجنٹ اب سامنے آئے اسے میں جانتا ہوں اور اگر نہ بھی جانتا ہوا تو نورما اس کے متعلق بتا دے گی۔ نورما ایسے معاملات میں بے حد تیز ہے"...... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لارنس کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی دی جس نے پہلی کال کو اٹنڈ کیا تھا۔

"مائیکل بول رہا ہوں مس نورما کا متوقع شوہر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا بے اختیار مسکرا دی۔ وہ چونکہ پہلی کال کی تفصیلات سن چکی تھی اس لئے وہ مسکرائی تھی ورنہ اگر وہ پہلے عمران اور نورما کی باتیں نہ سن چکی ہوتی تو لامحالہ عمران کے اس فقرے پر اس کا چہرہ بگڑ جاتا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے اس بار مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"نورما بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد نورما کی آواز سنائی دی۔

"مائیکل جونز بول رہا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے معاوضہ نہیں بھجوایا ابھی تک"...... نورما نے بڑے کاروباری لہجے میں کہا۔

"معاوضہ نہیں خراج تحسین کہو۔ ہمارے ہاں خواتین معاوضے کا لفظ استعمال نہیں کرتیں۔ بہرحال پہنچ جائے گا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے بہرحال تمہارے لئے میرے پاس اچھی خبر نہیں ہے۔ مائیک کی ہلاکت کے بعد پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف ڈارک آئی کے سپیشل سیکشن کو حرکت میں لایا گیا ہے جس کا انچارج ٹیری ہے۔ انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ اور میں نے یہ بھی معلوم کر لیا ہے کہ ٹیری اور اس کا سیکشن پورے ناراک میں تمہیں ٹریس کرنے میں مصروف ہے اور وہ کسی بھی لمحے تمہاری گردن پکڑ سکتا ہے اور یہ بھی سن لو کہ مائیک ٹیری کے مقابلے میں احمق سمجھا جاتا تھا"...... نورما نے کہا۔

"مجھے ڈرانے کی کوشش نہ کرو میں بڑے کمزور دل کا آدمی ہوں۔ بہرحال یہ ٹیری صاحب کہاں مل سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نورما بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں نے خلوص کے ساتھ تمہیں سب کچھ بتا دیا ہے کیونکہ میں نہیں چاہتی تھی کہ آئندہ تم سے ملاقات کا سکوپ ہی ختم ہو جائے۔ بہرحال ٹیری کا خاص اڈہ کیپٹل کلب ہے۔ کیپٹل کلب اس کی ملکیت ہے اور اس کا آفس اس کلب کے نیچے تہہ خانے میں ہے۔ ویسے وہاں

وہ ٹیری کے نام سے نہیں بلکہ پرنس باڈلے کے نام سے جانا جاتا ہے اور پرنس باڈلے کے نام سے وہ ناراک کی زیر زمین دنیا کا بے تاج بادشاہ ہے"...... نورما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے شکریہ۔ اب میں خود ہی بادشاہ سلامت کی خدمت میں شاہی سلام پیش کر دوں گا۔ تمہارا معاوضہ کسی بھی وقت تمہیں مل جائے گا۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا تم اس ٹیری کو جانتے ہو"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ بلیک ایجنسی کا ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ رہا ہے۔ انتہائی خطرناک لڑاکا اور انتہائی ذہین اور تیز ایجنٹ سمجھا جاتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"تم اس سے کیا حاصل کرنا چاہتے ہو"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"میں سمجھ گیا۔ تم خود اس سے ٹکرانا چاہتی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن پہلے تم بتاؤ کہ تم نے اس سے کیا حاصل کرنا ہے"۔ جولیا نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"دیکھو ٹیری اور اس کا سیکشن نہ صرف ہمیں تلاش کر رہا ہو گا بلکہ اس نے لامحالہ سپیشل لیبارٹری کے گرد بھی حفاظتی دائرہ بنایا ہوا ہو گا۔ جہاں تک میں سمجھا ہوں وہ اندر نہیں جا سکتے لیکن جیسے ہی ہم

لیبارٹری پہنچے وہ لوگ ہمیں باہر ہی اٹھالیں گے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ٹیری کو کور کر کے اس سے کم از کم اس لیبارٹری کے گرد موجود اس کے سیکشن کے آدمیوں کو ہٹوا دوں یا ان کے بارے میں معلومات حاصل کر کے خود ہی انہیں ختم کر دیا جائے یا ان سے چھپ کر لیبارٹری میں داخل ہونے کا کوئی لائحہ عمل سوچا جائے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اصل مسئلہ تو لیبارٹری کے اندر داخل ہونے کا ہے۔ اس کا راستہ تو معلوم ہے لیکن لیبارٹری کا راستہ اندر سے کھولا جاتا ہے اور پھر لامحالہ وہاں سائنسی حفاظتی اقدامات بھی ہوں گے۔ اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تنویر کی بات درست ہے۔ ہمیں وہاں واقعی فوری اور ڈائریکٹ ریڈ کرنا پڑے گا۔ ایسا اسلحہ مل سکتا ہے جس کے تحت ان حفاظتی اقدامات کو بیکار کیا جا سکتا ہے لیکن اصل مسئلہ یہ نہیں ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ جیسے ہی ہم فارمولا حاصل کریں گے یہ لوگ ہمیں ناراک سے باہر نہ نکلنے دیں گے اور اگر ہم نکل بھی گئے تو ایکریمیا کے ایجنٹ پاگل کتوں کی طرح پاکیشیا پر ٹوٹ پڑیں گے اور ہم کب تک اور کہاں تک ان سے لڑتے رہیں گے اس لئے میرے ذہن کے مطابق وہاں ریڈ پاکیشیائی ایجنٹوں کا نہیں ہونا چاہئے بلکہ بلیک تھنڈر کا ہونا چاہئے۔ پاکیشیائی ایجنٹ تو ٹیری کے قبضے میں ہونے چاہئیں۔ بلیک تھنڈر سے ظاہر ہے نہ ہی ایکریمین رابطہ کر سکیں گے

اور نہ اس کے خلاف کوئی کارروائی کر سکیں گے اس طرح فارمولا بھی حاصل ہو جائے گا اور پاکیشیا ایکریمی ایجنٹوں کی یلغار سے بھی بچ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"سوچ تو اچھی ہے لیکن یہ ہو گا کس طرح۔ بلیک تھنڈر کا نام کیسے استعمال ہو گا اور اگر ہو گا بھی سہی تو ظاہر ہے بلیک تھنڈر تک یہ بات پہنچ جائے گی اور پھر ممکن ہے کہ بلیک تھنڈر خود فارمولے کے حصول کے لئے کوشش شروع کر دے"...... جولیا نے کہا۔

"وہاں بلیک تھنڈر کے کسی فرضی سیکشن کا کارڈ پھینکا جا سکتا ہے۔ جہاں تک بلیک تھنڈر کا تعلق ہے تو اس کے لئے یہ فارمولا اہمیت نہیں رکھتا کیونکہ وہ لوگ سائنسی لحاظ سے بہت آگے ہیں اور اگر اس کی اہمیت رہی بھی تب بھی بلیک تھنڈر پاکیشیا کے خلاف حرکت میں نہیں آئے گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تمہارا مطلب ہے کہ ٹیری کو کور کر کے کرنل فوسٹر کو بتا دیا جائے کہ اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو پکڑ لیا ہے اور ٹھیک اس وقت لیبارٹری پر حملہ کر دیا جائے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ میں ایسا ہی سیٹ اپ چاہتا ہوں۔ اب اس کی دو صورتیں ہیں یا تو تم اپنے گروپ کے ساتھ ٹیری کو کور کر دو یا پھر انہیں میں کور کروں اور تم لیبارٹری پر حملہ کرو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلی چوائس تمہارے پاس ہے اس لئے تم خود چوائس کرو"۔

جولیا نے کہا۔

"میں نے تو بہت پہلے چوائس کر رکھی ہے۔ اب نئے سرے سے کیا چوائس کرنی ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ وہ واقعی عمران کی بات کا مطلب نہ سمجھ سکی تھی۔

"کیا مطلب۔ مسئلہ اب پیش آیا ہے اور چوائس تم نے پہلے سے کر لی۔ کیا مطلب ہوا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ آج کا مسئلہ نہیں ہے یہ تو دنیا کا قدیم ترین مسئلہ ہے جب حضرت آدم کو پیدا کیا گیا تو مسئلہ یہی تھا کہ اب حضرت آدم کے چوائس کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی چوائس کے مطابق حوا پیدا کر دی"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اچھا تو تم اس چوائس کی بات کر رہے تھے۔ ویسے تم جیسا آدمی شاید ہی کبھی دنیا میں پیدا ہوا ہو جو دنیا کی اٹل حقیقتوں کو بھی صرف زبانی جمع خرچ تک ہی محدود رکھتا ہو۔ بہرحال یہ ٹاپک بعد میں ڈسکس کریں گے۔ تم بتاؤ کہ اب آئندہ کا لائحہ عمل کیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میرا مطلب تھا کہ چوائس تم کرو اور کوئی مطلب نہ تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے میں اور میرا گروپ ٹیری کو کور کرے گا تم

لیبارٹری پر ریڈ کرو"...... جولیا نے فوراً ہی فیصلہ کرتے ہوئے کہا۔

"سوچ لو۔ ٹیری انتہائی خطرناک اور ذہین ایجنٹ ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تم سے تو زیادہ خطرناک اور ذہین نہیں ہو سکتا اور جب تم نے چوائس مجھے دے دی ہے تو اس بیچارے کی کیا جرأت ہے کہ وہ مقابلے پر آئے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اس کے بھرپور طنز پر بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیرنے پر مجبور ہو گیا۔

"یعنی تم ٹیری کو بھی میری طرح ڈیل کرنا چاہتی ہو کہ بس آنکھیں نکالیں، رعب ڈالا اور وہ بھیڑ بن جائے گا"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اسے بھیڑ بنانے کے لئے تو یہی کافی ہے۔ اصل مسئلہ یہ نہیں ہے۔ میں نے یہ چوائس اس لئے کی ہے کہ ہم میں سے کسی کو اس فارمولے کے بارے میں درست طور پر آگاہی نہیں ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ ہم کوئی غلط فارمولا حاصل کر کے واپس آ جائیں جبکہ تمہارے ساتھ یہ مسئلہ نہیں ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران کے چہرے پر بے اختیار حقیقی تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"گڈ شو جولیا تم نے واقعی انتہائی گہرائی میں سوچا ہے ٹھیک ہے پھر یہ طے ہو گیا۔ بلاؤ اپنے ساتھیوں کو ہم نے آج رات اس مشن کو ہر صورت میں مکمل کرنا ہے"۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

کیپٹل کلب کے تہہ خانے میں بنے ہوئے اپنے آفس میں ٹیری کرسی پر موجود تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی گرل فرینڈ مارشا بھی بیٹھی ہوئی تھی اور دونوں کے ہاتھوں میں شراب سے بھرے ہوئے جام تھے۔

"تم اس عمران کو انتہائی خطرناک ایجنٹ بھی قرار دے رہے ہو لیکن تمہارے انداز میں اطمینان ایسا ہے جیسے وہ خطرناک ہونے کی بجائے کوئی معصوم سا آدمی ہو جسے تم آسانی سے شکار کر لو گے۔ اس کی کیا وجہ ہے"...... مارشا نے کہا تو ٹیری بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا کیا مطلب ہے کہ میں فلموں میں کام کرنے والے جاسوسوں کی طرح کاریں بھگاتا، فائرنگ کرتا اور مکانات کی چھتیں پھلانگتا نظر آؤں"...... ٹیری نے کہا تو مارشا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میرا مطلب تھا کہ آخر اسے ٹریس کرنے اور اسے ختم کرنے کے بارے میں تم نے کیا کیا ہے"...... مارشا نے کہا۔

"میں نے کیا کرنا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ اس نے کیا کرنا ہے اور جو کچھ اس نے کرنا ہے اس کا توڑ میں نے کرنا ہے اس طرح وہ خود ہی پکے ہوئے پھل کی طرح خود میری جھولی میں آگرے گا۔ وہ بھی سیکرٹ ایجنٹ ہے اور میں بھی"...... ٹیری نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ یہاں تمہارے آفس میں آئے گا"...... مارشا نے چونک کر پوچھا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ خود آئے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے ساتھی آئیں میں انہی کی آمد کے انتظار میں ہوں"...... ٹیری نے مسکراتے ہوئے کہا تو مارشا کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھرنے لگے۔

"دیکھو ٹیری اب تم نے مجھ سے بھی معاملات کو چھپانا شروع کر دیا ہے۔ کیا اب میں ناقابل اعتبار ہو چکی ہوں"...... مارشا نے غصے سے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر غصے اور ناراضگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ارے ارے۔ یہ بات نہیں ہے۔ ویسے ایک بات ہے مارشا مجھے تم زیادہ خوبصورت لگنے لگی ہو اس لئے کیوں نہ تمہیں مستقل غصے کی حالت میں رکھا جائے"...... ٹیری نے کہا تو مارشا

بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں غصے میں کاٹ بھی لیتی ہوں۔ مجھے اور میرا کاٹا ہوا پانی بھی نہیں مانگتا"...... مارشا نے لاڈ بھرے انداز میں آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"تمہاری موجودگی میں تو پانی بھی شراب بن جاتا ہے اور ظاہر ہے شراب تو پھر شراب ہے اس لئے پانی کون مانگتا ہے۔ بس شراب ہی مانگتے ہوں گے"...... ٹیری نے کہا اور مارشا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم مذاق میں اصل بات گول کر گئے ہو"...... مارشا نے کہا۔

"کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے آخرکار سپیشل لیبارٹری پر ریڈ کرنا ہے لیکن میں عمران کی عادت جانتا ہوں۔ وہ ریڈ کرنے سے پہلے شطرنج کے ہر خانے کے بارے میں سوچے گا اور ظاہر ہے وہ یہ بھی سوچے گا کہ مائیکل کی ہلاکت کے بعد ڈارک آئی نے اس کے خلاف کیا سیٹ اپ کیا ہے اور ایسا کرنے کے لئے وہ یقیناً کسی معلومات خریدنے والی ایجنسی سے بات کرے گا اور ایسی ایجنسیاں یہاں ناراک میں صرف تین ہیں جو اس حد تک طاقتور ہیں اور باوسائل ہیں کہ ڈارک آئی کے اندرونی اہم معاملات اور پلاننگ کے بارے میں تفصیل معلوم کر سکیں۔ چنانچہ ان تینوں ایجنسیوں میں ایسے آدمی تلاش کئے گئے ہیں جو اپنی ایجنسی کی معلومات خفیہ طور پر فروخت کر سکیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا

کہ ایک ایجنسی جس کی سربراہ نورما ہے سے ملاقات کا علم ہو گیا"...... ٹیری نے کہا تو مارشا بے اختیار اچھل پڑی۔

"نورما نے کیا تمہیں براہ راست بتا دیا۔ وہ تو ایسے معاملات میں انتہائی سخت اصولوں کی مالک ہے"...... مارشا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے اس لئے میں نے اس سے براہ راست کوئی بات نہ کی تھی۔ اس کے ایک ایسے آدمی سے بات کی تھی جو باخبر رہتا ہے۔ چنانچہ اس نے بھاری معاوضے کی ادائیگی کے بعد تفصیلات بتا دیں کہ کسی مائیکل جونز نے نورما سے ہمارے بارے میں معلومات حاصل کرائی ہیں اور اسے معلوم ہو گیا ہے کہ ٹیری اور اس کا سیکشن اس کے خلاف کام کر رہا ہے۔ جس فون سے اس نے نورما کو کال کیا ہے اس فون کو ٹریس کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن ٹریس نہیں ہو سکا کیونکہ ہمارے آدمیوں نے بعد میں نورما کا فون چیک کیا تھا۔ یہ مائیکل جونز یقیناً عمران ہو گا۔ بہرحال اب اس کال کے بعد دو صورتیں ہوں گی کہ یا تو عمران اور اس کے ساتھی اب فوری طور پر لیبارٹری پر ریڈ کریں گے اور وہاں میرے آدمی ان کے استقبال کے لئے تیار ہیں۔ دوسری صورت ایسی ہے کہ ان کا ایک گروپ لیبارٹری پر ریڈ کرے اور دوسرا یہاں مجھ پر کیونکہ عمران نے اس کلب اور میرے آفس کے بارے میں بھی نورما سے اطلاعات خریدی ہیں اور میں دونوں صورتوں کے لئے تیار ہوں"...... ٹیری نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ یہاں کیوں آئیں گے۔ ان کا مشن تو ظاہر ہے لیبارٹری میں ہی مکمل ہو سکتا ہے"...... مارشا نے کہا۔

"عمران میرے بارے میں اچھی طرح جانتا ہے اس لئے جب اسے معلوم ہو گیا ہو گا کہ میں اب اس کے مقابل آ رہا ہوں تو وہ لیبارٹری پر ریڈ کرنے سے پہلے لامحالہ مجھے کور کرنے کی کوشش کرے گا یا کم از کم اس وقت ضرور کور کرنے کی کوشش کرے جب لیبارٹری پر ریڈ ہو رہا ہو اس لئے یا تو وہ براہ راست یہاں آئے گا یا اس کے آدمی آئیں گے۔ یہ بات تو طے سمجھو"...... ٹیری نے کہا۔

"تو پھر تم نے کیا انتظامات کر رکھے ہیں"...... مارشا نے کہا۔

"انتظامات۔ کس بات کے انتظامات"...... ٹیری نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اگر یہ لوگ یہاں آئیں گے تو ظاہر ہے تمہارے مہمان بن کر تو نہیں آئیں گے"...... مارشا نے طنزیہ لہجے میں کہا اور ٹیری بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے انتظامات حماقت کے سوا اور کچھ نہیں۔ وہ لوگ انتظامات کی بو سونگھتے ہی سب کچھ سمجھ جائیں گے اس لئے ان کے لئے حالات کو نارمل رکھنا پڑتا ہے۔ میں نے تو اپنے آدمیوں کو کہہ دیا ہے کہ اگر کوئی مجھ سے ملنے آئے تو اس کے راستے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ کی جائے بلکہ سب کچھ روٹین کے

کیا جائے"...... ٹیری نے کہا۔

"لیکن یہاں تو تم ٹیری نہیں ہو۔ پرنس باڈلے ہو پھر"۔ مارشا نے کہا۔

"نورما نے عمران کو بتا دیا ہے کہ میں یہاں پرنس باڈلے کے نام سے کام کرتا ہوں"...... ٹیری نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو اس نورما کا خاتمہ ہونا چاہئے۔ یہ تو تمام راز فروخت کر سکتی ہے۔ یہ تو انتہائی خطرناک بات ہے"...... مارشا نے کہا۔

"ارے نہیں مارشا۔ ایسے لوگوں کا تو کام ہی یہی ہوتا ہے۔ اب دیکھو نورما کی وجہ سے میرا کام آسان ہو گیا ورنہ میں خود عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں اندھیرے میں رہتا"...... ٹیری نے کہا۔

"اگر عمران اور اس کے ساتھی یہاں پہنچ گئے تو پھر"...... مارشا نے کہا۔

"تو پھر ان کا تماشہ دیکھنا تم واقعی لطف لو گی۔ میں نے ان کے شایان شان انتظامات کر رکھے ہیں"...... ٹیری نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ٹیری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ٹیری نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"چیف کاؤنٹر پر ایک عورت اور تین مرد موجود ہیں وہ ولنگٹن سے آئے ہیں اور آپ سے ملاقات چاہتے ہیں۔ ان کے پاس لارڈ کیرول کا

ریفرنس ہے"...... ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ان سے بات کراؤ"...... ٹیری نے کہا اور ساتھ ہی اس نے نہ صرف لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا بلکہ ساتھ بیٹھی مارشا کو بھی آنکھ سے اشارہ کر دیا اور مارشا اس کا اشارہ محسوس کرتے ہی بے اختیار چونک کر سیدھی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"ہیلو میں مارگریٹ بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس۔ پرنس باڈلے بول رہا ہوں۔ آپ نے لارڈ کیرول کا حوالہ دیا ہے کیا لارڈ کیرول نے آپ کو کوئی نشانی بھی دی ہے"...... ٹیری نے کہا۔

"نشانی کیسی۔ اس نے صرف ریفرنس کی بات کی تھی۔ ہم نے تم سے بہت بڑا سودا کرنا ہے اور ہمیں تمہاری گارنٹی چاہئے تھی اور لارڈ کیرول نے مجھے تمہاری گارنٹی دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہم اس کے ریفرنس سے تم سے مل لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے آپ تشریف لے آئیں۔ رسید کاؤنٹر گرل کو دے دیں"...... ٹیری نے کہا۔

"ہیلو چیف"...... چند لمحوں بعد وہی پہلے والی نسوانی آواز سنائی دی۔

"مہمانوں کو انتہائی عزت و احترام کے ساتھ میرے آفس بھجوا دو۔

ٹونی کو کہہ دینا وہ انہیں یہاں چھوڑ جائے گا"...... ٹیری نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ٹیری نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا یہ وہی لوگ ہیں"...... مارشا نے بڑے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں کیونکہ لارڈ کیرول کا ریفرنس عمران بخوبی جانتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ لارڈ کیرول اور میرے درمیان کس قسم کے تعلقات ہیں"۔ ٹیری نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"شکار شکار گاہ کی طرف روانہ ہو چکا ہے۔ ان کی تعداد چار ہے۔ ایک عورت اور تین مرد۔ میرے اشارے کے منتظر رہنا"...... ٹیری نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ٹیری نے مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

سیاہ رنگ کی کار انتہائی تیز رفتاری سے سینٹ لارنس پارک کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر چوہان اور عقبی سیٹ پر صدیقی موجود تھا۔ ظاہر ہے وہ سب ایکریمی میک اپ میں تھے۔ ٹائیگر کو عمران نے وہیں رہائش گاہ پر ہی چھوڑ دیا تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ کا کیا خیال ہے ٹیری نے وہاں کس قسم کے انتظامات کر رکھے ہوں گے"...... اچانک عقبی سیٹ سے صدیقی نے پوچھا۔

"ٹیری بلیک ایجنسی کا سپر ایجنٹ رہا ہے۔ اس لحاظ سے وہ ہمارا چینی بند بھائی ہے۔ اب تم اپنے آپ کو اس کی جگہ رکھ کر سوچو کہ اگر اس کی جگہ تم ہوتے تو تم کس قسم کے انتظامات کسی بہت ہی ہوشیار، ذہین اور فعال سیکرٹ سروس کے ایجنٹوں کو روکنے کے کرتے۔ تمہیں اپنے سوال کا جواب مل جائے گا"...... عمران نے

جواب دیا۔

"تمام سیکرٹ ایجنٹ ایک ہی کمپنی کے بنائے ہوئے روبوٹ نہیں ہوتے کہ سب کی سوچ بھی ایک ہو اور ان کی فطرتیں بھی ایک جیسی ہوں۔ ظاہر ہے ہر شخص کے سوچنے کا انداز اور فطرت دوسرے سے مختلف ہوتی ہے اس لئے ضروری تو نہیں ہے کہ جو کچھ میں سوچوں وہی ٹیری بھی سوچے"...... صدیقی نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ ٹیری اور میں دونوں ایک ہی کمپنی کے تیار کردہ ہیں اس لئے مجھے معلوم ہوگا"...... عمران نے جواب دیا تو صدیقی کے ساتھ ساتھ چوہان بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب آپ تو خود وہ کمپنی ہیں جو روبوٹ تیار کرتی ہے اس لئے روبوٹ بیچارے کی کارکردگی آپ سے کیسے چھپی رہ سکتی ہے"۔ اس بار چوہان نے کہا اور کار بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی اور چوہان کے خوبصورت فقرے پر عمران خود بھی کھلکھلا کر ہنس پڑا تھا۔

"واہ اسے کہتے ہیں سو سنار کی ایک لوہار کی"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے ہمیں سنار اور لوہار بنا دیا ہے۔ یہ دونوں ہی معزز پیشے ہیں لیکن بہرحال ہم نہ سنار ہیں اور نہ لوہار بلکہ آپ کے ساتھی ہیں"...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دوسرے لفظوں میں بے زر و مال ہو۔ تم فکر نہ کرو مجھے پہلے

بھی تمہارے متعلق کوئی خوش فہمی نہیں تھی"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب عمران صاحب۔ میں سمجھا نہیں"...... صدیقی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سنار اور لوہار دونوں ہی محنتی ہوتے ہیں اور جو محنتی ہوتے ہیں ان کے پاس زر و مال بھی ہوتا ہے اور جو تمہاری طرح بس کار میں بیٹھے گپیں ہانکنے والے ہوں ان کے پاس کیا ہوتا ہے سوائے گپوں کے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اس لحاظ سے تو اصل بے زر و مال آپ ہیں کہ آپ کے پاس تو مستقل طور پر کچھ نہیں ہوتا"...... چوہان نے کہا۔

"کیوں نہیں ہوتا۔ میرے پاس پوری دنیا کے خزانے ہیں"۔ عمران نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا وہ کیسے۔ یہ تو آپ نے آج پہلی بار نئی بات کر دی ہے"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نئی بات۔ کیا مطلب"...... عمران نے الٹا سوال کر دیا۔

"آپ تو ہمیشہ اپنی مفلسی کا رونا روتے رہتے ہیں لیکن آج آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ کے پاس پوری دنیا کے خزانے ہیں"۔ صدیقی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ تو سچ ہے لیکن"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا"...... صدیقی نے کہا۔

"لیکن خزانوں کا مالک میرا باورچی ہے اور باورچی بھی ایسا کہ جو خود تو کھانا جانتا ہے کھلانا نہیں جانتا"...... عمران نے کہا تو صدیقی اور چوہان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"اوہ اچھا تو آپ نام کے لحاظ سے سلیمان کو خزانوں کا مالک بنا رہے ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ خالی نام سے تو ظاہر ہے کوئی خزانوں کا مالک نہیں بن جاتا ورنہ تو پوری دنیا کے غریب آدمی اپنا نام سلیمان رکھ لیتے۔ سلیمان اصل میں بھی خزانوں کا مالک ہے بلکہ دوسرے لفظوں میں خزانوں کا سانپ ہے"...... عمران نے کہا تو دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"اس کے پاس خزانے کہاں سے آسکتے ہیں"...... اس بار چوہان نے کہا۔

"کیوں نہیں آسکتے۔ خزانوں کے پیروں میں مہندی لگانے کا تو آج کل رواج ہی نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ ہم واقعی نہیں سمجھے۔ پیروں کو مہندی کا مطلب تو یہی ہے کہ آپ خزانہ عورت کو کہہ رہے ہیں جبکہ یہ بات بھی اس لحاظ سے غلط بنتی ہے کہ پوری دنیا کی عورتیں تو ظاہر ہے سلیمان کے پاس نہیں پہنچ سکتیں"...... صدیقی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ساری دنیا کی عورتیں اگر خزانے ہوتیں تو میاں بیوی میں کبھی لڑائی نہ ہوا کرتی۔ ارے لڑائی تو اس بات پر ہوتی ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے علاوہ باقی سب کو خزانے کا درجہ دے دیتا ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب آپ اس بحث کو چھوڑیئے یہ بتایئے کہ ہم نے ڈائریکٹ ایکشن کرنا ہے یا ان ڈائریکٹ"...... صدیقی نے کہا۔

"نہ ڈائریکٹ نہ ان ڈائریکٹ بلکہ ری ڈائریکٹ"...... عمران نے جواب دیا تو دونوں ایک بار پھر چونک پڑے۔

"ری ڈائریکٹ کا کیا مطلب ہوا"۔ چوہان نے چونک کر پوچھا۔

"مطلب ہے رد عمل۔ جیسا عمل وہ کریں گے ویسا ہی رد عمل ہماری طرف سے ہوگا"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور اس بار سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار سینٹ لارنس پارک کے مرکزی گیٹ کے سامنے بنی ہوئی پارکنگ میں داخل ہوئی اور عمران نے کار ایک سائیڈ پر روک دی۔ وہ تینوں کار سے نیچے اترے اور عمران نے کار لاک کر کے پارکنگ بوائے سے کارڈ لے لیا۔

"آؤ پہلے سینٹ لارنس پارک کی سیر کر لیں۔ سنا ہے بہت خوبصورت اور قابل دید تفریح گاہ ہے"...... عمران نے پارکنگ سے باہر نکلتے ہوئے مسکرا کر کہا تو چوہان اور صدیقی جن کے اعصاب آئندہ آنے والے حالات کے پیش نظر تنے ہوئے محسوس ہوتے تھے

عمران کی بات سن کر ہی ڈھیلے پڑ گئے اور وہ دونوں ایک دوسرے کو ایسی نظروں سے دیکھنے لگے جیسے انہیں عمران کی اس حرکت کی وجہ تسمیہ سمجھ نہ آئی ہو۔

"عمران صاحب"...... صدیقی نے کہا۔

"مائیکل"...... عمران نے اس کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ سوری۔ مسٹر مائیکل کیا ہم تفریح کرنے آئے ہیں"۔ صدیقی نے کہا۔

"ہاں صفدر نے جو فائل پیٹر کے سیف سے حاصل کی تھی اور جسے اس نے سرسری طور پر پڑھا تھا اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ سینٹ لارنس پارک کی تفریح ضروری ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے آپ نہیں بتانا چاہتے تو نہ بتائیں لیکن یہ بتا دوں کہ ان حالات میں ہم سے تفریح نہیں ہو سکے گی"...... صدیقی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بس انتہائی صبر و تحمل ہے تم میں۔ بہرحال آؤ ادھر کھلی جگہ پر بیٹھتے ہیں پھر تفصیل سے بات ہوگی"...... عمران نے کہا اور پھر وہ ایک کونے میں لان میں رکھی ہوئی ایک کیفے کی طرف سے میز اور اس کے گرد کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ یہاں لوگ موجود نہ تھے۔ اکا دکا افراد دور دور بیٹھے ہوئے تھے۔ ویٹر کو عمران نے جوس لانے کا آرڈر دے دیا اور تھوڑی دیر بعد جوس کے گلاس انہیں سپلائی کر دیئے گئے۔

"اب وقت آگیا ہے کہ تمہیں تفصیل سے سب کچھ بتا دیا جائے کیونکہ سندباد کے سات سفر شاید اتنے کٹھن نہ ہوں گے جتنا ہمارا مشن ہے"...... عمران نے اس قدر سنجیدہ لہجے میں کہا کہ سب اسے غور سے دیکھنے پر مجبور ہو گئے۔ عمران اور اس قدر سنجیدہ یہ واقعی ان کے لئے نیا تجربہ تھا۔

"فرمائیے قصہ گو صاحب"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ شاید وہ عمران کی سنجیدگی کو قدرے کم کرنا چاہتا تھا۔

"ہزاروں سال پہلے کا ذکر ہے اور یہ ذکر ہزاروں سال پہلے کا اس لئے ہے کہ ہزاروں سال پہلے سوائے ذکر کے اور کوئی کام لوگوں کو نہیں ہوا کرتا تھا ورنہ آج کل تو لوگوں کو سر کھجانے کی فرصت نہیں ہے چاہے جوؤں سے بھر کیوں نہ جائے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"بس۔ بس۔ خدا کے واسطے اس قدر غلیظ باتیں نہ کریں۔ ہمارا جوس پینا مشکل ہو جائے گا"...... صدیقی نے بے اختیار ہاتھ جوڑ دیئے اور عمران ہنس پڑا۔

"بس۔ ابھی سے بھاگ گئے۔ ابھی تو ان جوؤں نے بالوں سے اڑ اڑ کر ان گلاسوں میں پیراکی کی عالمی چیمپئن شپ جیتنی تھی"۔ عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

"ویٹر"...... اچانک صدیقی نے قریب موجود ویٹر کو آواز دی۔

"یس سر"...... ویٹر نے تیزی سے قریب آتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا گلاس لے جاؤ۔ میری طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ پیمنٹ ہو جائے گی"...... صدیقی نے کہا۔

"یس سر"۔ ویٹر نے کہا اور صدیقی کے سامنے پڑا ہوا گلاس اٹھا لیا۔

"یہ ہمارے گلاس بھی اٹھا لو اور ہاٹ کافی لے آؤ۔ پیمنٹ ہو جائے گی کیونکہ یہ صاحب جن کا آرڈر ہے بہترین پے ماسٹر ہیں اور جس وجہ سے ان کی طبیعت خراب ہوئی ہے وہ وجہ گرم کافی میں خود ہی جل کر راکھ ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

"بس۔ بس۔ یہ گلاس مجھے دو اور تم جاؤ"...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا تو ویٹر نے حیرت بھرے انداز میں گلاس واپس رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ بات سمجھ ہی نہ سکا ہو لیکن ظاہر ہے وہ ویٹر تھا اس لئے خاموشی سے واپس چلا گیا۔

"ہاں تو میں کہہ رہا تھا"...... عمران نے دوبارہ سٹارٹ پکڑتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ مسٹر مائیکل۔ یہ بتائیں کہ آپ نے آخر اپنا نام مائیکل کیوں پسند کیا ہے۔ یہ نام سن کر مجھے یوں لگتا ہے جیسے آپ انسان کی بجائے سائیکل ہوں"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے جوس کا گلاس اٹھایا اور اس طرح اسے حلق میں انڈیلنے لگا جیسے اسے خطرہ ہو کہ اگر ایک قطرہ بھی باقی رہ گیا تو نجانے کون سی قیامت ٹوٹ پڑے گی اور اس کے اس انداز پر عمران کے ساتھ ساتھ چوہان بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلیں اب جو مرضی آئے کہتے رہیں"...... صدیقی نے خالی گلاس میز پر رکھتے ہوئے ایک طویل سانس لے کر ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ ریس جیت گیا ہو۔

"مسئلہ یہ نہیں کہ جو تم سمجھ رہے ہو اصل مسئلہ اور ہے صدیقی اور وہ انتہائی اہم مسئلہ ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسا مسئلہ"...... صدیقی نے چونک کر کہا اور چوہان بھی حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"مسئلہ یہ ہے کہ جوس کے ان گلاسوں میں بے ہوشی کی دوا ملائی گئی ہے اس لئے میں نے جان بوجھ کر ایسی باتیں کی تھیں کیونکہ مجھے ان معاملات میں تمہاری حساس طبیعت کا علم تھا اس لئے میں نے سوچا کہ تم خود ہی گلاس واپس کر دو گے اور تم نے دیکھا کہ جب تم گلاس واپس کرنے لگے تو میں نے ویٹر کو سارے گلاس لے جانے کا کہا لیکن تم نے گلاس حلق میں انڈیل لیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بس۔ بس۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ اب دوسرے انداز میں مجھے تنگ کر رہے ہیں"...... صدیقی نے کہا لیکن اس کے لہجے میں کھوکھلا پن نمایاں تھا۔

"ٹھیک ہے اگر تم اپنا ذہن چکراتا محسوس کرو تو مجھے بتا دینا۔ ہم تمہیں اٹھا کر ہسپتال لے جائیں گے"...... عمران نے منہ بناتے

ہوئے کہا۔

"کیا آپ واقعی سنجیدگی سے کہہ رہے ہیں۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ اس میں بے ہوشی کی دوا ملائی گئی ہے اور کس نے ملائی ہے"۔ صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو گلاس تم نے خالی کیا ہے اسے غور سے دیکھو اس کے اندر تمہیں ہلکے نیلے رنگ کی جھلک دکھائی دے گی"...... عمران نے کہا تو صدیقی نے غور سے خالی گلاس کو دیکھنا شروع کر دیا۔

"ارے ہاں واقعی لیکن"...... صدیقی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو چوہان کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اسے بھی اپنے سامنے رکھے ہوئے جوس سے بھرے گلاس میں ہلکے نیلے رنگ کا عکس واضح طور پر دکھائی دے رہا تھا۔

"اب تو تمہیں یقین آگیا بہرحال یہ رنگ بتا رہا ہے کہ اس میں سائنائیڈ شامل ہے اس لئے ظاہر ہے تم صرف بے ہوش ہی نہیں ہو گے بلکہ وفات بھی پا جاؤ گے اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میرا پیارا ساتھی وفات پا جائے اور میں اس کے مزار پر بیٹھا قوالیاں گاتا رہ جاؤں اس لئے میں بھی تمہارے ساتھ ہی عالم بالا کو جاؤں گا"۔ عمران نے کہا اور اپنے سامنے رکھا ہوا گلاس اٹھا کر اس نے ایک لمبا گھونٹ لیا اور گلاس میز پر رکھ دیا۔

"عمران صاحب یہ آپ نے کیا کر دیا۔ مجھے تو واقعی ذہن چکراتا ہوا محسوس ہو رہا ہے۔ اوہ۔ اوہ"...... صدیقی نے کہا تو عمران بے

اختیار ہنس پڑا۔

"وہ سامنے دیکھو۔ سامنے کون سے رنگ کا بلب لگا ہوا ہے"۔ عمران نے کہا تو صدیقی اور چوہان نے چونک کر اس طرف دیکھا۔

"نیلے رنگ کا۔ کیوں"...... صدیقی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ گلاس میں نیلے رنگ کا عکس اس بلب کی وجہ سے پڑ رہا ہے اس لئے بھائی قائم رہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدیقی بے اختیار شرمندہ سا ہو کر رہ گیا۔

"آپ واقعی جادوگر ہیں عمران صاحب۔ آپ سے جیتنا ناممکن ہے۔ اگر آپ اس بلب کی طرف میری توجہ نہ دلاتے تو میرا سر واقعی چکرانے لگ گیا تھا"...... صدیقی نے ہلکی سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

"او کے اب جبکہ تمہارے ہوش و حواس واپس آگئے ہیں تو اب میں اپنا قصہ دوبارہ شروع کروں یا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب اگر آپ کو کسی کا انتظار ہے تو پلیز ہمیں بھی بتا دیجئے تاکہ ہمارے ذہن بھی ٹینشن کا شکار نہ رہیں"...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انتظار کرتے کرتے تو بوڑھا ہونے کے قریب ہو گیا ہوں لیکن انتظار محبوب کی زلف کی طرح دراز سے دراز تر ہوتا جا رہا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یہ آپ کا محبوب شاید دو چار سو سال پہلے کا ہو گا ورنہ آج کل تو

محبوب کی زلفیں سردیوں کے دنوں سے بھی زیادہ چھوٹی ہوتی ہیں"۔ چوہان نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"صاحب آپ میں سے مائیکل صاحب کون ہیں"...... اچانک ایک سپروائزر نے قریب آکر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک کارڈلیس فون پیس آگے کی طرف کر دیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ سے فون لے لیا اور سپروائزر خاموشی سے واپس چلا گیا۔ عمران نے فون کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے ایکریمی لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"آسٹرم بول رہا ہوں مائیکل صاحب"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ناراک پلازہ کے عقبی طرف پائپ فیکٹری کے گرد چار کاریں موجود ہیں اور چار افراد ان کاروں میں موجود ہیں جبکہ دو آدمی فیکٹری کی چھت پر اور تین افراد فیکٹری کے اندر ہیں اور ان سب کے پاس ٹی ایس ٹی گنیں ہیں۔ یہ سب ڈارک آئی کے سپیشل سیکشن کے لوگ ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پلازہ کی طرف کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"پلازہ کے ساتھ فیکٹری کی چھت ملتی ہے اور پلازہ کی چوتھی منزل کی کھڑکیاں چھت کے قریب ہیں لیکن یہ سب کھڑکیاں بند ہیں۔ اس

طرف کوئی نہیں ہے کیونکہ اس طرف سے کوئی چھت پر ویسے بھی نہیں جا سکتا اور جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ چھت پر دو آدمی موجود ہیں"...... آسٹرم نے جواب دیا۔

"تو پھر تم نے کیا پلان بنایا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چوتھی منزل پر فورڈ نیون سائن میکرز کمپنی کا آفس ہے۔ آفس نمبر آٹھ۔ اس کی عقبی کھڑکی چھت کے ساتھ ہے۔ اس کا دروازہ آپ کو ان لاکڈ ملے گا البتہ پلازہ کی ہر منزل پر ایک مسلح گارڈ ہر وقت موجود رہتا ہے۔ ان سے نمٹنا آپ کا کام ہو گا"۔ آسٹرم نے جواب دیا۔

"چوتھی منزل پر پہنچنے کے دوران کتنے چوکیداروں سے واسطہ پڑے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"گراؤنڈ فلور سے لے کر آٹھویں منزل تک ہر منزل پر ایک مسلح گارڈ موجود ہوتا ہے جو کہ پرائیویٹ سکیورٹی کے گارڈ ہیں"۔ آسٹرم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا دفاتر سب بند ہو جاتے ہیں۔ ابھی تو شاید اتنا وقت نہیں ہوا"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ دفاتر بند ہونے میں تو ابھی دو گھنٹے رہتے ہیں لیکن آج قومی تعطیل ہے اس لئے دفاتر بند ہیں"...... آسٹرم نے جواب دیا۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور فون آف کر کے اس نے اسے میز پر رکھ دیا۔

"لو بھئی پلان تیار ہو گیا"...... عمران نے مسکرا کر اپنا گلاس اٹھایا اور جوس کا آخری گھونٹ حلق میں اتار لیا۔

"یہ آسٹرم کون ہے"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ایکریمیا ہے۔ یہاں دولت کمانے کے لئے لوگ نجانے کیا کیا ذرائع استعمال کرتے ہیں۔ آسٹرم ایک ایسی کمپنی کا سربراہ ہے جو دوسروں کی ٹوہ انتہائی جدید ترین آلات کے ساتھ لگاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ کسی بھی کام کے لئے ماحول کو سازگار بھی بناتی ہے۔ اب دیکھو میں نے آسٹرم سے رابطہ کیا کہ ہم نے پائپ فیکٹری میں مشن مکمل کرنا ہے لیکن ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ڈارک آئی کے سپیشل سیکشن نے وہاں چیکنگ کر رکھی ہے۔ اس چیکنگ کی ہمیں تفصیل بھی چاہئے اور ایسا پلان بھی جس کی مدد سے اس پائپ فیکٹری میں کسی کی نظروں میں آئے بغیر داخل ہو سکیں اور ساتھ ہی میں نے اسے بتا دیا کہ ہم سینٹ لارنس پارک کے اوپن ایئر کیفے میں موجود ہوں گے۔ اس کا بھاری معاوضہ اسے دے دیا گیا اور نتیجہ تم نے دیکھ لیا کہ ہمیں یہاں بیٹھے بیٹھے ڈارک آئی کی چیکنگ کی مکمل رپورٹ مل گئی"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور سب نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیئے جیسے انہیں اب سمجھ آئی ہو کہ عمران اب تک کیوں ادھر ادھر کی باتوں میں وقت گزار رہا تھا۔

"لیکن اس کمپنی کے آفس میں جا کر وہاں پر ہم کیا کریں گے"۔ صدیقی نے پوچھا۔

"چھت پر موجود دونوں آدمیوں کو مخصوص گن کی مدد سے بے ہوش کر دیا جائے گا اور پھر ہم میں سے جن کے قد و قامت ان سے ملتے ہوں گے وہ ان جیسا لباس پہنیں گے، میک اپ کریں گے اور اس کھڑکی کو کھول کر کمند کے ساتھ خاموشی سے نیچے اتر جائیں گے۔ ان دونوں بے ہوش آدمیوں کو کمند کی رسی کے ساتھ اوپر پہنچا دیا جائے گا اور انہیں ہلاک کر دیا جائے گا اور وہ دو آدمی خاموشی سے نیچے جائیں گے اور اندر موجود ڈارک آئی کے آدمیوں کو ہلاک کر دیں گے اور اس کے بعد باقی افراد بھی نیچے پہنچ جائیں گے اور باہر موجود باہر ہی رہ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن جو لوگ باہر موجود ہیں کیا انہیں ہم کھڑکی سے اترتے نظر نہیں آئیں گے"...... چوہان نے کہا۔

"نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو آسرزم کبھی یہ پلان نہ بناتا۔ آؤ چلیں"...... عمران نے کہا تو دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ایش ٹرے کے نیچے دبایا اور پھر وہ اطمینان بھرے انداز میں چلتے ہوئے پارک کے اس گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے جدھر سے وہ براہ راست نارک پلازہ پہنچ سکتے تھے۔

جولیا تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل کے ہمراہ کیپٹل کلب پہنچی اور پھر کاؤنٹر پر بات چیت کے بعد ایک سپروائزر انہیں ساتھ لے کر پرنس باڈلے کے آفس میں لے جانے کے لئے ان کے ساتھ چل پڑا اور پھر ایک لفٹ کے ذریعے وہ نیچے ایک بڑے ہال میں پہنچ گئے جہاں مسلح افراد موجود تھے اور یہاں میزوں پر تاش سے جوا ہو رہا تھا۔ ایک طرف راہداری تھی جس میں چار مشین گنوں سے مسلح افراد موجود تھے۔ سپروائزر انہیں ساتھ لئے ہوئے اس راہداری سے گزرتا ہوا آخر میں موجود دروازے کے سامنے پہنچ گیا۔ دروازے کی سائیڈ پر ایک فون پیس ہک سے لٹکا ہوا تھا۔ اس نے فون پیس اتارا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ڈان سپروائزر۔ جناب مہمان موجود ہیں"...... سپروائزر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے کچھ سن کر اس نے

رسیور ہک سے لٹکا دیا۔

"ابھی دروازہ کھل جائے گا۔ چیف اندر موجود ہیں"۔ سپروائزر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا اور جولیا اپنے ساتھیوں سمیت اندر داخل ہوئی تو یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جو آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ ایک طرف مہاگنی کی بنی ہوئی بڑی سی آفس ٹیبل تھی جس کے پیچھے ایک لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کا خوشرو نوجوان بیٹھا تھا جبکہ ایک سائیڈ پر ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی بیٹھی انہیں عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں کے اندر داخل ہوتے ہی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا نوجوان اٹھ کھڑا ہوا۔

"خوش آمدید۔ میرا نام پرنس باڈلے ہے"...... اس نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"سوری۔ میرے ہاتھوں میں الرجی ہے"...... جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا اور میز کی سائیڈ پر اطمینان سے بیٹھ گئی جبکہ تنویر اور اس کے دوسرے ساتھیوں نے آگے بڑھ کر اس سے مصافحہ کیا اور پھر وہ بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"میرے پاس وقت بے حد کم ہوتا ہے اور میں نے صرف لارڈ کیرول کے ریفرنس کی وجہ سے ملاقات کر لی ہے۔ فرمائیے کیا کام ہے آپ کو مجھ سے"...... پرنس باڈلے نے واپس اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔ شاید جولیا کے مصافحہ نہ

کرنے کی وجہ سے اسے ذہنی جھٹکا لگا تھا۔

"یہ خاتون کیا آپ کی سیکرٹری ہے"...... جولیا نے ساتھ بیٹھی ہوئی لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ میری فرینڈ ہے۔ اس کا نام مارشا ہے اور یہ میری رازدار ہے اس لئے آپ اس کی موجودگی میں کھل کر بات کر سکتی ہیں"۔ پرنس باڈلے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ پہلے ہمارے پینے کے لئے کافی منگوا لیں پھر بات ہو گی"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ میں ایسے تکلفات کا قائل نہیں ہوں اور نہ ہی میرے پاس اتنا وقت ہوتا ہے"...... پرنس باڈلے نے سپاٹ اور دو ٹوک جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے پھر بات ہو جائے"...... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں یہ بہتر ہے"...... پرنس باڈلے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا عہدہ ڈارک آئی میں کیا ہے"...... جولیا نے کہا تو پرنس باڈلے بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ پہلے اپنا تعارف تو کرائیں"...... اس بار پرنس باڈلے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا خواہ مخواہ وقت ضائع ہو گا اس لئے صرف اپنا نام بتا دیتی

ہوں۔ میرا نام مارگریٹ ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے مس مارگریٹ میرا کوئی تعلق سرکاری تنظیم ڈارک آئی سے نہیں ہے"...... پرنس باڈلے نے کہا۔

" اوہ پھر تو ہمارا کام نہیں ہو سکتا حالانکہ ہمیں لارڈ کیرول نے بتایا تھا کہ آپ ڈارک آئی کے سپیشل سیکشن کے ٹیری کے سلسلے میں کارآمد ہو سکتے ہیں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کو ٹیری سے کیا کام ہے"...... پرنس باڈلے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹیری ہمارے آڑے آرہا ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ٹیری سے باقاعدہ سودے بازی کی جائے۔ وہ جو رقم چاہے وہ لے لے اور ہمارے راستے سے ہٹ جائے"...... جولیا نے کہا۔

"آپ کا کام کیا ہے"...... پرنس باڈلے نے کہا۔

"ہم نے یہاں ایک سرکاری لیبارٹری جو ناراک کے شمال مشرقی پہاڑیوں میں واقع ہے سے ایک سائنس دان کو اغوا کرنا ہے"۔ جولیا نے جواب دیا تو پرنس باڈلے کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ٹیری آپ کا راستہ نہ روکے۔ اس کی تو ڈیوٹی یہی ہے"...... پرنس باڈلے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم اس کی ڈیوٹی میں حارج نہیں ہونا چاہتے "...... جولیا نے

کہا۔

" کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات۔ آپ کہہ رہی ہیں کہ آپ کسی لیبارٹری سے کسی سائنس دان کو اغوا کرنا چاہتے ہیں جس کی حفاظت ڈارک آئی کے ذمے ہے اور ڈارک آئی کے سپیشل سیکشن کا ٹیری آپ کے کام میں رکاوٹ نہ بنے۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ پرنس باڈلے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ڈارک آئی کی ڈیوٹی لیبارٹری کی بیرونی حفاظت ہے اندرونی نہیں اور ہم لیبارٹری میں کسی بیرونی ذریعے سے داخل نہیں ہونا چاہتے"۔ جولیا نے کہا۔

" تو پھر آپ سائنس دان کیسے اغوا کریں گے۔ آپ کھل کر بات کریں آپ کہنا کیا چاہتی ہیں اس طرح الجھی ہوئی باتیں کر کے آپ کیوں اپنا اور میرا وقت ضائع کر رہی ہیں"...... اس بار پرنس باڈلے نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

" سائنس دان اندر سے خود باہر آئے گا۔ ہم باہر سے اندر نہیں جانا چاہتے اور سائنس دان تو بہرحال باہر آتے جاتے رہتے ہیں"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اس طرح کی گفتگو کر کے لطف اندوز ہو رہی ہو۔

"آپ کا مطلب ہے کہ سائنس دان خود لیبارٹری سے باہر آئے گا اور پھر آپ اسے اغوا کر لیں گی"...... پرنس باڈلے نے چونک کر کہا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات نمایاں طور پر ابھر آئے

تھے۔

"ہاں۔ایسی صورت میں تو ڈارک ٹنی پر کوئی الزام نہیں آتا۔" جولیانے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سائنس دان کا کیا نام ہے"...... پرنس باڈلے نے کہا۔

"آپ درمیانی آدمی ہیں اس لئے آپ تفصیل میں نہ جائیں۔آپ کے حق میں یہی بہتر ہے"...... جولیانے کہا۔

"نہیں مجھے پوری تفصیلات کا علم ہونا چاہئے"...... پرنس باڈلے نے کہا۔

"سوری۔یہ ہمارا سیکرٹ معاملہ ہے۔آپ ٹیری سے سودا کرائیں اور آپ کا کام ختم۔ہاں جو معاوضہ آپ طے کریں آپ کو علیحدہ دیا جا سکتا ہے"...... جولیانے کہا۔

"آپ کا تعلق کس تنظیم سے ہے"...... پرنس باڈلے نے کہا۔

"یہ بھی آپ کو نہیں بتایا جا سکتا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور اگر میں بتا دوں۔تب"...... پرنس باڈلے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ جو مرضی آئے کہتے رہیں آپ کی زبان پر ہم پابندی نہیں لگا سکتے"...... جولیانے جواب دیا۔

"تو پھر محترمہ آپ کا جو نام ہو یہ سن لیں کہ میرا نام ہی ٹیری ہے اور مجھے معلوم ہے کہ آپ چاروں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے

ہے اور آپ نے مائیک کو ہلاک کیا ہے اور اب آپ کی باری ہے"...... ٹیری نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کو جس کسی نے بھی بتایا ہے غلط بتایا ہے۔ہمارا کوئی تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے"...... جولیانے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر میں آپ کا میک اپ چیک کرالوں تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا"...... ٹیری نے شاطرانہ لہجے میں کہا۔

"بالکل چیک کرالیں۔ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن پہلے آپ کو ہمارا کام کرنے کا وعدہ کرنا ہوگا"...... جولیا نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو ٹیری کے چہرے پر حیرت اور الجھن کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے۔

"جب میں کہہ رہا ہوں کہ میں ہی ٹیری ہوں تو پھر"...... پرنس باڈلے نے کہا۔

"اگر آپ اس بات پر بضد ہیں تو ٹھیک ہے پھر تو آپ سے براہ راست سودا ہو سکتا ہے۔بولیں"...... جولیانے کہا۔

"مجھے یہ سودا بھی منظور نہیں ہے اور اب تم لوگ زندہ بھی واپس نہیں جا سکتے"...... ٹیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر کوئی بٹن پریس کیا تو سرر کی آواز کے ساتھ جولیا اور اس کے ساتھیوں کے سامنے والی دیوار یکلخت غائب ہو گئی۔اب وہاں تین مشین گنوں سے مسلح آدمی نظر آ رہے تھے جن کی مشین

گنوں کے رخ جولیا اور اس کے ساتھیوں کی طرف تھے۔

" اس کا کیا مطلب ہوا۔ آپ لڑنا چاہتے ہیں"...... جولیا نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

" لڑنا نہیں تم لوگوں کو ہلاک کرنا چاہتا ہوں"...... ٹیری نے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت چیخ کر فائر کا لفظ کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ لفظ پورا کرتا کمرہ دھماکوں کے ساتھ ہی انسانی چیخوں سے گونج اٹھا اور سامنے دیوار کھلنے پر نظر آنے والے تینوں افراد چیختے ہوئے الٹ کر نیچے گرے۔ اس کے ساتھ ہی جولیا بجلی کی سی تیزی سے اچھلی اور میز کی سائیڈ پر بیٹھی ہوئی مارشا چیختی ہوئی کرسی سمیت فرش پر جا گری اور پھر اس سے پہلے کہ ٹیری کچھ سمجھتا وہ چیختا ہوا میز کے اوپر سے گھسٹتا ہوا اچھل کر فرش پر جا گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن کنپٹی پر پڑنے والی صفدر کی بھرپور لات نے اسے ایک بار پھر زمین پر گرایا اور اس کے ساتھ ہی وہ ساکت ہو گیا جبکہ کیپٹن شکیل بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکلا اور پھر مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی باہر راہداری میں موجود دونوں مسلح افراد چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ کیپٹن شکیل بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا راہداری کے کنارے پر پہنچا اور پھر اس نے لمبا جمپ لگایا اور ہال ایک بار پھر مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ سے گونجا اور اس کے ساتھ ہی دو مسلح آدمی چیختے ہوئے نیچے گرے۔ اس کے ساتھ ہی کیپٹن شکیل نے غوطہ لگایا

ور گولیوں کا ایک پورا برسٹ اس کے سر کے اوپر سے گزر گیا لیکن وطہ لگاتے ہوئے اس کا مشین پسٹل ایک بار پھر چل نکلا اور ہداری کی طرف دوڑتے ہوئے باقی بچ جانے والے دونوں مسلح دی نیچے گرے۔ ہال میں موجود جوا کھیلنے والے بے اختیار اٹھ کرے ہوئے لیکن ان کے چہرے زرد پڑ گئے تھے اور خوف کی شدت ے آنکھیں پھٹ گئی تھیں۔ مسلح افراد کے مرتے ہی کیپٹن شکیل نے بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے جیب سے ہاتھ نکال کر فرش پر مارا تو س طرح دھماکہ ہوا جیسے بم پھٹا ہو اور کیپٹن شکیل نے سانس ک لیا اور دوسرے لمحے جوا کھیلنے والے افراد اس طرح نیچے گرنے ئے جیسے زہریلی دوا چھڑکنے سے حشرات الارض گرتے ہیں اور کیپٹن کیل اسی طرح سانس روکے دوڑتا ہوا راہداری میں آ گیا تو کمرے کا روازہ اندر سے بند ہو چکا تھا۔ کیپٹن شکیل نے لات مار کر دروازہ ولا اور تیزی سے سائیڈ دیوار سے لگ گیا لیکن دوسرے لمحے وہ اندر خل ہوا تو وہاں ماحول ویسے ہی تھا البتہ اس کے ساتھیوں کے ہرے بتا رہے تھے کہ وہ سانس روکے کھڑے ہیں۔ دھماکے کی آواز ن کے لئے کاشن تھا۔ یہ بے ہوش کر دینے والا خصوصی بم انہوں نے پہلے سے ہی سوچ سمجھ کر حاصل کیا تھا تاکہ ایسا نہ ہو کہ اس کے اتھیوں کو علم ہی نہ ہو سکے اور وہ بھی ساتھ ہی بے ہوش ہو گیا۔ چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل نے آہستہ سے سانس لیا۔ جب ں مخصوص بو نہ آئی تو اس نے زور زور سے سانس لینا شروع کر

دیا۔ اسے سانس لیتا دیکھ کر جولیا اور دوسرے ساتھیوں نے بھی زور زور سے سانس لینے شروع کر دیئے۔

"ادھر چیک کیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ ادھر خفیہ راستہ ہے جہاں دو مسلح افراد موجود تھے۔ انہیں بھی ختم کر دیا گیا ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اب اس ٹیری کا کیا کرنا ہے۔ اسے گولی کیوں نہ مار دی جائے"۔ تنویر نے کہا۔

"صفدر تم اس خفیہ راستے میں جاؤ تاکہ وہاں سے کوئی داخل نہ ہو سکے اور کیپٹن شکیل تم جا کر لفٹ کا سوئچ پینل فائرنگ سے ختم کر دو تاکہ لفٹ کے ذریعے اوپر سے کوئی نیچے نہ آ سکے اور تنویر تمہارے پاس ڈبل کلپ ہتھکڑی ہے وہ اس ٹیری کے ہاتھوں میں ڈال کر اسے صوفے پر بٹھا دو اور اس مارشا کو گولی مار دو"۔ جولیا نے تیزی سے ہدایات دیتے ہوئے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل تیزی سے اپنی اپنی طرف کو لپکے جبکہ تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے کلپ ہتھکڑی نکال کر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے ٹیری کو اٹھا کر اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے ہتھکڑی ڈال دی اور پھر واپس پلٹ کر اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی مارشا کے جسم میں گولیاں اترتی چلی گئیں۔ مارشا کا جسم چند لمحوں کے لئے معمولی سا پھڑکا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... جولیا نے کہا اور خود وہ تیزی سے میز کی دوسری سائیڈ پر ہو گئی اور اس نے میز کی درازیں کھول کر چیک کرنا شروع کر دیا۔ پھر ایک خصوصی ساخت کا فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھ دیا اور درازیں بند کر دیں جبکہ تنویر نے اس دوران جیب سے ایک شیشی نکالی اس کا ڈھکن کھول کر اس نے ٹیری کی ناک سے لگایا اور چند لمحوں بعد ڈھکنا لگا کر اور شیشی واپس جیب میں ڈال کر اس نے دونوں ہاتھوں سے ٹیری کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ اس دوران کیپٹن شکیل بھی واپس آ گیا۔ اب اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ چند لمحوں بعد ٹیری کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جولیا نے ایکریمی لہجے میں کہا۔

"باس سے بات کرائیں مس مارشا میں ہنری بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"باس انتہائی اہم کام میں مصروف ہے ڈونٹ ڈسٹرب اگین"۔ جولیا نے سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور واپس رکھ دیا۔ اسی لمحے تنویر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا اور چند لمحوں بعد ٹیری نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن بازو عقب میں ہونے کی وجہ سے وہ صرف سمٹ کر ہی رہ گیا اور پھر اس

کی آنکھوں میں چھائی ہوئی دھند صاف ہو گئی۔

"یہ۔ یہ تم زندہ ہو۔ یہ کیا مطلب ہوا"...... ٹیری نے انتہائی
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ خاصا سنبھلا ہوا تھا۔

"مارشا سمیت تمہارے سب آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہ تمہاری
سے حماقت ہوئی کہ تم نے ہمارے اندر داخل ہوتے ہی ہم پر فائر
نہیں کھولا اس لئے میں تم سے باتیں کرتی رہی تاکہ ہم ماحول کا جائزہ
لے کر اچھی طرح اپنے آپ کو ایڈجسٹ کر سکیں چونکہ صوفے صرف
ایک دیوار کے ساتھ تھے دوسری دیوار خالی تھی اس لئے ہم سمجھ گئے
کہ ہم پر حملہ اور صرف سامنے کی طرف سے آسکتے ہیں یا تمہارے
عقب سے اور ہمارے پاس خصوصی مشین پسٹل موجود تھے جو
ہمارے ہاتھوں میں چھپے ہوئے تھے اس لئے جیسے ہی تمہارے آدمی
ظاہر ہوئے ہم نے ان پر فائر کھول دیا۔ باہر ہال میں مسلح افراد کو بھی
ختم کر دیا گیا اور وہاں جوا کھیلنے والوں کو بے ہوش کر دیا گیا۔ خفیہ
راستے میں موجود تمہارے دو مسلح افراد بھی ہلاک ہو چکے ہیں۔
لفٹ کا سوئچ پسٹل فائر کر کے توڑ دیا گیا ہے اس لئے اب لفٹ کے
ذریعے اوپر سے نیچے بھی کوئی نہیں آسکتا۔ ہمارا ایک آدمی یہاں
مستقل طور پر موجود ہے تاکہ اگر کوئی وہاں سے آئے تو اسے
ختم کر دیا جائے اس طرح اب تم اپنے اس آفس میں مکمل طور پر
ہمارے رحم و کرم پر ہو۔ ہمیں معلوم ہے کہ تم پہلے ایکریمیا کی
بلیک ایجنسی کے ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ تھے اور اب ڈارک ٹاؤن کے

سپیشل سیکشن کے انچارج ہو اور ہمیں پہلے سے ہی خطرہ تھا کہ ہو
سکتا ہے کہ تمہیں ہماری اصلیت کے بارے میں پہلے سے علم ہو چکا
ہو۔ لیکن اب جو صورت حال ہے اس کے بعد تم نے ایک کام کرنا
ہے کہ سپیشل لیبارٹری کے گرد موجود اپنے آدمیوں کو حکم دے کر
وہاں سے ہٹانا ہے۔ بولو کیا تم ایسا کرنے کے لئے تیار ہو"۔ جولیا
نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے چاہے گولی مار دو چاہے میرے جسم کا ایک ایک ریشہ
علیحدہ کر دو یہ کام نہیں کر سکتا"...... ٹیری نے انتہائی مضبوط لہجے
میں کہا۔

"اوکے ہم نے بس اتنا ہی پوچھنا تھا تم سے"...... جولیا نے بڑے
اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے
مشین پسٹل نکال لیا۔

"کیا مطلب۔ مجھے ہلاک کر کے تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا"۔
ٹیری نے جولیا کے چہرے پر ابھر آنے والے تاثرات دیکھتے ہی جلدی
سے کہا۔

"یہ سوچنا ہمارا کام ہے تمہارا نہیں۔ ہاں میں تمہیں آخری چانس
دے سکتی ہوں۔ ہاں یا نہ میں جواب دو میری انگلی ٹریگر پر موجود
ہے"...... جولیا نے کہا لیکن دوسرے لمحے ٹیری کے جسم نے یکلخت
ایک جھٹکا کھایا اور اس نے اچھل کر جولیا سے ٹکرانے کی کوشش کی لیکن
دوسرے لمحے ایک دھماکہ ہوا اور ٹیری واپس صوفے پر جا گرا۔ سائیڈ

پر موجود تنویر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما تھا اور زوردار تھپڑ کھا کر ٹیری واپس صوفے میں دھنس گیا تھا۔ اس کے چہرے پر تنویر کی انگلیوں کے نشانات ابھر آئے تھے۔

"تم ٹاپ ایجنٹ ہو تو میں سپر ٹاپ ہوں۔ سمجھے"...... تنویر نے غرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بولو۔ ہاں یا نہ میں جواب دو"...... جولیا نے ایک بار پھر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں میں تمہارے ساتھ تعاون نہیں کر سکتا"...... ٹیری نے کہا اور ابھی اس کا فقرہ ختم بھی نہ ہوا تھا کہ جولیا کا بازو گھوما اور ٹیری کی کنپٹی پر پڑنے والی مخصوص ضرب کی وجہ سے اس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"اچھا ایجنٹ ہے۔ گڈ شو"...... جولیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے ٹیری کے نہ بتانے کے فیصلے سے خوشی ہوئی ہو۔

"احمق ہے۔ بہرحال اب تمہارا کیا پروگرام ہے"...... تنویر نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ اب ہم نے سپیشل لیبارٹری پہنچنا ہے۔ عمران نے مجھے صرف اتنا کہا تھا کہ میں ڈیڑھ دو گھنٹے تک ٹیری کو روکے رکھوں تاکہ وہ کسی کو احکام نہ دے سکے اور کسی سے رپورٹ نہ لے سکے اور دو گھنٹے ہو گئے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"تو اس ٹیری کو گولی مار دیں اسے زندہ رکھنے کا کیا فائدہ"۔ تنویر

نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اس کے مرنے سے ایکریمین حکام کنفرم ہو جائیں گے کہ ہم نے سپیشل لیبارٹری میں کوئی کارروائی کی ہے جبکہ یہ بے ہوش ملے گا تو ان کا شک ختم ہو جائے گا"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آؤ نکل چلیں اب یہاں رکنا حماقت ہے"...... تنویر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ تیزی سے اس طرف کو آئے جدھر خفیہ راستہ تھا۔ تنویر اور کیپٹن شکیل بھی اس کے پیچھے تھے۔ جب وہ راہداری کا موڑ مڑ کر خفیہ راستے میں پہنچے تو صفدر انہیں دیکھ کر چونک پڑا۔

"کیا ہوا"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"کام ختم ہو گیا اب نکل چلو"...... جولیا نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا۔ راہداری کے آخر میں موجود دروازے کی چٹخنی اندر سے لگی ہوئی تھی۔ چٹخنی اس نے جیسے ہی کھولی چھت سے یکلخت نیلے رنگ کی شعاعوں کا دھارا سا نکل کر راہداری میں پڑا اور اس کے ساتھ ہی جولیا اور اس کے ساتھیوں کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ یکلخت اندھے ہو گئے ہوں۔ یہ احساس بھی صرف ایک لمحے کے لئے ہوا۔ دوسرے لمحے ان کے ذہن اور احساسات سب کچھ موت کے اندھیروں میں ڈوبتے چلے گئے۔

عمران اپنے ساتھیوں چوہان اور صدیقی سمیت سینٹ لارنس پارک سے نکل کر ناراک پلازہ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ آٹھ منزلہ پلازہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس میں داخل ہوئے تو نیچے شاپس کھلی ہوئی تھیں البتہ اوپر جانے والے آفسز کے لئے وہاں چار لفٹیں لگی ہوئی تھیں لیکن ساری ہی لفٹیں نیچے موجود تھیں اور لاکڈ تھیں۔ ان پر کلوزڈ کی تختیاں لگی ہوئی تھیں۔ یقیناً قومی تعطیل کی وجہ سے چونکہ اوپر سارے آفسز بند تھے اس لئے لفٹیں بند کر دی گئی تھیں۔

"آؤ ہمیں اب سیڑھیاں چڑھنا پڑیں گی"...... عمران نے کہا اور ایک سائیڈ پر موجود سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔ سیڑھیوں کے ساتھ باقاعدہ یونیفارم پہنے ایک نوجوان کھڑا تھا اس کے کاندھے سے ایک سب مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔ سینے پر کسی سیکورٹی کمپنی کا بیج بھی لگا ہوا تھا۔

"جناب اوپر آفسز بند ہیں"...... عمران اور اس کے ساتھیوں کو سیڑھیوں کے قریب آتے دیکھ کر اس گارڈ نے آگے بڑھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا اوپر گارڈ نہیں ہیں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"گارڈ تو ہیں مگر"...... اس نوجوان نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کتنے گارڈ ہیں"...... عمران نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں پوچھا۔

"ہر منزل پر ایک گارڈ ہوتا ہے جناب اس لئے سب ہی موجود ہیں۔ مگر آپ کون ہیں اور کیوں پوچھ رہے ہیں"...... گارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا انٹر سروسز سیکورٹی چیکنگ آفس کا نام سنا ہے تم نے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر مگر"...... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق اس سے ہے اور ہم نے چیکنگ کر کے رپورٹ دینی ہے کہ کیا قومی تعطیل کے روز تمام گارڈ موجود ہیں یا نہیں اور اب تم ہمارے ساتھ چلو تاکہ ہر ایک کو ہمیں تعارف نہ کرانا پڑے"۔ عمران نے کہا۔

"میں انہیں نیچے کال کر لیتا ہوں جناب"...... گارڈ نے جیب سے ایک بی ٹو ٹرانسمیٹر نکالتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں اس طرح ہمیں یہ معلوم نہیں ہو سکے گا کہ وہ اوپر کہاں موجود ہیں اور کس طرح ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ سب ایک ہی منزل پر بیٹھے کارڈ کھیل رہے ہوں" عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سر آیئے لیکن آپ کا شناختی کارڈ" گارڈ نے کہا۔

"دکھا دیں گے آؤ ورنہ ہمیں پاگل کتوں نے نہیں کاٹا کہ ہم سیڑھیاں چڑھ کر اپنے آپ کو تھکاتے پھریں" عمران نے کہا تو گارڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ شاید اسے یہ سمجھ آ گئی تھی کہ بند آفس اور گارڈ کی موجودگی میں کسی کو کیا ضرورت ہے کہ وہ خواہ مخواہ سیڑھیاں چڑھتا رہے اور انٹر سروسز سیکورٹی چیکنگ واقعی ایکریمیا کی ایک سرکاری تنظیم تھی جو پرائیویٹ سیکورٹی ایجنسیوں کی کارکردگی چیک کرنے پر مامور تھی تاکہ انہیں ہائر کرنے والوں کو معلوم ہوتا رہے کہ سیکورٹی ایجنسیاں اپنے فرائض صحیح انجام دے رہی ہیں یا نہیں اور ان کی رپورٹ اگر کسی ایجنسی کے خلاف دی جاتی تو ان کے معاہدے منسوخ ہو جاتے تھے اس لئے انہیں اس ایجنسی کے ملازمین کے نخرے اٹھانے پڑتے تھے۔ پھر عمران اپنے ساتھیوں اور گارڈ کو لے کر سیڑھیاں چڑھ کر پہلی منزل پر پہنچا تو وہاں ایک کونے میں مسلح گارڈ بڑے چوکنا انداز میں کھڑا تھا۔ وہ انہیں دیکھ کر چونک پڑا لیکن عمران سے پہلے اس کے ساتھ موجود گارڈ نے ان کا تعارف کروایا تو اس گارڈ کے چہرے پر بھی نرمی آ گئی۔

"تم بھی ہمارے ساتھ آ جاؤ ورنہ ہو سکتا ہے کہ تم اپنے ٹرانسمیٹر پر اوپر والوں کو اطلاع کر دو۔ آؤ"...... عمران نے دوسرے گارڈ کو سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسرے گارڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا۔ اسی طرح تیسری منزل کے گارڈ کو بھی عمران نے ساتھ لے لیا اور پھر وہ چوتھی منزل پر پہنچ گئے۔

"بس۔ اب میں تھک گیا ہوں اس لئے اوپر موجود گارڈ کو ٹرانسمیٹر پر بلا لو تاکہ میں ان کے نام رپورٹ میں درج کرا دوں"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اب مزید سیڑھیاں چڑھنا اس کے بس میں نہ رہا ہو اور گراؤنڈ فلور والے گارڈ نے جلدی سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اس نے باری باری اوپر موجود چاروں گارڈ کو چوتھی منزل پر کال کر لیا۔ شاید وہ بھی تھک چکا تھا اس لئے اس نے عمران کی بات پر فوری عمل کر دیا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہاں تمام گارڈ اکٹھے ہو گئے۔

"اپنے اپنے نام بتاؤ تاکہ میں سانس روک کر انہیں لکھ سکوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر اسے باہر نکالا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ حرکت میں آیا اور فرش پر پٹاخہ سا چھوٹا۔ عمران نے سانس روک لیا۔ ظاہر ہے اس کا فقرہ سن کر اس کے ساتھیوں نے بھی سانس روک لئے تھے جبکہ سارے گارڈ حیرت سے فرش کو دیکھتے ہوئے ڈھیر ہوتے چلے گئے

تھے۔ چند لمحوں بعد عمران نے سانس لیا۔

"اب سانس لے سکتے ہو۔ انہیں اٹھا کر سائیڈ پر کرنا پڑے گا۔ اسی کمرے میں لے چلتے ہیں"..... عمران نے کہا تو چوہان اور صدیقی نے آگے بڑھ کر ان میں سے ایک ایک کو اٹھا لیا جبکہ عمران تیزی سے اس آفس کی طرف بڑھا جس کا ذکر آسٹرم نے اپنی کال میں کیا تھا۔ آفس کا لاک واقعی کھلا ہوا تھا۔ عمران دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو ایک چھوٹا کمرہ تھا لیکن اندر ایک اور کمرہ تھا۔ عمران اس کا دروازہ کھول کر اندر گیا تو یہ ایک خاصا بڑا ہال نما کمرہ تھا جس کی ایک سائیڈ پر شیشے کا بنا ہوا آفس تھا۔ یہ باقاعدہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ عقبی طرف ایک فرانسیسی طرز کی لمبی سی کھڑکی تھی جس پر پردہ موجود تھا۔ چوہان اور صدیقی نے دونوں گارڈز کو ایک صوفے کے پیچھے لٹا دیا اور پھر تیزی سے واپس چلے گئے جبکہ عمران کھڑکی کی طرف بڑھا اس نے پردہ ہٹایا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ کھڑکی میں موجود شیشے سے فیکٹری کی وسیع و عریض چھت صاف دکھائی دے رہی تھی جس کے تینوں اطراف خاصی اونچی چاردیواری تھی اور تین مسلح آدمی وہاں موجود تھے جو چھت کے تینوں اطراف میں چاردیواری کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک کا رخ فیکٹری کی طرف تھا جبکہ باقی دو کا رخ دوسری سائیڈوں پر تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ اس چاردیواری کی وجہ سے وہ کسی کی نظروں میں آئے بغیر نیچے جا سکتے ہیں۔ اس نے جیب سے ایک سائیلنسر لگا

ہوا پسٹل نکالا اور پھر اس نے آہستہ سے اس کھڑکی کو اوپر اٹھایا۔ چونکہ ان تینوں کا رخ دوسری طرف تھا۔ پلازہ کی طرف تو شاید انہیں ایک فیصد بھی خطرہ نہ تھا اس لئے وہ اس طرف سے بے پرواہ تھے۔ کھڑکی اوپر اٹھا کر عمران نے سائیلنسر لگے پسٹل کا رخ سامنے بیٹھے ہوئے آدمی کی طرف کیا۔ اس کی اس کی طرف پشت تھی۔ اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی یہ آدمی گرے گا دوسری سائیڈوں پر موجود آدمی لاشعوری طور پر دوڑ کر اس کی طرف بڑھیں گے اس طرح وہ پلازہ کی طرف نہ دیکھیں گے اور ہٹ ہو جائیں گے ورنہ اگر وہ پہلے سائیڈ پر موجود کسی آدمی کو نشانہ بناتا تو لامحالہ دوسری سائیڈ پر موجود آدمی عمران کو چیک کر سکتے تھے اور چونکہ یہ تربیت یافتہ افراد تھے اس لئے معاملات گڑبڑ بھی ہو سکتے تھے۔ چنانچہ اس نے پہلے اس آدمی کا نشانہ لیا جس کی پشت پلازہ کی طرف تھی دوسرے لمحے اس نے ٹریگر دبایا۔ ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی گولی ٹھیک اس آدمی کی گردن میں گھستی گئی اور وہ ہلکی سی چیخ مار کر سائیڈ پر گرا۔ دوسرے دونوں چونک کر اس کی طرف مڑے اور پھر تیزی سے اس کی طرف دوڑ پڑے۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا"..... دونوں کہہ رہے تھے اسی لمحے عمران نے دو بار ٹریگر دبایا اور دونوں آدمی چھت سے گرنے والی چھپکلیوں کی طرح نیچے گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔ گولیاں ان کے سینوں پر اس جگہ پڑی تھی کہ سیدھی دل میں اتر گئی تھیں جبکہ پہلا آدمی شہ رگ کٹ جانے کی وجہ سے پہلے ہی ساکت ہو چکا

تھا۔ اس دوران چوہان اور صدیقی مسلسل بے ہوش گارڈز کو کمرے میں لے آنے میں مصروف تھے۔

"کتنے باقی رہ گئے ہیں"...... عمران نے مڑ کر پوچھا۔

"بس یہ آخری پھیرا ہے"...... چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ آفس کا دروازہ اندر سے لاک کر دو اور آ جاؤ۔ جلدی کرو مخصوص اسلحہ جیبوں میں ڈال لو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کھڑکی کو اور اوپر اٹھایا اور پھر اچھل کر وہ کھڑکی پر چڑھا اور دوسرے لمحے آہستہ سے نیچے اتر گیا۔ اس کے پیچھے چوہان اور صدیقی بھی نیچے آ گئے۔ ایک سائیڈ پر سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں لیکن عمران نیچے جانے کی بجائے اس طرف کو بڑھا جہاں سائیڈ پر پہلے آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

"باقی دونوں اطراف سنبھالو اور ان کی ٹی ایس ٹی گنوں پر سائیلنسر چڑھا کر نیچے جو بھی نظر آئے اڑا دو۔ آج فیکٹری قومی تعطیل کی وجہ سے بند ہے اس لئے سوائے ڈارک آئی کے آدمیوں کے اور کوئی نہیں ہو گا جلدی کرو۔ خیال رکھنا جسے نشانہ بناؤ اسے فوری ہلاک ہو جانا چاہئے"...... عمران نے کہا تو صدیقی اور چوہان سر ہلاتے ہوئے تیزی سے دونوں اطراف کو بڑھ گئے۔ ٹی ایس ٹی مخصوص ٹائپ کی گنز ان کے ساتھ ویسے ہی پڑی ہوئی تھیں۔ یہ گن بہت دور تک مار کرتی تھی اور اس کی گولی انسانی جسم میں جا کر اس طرح پھٹتی تھی کہ آدمی کے زندہ بچ جانے کا کوئی سکوپ باقی نہ رہتا

تھا لیکن اس میں سے دھماکہ خاصا ہوتا تھا اس لئے عمران نے خصوصی طور پر ان کے سائیلنسر حاصل کئے تھے جو اس کے اور اس کے ساتھیوں کی جیبوں میں تھے۔ عمران نے جلدی سے جیب سے مخصوص ساخت کا سائیلنسر نکالا اور پھر اسے گن پر چڑھانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب سائیلنسر فٹ ہو گیا تو اس نے دیوار میں بنے ہوئے ایک مخصوص سوراخ سے آنکھ لگا دی۔ سامنے ایک کافی بڑا میدان سا تھا جس کی ایک سائیڈ پر ایک بڑا ہال نما کمرہ نظر آ رہا تھا اور وہاں دو آدمی کمرے کے کونے میں گیٹ کے قریب بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ اس سائیڈ پر صرف یہی دو آدمی ہی نظر آ رہے تھے۔ ان کی توجہ بھی بیرونی طرف تھی۔ ظاہر ہے انہیں معلوم ہی نہ ہو سکا تھا کہ چھت پر ان کے ساتھیوں کے ساتھ کیا گزر گئی ہے۔ ان کی طرف سے ان کے ذہن میں کوئی خدشہ تک موجود نہ تھا۔

"اس طرف کتنے آدمی ہیں چوہان"...... عمران نے سر موڑ کر آہستہ سے پوچھا کیونکہ چوہان سوراخ سے آنکھ لگا کر باہر کی چیکنگ میں مصروف تھا جبکہ صدیقی ابھی ٹی ایس ٹی گن پر سائیلنسر چڑھانے میں مصروف تھا۔

"چار آدمی تو نظر آ رہے ہیں"...... چوہان نے سر موڑ کر آہستہ سے جواب دیا۔

"صدیقی تم بھی چیک کر لو"...... عمران نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس طرف دو آدمی ہیں"...... صدیقی نے ایک چھوٹے سے سوراخ میں آنکھ لگا کر دیکھنے کے بعد کہا۔

"او کے ہم نے بیک وقت فائر کرنا ہے تینوں سائیڈوں سے یعنی کسی کے حلق سے چیخ نہ نکل سکے اور نہ کوئی کسی قسم کا کاشن دے سکے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... چوہان اور صدیقی نے کہا۔

"او کے جیسے ہی میں فائر کہوں تم دونوں نے ٹریگر دبا دینے ہیں۔ اپنی پوزیشنیں اچھی طرح سنبھال لو"...... عمران نے کہا تو دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے ایک بار پھر سوراخ سے آنکھ لگائی اور سامنے موجود دونوں کی پوزیشن کو چیک کر کے اس نے سر پیچھے کیا اور پھر گن کا سائیلنسر سوراخ میں رکھ کر اس نے اسے تصور کے مطابق ایڈجسٹ کیا۔

"ایڈجسٹ ہو گئے ہو یا نہیں"...... عمران نے سر موڑے بغیر پوچھا۔

"ہو گئے ہیں"...... چوہان اور صدیقی نے جواب دیا۔

"او کے فائر"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی گن کا ٹریگر دبا دیا اور ساتھ ہی اس نے گن سے فائر ہوتے ہی اسے ذرا سا دائیں طرف گھما دیا۔ ٹھک ٹھک کی آوازیں گن سے نکلیں اور عمران نے ٹریگر سے انگلی ہٹا کر گن باہر نکالی اور سوراخ سے آنکھ لگا دی۔ نیچے سے کسی کے گرنے کے بلکے سے دو دھماکوں

ے علاوہ اور کوئی آواز سنائی نہ دی۔ عمران نے دیکھا کہ دونوں آدمی زمین پر پڑے ہوئے تھے اور ان کی کھوپڑیاں ٹوٹ کر زمین پر بکھری ہوئی تھیں۔

"کیا رہا"...... عمران نے مڑ کر کہا۔

"سب ختم ہو چکے ہیں۔ میں نے ان کی کھوپڑیوں کو نشانہ بنایا تھا"۔ صدیقی نے جواب دیا اور پھر یہی جواب چوہان کی طرف سے بھی مل گیا۔

"آؤ اب نیچے چلیں"...... عمران نے کہا اور تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔ چوہان اور صدیقی نے اس کی پیروی کی۔ سیڑھیاں گولائی میں گھومتی ہوئی نیچے جا رہی تھیں۔ وہ تیزی سے لیکن انتہائی محتاط انداز میں سیڑھیاں اتر رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیچے برآمدے میں پہنچ گئے۔

"ادھر گیٹ کے ساتھ ہال کمرے میں راستہ جاتا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ پنجوں کے بل دوڑتا ہوا اس ہال کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ چوہان اور صدیقی گو اس کے پیچھے دوڑ رہے تھے لیکن وہ بھی بے حد محتاط تھے تاکہ ان کے دوڑنے کی آواز باہر موجود افراد تک نہ پہنچ سکے۔ اس ہال نما کمرے کا دروازہ گیٹ کی سائیڈ پر تھا اور بند تھا۔ عمران نے دروازے کے قریب رک کر جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا اور اس پر موجود بٹن یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے۔ باکس پر ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا بلب جلنے لگا۔ عمران نے باکس

کی پشت دروازے کے ساتھ لگائی تو بلب ایک جھماکے سے بند ہو گیا اور عمران نے باکس ہٹا کر اس کے بٹن آف کئے اور پھر اسے جیب میں ڈال کر اس نے دروازے کو ہاتھ سے دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ عمران تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے چوہان اور صدیقی بھی اندر داخل ہوئے تو عمران نے دروازہ بند کر کے جیب سے دوبارہ وہی باکس نکالا اور اس کے بٹن پریس کر دیئے۔ سرخ رنگ کا بلب دوبارہ جل اٹھا تو عمران نے باکس کی پشت دروازے کے ساتھ لگا دی۔ جب جھماکے سے بند ہو گیا تو عمران نے باکس ہٹایا اور بٹن آف کر کے اسے دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔

"حفاظتی سسٹم دوبارہ آن ہو گیا ہے اور دروازہ بھی اندر سے خود بخود لاکڈ ہو گیا ہے۔ اب باہر والوں کو یہ خیال ہی نہ آسکے گا کہ اس حفاظتی سسٹم کی موجودگی میں کوئی اندر بھی جا سکتا ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے آہستہ سے کہا تو چوہان اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اس ہال نما کمرے میں بڑے بڑے ربڑ کے پائپوں کے بنڈل جگہ جگہ پڑے ہوئے تھے البتہ ایک کونا خالی تھا۔ عمران اس کونے کی طرف ہی بڑھ گیا۔ عمران کونے کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی تیز نظریں دیواروں اور فرش کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ عمران نے ایک بار پھر جیب میں ہاتھ ڈالا اور وہی باکس نکال کر اس نے اس پر بٹن پریس کئے اور سرخ بلب جلنے پر اس نے نیچے بیٹھ کر اس باکس کو فرش پر رکھا لیکن بلب ویسے ہی سرخ

رہا۔ فرش پر جگہ جگہ اسے رکھنے کے بعد عمران اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے سامنے والی دیوار پر جیسے ہی باکس کی پشت لگائی بلب ایک جھماکے سے سبز ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے ہٹ کر دونوں سائیڈوں میں چلی گئی۔ اب دوسری طرف سیڑھیاں نیچے ایک بند گیلری میں اترتی نظر آ رہی تھیں اور راہداری گہرائی میں اترتی چلی جا رہی تھی۔ آخر میں ایک فولادی دروازہ تھا جس پر سرخ رنگ کا بلب جلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے ہاتھ میں موجود باکس کے بٹن آف کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔

"اسنوم فائر رنگ دو چوہان"...... عمران نے چوہان سے مخاطب ہو کر کہا تو چوہان نے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا سنہرے رنگ کا کڑا سا نکالا اور عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔ عمران نے کڑے کی ایک سائیڈ پر ابھری ہوئی جگہ کو پریس کیا تو کڑے کا رنگ ایک جھماکے سے تبدیل ہو گیا۔ اب وہ سنہرے کی بجائے سرخ رنگ کا نظر آ رہا تھا۔ عمران نے آہستہ سے اسے پہلی سیڑھی پر ڈال دیا۔ ہلکے سے چھناکے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی راہداری کے آخر میں موجود فولادی دروازے کے اوپر جلنے والا سرخ رنگ کا بلب بجھ گیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رنگ اٹھایا اور اس کی سائیڈ کو پریس کیا تو کڑا دوبارہ سنہرے رنگ کا ہو گیا۔ عمران نے اسے چوہان کو واپس دیا اور پھر سیڑھیاں اتر کر وہ تیزی سے راہداری میں پہنچا اور آگے بڑھتا

چلا گیا۔ چوہان اور صدیقی بھی اس کے پیچھے تھے البتہ ان دونوں کے ہاتھوں میں سائیلنسر لگی ٹی ایس ٹی گنیں موجود تھیں۔ دروازے کے قریب پہنچ کر عمران نے ایک بار پھر وہی چھوٹا باکس نکالا اور اس کا بٹن پریس کر کے اس نے باکس کو دروازے کے ساتھ لگا دیا۔ باکس پر جلنے والا سرخ بلب ایک بار پھر جھماکے سے سبز ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے باکس کو ہٹایا اس کے بٹن آف کئے اور اسے جیب میں ڈال لیا۔

اس دروازے کے بعد ہم لیبارٹری کے اندر موجود ہوں گے اور مائیکہ کے مطابق اس دروازے کے بعد کسی قسم کے کوئی حفاظتی انتظامات نہیں ہیں اور اندرونی نقشے کے مطابق ڈاکٹر براؤن انچارج لیبارٹری کا آفس راہداری کے دائیں ہاتھ پر پہلا کمرہ ہے۔ وہ فارمولا یقیناً اسی کمرے میں ہو گا۔۔۔ عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔

لیکن اندر سائنس دان اور دوسرے لوگ بھی ہوں گے اور ہو سکتا ہے مسلح محافظ بھی ہوں۔ آخر یہ کافی بڑی لیبارٹری ہو گی۔ چوہان نے کہا۔

نہیں۔ اتنی بڑی نہیں ہے۔ میری کوشش ہے کہ ہم فارمولے کی کاپی اس انداز میں لے جائیں کہ انہیں معلوم ہی نہ ہو سکے اس طرح ایکریمین ایجنٹ ہمارے پیچھے نہیں لگیں گے۔ ہم اس فارمولے کو سال دو سال تک خفیہ بھی رکھ سکتے ہیں۔ اس دوران اس کی مخصوص

لیبارٹری تیار ہوتی رہے گی اور ایکریمین ایجنٹ جب ایسی کسی لیبارٹری کا فوری طور پر سراغ نہ لگا سکیں گے تو وہ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ فارمولا ہمارے پاس نہیں ہے لیکن اگر کوئی مسئلہ ہوا تو پھر جیسا موقع ہو گا ویسا کرنا پڑے گا۔ تم بہر حال ہر قسم کے حالات کے لئے تیار رہنا۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صدیقی اور چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے باکس جیب میں ڈالا اور پھر دوسری جیب سے ایک چپٹی نال والا چھوٹا سا پسٹل نکال لیا۔ یہ بے ہوشی کی گیس فائر کرنے والا مخصوص پسٹل تھا۔ عمران نے دروازے کو ہاتھ سے دھکیلا تو فولادی دروازہ کھلتا چلا گیا۔ تھوڑی سی جھری ہونے پر سامنے ایک چھوٹی سی راہداری نظر آ رہی تھی جو آگے جا کر گھوم جاتی تھی۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے چپٹی نال والے پسٹل کو اس جھری میں داخل کیا اور پھر تیزی سے اور مسلسل ٹریگر دباتا چلا گیا۔ پھر اس نے تیزی سے ہاتھ باہر کھینچا اور دروازے کو دوسرے ہاتھ سے بند کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے پسٹل کو واپس جیب میں ڈال لیا۔ پھر پانچ منٹ تک انتظار کرنے کے بعد اس نے دروازے کو دھکیل کر کھولا۔

آؤ اب گیس کا اثر ختم ہو گیا ہے۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ تینوں تیزی سے اندر داخل ہوئے اور پھر راہداری کا موڑ مڑ کر وہ ایک طویل راہداری میں آ گئے جہاں دونوں طرف کمروں کے دروازے تھے۔ سب سے پہلے دروازے کے باہر ڈاکٹر براؤن کے

نام کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔

"تم لیبارٹری کا جائزہ لو اگر کوئی تیم بے ہوش ہو یا ہوش میں ہو تو اسے بے ہوش کر دو۔ میں آفس کی تلاشی لے لوں"۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور دونوں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گئے جبکہ عمران نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جو انتہائی شاندار انداز میں آفس کے طور پر سجایا گیا تھا۔ عمران نے اپنے مخصوص انداز میں اس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اسے چونکہ تجربے سے سائنس دانوں کی نفسیات کا علم تھا کہ سائنس دان ایسے فارمولے کہاں رکھتے ہیں اور کس جگہ کو وہ اپنی طرف سے انتہائی محفوظ سمجھتے ہیں۔ اسی نفسیات کو سامنے رکھ کر وہ تلاشی لینے میں مصروف تھا اور پھر ایک خفیہ سیف دیوار کے اندر سے تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ سیف الیکٹرونک سیف تھا جو صرف مخصوص میگنٹ پن کی مدد سے ہی کھل سکتا تھا لیکن عمران نے جیب سے وہی باکس نکالا۔ اس کے بٹن پریس کئے اور سرخ بلب جلتے ہی اس نے باکس کو سیف پر رکھا تو جھماکے سے بلب سبز ہو گیا۔ عمران کے چہرے پر ہلکی سی اطمینان بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس نے باکس ہٹا کر اس کے بٹن آف کئے اور اسے جیب میں ڈال کر اطمینان سے سیف کھول لیا۔ اندر فائلیں موجود تھیں اور ایک کونے میں ایک چھوٹا سا باکس بھی تھا۔ عمران نے باکس اٹھا کر کھولا تو اس میں ایک مائیکرو فلم موجود تھی۔ یقیناً یہ وہی مائیکرو فلم تھی جو

عمران نے تیار کرا کر فارن ایجنٹ کے ذریعے کنگز مشین کمپنی کے نورمین کے پاس رکھوائی تھی اور جسے مائیک نے حاصل کر کے یہاں بھجوایا تھا۔ اس نے اسے واپس باکس میں رکھا اور باکس کو اس کی جگہ رکھ کر اس نے فائلیں اٹھا اٹھا کر دیکھنا شروع کر دیں اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک فائل نکال لینے میں کامیاب ہو گیا جس پر میزائل کا نام اور نیچے ڈاکٹر افتخار کا نام موجود تھا۔ عمران نے فائل کھولی۔ اس میں بیس کے قریب صفحات تھے اور یہ کمپیوٹر کوڈنگ پر مشتمل تھے۔ عمران اسے سرسری طور پر دیکھتا رہا اور پھر اس نے مڑ کر فائل کو آفس ٹیبل پر رکھا اور جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ نکالا جس کے آگے پنسل کی طرح نوک سی لگی ہوئی تھی۔ اس نے اس نوک کو فائل کے پہلے صفحے کے درمیان میں رکھ کر اس پر موجود بٹن پریس کیا تو سائیڈ پر ایک چھوٹا سا خانہ جل اٹھا جس پر سبز رنگ کی روشنی نظر آ رہی تھی اور عمران کے چہرے پر ایک بار پھر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس روشنی کا مطلب تھا کہ اس مخصوص کیمرے میں پہلے صفحے کی فوٹو کاپی محفوظ ہو چکی ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ فائل ایسے کاغذات پر مشتمل نہیں ہے جن کا فوٹو نہ اتارا جا سکتا ہو۔ عمران نے صفحہ پلٹ پلٹ کر تصویریں بنانا شروع کر دیں اور پھر آخری صفحے کی کاپی کر کے اس نے اس آلے کو بند کر کے اسے واپس جیب میں ڈالا اور پھر فائل بند کر کے اس نے اسے دوبارہ بالکل اسی انداز میں اس جگہ رکھ دیا جہاں وہ پہلے موجود تھی۔ پھر عمران نے اچھی طرح چیک

کر لیا کہ سیف کو اگر ڈاکٹر براؤن کھولے تو اسے یہ احساس نہ ہو سکے کہ اس کی کسی چیز کو چھیڑا گیا ہے۔ جب اس کی تسلی ہو گئی تو اس نے جیب سے ایک پنسل نکالی اس کے باریک حصے کا رخ سیف کی طرف کر کے اس نے اس کی عقب میں موجود ابھری ہوئی جگہ کو پریس کیا تو پنسل سے دودھیا رنگ کی گیس کی پھوار نکل کر پھیلتی ہوئی سیف میں بھر گئی۔ عمران نے سیف کا دروازہ بند کیا۔ جیب سے وہی باکس نکال کر اسے آپریٹ کیا اور پھر سیف کے بیرونی حصے پر اسی پنسل سے پھوار ماری اور پھر اس نے مخصوص لیور کو کھینچ کر سیف کو دیوار میں غائب کیا اور تیزی سے وہ واپس بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کے باہر کھڑے ہو کر اس نے پنسل کا رخ کمرے کے اندرونی طرف کر کے اسے کئی بار پریس کر دیا اور دودھیا رنگ کی گیس پورے کمرے میں پھیلتی چلی گئی۔ عمران نے دروازہ بند کر کے دروازے پر بھی اسی گیس کی پھوار ماری۔ چوہان اور صدیقی دونوں ہی اس راہداری میں موجود تھے۔

"لیبارٹری میں بیس افراد ہیں۔ سب ہی بے ہوش ہیں لیکن یہ گیس کیا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"یہ ایک مخصوص گیس ہے جو دس منٹ کے اندر، اندر بنے ہوئے نشانات کو صاف کر دیتی ہے۔ اس سے پہلے کے نشانات ویسے ہی قائم رہتے ہیں۔ اس گیس کے بعد اب میرے ہاتھوں یا پیروں کے نشانات کہیں نظر نہیں آئیں گے"...... عمران نے کہا تو صدیقی اور

چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کام ہو گیا ہے"...... چوہان نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا اور پھر ان کی واپسی کا سفر شروع ہو گیا۔ عمران مسلسل اس باکس اور نشانات مٹانے والی گیس کا استعمال کرتا ہوا واپس پائپ سٹور والے کمرے میں پہنچ گیا اور پھر اس نے چوہان سے وہی رنگ لے کر اسے دوبارہ استعمال کیا۔ اس کے ساتھ ہی فولادی دروازے پر سرخ رنگ کا بلب جھماکے سے جل اٹھا اور پھر عمران نے سائیڈ دیوار سے باکس لگایا تو دیوار برابر ہو گئی۔ عمران نے وہاں بھی نشان مٹانے والی گیس فائر کی اور پھر وہ واپس ہال کے بیرونی دروازے کے پاس پہنچ گئے۔ عمران نے باکس کی مدد سے اسے کھولا اور پھر صدیقی اور چوہان کے باہر آ جانے کے بعد اس نے کئی بار پنسل کو فائر کر کے اس کمرے میں بھی گیس فائر کر دی اور وہ تینوں دوبارہ پنجوں کے بل دوڑتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچ گئے۔

"گنوں پر سے سائیلنسر اتار لو اور گنیں لاشوں کے پاس رکھ دو۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا تو صدیقی اور چوہان نے اس کی ہدایت پر عمل کیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ کھلی ہوئی کھڑکی سے دوبارہ اسی آفس میں پہنچ گئے۔ گارڈ ویسے ہی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"اب انہیں دوبارہ اسی جگہ پہنچانا ہو گا جہاں انہیں اکٹھا کر کے بے ہوش کیا گیا تھا۔ اٹھاؤ جلدی کرو تاکہ اس آفس کے بارے میں

کسی کو معلوم نہ ہو سکے"...... عمران نے کہا اور پھر عمران، صدیقی اور چوہان تینوں نے مل کر ان بے ہوش گارڈ کو باہر پہنچانا شروع کر دیا۔ جب تمام گارڈ واپس پہنچ گئے تو عمران نے آفس کا دروازہ بند کیا اور پھر وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے چلے گئے۔ جب وہ گراؤنڈ فلور پر پہنچے تو وہاں دکانوں پر بے حد رش تھا اور لوگ آجا رہے تھے۔

"آؤ"...... عمران نے کہا اور نارا ک پلازہ سے نکل کر وہ تیزی سے چلتے ہوئے سینٹ لارنس کے اس گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں سے وہ آئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر اس اوپن ایئر کیفے کی اسی میز پر موجود تھے۔ ویٹر ان کے بیٹھتے ہی تیزی سے قریب آگیا۔

"کارڈلیس فون لے آؤ"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... ویٹر نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"کیا اب تم جولیا کو فون کرو گے"...... چوہان نے کہا۔

"اس سے ٹرانسمیٹر پر بات ہو گی۔ نجانے وہ کہاں ہو اور کس حال میں ہو۔ بہرحال وہ اپنے مشن میں کامیاب رہی ہے کہ ہمارے کام میں اب تک کوئی مداخلت نہیں ہوئی ورنہ ہمارے اندر جانے کے بعد اس طرح باہر آنا ناممکن ہو جاتا۔ میں پہلے آسٹرم سے بات کرنا چاہتا ہوں تاکہ وہ اس آفس کو لاکڈ کرا سکے ورنہ وہ آفس والے خواہ مخواہ سرکاری عتاب میں آ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے وہاں بھی وہی گیس پھیلا دی تھی جس سے نشانات

ختم ہو جاتے ہیں"...... چوہان نے کہا۔

"میں نے بتایا کہ وہ صرف دس منٹ تک کے نشانات صاف کرتی ہے اس سے زیادہ نہیں اور ہمیں بہرحال نصف گھنٹہ لگ گیا تھا اس لئے جاتے وقت جو نشانات بنے ہوں گے وہ صاف نہیں ہو سکتے اور پھر انہوں نے لامحالہ سارے آفس چیک کرنے ہیں اور انہیں یہ آفس کھلا ہوا مل جائے گا تو پھر وہ ساری صورت حال سمجھ جائیں گے لیکن اگر اندر سے کھڑکی اور باہر سے آفس انہیں لاکڈ ملا تو پھر وہ کچھ نہ سمجھ سکیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کون سمجھ لیں گے۔ کیا گارڈ"...... چوہان نے کہا۔

"لیبارٹری میں موجود سائنس دانوں کو جیسے ہی ہوش آئے گا ظاہر ہے سرکاری طور پر قیامت برپا ہو جائے گی۔ پھر وہاں لاشیں ملیں گی اس لئے لامحالہ ڈارک آئی کے ساتھ ساتھ نجانے کون کون سی ایکریمی ایجنسیاں حرکت میں آ جائیں گی"...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے ویٹر واپس آیا تو اس نے کارڈلیس فون عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"ہاٹ کافی لے آؤ"...... عمران نے کہا اور ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ عمران نے فون اٹھایا اسے آن کر کے اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس آسٹرم بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی آسٹرم کی آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں۔ سودا مکمل ہو گیا ہے اس لئے تم بقایا پیمنٹ کر دو"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے فون آف کر کے اسے واپس میز پر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر ہاٹ کافی لے کر آ گیا تو عمران نے اسے فون واپس لے جانے کا کہا اور پھر وہ ہاٹ کافی پینے میں مصروف ہو گئے۔ کافی پی لینے کے بعد عمران نے پیمنٹ کی اور وہ واپس پارکنگ کی طرف بڑھ گئے۔

"جولیا کو کال کہاں سے کریں گے"...... چوہان نے کہا۔

"وہیں اپنی رہائش گاہ سے۔ وہاں مخصوص ٹرانسمیٹر ہے"...... عمران نے کہا اور انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد کار ان کی رہائش گاہ کے گیٹ کے سامنے پہنچ گئی۔ عمران نے مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو ٹائیگر نے گیٹ کھول دیا اور عمران کار اندر لے گیا۔ پورچ میں کار کھڑی کر کے عمران، صدیقی اور چوہان باہر آ گئے۔ اسی لمحے ٹائیگر بھی گیٹ بند کر کے واپس آ گیا۔

"جولیا کی کال تو نہیں آئی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

"تم بیٹھو میں باتھ روم ہو کر آتا ہوں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا جبکہ باقی ساتھی سٹنگ روم میں جا کر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران اندر داخل ہوا تو

اس کے ہاتھ میں ایک مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ مائیکل کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس مارگریٹ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔

"کیا پوزیشن ہے مارگریٹ۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"اوکے تم سناؤ۔ اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ہم نے کام مکمل کر لیا ہے اس لئے اب تمہارا کام بھی ختم اور واپسی کا سفر شروع کر دو۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اوور"...... دوسری طرف سے جولیا نے کہا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے سامنے میز پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر کامیابی کی چمک اور اطمینان پوری طرح موجود تھا۔

"اب جولیا اور دوسرے ساتھی واپس آ جائیں تو ہم واپسی کا سفر شروع کر دیں۔ اب ڈارک آئی سوچتی رہ جائے گی کہ کیا ہوا ہے اور کیا نہیں ہوا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا اچانک کمرے کی سائیڈ راہداری میں موجود کھلی ہوئی کھڑکی سے کوئی کیپسول سا اندر آ کر گرا اور پھٹ کر

ریزہ ریزہ ہو گیا۔ چونکہ عمران اور اس کے ساتھی بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھے ہوئے تھے اس لیے چند لمحوں تک تو وہ سمجھ ہی نہ سکے کہ اندر کیا گرا ہے اور کہاں سے آکر گرا ہے اور پھر جب تک عمران کا ذہن سنبھلتا اس کی آنکھوں کے سامنے سیاہ پردہ سا پھیلتا چلا گیا۔

درد کی تیز لہر جولیا کے جسم میں دوڑتی چلی گئی اور اس تیز لہر کی وجہ سے اس کے ذہن پر چھائی ہوئی دھند یکلخت چھٹ گئی اور اس نے آنکھیں کھولیں تو لاشعوری طور پر اس کے منہ سے کراہ سی نکل گئی کیونکہ درد کی تیز لہر اب بھی اس کے سر سے لے کر پیروں تک مسلسل دوڑ رہی تھی اور پھر اسے پوری طرح ہوش میں آنے میں چند لمحے گزر گئے ۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک ہال نما کمرے کی دیوار کے ساتھ بھاری زنجیروں میں جکڑی ہوئی کھڑی ہے۔ چونکہ وہ بے ہوش رہی تھی اس لئے ظاہر ہے اس کا جسم ڈھلکا رہا تھا اس لئے اس کے بازوؤں میں بھی کافی درد سا محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے گردن گھما کر دیکھا تو اس کے ساتھ ہی صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی زنجیروں میں جکڑے ہوئے موجود تھے اور ایک لمبے قد کا آدمی سب سے آخر میں موجود تنویر کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا جبکہ باقی ساتھی ہوش میں

آنے کے پراسیس سے گزر رہے تھے اور جولیا سمجھ گئی کہ انجکشن کی وجہ سے اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں دوڑی ہیں اور اس تیز درد کی وجہ سے ہی اس کی بے ہوشی دور ہو گئی ہے۔ ہال کمرہ خالی تھا۔ اس میں البتہ سامنے چھ سات پلاسٹک کی بنی ہوئی کرسیاں موجود تھیں۔ ہال کمرے میں موجود مختلف مشینری اور سامان کی وجہ سے وہ نارچنگ روم دکھائی دیتا تھا۔ وہ آدمی تنویر کو انجکشن لگانے کے بعد خاموشی سے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"ایک منٹ ہم کس کی قید میں ہیں"...... جولیا نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈارک آئی کی"...... اس نوجوان نے مختصر سا جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"یہ اچانک کیا ہو گیا تھا۔ ہم نے تو سارا ماحول سیٹ کر دیا تھا"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو بہرحال ہوا ہے اور اس کچھ نہ کچھ ہونے سے نہ صرف اب ہم خطرناک حالات میں پھنس گئے ہیں بلکہ اب عمران اور اس کے ساتھی بھی پھنس جائیں گے کیونکہ انہیں ہم پر اعتماد ہو گا کہ ہم اس ٹیری اور اس کے آدمیوں کو کور کیے رکھیں گے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا کہ جیسے اسے اپنے آپ پر غصہ آرہا ہو۔

"تم نے اس ٹیری کو گولی کیوں نہ مار دی تھی"...... اب وہ

ہمیں ایک لمحے کے لئے بھی زندہ نہ رہنے دے گا"...... سب سے آخر میں موجود تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپس میں لڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے پیشے میں یہ اونچ نیچ ساتھ ساتھ چلتی رہتی ہے۔ مسئلہ یہ نہیں ہے کہ کیا ہوا۔ مسئلہ یہ ہے کہ اب ہمیں آئندہ کیا کرنا ہے۔ ویسے تنویر کی بات درست نہیں ہے کیونکہ اگر انہیں ہمیں گولی مارنا ہوتی تو وہ ہمیں یہاں نہ لے آتے، زنجیروں سے جکڑنے اور پھر انجکشن لگا کر ہوش میں لانے کا تکلف نہ کرتے"...... صفدر نے کہا۔

"بہرحال ہمیں ہر صورت میں ان زنجیروں سے رہائی حاصل کرنا ہے۔ ہر صورت میں"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے جسم کے گرد موجود زنجیروں کا جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن یہ بھاری اور موٹی زنجیر اس کے سر کے کافی اوپر سے دیوار میں موجود ایک کنڈے سے نکل کر اس کے جسم کے گرد لپٹی ہوئی نیچے فرش میں موجود کنڈے میں جا پہنچی تھی اور جولیا نے دیکھ لیا کہ اوپر والے کنڈے کی بجائے یہ زنجیر نیچے پیروں میں موجود کنڈے میں موجود ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ زنجیر مستقل طور پر اوپر والے کنڈے سے لگی رہتی ہے اور جب اسے استعمال کرنا ہوتا ہے تو اسے جسم کے گرد لپیٹ کر فرش کے کنڈے سے منسلک کر دیا جاتا ہے اس طرح اگر کوئی آدمی اپنے ہاتھ بھی آزاد کر لے تب بھی وہ جھک کر فرش والے کنڈے سے زنجیر علیحدہ نہیں کر سکتا اور چونکہ دونوں

پیروں کے گرد بھی زنجیر لپٹی ہوئی ہے اس لئے پیر معمولی سی حرکت کرنے کے قابل بھی نہیں ہوتے۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی جولیا کی طرح مسلسل اپنی رہائی کے بارے میں غور کر رہے تھے لیکن ظاہر ہے کہ وہ اس وقت ایک سرکاری تنظیم کے کسی اڈے میں تھے اور یہ لوگ عام مجرموں کی طرح کام نہیں کرتے بلکہ یہ بھی سیکرٹ ایجنٹ تھے اس لئے وہ کسی کو باندھتے ہوئے ہر طرف کا خیال رکھتے تھے اس لئے انہیں اس انداز میں زنجیروں میں جکڑا گیا تھا کہ وہ معمولی سی حرکت کرنے پر بھی قادر نہ رہے تھے اور نہ ہی انہیں ان زنجیروں سے رہائی کی کوئی صورت نظر آ رہی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی گفتگو ہوتی ہال کا دروازہ کھلا اور ٹیری اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے دو گینڈے نما آدمی بھی اندر آئے۔ ان کے چہرے بتا رہے تھے کہ وہ بے رحم اور سفاک طبیعت کے لوگ ہیں۔ ان کی آنکھوں میں وحشیانہ چمک نمایاں تھی۔

"تم یقیناً حیران ہو رہے ہو گے کہ میں نے تمہیں فوری طور پر گولی کیوں نہیں مار دی"...... ٹیری نے آگے بڑھ کر ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سرد اور سپاٹ لہجے میں کہا جبکہ دونوں گینڈے نما آدمی اس کی کرسی کے عقب میں مؤدبانہ انداز میں کھڑے ہو گئے تھے۔

"اس لئے کہ ہم نے بھی تمہیں گولی نہیں ماری تھی"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن تم نے مارشا کو ہلاک کیا اور مارشا کی موت میرے لئے بڑے صدمے کا باعث بنی ہے۔ اگر میں سیکرٹ ایجنٹ نہ ہوتا اور مجھے یہ تربیت نہ دی گئی ہوتی کہ میں اپنے مشن کی خاطر ہر قسم کے حالات کو برداشت کروں تو یقیناً اب تک تم سب کے جسم لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہوتے لیکن میں نے اس لئے یہ سب کچھ برداشت کیا کہ میں جاننا چاہتا ہوں کہ عمران اور اس کا گروپ کہاں ہے۔ کیا کر رہا ہے اور تم لوگوں نے اس انداز میں میرے آفس میں کیوں ریڈ کیا اور تمہارا اصل مقصد کیا تھا"...... ٹیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ اسی طرح سرد سخت اور سپاٹ تھا۔

"کون عمران۔ تم نے پہلے بھی یہ نام لیا تھا اور شاید تم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کی بات کی تھی اور میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا کہ ہمارا کسی طرح بھی کوئی تعلق ایشیا سے نہیں ہے۔ ہم نے تو ایک سرکاری لیبارٹری سے سائنس دان کو اغوا کرنا ہے اور سائنس دان خود ہی لیبارٹری سے باہر آئے گا۔ ہم صرف اتنا چاہتے ہیں کہ ڈارک آئی اس کے باہر آنے میں رکاوٹ نہ بنے اور ہمیں اس سلسلے میں بتایا گیا تھا کہ یہ کام سپیشل سیکشن کے ذمے ہے کہ وہ لیبارٹری کے سائنس دانوں کو اغوا ہونے سے بچائے اور سپیشل سیکشن کا انچارج ٹیری ہے۔ ہم اس ٹیری سے سودا کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ ہمیں بتایا گیا کہ کیپٹل کلب کا پرنس باڈلے ٹیری سے سودا کرا سکتا ہے اور پرنس باڈلے کے لئے لارڈ کیرول کا ریفرنس استعمال کیا جا سکتا ہے۔

چنانچہ ہم تمہارے پاس آئے لیکن تم نے الٹا خود ہی اپنے آپ کو ذہین ثابت کرنے کی کوشش کی اور پھر ہم پر فائر کھلوا دیا جس کی بنا پر ہمیں اپنی جانیں بچانے کے لئے حرکت میں آنا پڑا اور اس سلسلے میں تمہارے آدمیوں کے ساتھ ساتھ وہ عورت مارشا بھی ہلاک ہو گئی۔ ہم تمہیں وہاں سے نکال کر لے جانا چاہتے تھے تاکہ اپنے اڈے پر لے جا کر تمہیں مجبور کر کے اپنا مشن مکمل کر سکیں لیکن نجانے کیا ہوا کہ اس خفیہ راستے میں چھت سے روشنی کا دھارا پڑا اور ہم بے ہوش ہو گئے اور اب یہاں ہمیں ہوش آیا ہے"...... جولیا نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں ساری سابقہ کارروائی کو مختصر طور پر دوہراتے ہوئے کہا۔

"یہ باتیں تم اس لئے دوہرا رہی ہو کہ تم نے دیکھ لیا ہے کہ تمہارے ساتھی اسی شکل میں ہیں جس شکل میں تم میرے پاس آئے تھے۔ ویسے میں نے انتہائی جدید ترین میک اپ واشر سے تمہارے میک اپ صاف کرنے کی کوشش کی ہے لیکن مجھے اعتراف ہے کہ میں تمہارے میک اپ واش نہیں کر سکا حالانکہ مجھے سو فیصد معلوم ہے کہ تم عمران کے ساتھی ہو لیکن اب مارشا اور میرے ساتھیوں کی ہلاکت کے بعد میری تم سے تمام ہمدردیاں ختم ہو گئی ہیں اس لئے یہ دو آدمی میں ساتھ لے آیا ہوں۔ یہ تشدد کرنے کے خصوصی تربیت یافتہ ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام جیک اور دوسرے کا رافٹ ہے۔ یہ ہڈیاں توڑنے، کوڑے برسانے، ناخن اکھاڑنے، خنجروں سے جسم

پر زخم ڈالنے اور اس جیسے بے شمار معاملات میں اس طرح تربیت یافتہ ہیں کہ تم باوجود سیکرٹ ایجنٹ ہونے کے برداشت نہ کر سکو گے اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں کہ جو میں پوچھ رہا ہوں وہ بتا دو ورنہ میں انہیں حکم دے کر واپس چلا جاؤں گا اور یہ بہرحال سب کچھ معلوم کر لیں گے لیکن یہ دوسری بات ہے کہ پھر تم زندہ لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہو گے"...... ٹیری نے کہا۔

"تم نے جس عمران کی بات کی ہے کیا تم اسے خود تلاش نہیں کر سکتے"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ عمران اور اس کے گروپ اور تمہارے گروپ کا اصل مشن ایک لیبارٹری سے ایک میزائل فارمولا حاصل کرنا ہے۔ وہ جہاں بھی ہو گا بہرحال اس لیبارٹری میں ہی پہنچے گا اس لئے سپیشل سیکشن کے لوگ اس لیبارٹری کی حفاظت کر رہے ہیں اور مجھے مسلسل رپورٹیں مل رہی ہیں کہ وہاں کوئی نہیں پہنچا اور اس بات پر مجھے حیرت ہے کہ عمران جیسا شخص کبھی بھی پیچھے نہیں ہٹ سکتا اور تمہارا میرے پاس آنا اور پھر تم نے جس انداز میں کام کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمہیں عمران نے بھیجا ہے اور تمہارا کوئی خاص مقصد تھا اور میں وہی مقصد جاننا چاہتا ہوں"۔ ٹیری نے کہا۔

"بہتر یہی ہے کہ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرو اور ہمیں چھوڑ دو یا پھر ہمارا کام کرا کر اپنا معاوضہ لے لو"...... جولیا نے

کہا تو ٹیری ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں نے لارڈ کیرول سے رابطہ کیا ہے اور مجھے لارڈ کیرول نے بتا دیا ہے کہ اس نے تم سے کسی قسم کا کوئی رابطہ نہیں کیا۔ البتہ اس نے پاکیشیا کے پرنس آف ڈھمپ سے دوستی کا اقرار کیا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ عمران کا کوڈ نام پرنس آف ڈھمپ ہے۔ بہرحال میں تمہیں مزید ایک گھنٹہ دے سکتا ہوں تم اچھی طرح سوچ لو ورنہ اس کے بعد جیک اور رافٹ اپنا کام شروع کر دیں گے اور یہ ایک گھنٹہ بھی اس لئے دے رہا ہوں کہ تم نے بہرحال مجھے ہلاک نہیں کیا تھا اور تمہارا تعلق حکومتی ادارے سے ہے۔ لیکن یہ بات ذہن سے نکال دینا کہ تم ان زنجیروں سے آزادی حاصل کر سکتے ہو"...... ٹیری نے کہا اور تیزی سے مڑ کر ہال کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے پیچھے اس کے دونوں گینڈے نما آدمی بھی ہال سے باہر چلے گئے۔

"ایک تو اسے اس بات پر نجانے کیوں یقین نہیں آ رہا کہ ہمارا تعلق پاکیشیا سے نہیں ہے"...... جولیا نے دروازہ بند ہوتے ہی ایک سائیڈ کی طرف دیکھتے ہوئے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس مارگریٹ آخر یہ عمران کون ہے جس سے ہر شخص اس قدر خوفزدہ ہے۔ پاکیشیا تو انتہائی پسماندہ ملک ہے اور یہ ایکریمیا ہے اور اگر یہ پرنس باڈلے واقعی ٹیری ہے تو پھر تو یہ ایکریمیا کا مشہور و معروف سیکرٹ ایجنٹ ہے اور اس کے باوجود اگر وہ اس آدمی سے خوفزدہ ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ واقعی کوئی خاص آدمی ہی ہو

گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں یہ تو ٹھیک ہے لیکن وہ ہمیں کیوں اس کے ساتھ زبردستی نتھی کرنے پر مصر ہے"...... جولیا نے پہلے کی طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس لئے مس مارگریٹ کہ اسے ہماری بتائی ہوئی کہانی پر یقین نہیں آ رہا اور ویسے ہماری کہانی واقعی انتہائی بچگانہ معلوم ہوتی ہے کہ ہم کسی سرکاری ایجنسی کے چیف ایجنٹ سے سودا بازی کریں کہ وہ سرکاری فرائض کی ادائیگی میں رکاوٹ نہ بنے اور یہ کہ سائنس دان اپنی مرضی سے باہر آئے گا اور پھر اغوا ہو گا"...... اس بار صفدر نے کہا۔

"ہاں لیکن اسے یقیناً یہ معلوم ہو گا کہ دفاعی لیبارٹریوں کے سائنس دان جب بھی لیبارٹری سے باہر جاتے ہیں تو ان کی انتہائی کڑی نگرانی کی جاتی ہے اس لئے ان کا اغوا ناممکن ہو جاتا ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ٹیری نگرانی نہ کرائے اور ہم آسانی سے اسے اغوا کر لیں"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ جب تک وہ عمران اسے دستیاب نہیں ہو گا تب تک یہ ہماری بات پر یقین نہیں کرے گا"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن اگر وہ ہزار سال تک دستیاب نہ ہو تو ہم اسی حالت میں رہیں گے۔ نہیں مارگریٹ ہمیں یہاں سے آزاد ہونا ہے۔ میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ اس قسم کے چکروں میں ہمیں پڑنے کی ضرورت

نہیں ہے۔ ہم سائنس دان کو اغوا کر لیتے پھر جو ہوتا دیکھا جاتا۔ کم از کم اس طرح احمقوں کی طرح بندھے کھڑے نظر نہ آ رہے ہوتے"۔ تنویر نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سمجھنے کی بات یہ ہے کہ جس عمران کی بات یہ نیری یا پرنس باڈلے بتا رہا ہے وہ اب تک اس لیبارٹری تک کیوں نہیں پہنچا جس لیبارٹری میں اسے پہنچنا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے کیونکہ سطے تو یہی ہوتا تھا کہ جولیا اور اس کا گروپ نیری کو کور کرے گا تاکہ نیری اپنے آدمیوں کو مزید احکامات نہ دے سکے یا اپنے آدمیوں کی موت کی اطلاع ملنے پر مزید آدمی نہ بھجوا سکے اور اس طرح عمران اور اس کے ساتھی وہاں لیبارٹری میں داخل ہو کر فارمولا حاصل کر لیں گے لیکن اب تک عمران کے وہاں نہ پہنچنے کا مطلب تھا کہ ان کی طرح وہ بھی کسی ایسے چکر میں پھنس گیا ہے کہ وہ وہاں تک نہیں پہنچ سکا لیکن ظاہر ہے وہ مزید کچھ کہہ نہ سکتے تھے اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اچانک ہال کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور نیری اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر انتہائی وحشت کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے پیچھے اس کے وہی گینڈے نما آدمی تھے لیکن اب ان کے ہاتھوں میں خاردار کوڑے موجود تھے۔

"اب تمہیں بتانا ہو گا کہ عمران کہاں ہے ورنہ میں تمہاری کھالیں ادھیڑ دوں گا"...... نیری نے انتہائی وحشت بھرے انداز میں

چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے پکے ہوئے ٹماٹر سے بھی زیادہ سرخ نظر آ رہا تھا اور آنکھوں سے محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً شعلے نکل رہے تھے۔

"کیا ہوا ہے تمہیں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہاں لیبارٹری کے باہر میرے آدمی پہرہ دے رہے ہیں۔ وہاں کوئی داخل نہیں ہوا لیکن پھر اچانک اطلاع ملی کہ ساتھ ہی ایک پلازہ کے آٹھ مسلح گارڈ چوتھی منزل پر بے ہوش پڑے پائے گئے ہیں۔ اس اطلاع پر میں چونک پڑا اور پھر پڑتال کرنے پر معلوم ہوا کہ اندرونی طرف موجود میرے سیکشن کے دس بہترین آدمیوں کو انتہائی پراسرار طور پر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ چھت پر بھی میرے تین آدمی مردہ پڑے ہوئے ہیں۔ نیچے موجود افراد کو مخصوص ٹی ایس ٹی گنوں سے فائرنگ کر کے ہلاک کیا گیا ہے اور گنیں بھی میرے آدمیوں کی استعمال کی گئی ہیں لیکن کسی قسم کا کوئی دھماکہ نہیں ہوا جبکہ پلازہ کی طرف سے بھی اندر جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ یہ تو یوں لگتا ہے جیسے کوئی جادو کیا گیا ہو اور پھر لیبارٹری کے اندر بھی کوئی گیا اور لیبارٹری کے اندر موجود سائنس دان اور دوسرے لوگ اچانک کسی پراسرار گیس سے بے ہوش ہو گئے۔ یہ سب کچھ انتہائی پراسرار ہے اور میرا ذہن چکرا رہا ہے اس لئے اب میں ہر صورت میں اس عمران کو تلاش کرنا چاہتا ہوں۔ ہر صورت میں"۔

بولو کہاں ہے وہ"...... ٹیری نے تفصیل بتا کر پہلے کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ جولیا اور اس کے ساتھیوں میں سے کوئی جواب دیتا اچانک ٹیری کے کوٹ کی جیب سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی۔

"تم یہیں ٹھہرو میں آپریشن روم میں جا رہا ہوں۔ وہاں سے کال ہے"...... ٹیری نے کہا اور تیزی سے مڑ کر ایک لحاظ سے دوڑتا ہوا وہ کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ وہ گینڈے نما دونوں آدمی جیک اور رافٹ ہاتھوں میں خار دار کوڑے پکڑے وہیں کھڑے رہے لیکن ان کی نظریں جولیا اور اس کے ساتھیوں پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے شکاری کی نظریں جال میں پھنسے ہوئے شکار پر ہوتی ہیں۔

"کیا تم دونوں کا تعلق ڈارک آئی سے ہے یا تم پرنس باڈلے کے ذاتی ملازم ہو"...... جولیا نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم اس وقت ڈارک آئی کے سپیشل سیکشن کے ہیڈ کوارٹر میں ہو اس لئے ہمارا تعلق ڈارک آئی کے سپیشل سیکشن سے ہے"...... ایک آدمی نے جس کا نام ٹیری نے جیک لیا تھا، منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا واقعی کوئی عمران نام کا پاکیشیائی ہے یا تمہارے چیف نے خواہ مخواہ ایک نام فرض کر رکھا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"چیف کبھی کوئی غلط بات نہیں کہتا اور نجانے اس نے تمہیں کیوں ڈھیل دے رکھی ہے ورنہ اب تک تمہاری روحیں بھی سب

کچھ بتا چکی ہوتیں"...... جیک نے ہی جواب دیا جبکہ رافٹ ویسے ہی خاموش کھڑا رہا۔ شاید وہ فطری طور پر کم گو آدمی تھا۔

"کیا تم بتا سکتے ہو کہ یہ خصوصی طور پر ہمیں باندھنے کے لئے زنجیریں یہاں کیوں نصب کرائی گئی ہیں۔ کیا تمہارا چیف ہم سے خوفزدہ ہے"...... جولیا نے کہا تو جیک بے اختیار طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

"خوفزدہ اور تم سے۔ تم جیسی خوبصورت اور نوجوان لڑکی سے چیف خوفزدہ ہو گا۔ تم اور تمہارے ساتھی سارے مل کر بھی اگر چیف کے سامنے آ جائیں تو چیف چند لمحوں میں سب کی گردنیں توڑ سکتا ہے۔ وہ دنیا کا مشہور ترین لڑاکا ہے۔ اس کا نام تو مارشل آرٹ میں بطور مثال لیا جاتا ہے اور جہاں تک ان زنجیروں کا تعلق ہے تو یہ یہاں کا مستقل سیٹ اپ ہے۔ تمہارے لئے خصوصی طور پر نہیں بنایا گیا"...... جیک نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ٹیری اندر داخل ہوا لیکن اب اس کے چہرے پر انتہائی مسرت اور اطمینان موجود تھا۔

"عمران اور اس کے تین ساتھی پکڑے جا چکے ہیں اور میرے آدمی انہیں یہاں لا رہے ہیں"...... ٹیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسے ٹریس ہوئے ہیں وہ"...... جولیا نے بڑے بے نیازانہ انداز میں پوچھا۔

”تمہاری آواز نے کام دکھایا ہے“...... ٹیری نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”کیا مطلب میں سمجھی نہیں تمہاری بات“...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹیری بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم چاہے لاکھ انکار کرتی رہو لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم لوگوں کا تعلق عمران سے ہے اور تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے رکن ہو۔ چونکہ اس گروپ کی لیڈر تم ہو اس لئے ظاہر ہے عمران جب بھی رابطہ کرتا وہ یقیناً تم سے ہی کرتا اور یہاں سے جانے سے پہلے میں نے تمہارے ساتھ جو طویل بات چیت کی ہے یہ ساری بات چیت قریب ہی آپریشن روم کے ایک خصوصی کمپیوٹر میں فیڈ ہوتی رہی ہے۔ یہ ایکریمیا کا ایجاد کردہ ایک خصوصی ماسٹر کمپیوٹر ہے جو نہ صرف بولنے والے کی آواز کو ٹیپ کرتا ہے بلکہ اس کے ہر لفظ کو علیحدہ علیحدہ کر کے اور پھر مختلف الفاظ کو اس انداز میں بھی جوڑ دیتا ہے جس سے باقاعدہ جواب بھی دیا جا سکتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب بھی کسی کو جواب دینا ہو تو اس ماسٹر کمپیوٹر کا ایک بٹن پریس کر دیا جاتا ہے اور اس کے بعد بولتا تو دوسرا آدمی ہے لیکن کمپیوٹر سے پہلے سے فیڈ شدہ آواز نکلتی ہے اور اس کے بولے ہوئے الفاظ دوسری طرف سنے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر میں نے تمہاری آواز میں جواب دینا ہے کہ یہاں حالات درست ہیں تو ماسٹر کمپیوٹر کا

خصوصی بٹن آن کرنے کے بعد مائیک پر فقرہ میں بولوں گا لیکن کمپیوٹر تمہاری فیڈنگ میں سے خود ہی الفاظ نکال کر اور انہیں جوڑ کر تمہاری آواز اور تمہارے لہجے میں ہی فقرہ دوہرائے گا اور اس طرح دوسری طرف سننے والے کو یہی معلوم ہوگا کہ یہ جواب تم نے دیا ہے اور ایسا ہی ہوا ہے۔ تمہاری جیب سے ایک خصوصی لکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر مجھے ملا ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ عمران جب بھی رابطہ کرے گا اسی ٹرانسمیٹر پر ہی کرے گا۔ چنانچہ میں نے اس ٹرانسمیٹر کا رابطہ ماسٹر کمپیوٹر سے جوڑ دیا پھر تمہیں ہوش میں لا کر میں نے یہاں تم سے تفصیلی گفتگو کی اس طرح تمہاری آواز اور تمہارا لہجہ کمپیوٹر میں فیڈ ہوگیا۔ اس کے بعد عمران کی اس ٹرانسمیٹر پر کال آگئی اور تمہاری جگہ میں نے جواب دیئے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وہ مطمئن ہوگیا لیکن ہمیں فوراً معلوم ہوگیا کہ کال کہاں سے کی گئی ہے۔ چنانچہ ہمارے سیکشن نے وہاں ریڈ کیا اور اندر انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی اور وہ بے ہوش ہوگئے۔ اس کے بعد ہمارے آدمی اندر گئے اور اب وہ انہیں اٹھا کر یہاں لا رہے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا تعلق انتہائی پسماندہ ملک سے ہے اس لئے تم میری باتوں پر یقین نہیں کرو گی اس لئے میں اس گفتگو کی ٹیپ ساتھ لے آیا ہوں تاکہ تمہیں احساس ہوسکے کہ تم نے جس ملک کے خلاف کارروائی کرنے کی کوشش کی ہے وہ تم سے صدیوں آگے ہے“...... ٹیری نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی

اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا اور اس کے دو بٹن پریس کر دیئے اور ٹرانسمیٹر میں سے عمران کی وہ آواز اور لہجہ سنائی دیا جو بطور مائیکل استعمال کرتا تھا۔

"ہیلو ہیلو مائیکل کالنگ۔ اوور"..... عمران کال دے رہا تھا۔

"یس مارگریٹ اٹنڈنگ یو۔ اوور"..... اس بار جولیا کی وہ آواز اور لہجہ سنائی دیا جو جولیا بطور مارگریٹ استعمال کرتی تھی۔

"کیا پوزیشن ہے مارگریٹ۔ اوور"..... عمران کی آواز سنائی دی۔

"او کے تم سناؤ۔ اوور"..... جولیا نے سوالیہ لہجے میں کہا۔

"میں نے کام مکمل کر لیا ہے اس لئے اب تمہارا کام بھی ختم اور واپسی کا سفر شروع کر دو۔ اوور"..... عمران نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"او کے۔ اوور"..... جولیا کی آواز سنائی دی اور پھر عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ آف کر دیا اور اس کے ساتھ ہی ٹیری نے باکس کے بٹن آف کئے اور باکس کو واپس جیب میں ڈال لیا۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ تاثر موجود تھا۔

"سن لیا تم نے"..... ٹیری نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"تو تم اس طرح مجھ سے اگلوانا چاہتے ہو کہ میرا تعلق عمران یا مائیکل سے ہے اور اس کے لئے تم نے یہ سارا ڈرامہ کیا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارا کسی مائیکل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ دوسری

بات یہ کہ میں نے پہلے تمہارے ساتھ بات چیت میں او کے کے الفاظ ہی استعمال نہیں کئے پھر یہ الفاظ تمہارا کمپیوٹر کیسے ادا کر سکتا ہے"..... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹیری بے اختیار ہنس پڑا۔

"الفاظ کمپیوٹر خود ہی بنا لیتا ہے۔ اسے صرف تمہارے چند الفاظ آواز اور لہجہ چاہئے۔ باقی رہا تمہارا مائیکل سے تعلق، تو وہ ابھی یہاں پہنچ جائے گا پھر خود بخود سب کچھ سامنے آ جائے گا"..... ٹیری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پرنس باڈلے یا مسٹر ٹیری کیا میں کچھ کہہ سکتا ہوں"۔ اچانک صفدر نے ٹیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ بولو کیا کہنا چاہتے ہو"..... ٹیری نے چونک کر صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا تم یہ بتا سکتے ہو کہ تم نے اس مائیکل کو صرف بے ہوش کیوں کیا ہے"..... صفدر نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم نے خاصا اہم اور چبھتا ہوا سوال کیا ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ لیبارٹری میں کوئی داخل نہیں ہوا اس کے باوجود لیبارٹری کے اندر موجود سائنس دان اور دوسرے لوگ بے ہوش ہو گئے۔ اس عمارت میں بھی کوئی داخل نہیں ہوا۔ اس کے باوجود وہاں موجود میرے سیکشن کے آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔ میں نے لیبارٹری کے اندر ساری صورت حال چیک کرائی ہے۔ وہاں سے کوئی چیز چوری نہیں ہوئی حتیٰ کہ داخل ہونے کے معمولی سے نشانات تک

موجود نہیں ہیں۔ انتہائی جدید ترین آلات بھی کسی قسم کی نشاندہی کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ اس کے باوجود جب یہ مائیکل یا عمران مارگریٹ سے کہتا ہے کہ اس نے کام مکمل کر لیا ہے تو میں چونک پڑا۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران نے لیبارٹری سے فارمولا حاصل کر لیا ہے اور اس کی اس بات سے کہ اب مارگریٹ بھی اپنا کام ختم کر کے واپس آجائے تو اس سے میں سمجھ گیا کہ مارگریٹ اور تم لوگوں کو یہ مشن دیا گیا تھا کہ عمران اپنے گروپ کے ساتھ لیبارٹری میں واردات کرے گا جبکہ تم لوگ مجھے روکو گے تاکہ کسی بھی سلسلے میں اپنے گروپ کو میری طرف سے مزید کوئی ہدایت نہ مل سکے اس لئے میں نے اس مائیکل یا عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کرایا ہے ورنہ تو میں اس عمران کو ایک لمحے کیلئے بھی زندہ رکھنے کا قائل نہیں ہوں۔ میں اس پوری کوٹھی کو ہی میزائلوں سے اڑا دیتا"۔ میری نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر اپنے ساتھیوں میں سے ایک کو اشارہ کیا تو اس نے اپنی جیکٹ کی جیب سے ایک چھوٹی نال والا پسٹل نکالا اور اس کا رخ جولیا اور اس کے ساتھیوں کی طرف کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور دودھیا رنگ کے دھوئیں کا بادل سا جولیا اور اس کے ساتھیوں کی طرف تیزی سے بڑھا۔ جولیا نے اس آدمی کا پستول دیکھ کر ہی سانس روک لیا تھا لیکن جیسے ہی دھوئیں کا یہ بادل اس کے چہرے سے ٹکرایا سانس روکنے کے باوجود اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

ایک بڑے سے ہال نما کمرے کے درمیان میں ایک طویل بیضوی میز کے گرد چار افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ جن میں ایک میری تھا جبکہ میز کے کنارے اور درمیان میں موجود کرسیاں خالی پڑی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور آگے پیچھے چلتے ہوئے دو آدمی اندر داخل ہوئے جن میں سے آگے والا ادھیڑ عمر جس کے سر کے بال تقریباً سفید تھے جبکہ اس کے پیچھے ڈارک آئی کا چیف کرنل فوسٹر تھا۔ ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی میز کے گرد بیٹھے ہوئے سب افراد احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تشریف رکھیں"...... ادھیڑ عمر آدمی نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا اور پھر وہ خود بھی درمیانی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ کرنل فوسٹر اس کی سائیڈ پر موجود خالی کرسی پر بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہی تمام باقی لوگ بھی بیٹھ گئے۔

- کرنل فوسٹر نے مجھے سپیشل لیبارٹری کے بارے میں حیرت انگیز رپورٹ دی ہے اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اس سلسلے میں یہ خصوصی میٹنگ کال کر کے معاملات کو واضح طور پر سمجھ لیا جائے تاکہ آئندہ کے سلسلے میں کوئی لائحہ عمل طے کیا جاسکے ۔۔ ادھیڑ عمر آدمی نے باوقار لہجے میں کہا۔ یہ ایکریمیا کا سپیشل سیکرٹری ڈیفنس سر کارمک تھے۔ ان کا عہدہ وزیر دفاع سے بھی زیادہ اختیارات کا حامل تھا حتیٰ کہ کہا جاتا تھا کہ ایکریمیا کے صدر بھی ڈیفنس کے سلسلے میں سر کارمک کے مشورے کے پابند ہیں۔

- ڈاکٹر العزیز آپ پہلے بتائیں کہ لیبارٹری میں کیا ہوا ہے ۔۔ سر کارمک نے ایک ادھیڑ عمر آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جو کرنل فوسٹر سے تیسرے نمبر پر بیٹھا ہوا تھا۔

- سر ڈاکٹر براؤن چونکہ ملک سے باہر تھے اس لئے ان کی عدم موجودگی میں سپیشل لیبارٹری کا انچارج میں تھا۔ ہم اپنے معمول کے کاموں میں مصروف تھے۔ ہمیں باہر کے بارے میں کوئی علم نہ تھا۔ تمام حفاظتی انتظامات آن تھے اس لئے کسی کے لیبارٹری سے باہر جانے یا اندر داخل ہونے کا کوئی معمولی سا خدشہ بھی موجود نہ تھا اور ویسے بھی آپ کی طرف سے ہمیں خصوصی ہدایات ملی ہوئی تھیں اس لئے ہم پوری طرح محتاط اور چوکنا تھے۔ میں آپریشن روم میں ایک مشین پر کام کر رہا تھا کہ اچانک میری ناک سے ایک نامانوس سی بو ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی میرا ذہن اس طرح تاریک ہو گیا جیسے

ے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ اس کے بعد جب مجھے ہوش آیا تو میں نے
یا تو میں اسی کرسی پر موجود تھا۔ میں اٹھا اور اس کے ساتھ ہی
ٹری میں موجود تمام لوگ بھی ہوش میں آنے لگ گئے۔ ہم سب
ن تھے کہ یہ سب کیا ہوا ہے۔ ہم نے سب سے پہلے حفاظتی
ات چیک کئے وہ آن تھے۔ اس کے بعد ہم نے یہ سمجھا کہ شاید
ٹری میں استعمال ہونے والی کوئی گیس لیک ہوئی ہے کیونکہ
ے اثرات بھی ایسے ہی ہو سکتے تھے۔ ہم نے اسے چیک کیا لیکن
نہ ہوا تھا۔ مجھے اچانک اس فارمولے کا خیال آیا۔ چنانچہ میں
براؤن کے آفس میں گیا اور سیف کو چیک کیا۔ سیف بھی اسی
بند تھا۔ میں نے خصوصی میگنٹ کو استعمال کرتے ہوئے
کھولا اس میں ہر چیز ہر فائل بالکل صحیح اور درست انداز میں
تھی۔ چنانچہ میں نے سیف بند کیا اس کے بعد میں نے کرنل
کال کر کے سب کچھ بتایا۔ کچھ دیر بعد کرنل فوسٹر اپنے ساتھ
یوں کو لے کر وہاں پہنچے۔ ان کی خصوصی شناخت کے بعد
ری کھولی گئی اور پھر اندر آئے۔ ان کے ساتھ ماہرین تھے جنہوں
جدید ترین مشینیں اٹھائی ہوئی تھیں جس سے انہوں نے پوری
ری اور خاص طور پر ڈاکٹر براؤن کا کمرہ چیک کیا۔ اس دوران
براؤن بھی آگئے اور پھر اس چیکنگ میں انہوں نے بھی مکمل
ن کیا اور ماہرین نے اعلان کر دیا کہ لیبارٹری ہر لحاظ سے محفوظ
ر کوئی آدمی اندر داخل نہیں ہوا اور نہ کوئی چیز چرائی گئی

ہے"۔ ڈاکٹر الفریڈ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر براؤن آپ بتائیں کہ آپ نے ٹی ایس میزائل فارمولا چیک کیا ہے۔ اس کی کاپی تو نہیں کی گئی"..... سرکارمک نے کرنل فوسٹر کے ساتھ بیٹھے ہوئے بوڑھے ڈاکٹر براؤن سے مخاطب ہو کر کہا جو سپیشل لیبارٹری کا انچارج تھا۔

"میں نے پوری احتیاط اور پوری ذمہ داری سے چیکنگ کی ہے۔ فارمولے کی فائل بھی موجود ہے اور وہ مائیکرو فلم بھی جو مجھے مائیک کی طرف سے تجزیے کے لئے دی گئی تھی۔ کوئی چیز نہ چھیڑی گئی اور نہ غائب ہوئی۔ جہاں تک آپ کا یہ سوال کہ اس فارمولے کی کاپی تو نہیں کی گئی تو ایسا بھی نہیں ہوا کیونکہ اس فائل کے کاغذات پر ایک مخصوص لوشن لگا ہوا ہے۔ اگر اس کی فوٹو کاپی بنائی جاتی تو کیمرے کی لائٹ پڑتے ہی اس کا رنگ تبدیل ہو جاتا جبکہ ایسا نہیں ہوا"..... ڈاکٹر براؤن نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کاپی ہو سکتی ہے۔ کیا ایسا کاغذ استعمال نہیں ہو سکتا تھا جس سے کاپی ہی نہ ہو سکتی"..... سرکارمک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا تھا لیکن ایسے کاغذات کے ساتھ ایک تکنیکی خرابی ہوتی ہے کہ اس میں سے لفظ جگہ جگہ سے خود بخود اڑ جاتے ہیں اور میزائل فارمولا سب سے نازک فارمولا ہوتا ہے اس میں ایک لفظ کے غائب ہونے کا مطلب انتہائی خطرناک بھی ہو سکتا ہے"..... ڈاکٹر براؤن نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔ اب کرنل فوسٹر آپ رپورٹ دیں"..... سرکارمک نے کرنل فوسٹر سے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ پہلے بیرونی حفاظت کے سلسلے میں سپیشل سیکشن کے چیف ٹیری کا بیان سن لیا جائے تاکہ معاملات کو زیادہ واضح انداز میں سمجھا جا سکے"..... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"اوکے مسٹر ٹیری آپ بتائیں۔ لیبارٹری کی بیرونی حفاظت آپ کی ذمہ داری تھی"..... سرکارمک نے کہا۔

"جناب میں عرض کرتا ہوں کہ میں نے لیبارٹری کی بیرونی حفاظت کا خصوصی انتظام کیا تھا۔ اس کے احاطے میں تین اطراف میں آٹھ تربیت یافتہ مسلح افراد موجود تھے۔ چھت پر تین مسلح آدمی موجود تھے اور ان سب کے پاس ٹی ایس ٹی گنیں تھیں۔ باہر بھی چھ مسلح آدمی موجود تھے۔ اس کے احاطے کی چوتھی طرف نارا ک پلازہ تھا جس کی چوتھی منزل اور لیبارٹری کی چھت ملی ہوئی تھی اور وہاں بھی حفاظت کا انتہائی معقول انتظام تھا اس لئے میں ہر لحاظ سے مطمئن تھا کہ وہاں سے کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ لیبارٹری کے بیرونی ہال کے دروازے سے اندر تک انتہائی جدید حفاظتی نظام بھی موجود تھا جس میں ویسے بھی کوئی داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ پھر جب ڈاکٹر الفریڈ نے چیف کو اطلاع دی تو چیف ماہرین کو ساتھ لے کر وہاں پہنچے تو پتہ چلا کہ وہاں اندر موجود آٹھ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

ان کی کھوپڑیاں ٹوٹی ہوئی تھیں اور انہیں ٹی ایس ٹی گنوں کی گولیوں سے ہی ہلاک کیا گیا ہے لیکن حیرت انگیز بات یہ ہے کہ تمام مردہ افراد کے ساتھ ان کی ٹی ایس ٹی گنیں بھی موجود تھیں۔ چھت پر موجود افراد ہلاک ہو چکے تھے۔ ہال اور گیٹ کے قریب موجود دو افراد ہلاک ہو چکے تھے۔ ناراک پلازہ کو چیک کیا گیا۔ اس روز قومی تعطیل تھی اس لئے صرف گراؤنڈ فلور کی شاپس اور شو رومز کھلے ہوئے تھے اور وہاں گاہکوں کا رش تھا۔ البتہ اوپر تمام دفاتر بند تھے اور لاکڈ تھے۔ میرے آدمیوں نے وہاں جو انکوائری کی اس کے مطابق ناراک پلازہ کے تمام گارڈز چوتھی منزل پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ انہیں گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا۔ انہیں ہوش میں لایا گیا تو انہوں نے بتایا کہ پرائیویٹ سیکورٹی کو چیک کرنے والے ادارے کے تین افراد آئے تھے جنہوں نے انہیں چوتھی منزل پر اکٹھا کر کے اچانک بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد میرے آدمی نے چوتھی منزل کو خصوصی طور پر چیک کیا لیکن تمام آفسز لاکڈ پائے گئے۔ کسی کو نہ کھولا گیا تھا۔ باقی تمام منزلوں کے آفسز بھی لاکڈ تھے۔ پھر تمام آفسز کے مینجرز کو ہنگامی طور پر طلب کیا گیا۔ سب نے اپنے اپنے آفسز میرے آدمیوں کے سامنے کھولے۔ میرے آدمیوں نے اندرونی مکمل چیکنگ کی لیکن عقبی کھڑکیاں بھی لاکڈ ملیں اور کسی قسم کا کوئی نشان وہاں پر نہ ملا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ آفسز نہ ہی کھولے گئے ہیں اور نہ ہی انہیں استعمال کیا گیا ہے البتہ چوتھی منزل کے ایک

آفس جو نیون سائن کو ڈیل کرتا ہے کی عقبی بند کھڑکی کی دوسری طرف چھت پر ایسے نشانات ملے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ تین افراد اوپر سے نیچے کودے ہیں۔ پھر سیڑھیوں پر بھی ان کے قدموں کے نشانات ملے ہیں پھر یہ نشانات لیبارٹری ہال کے دروازے پر آ کر ختم ہو گئے ہیں اور وہ دروازہ ویسے ہی بند تھا اور حفاظتی نظام آن تھا۔ اس کے علاوہ پورے احاطے میں کوئی نشان نہیں ملا۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تین افراد اس چھت پر کسی طرح پہنچے انہوں نے کسی پراسرار طریقے سے اوپر اور نیچے موجود افراد کو وہیں ان کی موجود جگہ اور پوزیشن میں ہلاک کیا۔ سیڑھیوں سے نیچے اترے اور لیبارٹری کے سامنے پہنچ کر غائب ہو گئے۔ اس سے زیادہ اور کوئی بات سامنے نہیں آ سکی"..... ٹیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اب آپ بتائیں کرنل فوسٹر"..... سرکار مک نے کہا۔

"جناب ڈاکٹر الفریڈ کی طرف سے اطلاع ملنے کے بعد میں خصوصی چیکنگ آلات اور ماہرین کے ساتھ لیبارٹری پہنچا۔ بیرونی ہال کے بیرونی دروازے کا حفاظتی نظام آن تھا۔ اس کو بھی آف کرا کر اس پر انگلیوں کے نشانات چیک کئے گئے لیکن لیبارٹری کے افراد کے علاوہ اور کسی آدمی کا نشان نہیں ملا۔ پھر ہال کے اندرونی طرف کے فرش کو چیک کیا گیا۔ وہاں بھی قدموں کے نشانات نہیں ملے۔ اس طرح لیبارٹری کے اندر تک تمام نظام آن تھا اور درست حالت میں تھا۔ ڈاکٹر براؤن کے آفس اور خصوصی طور پر سیف کو چیک کیا

گیا لیکن ایک بھی اجنبی نشان نہیں ملا ...... کرنل فوسٹر نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ دروازے تک پہنچنے کے بعد ناکام ہو کر واپس چلے گئے"...... سرکارمک نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ گو انہوں نے انتہائی پراسرار انداز میں کام کیا لیکن وہ بہرحال لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکے"...... کرنل فوسٹر نے جواب دیا۔

"اب آپ بتائیں کہ پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"...... سرکارمک نے کہا۔

"وہ لوگ اس وقت میری تحویل میں ہیں"...... ٹیری نے کہا تو کرنل فوسٹر کے علاوہ باقی سب بری طرح چونک پڑے۔

"آپ کی تحویل میں۔ کیا مطلب۔ تفصیل بتائیں"۔ سرکارمک نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"یہ دو گروپوں کی صورت میں تھے۔ میرے آدمیوں نے ایک گروپ کو پکڑ لیا جس کی سربراہ ایک عورت ہے اور اسے ہیڈ کوارٹر میں زنجیروں میں جکڑ دیا گیا ہے۔ دوسرا گروپ جس کا انچارج عمران ہے وہ بھی پکڑ لیا گیا اور اسے بھی وہیں زنجیروں میں جکڑ دیا گیا۔ میں ان سے تفصیلی پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا لیکن اس ہنگامی اور خصوصی میٹنگ کی کال کی وجہ سے مجھے یہاں آنا پڑا۔ ویسے وہ بدستور بے

ہوش ہیں اور میرے آدمی ان کی خصوصی نگرانی کر رہے ہیں"۔ ٹیری نے کہا۔

"آپ نے ان کی تلاشی تو لی ہو گی۔ ان سے کوئی فارمولا یا فلم نہیں ملی"...... سرکارمک نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں۔ ایسی کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی۔ حتیٰ کہ جس کوٹھی میں انہیں بے ہوش کر کے پکڑا گیا ہے اس پوری کوٹھی کی انتہائی مہارت سے چیکنگ کی گئی ہے لیکن وہاں سے بھی کوئی چیز نہیں مل سکی۔ البتہ اس عمران نے دوسرے گروپ کی انچارج عورت کو ٹرانسمیٹر کال کی تھی جو ہم نے کیچ کر لی۔ اس نے اس عورت سے کہا کہ اس نے کام مکمل کر لیا ہے۔ اس کال سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ فارمولا حاصل کر چکے ہیں لیکن حالات و واقعات اس کی تردید کرتے ہیں اس لئے میں نے انہیں زندہ رکھا ہوا ہے تاکہ ان سے تفصیلی پوچھ گچھ کر کے آخری تسلی کر لی جائے"...... ٹیری نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس آدمی نے غلط بیانی کی ہے۔ جب کوئی لیبارٹری میں داخل ہی نہیں ہو سکا تو پھر کیسے کام مکمل ہو گیا"۔ سرکارمک نے کہا۔

"پھر جناب لیبارٹری کے سائنس دان کیوں اور کیسے بے ہوش ہو گئے"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی یہ بھی سوچنے کی بات ہے۔ ٹھیک ہے مجھے خود اس بات سے تجسس پیدا ہو گیا ہے مسٹر ٹیری۔ کیا آپ یہ پوچھ گچھ

میرے سامنے کر سکتے ہیں"...... سرکارنک نے کہا۔

"یس سر لیکن آپ کو سپیشل سیکشن کے ہیڈ کوارٹر تشریف لانا پڑے گا"...... نیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں وہاں جانے کے لئے تیار ہوں اور کرنل فوسٹر آپ بھی ساتھ چلیں گے"...... سرکارنک نے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی باقی سب بھی کھڑے ہو گئے۔

"باقی حضرات کا شکریہ"...... سرکارنک نے کہا اور تیزی سے واپس اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جہاں سے وہ آئے تھے۔ کرنل فوسٹر نے نیری کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور نیری بھی اثبات میں سر ہلاتا ہوا سرکارنک اور کرنل فوسٹر کے پیچھے اسی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

درد کی تیز لہر عمران کے جسم میں دوڑتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی ہلکی پڑنے لگ گئی اور پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگ اٹھا۔ ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے مناظر اس کے ذہن کی سکرین پر ابھر آئے کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ لیبارٹری کا مشن مکمل کر کے واپس کوٹھی پہنچا اور پھر وہ سٹنگ روم میں بیٹھے تھے اور اس نے ٹرانسمیٹر پر جولیا سے بات چیت کی تھی اس سے کچھ دیر بعد اچانک کوئی چیز کمرے میں کھڑکی کے راستے گر کر پھٹی اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ اس نے سر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک کافی بڑے ہال نما کمرے میں موجود تھا۔ اس کا جسم موٹی اور بھاری فولادی زنجیر کے ساتھ جکڑا ہوا تھا۔ زنجیر اس کے سر کے اوپر سے اترتی ہوئی اس کے جسم

کے گرد لپٹ کر نیچے فرش میں موجود کنڈے پر جا کر ختم ہوئی تھی اور یہ اس قدر سخت جکڑ تھی کہ وہ سوائے اپنے سر اور گردن کو حرکت دینے کے باقی جسم کو حرکت ہی نہ دے سکتا تھا اور دیوار کے ساتھ اسی طرح زنجیروں میں جکڑے ہوئے افراد کی ایک طویل قطار تھی جس میں اس کے ساتھ ٹائیگر، چوہان اور صدیقی کے ساتھ ساتھ جولیا اور اس کا پورا گروپ شامل تھا۔ ان سب کے جسم ڈھلکے ہوئے تھے اور ایک آدمی اس وقت ٹائیگر کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ ہال کمرے کی دیواروں کے ساتھ قدیم دور کا نمائشی اسلحہ لٹکا ہوا تھا۔ بحیثیت مجموعی یہ کمرہ نارچنگ ہال دکھائی دے رہا تھا۔ سامنے چھ سات کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ اس ہال کا اکلوتا فولادی دروازہ بند تھا۔ ہال میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علاوہ صرف وہ انجکشن لگانے والا تھا اس کے علاوہ اور کوئی آدمی نہ تھا اور وہ اب ٹائیگر کے بعد بندھے ہوئے چوہان کو انجکشن لگانے میں مصروف تھا۔ عمران نے سر اٹھا کر زنجیر کے اوپر والے کنڈے کو غور سے دیکھا اور پھر اس نے گردن جھکا کر نیچے فرش والے کنڈے کا بھی بغور جائزہ لیا اور اس کے ساتھ ہی وہ سمجھ گیا کہ اوپر والے کنڈے کے ساتھ زنجیر مستقل لٹکی رہتی ہے۔ اسے آدمی کے گرد باندھ کر فرش والے کنڈے کے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے کیونکہ اس کنڈے کی سائیڈ میں اسے کھولنے اور بند کرنے والا بٹن نظر آ رہا تھا لیکن اسے باندھا اس انداز میں گیا تھا کہ اس کے پیر معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکتے تھے۔

اس نے بوٹ کو جوڑنے کی کوشش کی لیکن کنڈے بوٹ سے بھی کافی فاصلے پر تھے۔ عمران نے ایڑیاں اوپر کو اٹھائیں تو اسے بے حد تکلیف ہوئی کیونکہ زنجیر نے اس کے جسم کو مزید جکڑ دیا تھا اور زنجیر واقعی اس قدر ٹائٹ تھی کہ وہ حرکت بھی نہ کر پا رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا۔ اسے خیال آگیا تھا کہ بندھنے والے ہر آدمی کی جسامت اور قد و قامت ظاہر ہے مختلف ہوتی ہوں گی اس لئے ایک ہی سائز کی زنجیر سے ہر آدمی کو اس انداز میں نہ جکڑا جا سکتا تھا اس لئے لامحالہ انسانی جسم کے گرد زنجیر کو باندھ کر اسے کس کر کنڈے سے منسلک کیا جاتا ہو گا اور باقی فالتو زنجیر علیحدہ کر دی جاتی ہو گی۔ اس کا مطلب ہے کہ اس زنجیر کی ساری کڑیاں نہ سہی کم از کم آخری کڑیوں میں ایسا سسٹم موجود ہو گا کہ ہر کڑی کو دوسری سے علیحدہ کیا جا سکتا ہو گا اس طرح ہی زنجیر کی لمبائی کم یا زیادہ کی جا سکتی ہو گی۔ یہ خیال آتے ہی اس کے ذہن میں اس زنجیر سے نجات حاصل کرنے کی ترکیب آ گئی۔ اسے معلوم تھا کہ ہر کڑی کو علیحدہ کرنے کے لئے ہر کڑی کے اندر بٹن موجود ہو گا جسے پریس کر دیا جائے تو زنجیر کھل سکتی ہے۔ اس کے عقب میں دیوار تھی اور زنجیر چونکہ اس کے جسم کے گرد لپٹی ہوئی تھی اس لئے اس کا جتنا حصہ سامنے تھا اتنا ہی دیوار کی طرف بھی تھا۔ عمران نے دیوار کے ساتھ لگے ہوئے جسم کو دبایا اور پھر وہ دباؤ بڑھاتا چلا گیا۔ اچانک ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی زنجیر معمولی سی

ڈھیلی ہو گئی اور عمران کے لبوں پر بے اختیار اطمینان بھری مسکراہٹ تیر گئی کیونکہ زنجیر ڈھیلی ہونے کا مطلب تھا کہ کوئی نہ کوئی کڑی کھل گئی ہے لیکن وہ جدا نہیں ہوئی البتہ اب معمولی سے آگے کی طرف جسم کو جھٹکا دینے سے کڑی باہر نکل جائے گی اور اس کے ساتھ ہی عمران کا جسم ایک لمحے میں مکمل طور پر زنجیر سے آزاد ہو جائے گا۔ چنانچہ اب وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ جب چاہے معمولی سی کوشش سے رہائی حاصل کر سکتا ہے۔ انجکشن لگانے والا اب سب سے آخر میں موجود تنویر کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا جبکہ باقی لوگ ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہے تھے جبکہ ٹائیگر پوری طرح ہوش میں آ چکا تھا۔ عمران نے جیسے ہی ٹائیگر کی طرف دیکھا ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں نے زنجیر کھول لی ہے باس"...... ٹائیگر نے آہستہ سے لیکن مخصوص مقامی کوڈ میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ کوڈ بھی عمران نے ہی ٹائیگر کو سمجھایا ہوا تھا۔

"کھول لی ہے۔ وہ کیسے۔ یہ تو بندھی ہوئی ہے"...... عمران نے اس کی زنجیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں کافی دیر سے ہوش میں آ چکا تھا اور میں نے آپ کو دیوار کے ساتھ جسم پریس کرتے دیکھا تھا اس لئے میں سمجھ گیا کہ آپ کڑی کو پریس کر کے کھولنا چاہتے ہیں اور پھر میں نے کلک کی آواز بھی سنی اور آپ کی زنجیر ڈھیلی ہوتے بھی دیکھ لی"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"لیکن اس سے تمہاری زنجیر کیسے کھل گئی"...... عمران نے حقیقتاً حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے اسے ہاتھوں سے پریس کر کے کھول لیا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ ٹائیگر کی بات سننے کے بعد اب اسے خیال آیا تھا کہ اس کے بازو زنجیر میں جکڑے ہوئے ہیں لیکن ہاتھوں کی انگلیاں تو بہرحال جکڑی ہوئی نہیں ہیں اور ہاتھوں کو جسم کے پیچھے رکھ کر زنجیر سے جکڑا گیا تھا اس لئے وہ دیوار کے ساتھ جسم دبا کر کڑی کھولنے کی بجائے واقعی اپنی انگلیوں سے کام لے کر کسی نہ کسی کڑی کا بٹن پریس کر کے اسے کھول سکتا تھا۔

"آج پہلی بار اس قول کی سمجھ آئی کہ شاگرد استاد سے بڑھ جاتا ہے۔ میرے ذہن میں یہ خیال ہی نہ آیا تھا۔ گڈ شو ٹائیگر تم نے آج طبیعت خوش کر دی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"اصل آئیڈیا تو آپ کا تھا باس ورنہ میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس زنجیر کی کڑی بھی کھل سکتی ہے"...... ٹائیگر نے انکسارانہ لہجے میں کہا۔

"اب تو تمام ساتھیوں کو بتایا جا سکتا ہے۔ سب کو ایک ہی انداز میں باندھا گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس دوران وہ انجکشن لگانے والا مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا جا رہا

تھا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے مڑ کر عمران اور ٹائیگر کو باتیں کرتے ہوئے دیکھا لیکن اس نے اس سے کچھ نہیں کہا اور دروازہ کھول کر باہر چلا گیا۔ اب تک سوائے تنویر کے باقی سب ہوش میں آچکے تھے اور پھر تنویر بھی ہوش میں آگیا۔ عمران نے سب سے مخاطب ہو کر مخصوص کوڈ میں انہیں زنجیر کی کڑیاں کھولنے کی ترکیب بتا دی لیکن ساتھ ہی یہ ہدایت بھی کر دی کہ جب تک وہ اپنی زنجیر نہ کھولے کوئی بھی زنجیر سے آزاد نہ ہو۔

"اس کی وجہ"...... جولیا نے پاکیشیائی زبان میں کہا کیونکہ یہ مخصوص کوڈ جو دراصل پاکیشیائی کی ایک مقامی بولی کی بنیاد پر بنایا گیا تھا اس سے نہ بولا جا سکتا تھا کیونکہ بہرحال وہ غیر ملکی تھی اور اس بولی کا مخصوص لہجہ اس کے گلے سے نکلتا ہی نہ تھا۔

"اس لئے کہ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ ہمیں بے ہوش کر کے یہاں لانے کی وجہ کیا ہے"...... عمران نے بھی اس بار مسکراتے ہوئے پاکیشیائی زبان میں ہی جواب دیا۔

"یہ میں بتا دیتی ہوں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"کیا تمہاری پہلے ان لوگوں سے بات چیت ہو چکی ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ ہمیں دوبارہ بے ہوش کیا گیا تھا"...... جولیا نے جواب دیا اور پھر اس نے پاکیشیائی زبان میں اپنے گروپ سمیت کلب میں

پرنس باڈلے تک پہنچنے سے لے کر اس ہال نما کرنے میں زنجیروں میں بندھنے اور پھر نیری اور ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سے آخر تک جب نیری نے اسے ٹیپ سنایا تھا سب کچھ تفصیل سے بتا دیا۔

"اوہ تو انہوں نے سی وائس ماسٹر کمپیوٹر استعمال کیا ہے۔ حیرت ہے کہ مجھے اس کا احساس تک نہیں ہو سکا حالانکہ سی وائس ماسٹر کمپیوٹر سے جب آواز نشر ہوتی ہے تو اس میں ایک مخصوص قسم کی سنسناہٹ سی سنائی دیتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ زیادہ جدید کمپیوٹر ہو"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ کمپیوٹر کارکردگی میں تو جدید ہو سکتا ہے لیکن بنیادی مشینری میں فرق نہیں ہو سکتا۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم ڈارک آئی کے سپیشل سیکشن کی تحویل میں ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن جو کچھ نیری نے بتایا ہے اس لحاظ سے تو تم لوگ لیبارٹری میں داخل ہی نہیں ہوئے پھر تم نے کیسے کال کر دی کہ تم کامیاب ہو گئے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ میں کامیاب ہو گیا ہوں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"جو کال نیری نے سنوائی ہے اس میں تو تم نے کہا کہ کام مکمل ہو گیا ہے۔ اس کا تو یہی مطلب نکلتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کام مکمل ہونے کا یہ مطلب نہیں تھا۔ مطلب یہ تھا کہ ہم مکمل

طور پر ناکام ہو چکے ہیں۔ ہم لیبارٹری کے گیٹ تک پہنچ گئے تھے لیکن وہاں کا حفاظتی نظام ایسا ہے کہ کسی صورت میں اندر داخل ہونا ممکن نہیں ہو سکتا اس لئے ہم واپس چلے آئے اور اسی لئے میں نے واپسی کے سفر کی بات کی تھی"...... عمران نے کہا۔

"میں یہ بات کیسے مان لوں کہ تم ناکام ہونے کے باوجود واپس جانے کا سوچ بھی سکتے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"ابھی تیری آئے گا اس سے پوچھ لینا۔ اگر ہم کوئی چیز حاصل کر چکے ہوتے تو ظاہر ہے اچانک بے ہوش ہونے کے بعد وہ چیز ہم سے برآمد ہو جانی چاہئے تھی"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر لیبارٹری کے اندر سائنس دان کیسے بے ہوش ہو گئے"۔ جولیا بھی پوری طرح جرح کرنے پر تلی ہوئی تھی۔ وہ اس لئے مطمئن ہو کر اور کھل کر بات کر رہی تھی کہ اسے یقین تھا کہ ان ایکریمیوں کو پاکیشیائی زبان بہرحال نہیں آتی ہو گی۔

"یہ بات بھی تم سے سن رہا ہوں جب ہم اندر ہی نہیں جا سکے تو ہم انہیں بے ہوش کیسے کر سکتے تھے۔ اندر ہی کوئی چکر ہوا ہو گا"۔ عمران نے جواب دیا اور جولیا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔

"لیکن کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ہم ان کے آنے سے پہلے آزاد ہو جائیں"...... صفدر نے کہا۔ اس نے البتہ وہی مخصوص کوڈ بولا تھا کیونکہ وہ اسے آسانی سے بول سکتا تھا۔

"جب اس کی ضرورت پڑے گی تو ہو جائے گا۔ میں دراصل تیری

کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم واقعی ناکام رہے ہیں۔ اگر ہم آزاد ہو گئے اور فرار ہو گئے تو وہ یہی سمجھے گا کہ ہم نے واقعی کام مکمل کر لیا ہے اور پھر ڈارک آئی کے ایجنٹوں کی پاکیشیا پر مسلسل یلغار شروع ہو جائے گی جس کا ہمیں کوئی فائدہ ہی نہیں ہو گا"...... عمران نے جواب دیا اور صفدر کے ساتھ ساتھ دوسروں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر کافی دیر تک ان کے درمیان کوئی گفتگو نہ ہوئی کیونکہ اب گفتگو کا کوئی موضوع ہی نہ رہا تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور یکے بعد دیگرے تین افراد اندر داخل ہوئے۔ ان میں سب سے آگے ایک ادھیڑ عمر لیکن انتہائی باوقار آدمی تھا اور عمران اسے دیکھ کر چونک پڑا کیونکہ وہ انہیں جانتا تھا۔ یہ سرکارک تھے ایکریمیا کے بہت بڑے لارڈ اور صدر ایکریمیا کے سپیشل سیکرٹری ڈیفنس۔ وہ ایک دو بار ان سے مل بھی چکا تھا۔ اس کے پیچھے جو آدمی اندر داخل ہوا اسے دیکھ کر ہی عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ اسے بھی پہچانتا تھا۔ یہ فوسٹر تھا ایکریمیائی بلیک ایجنسی کا کسی زمانے میں ٹاپ ایجنٹ رہ چکا تھا اور اس کے پیچھے تیسرا آدمی البتہ اس کے لئے اجنبی تھا۔ ان تینوں کے پیچھے دو مشین گنوں سے مسلح آدمی اندر داخل ہوئے اور پھر وہ دروازے کی سائیڈوں میں بڑے چوکنا انداز میں کھڑے ہو گئے جبکہ سرکارک، فوسٹر اور تیسرا آدمی ان کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

ماشاء اللہ مجھے اپنی اہمیت کا آج احساس ہوا کہ میرے اور میرے ساتھیوں کے استقبال کے لئے سرکارک جیسے معزز آدمی نے

خود یہاں تشریف لانے کی تکلیف کی ہے اور ساتھ ہی جناب فوسٹر صاحب نے بھی قدم رنجہ فرمایا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن وہ بولا اپنے اصل لہجے اور آواز میں ہی تھا۔ سامنے بیٹھے ہوئے تینوں افراد کے ساتھ ساتھ اس کے اپنے ساتھی بھی حیرت سے اسے دیکھنے لگے تھے۔

"اوہ۔ اوہ تو تم وہی علی عمران ہو۔ اوہ۔ اوہ اب مجھے یاد آ گیا۔ میں نے تمہاری آواز پہچان لی ہے ورنہ پہلے جب تمہارا نام لیا گیا تھا تو مجھے یاد نہیں آیا تھا"...... سرکارمک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بڑے آدمی چھوٹوں کو آواز سے ہی پہچانتے ہیں شکل سے نہیں کیونکہ ظاہر ہے چھوٹے آدمی کا چہرہ تو ہمیشہ تفکرات اور پریشانیوں کی وجہ سے بگڑا ہوا ہی نظر آتا ہے اور بگڑے ہوئے چہروں پر غور کرنے کی بڑے آدمیوں کے پاس فرصت ہی نہیں ہوتی"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"کرنل فوسٹر مجھے خوشی ہے کہ تمہاری ڈارک آئی نے ایک بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اس علی عمران کا اس طرح بے بس ہونا واقعی کارنامہ ہے۔ گڈ شو"...... سرکارمک نے مسکراتے ہوئے فوسٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سر یہ کارنامہ ٹیری کا ہے۔ سپیشل سیکشن کے ٹیری کا"۔ کرنل فوسٹر نے ساتھ بیٹھے ہوئے تیسرے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران سمجھ گیا کہ یہی ٹیری ہے سپیشل سیکشن کا

انچارج۔ وہ اسے صرف نام سے جانتا تھا کیونکہ یہ آدمی بھی ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسی میں رہا تھا لیکن عمران کی پہلے اس سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔

"کرنل فوسٹر۔ اوہ کیا مطلب۔ کیا بلیک ایجنسی میں ناکارہ آدمی کو کرنل کا لقب عطا کیا جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو کرنل فوسٹر کا چہرہ غصے سے یکلخت تپ اٹھا جبکہ سرکارمک بے اختیار مسکرا دیئے۔

"کرنل فوسٹر ڈارک آئی کے چیف ہیں یہ ناکارہ کیسے ہو گئے"۔ سرکارمک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو اعزازی کرنل ہیں۔ فوسٹر صاحب پہلے بلیک ایجنسی میں ہوا کرتے تھے پھر وہاں سے ناکارہ قرار دے کر نکال دیئے گئے تھے اس لئے میں سمجھا کہ ایکریمیا میں ناکارہ آدمی کو کرنل کہا جاتا ہے۔ بہرحال یہ عہدہ مبارک ہو کرنل فوسٹر البتہ مجھے انتہائی افسوس ہے کہ تم اندھے ہو گئے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو۔ میں سرکارمک کی وجہ سے خاموش ہوں ورنہ تمہیں دوسرا سانس لینے کی بھی اجازت نہ دیتا"...... کرنل فوسٹر غصے کی شدت سے بے اختیار پھٹ پڑا۔

"ارے ارے اس میں غصے کی کیا بات ہے۔ سرکارمک نے خود ہی تمہارا تعارف کرایا ہے کہ تم ڈارک آئی کے چیف ہو اور ڈارک آئی کا مطلب تو یہی بنتا ہے۔ تاریک آنکھ اور تاریک آنکھ کا مطلب ہوا کہ جسے نظر نہ آتا ہو اور جسے نظر نہ آتا ہو اسے اندھا کہا جاتا ہے اور

تم بہرحال چیف اندھے ہو۔ یعنی بالکل اندھے"..... عمران بھلا اتنی آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا اس لئے اس کی زبان رواں ہو گئی۔

"اس کی باتوں کا برا مت مناؤ کرنل فوسٹر۔ اس کی اسی طرح باتیں کرنے کی عادت ہے۔ میری اس سے دو بار ملاقات ہو چکی ہے۔ بہرحال اب اصل معاملات پر بات ہو جانی چاہئے۔ میرے پاس وقت بہت کم ہے"..... سرکارمک نے انتہائی سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس سر"..... کرنل فوسٹر نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے ٹیری کو اشارہ کر دیا تو ٹیری اٹھ کھڑا ہوا۔

"علی عمران۔ اب جبکہ تم خود ہی سامنے آ چکے ہو تو اب یہ بات پوچھنا تو بے معنی ہو چکی ہے کہ یہ سب تمہارے ساتھی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں"..... ٹیری نے کہا۔

"تمہاری پہلی بات درست ہے البتہ دوسری غلط ہے۔ ان کا کوئی تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے۔ یہ صرف میرے ساتھی ہیں اور بس"..... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے بہرحال انہوں نے ہلاک ہونا ہے اس لئے ان باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑے گا"..... ٹیری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہلاک ہونا ہے کیا مطلب۔ میں تو پہلے حیران ہو رہا ہوں کہ سرکارمک جیسے بااصول آدمی یہ کیسے برداشت کر رہے ہیں کہ انسانوں کو اس طرح جانوروں کی طرح زنجیروں میں جکڑ کر رکھا

جائے لیکن تم ہلاکت کی بات کر رہے ہو"..... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سنو علی عمران۔ تم سب ایکریمیا کے قومی مجرم ہو۔ تم نے ایکریمیا کا انتہائی اہم دفاعی راز چرانے کی کوشش کی ہے اس لئے میں ایسے مجرموں کو کوئی ڈھیل نہیں دے سکتا"..... سرکارمک نے کہا۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ ہم مجرم ہیں"..... عمران نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا تم نے میزائل فارمولا نہیں چرایا"..... سرکارمک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہمیں پہلے بے ہوش کیا گیا اور پھر یہاں لایا گیا اور ظاہر ہے یہ سب کچھ اس قدر اچانک کیا گیا کہ ہم سنبھل ہی نہ سکے ورنہ اگر ہمیں ذرا بھی شبہ ہو جاتا تو مسٹر ٹیری کم از کم اس قابل نہیں ہیں کہ ہمیں اس طرح جکڑ کر ہلاکت کی دھمکیاں دے سکتے۔ اس لئے ظاہر ہے ہمیں بے ہوش کرنے کے بعد انہوں نے ہماری تلاشی بھی لی ہو گی اور ساتھ ہی ہماری رہائش گاہ کی بھی۔ اگر ہم نے کوئی چیز چرائی ہوتی تو لامحالہ وہ ہمارے ہوش میں آنے سے پہلے برآمد ہو چکی ہوتی۔ اس صورت میں ہم سے پوچھ گچھ کی ضرورت ہی نہ پڑتی"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل فوسٹر ان لوگوں نے پاکیشیائی زبان میں جو گفتگو کی ہے اور جسے آپ نے ایکریمی زبان میں ترجمہ کر کے مجھے سنایا ہے اس سے

بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ واقعی ناکام رہے ہیں اور پھر مسٹر ٹیری کا بھی یہی کہنا ہے کہ ان سے ایسی کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی لیکن اصل بات جو میری سمجھ میں اب تک نہیں آ رہی کہ لیبارٹری میں موجود سائنس دان آخر کیوں اور کیسے بے ہوش ہوئے ہیں۔ سرکارمک نے کرنل فوسٹر سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران نے جولیا کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ ظاہر ہے اس نے اس سے کھل کر باتیں کی تھیں کہ یہ لوگ پاکیشیائی زبان نہیں جانتے لیکن اب اسے معلوم ہو گیا کہ وہ اسے سمجھ سکتے ہیں لیکن عمران مطمئن تھا کہ جو اصل بات اس نے مقامی لوڈ میں کی ہے وہ یہ لوگ کسی صورت بھی نہیں سمجھ سکتے جبکہ عمران نے جولیا کو جو کچھ پاکیشیائی زبان میں بتایا تھا وہ خود ان لوگوں تک پہنچانا چاہتا تھا اور ویسے ہی ہوا۔

"یہی بات تو مجھے حیران کر رہی ہے سر" کرنل فوسٹر نے جواب دیا۔

"عمران تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو۔ میرا وعدہ کہ اگر تم سب کچھ سچ سچ بتا دو تو میں تمہاری صحیح سلامت واپسی کی ضمانت دیتا ہوں"۔ سرکارمک نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ وعدہ پورا کریں گے اس لئے میں آپ سے کوئی بات نہیں چھپاؤں گا۔ پوچھیں کیا پوچھنا چاہتے ہیں"۔ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم نے لیبارٹری سے فارمولا حاصل کر لیا ہے"۔ سرکارمک نے کہا۔

"نہیں ہم نے کوشش کی لیکن ناکام رہے" عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم واقعی لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکے" سرکارمک نے باقاعدہ وکیلوں کے سے انداز میں سوال کرتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری کے بیرونی ہال کے دروازے تک ہم پہنچ گئے تھے لیکن اس کا حفاظتی سسٹم ہم سے ناکارہ نہ ہو سکا اس لئے ہمیں مجبوراً واپس آنا پڑا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم کس طرح وہاں تک پہنچے تھے"...... اس بار کرنل فوسٹر نے کہا۔

"ناراک پلازہ کی ایک کھڑکی کے ذریعے چھت پر اور پھر سیڑھیاں اتر کر لیبارٹری کے بیرونی ہال کے گیٹ تک"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے سپیشل سیکشن کے گیارہ افراد کو ہلاک کیا ہے مگر کس طرح جبکہ باہر دوسرے افراد کو اس کا علم تک نہیں ہو سکا اور ناراک پلازہ کی چوتھی منزل کے تمام دفاتر لاکڈ تھے اور اندر سے کھڑکیاں بھی بند تھیں"...... اس بار ٹیری نے کہا۔

"جہاں تک تمہارے پہلے سوال کا تعلق ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب ہم وہاں پہنچے تو تمہارے آدمیوں کی وہاں لاشیں موجود

تھیں۔ ہم نے انہیں ہلاک نہیں کیا البتہ مجھے یہ معلوم ہے کہ یہ کام کس نے کیا ہے اور تمہیں بتا سکتا ہوں لیکن ابھی نہیں۔ جہاں تک دوسرے سوال کا تعلق ہے تو اس کے لئے مجھے تھوڑی سی تفصیل بتانا پڑے گی"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ناراک پلازہ میں داخل ہونے، گارڈ سے باتیں اور پھر سب گارڈوں کو چوتھی منزل پر اکٹھا کر کے بے ہوش کرنے کی تفصیل بتادی۔

"لیکن بند آفسز کیسے کھولے گئے"..... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"یہ کام تو آج کل عام مجرم بھی کر لیتے ہیں۔ ماسٹر کی سے کیا نہیں ہو سکتا اور واپسی پر سب کچھ دوبارہ لاک بھی کیا جا سکتا ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ تم سپیشل سیکشن کے چیف ہو کر بھی بچگانہ باتیں پوچھ رہے ہو۔ اب تو مجھے یقین آگیا ہے کہ ڈارک آئی کا مطلب اندھا ہی ہو سکتا ہے۔ چلو دیکھنے والی آنکھ نہ سہی عقل کی آنکھ سہی۔ عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے جواب دیا تو کرنل فوسٹر کا چہرہ ایک بار پھر غصے سے جل اٹھا۔

"لیکن اگر تم اندر نہیں گئے تو اندر سائنس دان کیسے بے ہوش ہوگئے"..... سرکارمک نے کہا۔

"کیا ایسا ہوا ہے۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہوا ہے۔ ہم نے اندر مکمل چیکنگ کر لی ہے مگر کوئی ایسا کام ہوا ہے جس سے تمام کے تمام افراد بیک وقت بے ہوش ہو

جائیں اس لئے ہم اس پوائنٹ پر مطمئن ہونا چاہتے ہیں"۔ سرکارمک نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے علم غیب تو حاصل نہیں ہے۔ ہاں اگر آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اندر سے لیبارٹری کو چیک کر سکوں اور ان بے ہوش ہونے والے سائنس دانوں سے گفتگو کر سکوں تو ہو سکتا ہے کہ میں اصل وجہ ٹریس کر لوں"..... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ تم اب اس طرح اندر داخل ہونا چاہتے ہو۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم لوگ اپنے مشن میں ناکام رہے ہو اس لئے اب میں واپس چلا جا رہا ہوں۔ اب ڈارک آئی جانے اور تم"..... سرکارمک نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ نے وعدہ کیا تھا"..... عمران نے کہا۔

"ہاں لیکن یہ وعدہ مجھ تک محدود تھا اس لئے میں جا رہا ہوں البتہ میرا خیال ہے کہ کرنل فوسٹر اور ٹیری دونوں تمہیں ہلاک نہیں کریں گے"..... سرکارمک نے کہا۔

"سر انہوں نے دس ایکریمی ایجنٹوں کو ہلاک کیا ہے اس لئے اب یہ کسی نرمی کے مستحق نہیں ہیں اور دوسری بات یہ کہ اگر آج انہیں چھوڑ دیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ یہ دوسری کوشش میں کامیاب ہو جائیں اور پھر یہ پکڑے بھی نہ جا سکیں اس لئے ان کی ہلاکت ایکریمیا کے مفاد میں ہے"..... کرنل فوسٹر نے باقاعدہ دلیل دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم ڈارک آئی کے چیف ہو اور یہ تمہارے مجرم ہیں اس لئے آخری فیصلہ تم خود ہی کرو گے"۔ سر بکارمک نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

ڈارک آئی

حصہ دوم

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

● — عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایسے ڈرمز میں بند کر دیا گیا جس سے آزاد ہونا ناممکن تھا ——— پھر کیا ہوا ——— ؟ کیا عمران اور اس کے ساتھی بے بس ہو گئے ——— یا ——— ؟

● — کیا جولیا اپنے گروپ کے ساتھ پیٹر سے سپیشل لیبارٹری کا راستہ معلوم کر سکی ——— یا ——— ناکامی ان کا مقدر بن چکی تھی ——— ؟

● — کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس سپیشل لیبارٹری سے فارمولا حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکی یا وہ سپیشل لیبارٹری ہی تلاش کرتے رہ گئے ——— ؟

ڈارک آئی ——— جو ایکریمیا کے بہترین تربیت یافتہ ایجنٹوں پر مشتمل تھی۔ کیا وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا راستہ روک سکی ——— یا ——— ؟

انتہائی تیز رفتار جدوجہد، فاسٹ ایکشن اور بے پناہ سسپنس پر مبنی انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

زیرو لاسٹری　بلیک ورلڈ　سفلی دنیا

مثالی دنیا　جناتی دنیا

کے بعد ایک اور

سپیشل نمبر

مصنف مظہر کلیم ایم اے

شودرمان

بہت جلد شائع ہو رہا ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز ا

ڈارک آئی

حصہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

حنیف برادرز لائبریری
کھلکانہ بازار ملتان کینٹ

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات او
پیش کردہ سچوایشنز قطعی فرضی ہیں کسی قسم کی جزوی
یا کلی مطابقت اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے پبلشرز
مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے

ناشران ------ اشرف قریشی
---------- یوسف قریشی
پرنٹر ------ محمد یونس
------ ندیم یونس پرنٹرز لاہور

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ "ڈارک آئی" کا دوسرا حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ایکریمیا کی ٹاپ ایجنسی کے خلاف جدوجہد اب اپنے عروج کی طرف بڑھ رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ منفرد اور انتہائی دلچسپ ناول آپ کو یقیناً پسند آئے گا۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے اور ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جوابات بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ یہ بھی دلچسپی کے لحاظ سے کسی طور پر بھی کم نہیں ہیں۔

بھکھی شریف منڈی بہاؤالدین سے مرزا بشیر احمد جان لکھتے ہیں۔ "یوں تو آپ کے تمام ناول شاہکار ہیں لیکن آپ نے روحانیت کے موضوع پر جو ناول تحریر کئے ہیں وہ واقعی بے مثال ہیں۔ آپ نے ان ناولوں میں جس سادہ اور عام فہم انداز میں روحانیت کے خفیہ گوشوں کو روشناس کرایا ہے اس سے عام قارئین کو پہلی بار احساس ہوا ہے کہ خیر و شر کے درمیان موجود آویزش میں کون کون کس کس قسم کا کردار ادا کر رہا ہے۔ مجھے امید ہے آپ آئندہ بھی اس موضوع پر ناول لکھتے رہیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ میری ایک اور فرمائش بھی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی ناول میں دیہاتی کسانوں کے روپ میں بھی ضرور دکھائیں تاکہ ہمیں محسوس

ہو سکے کہ یہ لوگ اس روپ میں کیسے لگیں گے"۔

محترم مرزا بشیر احمد جان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ خیر و شر کے درمیان آویزش پر انشاء اللہ میں وقتاً فوقتاً لکھتا رہوں گا جہاں تک آپ کی دوسری فرمائش کا تعلق ہے تو عمران اور اس کے ساتھی کسانوں کے روپ میں اس وقت کام کر سکتے ہیں جب مجرم بھی اس روپ میں ہوں اس لئے آپ کی فرمائش کو پورا کرنا میرے یا عمران کی بجائے مجرموں کے ہاتھوں میں ہے۔ امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ملہو والی ضلع اٹک سے سید آصف عباس لکھتے ہیں۔ "آپ کے سو سے زائد ناول پڑھ چکا ہوں اور مجھے آپ کے ناول بے حد پسند ہیں کیونکہ اس قدر تعداد میں ناول لکھنے کے باوجود آپ ہر بار نئے موضوع پر لکھتے ہیں اس طرح آپ کا ہر ناول دوسرے سے ہر لحاظ سے مختلف اور دلچسپ ہوتا ہے۔ حقیقتاً ہمیں آپ کے ذہن پر رشک آتا ہے۔ آپ برائے کرم مجھے اپنی کتابوں کی ایک لسٹ ضرور بھجوا دیں"۔

محترم سید آصف عباس صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ منفرد موضوعات پر ناول لکھے جائیں تاکہ قارئین کے سامنے نئی جہتیں آ سکیں۔ جہاں تک ناول کی لسٹ کا تعلق ہے تو اس کے لئے آپ ادارے کے پتے پر جوابی لفافہ بھجوا کر لسٹ منگوا سکتے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ڈیرہ نواب صاحب سے ایم اے رحمانی صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کا ناول "گراس ڈیم" بے حد پسند آیا ہے۔ اس ناول میں عمران کی مزاحیہ باتوں اور سوپر فیاض کی کارکردگی دونوں نے بے حد محظوظ کیا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی سوپر فیاض کی کارکردگی پر ناول لکھتے رہیں گے"۔

محترم ایم اے رحمانی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ گراس ڈیم قارئین کو بے حد پسند آیا ہے کیونکہ اس میں پہلی بار سوپر فیاض کی عملی کارکردگی سامنے آئی ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ کی فرمائش پوری کر سکوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی عزیز آباد سے سید سلمان سلیم لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں اور آپ کے ناولوں کے ساتھ ساتھ "چند باتوں" کا بھی میں بڑے غور سے مطالعہ کرتا رہتا ہوں اور انہیں پڑھ کر میں نے یہی نتیجہ نکالا ہے کہ آپ کے اندر خود نمائی حد سے زیادہ ہے۔ آپ اپنے علاوہ کسی اور کو کچھ نہیں سمجھتے اور اپنی غلطی بھی بڑی مشکل سے مانتے ہیں اور غلطی کو چھپانے کے لئے دلائل کا سہارا لیتے ہیں۔ ابن صفی کے معروف کرداروں سنگ ہی اور تھریسیا وغیرہ پر بھی آپ نے کوئی ناول نہیں لکھا اور قارئین کے اصرار پر یہ لکھ دیتے ہیں کہ یہ کردار اب پرانے ہو گئے ہیں، حالات بدل چکے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

امید ہے آپ میرے اس تنقیدی خط کا جواب ضرور دیں گے"۔

محترم سید سلمان سلیم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ چند باتوں کا بھی بڑے غور سے مطالعہ کرتے ہیں۔ میں اس کے لئے بھی آپ کا مشکور ہوں لیکن نجانے آپ نے میرے کس جواب سے یہ نتیجہ نکال لیا ہے کہ میں اپنے علاوہ کسی اور کو کچھ نہیں سمجھتا اور میرے اندر خود نمائی حد سے زیادہ ہے وغیرہ وغیرہ حالانکہ میں نے تو کبھی اپنے بارے میں اس انداز میں نہیں سوچا۔ یہ تو قارئین کی محبت اور خلوص ہے کہ وہ میری تحریروں کو پسند کرتے ہیں ورنہ من آنم کہ من دانم جہاں تک ابن صفی صاحب کے کرداروں سنگ ہی اور تھریسیا کا تعلق ہے تو واقعی یہ اپنے دور کے دلچسپ کردار تھے لیکن موجودہ حالات میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارکردگی جس سطح پر پہنچ چکی ہے یہ دونوں کردار اب اس سطح پر نہیں آسکتے ورنہ ان کی وہ دلچسپی جو لوگوں کے ذہن میں موجود ہے یقیناً متاثر ہو گی۔ مزید وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ڈارک آئی کے سپیشل سیکشن کے چیف ٹیری کے ہیڈ کوارٹر میں زنجیروں سے جکڑا ہوا موجود تھا۔ ڈارک آئی کے چیف کرنل فوسٹر اور سپیشل سیکرٹری ڈیفنس سرکارمک نے وہاں پہنچ کر عمران سے پوچھ گچھ کی تھی اور عمران نے سرکارمک کو یقین دلایا تھا کہ وہ سپیشل لیبارٹری میں داخل ہونے میں ناکام رہا ہے جس کے بعد سرکارمک عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرنل فوسٹر پر چھوڑ کر خود چلے گئے تھے اور کرنل فوسٹر بھی سرکارمک کو چھوڑنے ان کے ساتھ گیا تھا البتہ وہ جاتے جاتے ٹیری کو کہہ گیا تھا کہ وہ واپس آئے گا۔ اب کمرے میں سپیشل سیکشن کا چیف ٹیری اپنے دو مسلح ساتھیوں کے ہمراہ موجود تھا اور ٹیری کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔

"ٹیری یہ بتاؤ کہ تم نے ہماری رہائش گاہ کی اور ہماری تلاشی لی تھی یا نہیں"...... عمران نے ٹیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لی تھی لیکن کوئی چیز برآمد نہیں ہو سکی"...... ٹیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے باوجود تم سمجھ رہے ہو کہ ہم لیبارٹری کے اندر داخل ہوئے ہیں اور ہم فارمولا لے اڑے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کرنل فوسٹر اور مجھے اصل حالات کا علم ہے علی عمران لیکن ہم نے سپیشل سیکرٹری ڈیفنس کے سامنے اس لئے بات نہیں کی کہ اس طرح ہمارے سیکشن کی کارکردگی پر حرف آتا ہے اور ڈارک آئی میں ناکامی کا مطلب موت ہوتا ہے"...... ٹیری نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا اصل حالات ہیں"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری رہائش گاہ کی تلاشی کے بعد جو سامان برآمد ہوا ہے اور تم لوگوں کی جیبوں سے جو خصوصی مشینری برآمد ہوئی ہے اسے میرے سیکشن کے ماہرین نے چیک کیا ہے اور ان کی چیکنگ کے بعد اصل صورت حال سامنے آئی ہے۔ تمہاری اطلاع کے لئے اتنا بتا دیتا ہوں کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت لیبارٹری کے اندر داخل ہوئے تمہارے پاس نشانات مٹانے والی انتہائی جدید ترین سپر کاسک گن موجود تھی اور حفاظتی انتظامات کو معطل کرنے والا ساکس سپر تھرئی

ون ٹاسوٹا باکس بھی موجود تھا اور پھر تمہارے پاس ایس ایس وی ایس آئی ٹائپ کیمرہ بھی تھا۔ اب باقی باتیں تم خود سمجھ سکتے ہو کہ تم نے کس طرح حفاظتی نظام معطل کیا، اندر گئے، لیبارٹری میں موجود افراد کو بے ہوش کیا، سیف کھولا، اس میں موجود فارمولے کی کاپی کی اور پھر سب کچھ ویسے ہی رکھ دیا اور تمام نشانات صاف کرتے ہوئے تم لیبارٹری سے باہر آئے اور حفاظتی نظام دوبارہ آن کر دیا۔ میرے آدمیوں کو تم نے یقیناً پہلے بے ہوش کیا ہو گا پھر ان کی گنوں پر سائیلنسر لگا کر تم نے ان کی گنوں سے انہیں ہلاک کیا ہو گا اور پھر سائیلنسر اتار کر تم چوتھی منزل کے نیون سائن کمپنی کے آفس کے ذریعے باہر آ گئے پھر نشانات صاف کر کے اسے لاکڈ کر کے چلے گئے۔ اس طرح تمام واردات واقعی جناتی انداز کی ہو گئی اور اگر تم مارگریٹ کو کال نہ کرتے اور ہم تمہیں ٹریس کر کے وہاں تمہیں بے ہوش کر کے یہ سب کچھ برآمد نہ کرتے تو میں بھی یہی سمجھتا جو کچھ لیبارٹری کے سائنس دان اور سپیشل سیکرٹری سمجھ رہے ہیں"۔ ٹیری نے تفصیل سے جواب دیا تو عمران کی آنکھوں میں اس کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ ٹیری نے واقعی انتہائی ذہانت سے درست صورت حال معلوم کر لی تھی۔

"لیکن اگر ایسا ہوتا جیسا تم بتا رہے ہو تو پھر تمہیں وہ کاپی مل جانی چاہئے۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ تمہیں کاپی ملی"...... عمران نے جان بوجھ کر منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹیری کوئی جواب

دیتا ہال کا دروازہ کھلا اور کرنل فوسٹر اندر داخل ہوا۔

"اب اسے اصل بات بتا دو ٹیری"...... کرنل فوسٹر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتا دی ہے اور اس کی آنکھوں میں میرے لئے ابھر آنے والے تحسین کے تاثرات بتا رہے ہیں کہ جو کچھ میں نے بتایا ہے وہ درست ہے"...... ٹیری نے کرنل فوسٹر کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو مسٹر علی عمران۔ فارمولے کی کاپی کہاں ہے"۔ کرنل فوسٹر نے اس بار براہ راست عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہی سوال میں تمہارے آنے سے پہلے ٹیری سے کر چکا ہوں جو کچھ اس نے بتایا ہے اگر وہ درست ہے تو پھر کاپی بھی اسے مل جانی چاہئے تھی"۔ . . عمران نے جواب دیا۔

"ہمیں تمہاری واپسی پر چیکنگ کا موقع نہیں مل سکا۔ یہ تو تم نے جب اس عورت مارگریٹ کو کال کیا تو ہم نے تمہاری رہائش گاہ ٹریس کر لی۔ نجانے تم کب واپس آئے ہو اور راستے میں کہاں کہاں رکے اور کیا کیا کرتے رہے ہو کیونکہ کاپی بہرحال تمہاری رہائش گاہ میں موجود نہیں تھی اس لئے اب تمہیں بتانا ہو گا کہ وہ کاپی کہاں ہے"...... اس بار ٹیری نے کہا۔

"تم واقعی ذہین آدمی ہو ٹیری اس لئے مجھے یقین ہے کہ ہماری بے ہوشی کے دوران تم نے مکمل تحقیقات کرائی ہو گی اور تمہیں بہرحال یہ اطلاع مل چکی ہو گی کہ جس وقت میں نے کال کی اس

وقت مجھے لیبارٹری سے واپس آئے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی اور ہم راستے میں کہیں نہیں رکے تھے کیونکہ جس کار میں ہماری واپسی ہوئی تھی وہ بھی کوٹھی میں موجود تھی اور پرائڈ کار ہے جس کا مخصوص میٹر سفر کا علیحدہ ریکارڈ بھی رکھتا ہے اور تم اس بارے میں جانتے ہو کہ اگر پرائڈ کار کو ایک گھنٹے کے لئے روک دیا جائے اور پھر جب اسے چلایا جائے تو میٹر پر اس کے سفر کا علیحدہ ریکارڈ آ جائے گا اور تم نے یقیناً اسے چیک کیا ہو گا اور تمہیں آسانی سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ کار لیبارٹری سے روانہ ہونے کے بعد رہائش گاہ میں ہی رکی تھی۔ اس کے علاوہ تم سپیشل سیکشن کے چیف ہو۔ تم نے یقیناً اس کار کی نشانیاں اور رجسٹریشن نمبر بتا کر بھی اس کے سفر کو چیک کرایا ہو گا"...... عمران نے کہا تو ٹیری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم درست کہہ رہے ہو۔ میں نے واقعی چیکنگ کرائی ہے۔ تمہاری یہ کار سینٹ لارنس پارک کی پارکنگ میں کھڑی رہی ہے اور پھر تم اسے وہاں سے لے کر سیدھے رہائش گاہ پر پہنچے ہو اور یہ بھی درست ہے کہ تحقیقات سے یہ بھی ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ جس وقت تم نے کال کی ہے اس وقت تمہیں رہائش گاہ میں پہنچے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی اور یہ بھی ہمیں معلوم ہے کہ تم یا تمہارا کوئی آدمی رہائش گاہ سے باہر نہیں گیا اس کے باوجود وہ کاپی ہمیں دستیاب نہیں ہو سکی"...... ٹیری نے کہا۔

"ٹیری ہو سکتا ہے کہ اس نے اس چھوٹی سی بٹن نما فلم کو اپنے

معدے یا کسی دانت کے اندر چھپایا ہوا ہو"...... اچانک کرنل فوسٹر نے کہا۔

"میں نے اسے یہاں بندھوانے سے پہلے اس کے پورے جسم حتیٰ کہ اس کے جسم کے اندرونی اعضاء کی مکمل سکریننگ کرائی ہے چیف۔ میرے ذہن میں بھی یہ بات موجود تھی لیکن ایسا نہیں ہوا۔ یہ تو یہ اس کے باقی ساتھیوں حتیٰ کہ ان کی کار کی بھی مکمل چیکنگ ہوئی ہے"...... ٹیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"رہائش گاہ میں کوئی خفیہ تہہ خانہ"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"رہائش گاہ کی تو اس قدر باریک بینی سے چیکنگ کی گئی ہے کہ وہاں فضا کا ذرہ تک ہماری نظروں سے چھپا نہیں رہ سکا حتیٰ کہ ہم نے باتھ روم کے کموڈ سے لے کر اس کے نیچے موجود گٹر کی بھی چیکنگ کرائی ہے لیکن کاپی وہاں موجود نہیں ہے"...... ٹیری نے جواب دیا۔

"اس کے باوجود تمہیں اصرار ہے کہ کاپی کا واقعی کوئی وجود ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہاں اس لئے کہ گو میرا پہلے تم سے براہ راست کبھی ٹکراؤ نہیں ہوا لیکن میں تمہارے متعلق بہت کچھ جانتا ہوں تم کسی حالت میں بھی ناکامی کا تصور ذہن میں نہیں لا سکتے۔ اس صورت کا مطلب واضح ہے کہ تم کامیاب ہو گئے ہو اور کاپی تمہارے پاس ہے۔ کہاں ہے۔ اب تم خود بتاؤ گے"...... ٹیری نے کہا۔

"کیا ایکریمیا میں شعور اور لاشعور چیکنگ کی مشینیں نہیں ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"یہ بھی میں نے کر کے دیکھ لیا ہے لیکن ناکامی ہوئی ہے"۔ ٹیری نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اس کے بعد تم نے یقیناً کسی معروف نجومی سے بھی رابطہ کیا ہو گا کیونکہ ان دنوں ایکریمیا میں یہ دھندہ بھی بہت عروج پکڑ گیا ہے"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے واقعی ایسا بھی کیا ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ ہماری مطلوبہ چیز تمہارے پاس ہے"...... ٹیری نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر بے اختیار حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے حقیقتاً مذاق میں یہ بات کی تھی لیکن ٹیری نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس نے واقعی کسی نجومی سے رابطہ کیا ہے۔

"پھر تو بڑی آسان سی بات تھی۔ وہ نجومی تمہیں بتا سکتا تھا کہ وہ کاپی اس وقت کہاں ہو گی۔ ہمارے ملک میں چوری ہو جانے پر لوگ پولیس کے پاس جانے کی بجائے ایسے ہی نجومیوں کا رخ کرتے ہیں اور وہ انہیں بتا دیتے ہیں کہ مال فلاں جگہ پر موجود ہے اور چور فلاں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس نے بتا دیا ہے"...... ٹیری نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"بتا دیا ہے۔ پھر"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نے بتایا ہے کہ کاپی تمہاری تحویل میں ہے اور بس اس سے زیادہ وہ کچھ نہیں بتا سکتا"...... ٹیری نے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"کاپی میری تحویل میں ہے اور میں تمہاری تحویل میں ہوں۔ بہت خوب اور تم ڈارک آئی ہو۔ اب تو واقعی مجھے یقین آگیا ہے کہ ڈارک آئی کا مطلب عقل کا اندھا ہی ہوتا ہے"...... عمران نے مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔

"ٹیری یہ شخص اس طرح ہمارا مذاق اڑا رہا ہے جیسے ہم بندھے ہوئے ہوں اور یہ آزاد ہو۔ تم اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرا دو اور اس کا ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دو"...... کرنل فوسٹر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف مجھے معلوم ہے کہ یہ اس انداز میں کیوں باتیں کر رہا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ اس نے زنجیر کی ایک کڑی کھولی ہے اور جب چاہے ایک جھٹکے سے آزاد ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھیوں نے بھی کڑی کے بٹن پریس کر کے انہیں کھول لیا ہے لیکن جب یہ اپنی بات پر عمل کرے گا تب اسے معلوم ہو گا کہ اس کا مقابلہ ٹیری سے ہے"۔ ٹیری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ کیا ہمارے جوتوں کے نیچے تم نے کوئی طاقتور گلیو لگا رکھا ہے"...... عمران نے ایک بار پھر مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ جیسے ہی یہ زنجیر تمہارے جسم سے کھلے گی تمہارا جسم خود بخود بے حس و حرکت ہو جائے گا۔ یہ ایک خاص تکنیک ہے اور تم چاہو تو اس کا ابھی تجربہ کر سکتے ہو"...... ٹیری نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ ٹیری کا کیا مطلب ہے۔ جیسے ہی زنجیر کھلے گی فرش پر موجود کڑے پر زنجیر کا کھچاؤ ختم ہو گا اور اس کے ساتھ ہی اس میں سے بے حس کر دینے والی ریز نکل کر جسم پر پڑیں گی اور آزاد ہونے والا بے حس ہو جائے گا۔ عمران نے یہ طریقہ ایک بار ایک ایکریمی ایجنٹ سے سنا ہوا تھا۔ عام طور پر اس طریقے پر ٹاپ ایجنسی عمل کرتی تھی۔

"مجھے معلوم ہے کہ یہ کیا طریقہ ہے۔ اسے ایکریمیائی ٹاپ ایجنسی استعمال کرتی ہے اور تم بھی شاید ٹاپ ایجنسی میں رہے ہو اس لئے تم نے اس طریقے کو استعمال کیا ہو گا لیکن یہ بھی بتا دوں کہ اس کا توڑ بھی مجھے آتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آتا ہو تو ضرور اسے استعمال کر لینا۔ اب آخری بات سن لو اگر تم وہ کاپی میرے حوالے کر دو تو میں حلف دیتا ہوں کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو رہا کر دوں گا"...... ٹیری نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ہاتھ اٹھا کر باقاعدہ حلف دیا۔

"اس قدر ذہین ہونے کے باوجود تم اسے تلاش نہیں کر سکے حالانکہ یہ انتہائی معمولی سی بات ہے۔ اگر تم کرنل فوسٹر کے سامنے

اعتراف کرو کہ تم واقعی شکست کھا گئے ہو تو میں بتا دیتا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے حقیقتاً اعتراف ہے کہ میں اسے تلاش نہیں کر سکا۔ آج سے پہلے میں واقعی یہ سمجھتا تھا کہ ذہانت میں میرا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا لیکن اب پہلی بار مجھے احساس ہوا ہے کہ میں اگر سیر ہوں تو تم سوا سیر ہو"...... ٹیری نے واضح طور پر شکست کا اعلان کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے یقیناً ناراک پلازہ کی چوتھی منزل پر واقع نیون سائن کمپنی کے آفس کا مشینوں سے جائزہ نہیں لیا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹیری بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ تو یہ بات ہے۔ اوہ ویری بیڈ۔ مجھے واقعی اس کا جائزہ لینا چاہئے تھا کیونکہ یہ واقعی سب سے محفوظ جگہ ہے جہاں سے کسی بھی وقت کسی آدمی کو بھیج کر اسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اوہ اوہ تو یہ بات ہے"...... ٹیری نے الجھتے ہوئے کہا۔

"تو اب مزید کچھ بتانے کی تو ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب جب تم بتا ہی چکے ہو تو اب وہ جگہ بھی بتا دو"...... ٹیری نے کہا۔

"پہلے تم مشینری سے جائزہ لے لو۔ پھر بات ہو گی"...... عمران نے کہا تو ٹیری نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال

کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف آف سپیشل سیکشن ٹیری کالنگ۔ اوور"۔ ٹیری نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ اونو اسٹینڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"اپنے سیکشن کو ساتھ لے کر ناراک پلازہ میں نیون سائن آفس جاؤ اور پورے آفس کی ایس ایس سی سے چیکنگ کرو۔ ہماری مطلوبہ چیز وہاں موجود ہے۔ سپیشل کارڈز استعمال کرنے کی اجازت ہے تمہیں۔ اوور"...... ٹیری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اور جیسے ہی ہماری مطلوبہ چیز مل جائے مجھے فوراً ٹرانسمیٹر پر اطلاع دینا۔ اوور اینڈ آل"...... ٹیری نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا۔

"اب جبکہ میں نے تمہیں سب کچھ بتا دیا ہے تو کیا اب بھی ہم اسی طرح زنجیروں میں جکڑے رہیں گے"...... عمران نے کہا۔

"سوری عمران جب تک وہ چیز نہ مل جائے اس وقت تک ایسی ہی صورت حال رہے گی البتہ اگر وہ چیز مل گئی تو میں اپنا حلف پورا کروں گا"...... ٹیری نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹیری کی جیب سے ٹرانسمیٹر کال کی آواز سنائی دی

تو وہ اور کرنل فوسٹر دونوں چونک پڑے۔ ٹیری نے جلدی سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ اوٹو کالنگ چیف آف سرچنگ سیکشن۔ اوور"۔ اوٹو کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس ٹیری اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"..... ٹیری نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"رپورٹ منفی ہے چیف۔ وہاں ہماری مطلوبہ چیز نہیں ہے۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹیری کا چہرہ یکلخت غصے کی شدت سے بگڑ سا گیا۔ وہ اب بڑی زہر آلود نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ کرنل فوسٹر کا چہرہ بھی بگڑا ہوا تھا۔

"کیا تم نے مکمل چیکنگ کی ہے۔ اوور"..... ٹیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ آپ جانتے ہیں کہ میں کتنی ذمہ داری سے کام لیتا ہوں۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے تم وہیں رکو اور میری کال کا انتظار کرو۔ اوور اینڈ آل"۔ ٹیری نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب تم مزید کیا کہنا چاہتے ہو۔ تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے اور میں دھوکہ بازی قطعی پسند نہیں کرتا"..... ٹیری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارے آدمی نے مشین سے چیکنگ کر لی ہے اور جس

سرچنگ سسٹم کا تم نے اسے کال کرتے ہوئے نام لیا تھا مجھے معلوم ہے کہ یہ سسٹم انتہائی جدید ترین ہے لیکن تمہاری مطلوبہ چیز واقعی وہیں موجود ہے اور اب میں تمہیں بتا دیتا ہوں تاکہ تمہیں احساس ہو سکے کہ مشینیں انسانی ذہن کو شکست نہیں دے سکتیں۔ آفس کے شمال مغرب میں ایک کھڑکی ہے جس پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔ یہ پردے لکڑی کے ایک ڈنڈے سے لٹکے ہوئے ہیں کیونکہ آج کل ریلنگ کی بجائے قدیم دور کی طرح دوبارہ لکڑی کے ڈنڈوں سے پردے لٹکانے کا رواج آ گیا ہے۔ لکڑی کا یہ ڈنڈا اندر سے خالی ہے۔ البتہ اس کی دونوں سائیڈیں بند کرنے کے لئے اس میں لکڑی کے ٹکڑے ڈالے گئے ہیں اسے کہو کہ ایک طرف کا ٹکڑا نکالے اور پھر ڈنڈے میں سے اپنی مطلوبہ چیز حاصل کر لے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن لکڑی کا ڈنڈا خالی کی بجائے ٹھوس بھی کیوں نہ ہوتا چیکنگ ریز تو اس سے بھی گزر جاتیں پھر پہلے معلوم کیوں نہیں ہو سکا"۔ ٹیری نے کہا۔

"اس لئے کہ اس سسٹم میں کرائسل چیکنگ ریز استعمال کی جاتی ہیں اور یہی سمجھا جاتا ہے کہ کرائسل ریز دنیا کی ہر چیز سے گزرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں لیکن ایکریمیا کے ہی ڈاکٹر گارنر کی تحقیقات کے مطابق یہ ریز اوک کی لکڑی سے نہیں گزر سکتیں اور شاید تمہیں معلوم نہ ہو لیکن مجھے معلوم ہے کہ اوک کا سب سے زیادہ استعمال

ایکریمیا میں ہی ہوتا ہے کیونکہ ایکریمیوں کو اوک کا نہ صرف رنگ پسند ہے بلکہ اس کا ہلکا پن بھی اور اس کے ساتھ ساتھ یہ لکڑی انتہائی مضبوط ہوتی ہے اور یہ ڈنڈا بھی اوک کا بنا ہوا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹیری نے جیب سے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ٹیری کالنگ۔ اوور"...... ٹیری نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"اوٹو اٹنڈنگ۔ چیف۔ اوور"...... چند لمحوں بعد اوٹو کی آواز سنائی دی۔

"اوٹو کیا آفس کے شمال مغرب میں کوئی کھڑکی ہے جس پر پردے پڑے ہوئے ہیں دیکھ کر بتاؤ۔ اوور"...... ٹیری نے کہا۔

"یس چیف۔ لیکن اس سارے حصے کو چیک کیا جا چکا ہے۔ اوور"۔ اوٹو نے جواب دیا۔

"کیا یہ پردے اوک لکڑی کے ڈنڈے سے لٹکے ہوئے ہیں۔ اوور"۔ ٹیری نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے پوچھا۔

"یس چیف۔ اوور"...... اوٹو نے جواب دیا۔

"یہ ڈنڈا اتارو۔ یہ اندر سے خالی ہے۔ اس کی دونوں سائیڈوں کو لکڑی کے ٹکڑوں سے بند کیا گیا ہے۔ ایک سائیڈ کا ٹکڑا نکالو اس کے اندر ہماری مطلوبہ چیز موجود ہے چیک کر کے مجھے رپورٹ دو۔ اوور"...... ٹیری نے کہا۔

"لیکن چیف اس ڈنڈے کو بھی تو مشین سے چیک کیا گیا ہے۔ اوور"...... اوٹو نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ اس کا چیف ٹیری کیوں جان بوجھ کر ایسی احمقانہ باتیں کر رہا ہے۔

"جو میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو۔ اوور اینڈ آل"...... ٹیری نے غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے ہاتھ میں پکڑے رکھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ الجھن کے تاثرات نمایاں تھے جبکہ عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی اور پھر تقریباً دس منٹ بعد ٹرانسمیٹر کال آ گئی تو ٹیری نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو اوٹو کالنگ۔ اوور"...... اوٹو کی آواز سنائی دی لیکن اس کے لہجے میں عجیب سا جوش تھا اور عمران اس کا لہجہ سن کر ہی بے اختیار مسکرا دیا۔

"یس ٹیری اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... ٹیری نے پوچھا۔

"چیف ہماری مطلوبہ چیز واقعی اس ڈنڈے کے اندر موجود تھی۔ میں حیران ہوں کہ پہلے یہ چیک کیوں نہ ہو سکی تھی۔ اوور"۔ اوٹو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹیری اور کرنل فوسٹر دونوں نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یہ سائنسی مسئلہ ہے تمہاری سمجھ میں نہ آ سکے گا۔ تم یہ مطلوبہ چیز لے کر فوراً ہیڈ کوارٹر پہنچو۔ فوراً۔ اوور اینڈ آل"...... ٹیری نے

کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آئیے چیف اسے چیک کر کے تسلی کر لیں کیونکہ اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ عمران ذہنی طور پر ہم سے واقعی بہت آگے ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس میں بھی کوئی چکر ہو"...... ٹیری نے کرنل فوسٹر سے کہا تو کرنل فوسٹر سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ بھی بڑی عجیب سی نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"ارے ارے۔ ہمیں رہا تو کرو۔ میرے تو جسم کا پانی بھی سوکھ گیا ہے اس انداز میں کھڑے کھڑے"...... عمران نے کہا۔

"سوری عمران فی الحال ایسا ممکن نہیں ہے۔ پہلے ہم چیکنگ کریں گے اور ہاں یہ بات واقعی درست ہے کہ اگر تم نے زنجیر ہٹائی تو فوراً بے حس و حرکت ہو جاؤ گے اور اس کے ساتھ ہی میں بھی اپنے حلف سے آزاد ہو جاؤں گا"...... ٹیری نے کہا اور تیزی سے چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں مسلح افراد بھی تیزی سے مڑے اور پھر ٹیری کے پیچھے کمرے سے باہر چلے گئے اور اس کے ساتھ ہی کمرے کا دروازہ بند ہو گیا۔

"کیا مطلب ہوا۔ کیا تم نے وہ فارمولا انہیں واپس کر دیا ہے"۔ جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس کے سوا فی الحال اور کوئی صورت بھی نہ تھی کیونکہ لیبارٹری کے اندر سائنس دانوں کے بے ہوش ہونے سے ساری بات بگڑ گئی تھی اور انہیں کسی طرح یقین ہی نہ آ رہا تھا کہ ہم اندر

داخل نہیں ہوئے اور یہ بات بھی درست ہے کہ ہم سب نے زنجیروں کی کڑیاں تو کھول لیں لیکن اگر ہم زنجیر بھی کھول لیتے تو لامحالہ ہمارے جسم کا فرش میں موجود کنڈے پر زنجیر کا کھچاؤ ختم ہوتے ہی ریز نکلتیں اور ہم بے حس و حرکت ہو جاتے اور اس کے بعد تم سب جانتے ہو کہ کیا ہوتا۔ پوری سیکرٹ سروس کی ایک اجتماعی قبر بنتی اور اگر ایسا ہوتا تو چلو مارگریٹ کی وجہ سے میں یہ بھی کر گزرتا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ٹونی بھی وہاں ساتھ ہوتا اس لئے میں نے یہ ارادہ ترک کر دیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن چیف کو کیا جواب دو گے"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ایک عدد چھوٹے سے چیک سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ وہ کیا مشہور قول ہے کہ جہاں ستیاناس وہاں سوا ستیاناس"۔ عمران نے جواب دیا۔

"مس مارگریٹ یہ غلط کہہ رہا ہے۔ میں مر کر بھی یقین نہیں کر سکتا"...... سب سے آخر میں کھڑے ہوئے تنویر نے کہنا شروع کیا۔

"پہلے مر کر تو دکھاؤ۔ باقی بات بعد میں چیک کر لیں گے"۔ عمران نے فوراً ہی اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"ٹونی بات کرنے سے پہلے کم از کم سوچ تو لیا کرو کہ ہم کن حالات میں ہیں۔ ان حالات میں مرنے جینے کی باتیں اچھی نہیں لگتیں"...... اچانک تنویر کے ساتھ موجود کیپٹن شکیل نے کہا اور

شاید اس نے تنویر کو کوئی خاص اشارہ کیا تھا کہ تنویر کے چہرے پر یکلخت شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید کیپٹن شکیل کے اشارے پر وہ سمجھ گیا تھا کہ یہاں جو بات ہو رہی ہے وہ دوسری جگہ سنی جا رہی ہے اس لئے عمران خاص طور پر ایسی باتیں کر رہا ہے جبکہ وہ اس سارے سیٹ اپ کو یہ کہہ کر بگاڑ دیتا کہ عمران کبھی بھی ناکام واپس نہیں جا سکتا۔ اس طرح لامحالہ ڈارک آئی مشکوک ہو جاتی۔

"میں نے کب مرنے جینے کی بات کی ہے۔ میں تو کہہ رہا تھا کہ میں مر کر بھی یقین نہیں کر سکتا کہ یہ عمران موت سے اس طرح خوفزدہ ہو جائے گا کہ سب کچھ دشمنوں کے حوالے کر دے گا"۔ تنویر نے بڑے خوبصورت انداز میں بات بناتے ہوئے کہا۔

"سب کچھ میں تو بہت کچھ آ جاتا ہے۔ تمہیں کہنا چاہئے تھا کہ مارگریٹ کے علاوہ سب کچھ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار سب کے ساتھ ساتھ تنویر بھی ہنس پڑا۔

"عمران صاحب اس بار ان زنجیروں میں اتنے طویل عرصے تک جکڑے رہنے کی سزا ساری عمر یاد رہے گی"...... اچانک صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"زنجیر چاہے فولادی ہو یا وہ جو تین بار ہاں کہہ دینے سے وجود میں آ جاتی ہے بہرحال ساری عمر کا ہی مسئلہ ہوتا ہے"...... عمران نے کہا تو ایک بار پھر سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر اسی طرح کی باتیں

کرتے ہوئے انہیں تقریباً ایک گھنٹہ مزید گزر گیا تو دروازہ کھلا اور ٹیری اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ مسرت کی شدت سے جگمگا رہا تھا۔ اس کے پیچھے دو آدمی بھی اندر داخل ہوئے۔ تینوں نے ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑی ہوئی تھیں۔

"بہت شکریہ عمران۔ تم نے واقعی اپنی بات سچ کر دکھائی ہے اور فارمولے کی کاپی ہمارے حوالے کر دی ہے۔ اس کی چیکنگ ہو چکی ہے اور وہ درست ہے"...... ٹیری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ تم بھی اپنا حلف پورا کرو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری عمران۔ آئی ایم رئیلی ویری سوری تم نے میرے سیکشن کے دس انتہائی بہترین افراد کو ہلاک کر کے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی موت یقینی بنا لی ہے۔ پھر سپیشل سیکرٹری کی بات بھی تم نے سن لی تھی کہ تمہارا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ایکریمیا کے مفاد میں ہے اور چیف آف ڈارک آئی کرنل فوسٹر کا بھی یہی حکم ہے اور اعلیٰ حکام کے مقابلے میرے حلف کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی"۔ ٹیری نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سیدھی کی اور اس کا رخ عمران کی طرف کر دیا۔ اس کے عقب میں موجود اس کے دونوں ساتھیوں نے بھی ہاتھ میں موجود مشین گنیں سیدھی کر لی تھیں۔

"کیا تم کرنل فوسٹر یا سرکارمک سے میری بات کرا سکتے ہو کیونکہ مجھے تم جیسے ذہین ایجنٹ کی موت پر حقیقتاً افسوس ہو گا"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم مجھ سے بھی زیادہ ذہین آدمی ہو اور اصل بات یہی ہے کہ تمہاری موت کا بنیادی سبب بھی دراصل یہی بن رہا ہے۔ میں اپنے سے زیادہ ذہین آدمی کو نفسیاتی طور پر برداشت نہیں کر سکتا اور مجھے اعتراف ہے کہ تم نے بہرحال اپنے آپ کو مجھ سے زیادہ ذہین ثابت کر دیا ہے"...... ٹیری نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت ٹریگر دبا دیا اور ہال مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور اس کے ساتھ ہی انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

کرنل فوسٹر اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل فوسٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل فوسٹر نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سپیشل سیکرٹری سرکارمک کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... کرنل فوسٹر نے جواب دیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد سرکارمک کی باوقار سی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ کرنل فوسٹر بول رہا ہوں"...... کرنل فوسٹر نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل فوسٹر۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیا ہوا"۔ دوسری طرف سے سرکارمک نے پوچھا۔

"سب ہلاک ہو چکے ہیں اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں جل کر راکھ ہو چکی ہیں جناب۔ ایک تو وہ ایکریمیا کے دشمن تھے دوسرے انہوں نے سپیشل سیکشن کے دس افراد کو ہلاک کر دیا تھا اس لئے ان کا یہی انجام ہونا چاہئے تھا"...... کرنل فوسٹر نے سوال کا جواب دینے کے ساتھ ساتھ دلائل بھی دینے شروع کر دیئے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سرکارمک اصول پسند آدمی ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ ڈارک آئی کے خلاف اس غیر قانونی ہلاکتوں پر کوئی ایکشن نہ لے لیں۔

"جو فلم ٹیری نے ڈاکٹر براؤن کو بھجوائی ہے وہ جعلی ثابت ہوئی ہے"...... سرکارمک نے کہا تو کرنل فوسٹر بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا۔

"جعلی ثابت ہوئی ہے۔ کیا مطلب جناب۔ ڈاکٹر براؤن نے تو اسے چیک کر کے بتایا تھا کہ وہ واقعی فارمولے کی ہی کاپی ہے"۔ کرنل فوسٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ انہوں نے یہی رپورٹ دی تھی لیکن اب ان کی رپورٹ آئی ہے کہ فلم انتہائی مہارت سے تیار کی گئی ہے۔ وہ واقعی ایک میزائل فارمولے کی ہے لیکن بہرحال ٹی ایس فارمولے کی نہیں ہے البتہ اس میں ٹی ایس فارمولے کے اشارات بڑے واضح طور پر موجود ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ سرسری چیکنگ میں ڈاکٹر براؤن نے اسے درست قرار دے دیا تھا لیکن پھر انہیں کسی پوائنٹ پر شک پڑا تو انہوں نے اس کی تفصیلی چیکنگ کی اور تب ہی معلوم ہوا کہ یہ جعلی

فلم ہے۔ پھر انہوں نے مجھے براہ راست یہ رپورٹ دی ہے"۔ سرکارمک نے کہا۔

"تو پھر اب کیا کیا جا سکتا ہے جناب۔ اب تو وہ عمران اور اس کے ساتھی ختم ہو گئے"...... کرنل فوسٹر نے جواب دیا۔

"کیا عمران نے یہ فلم اپنے ملک بھجوا دی ہو گی"...... سرکارمک نے پوچھا۔

"نہیں سر۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ ٹیری بے حد تیز اور ذہین آدمی ہے۔ میں نے مکمل چھان بین کر لی ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی واپس پہنچے ہی تھے کہ انہیں ٹریپ کر لیا گیا تھا"...... کرنل فوسٹر نے جواب دیا۔

"تو پھر اصل ان کے پاس ہونی چاہئے تھی۔ وہ کہاں ہے"۔ سرکارمک نے کہا اور کرنل فوسٹر کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے وہ محسوس کر رہا ہو کہ وہ خود ہی اپنے جال میں پھنس گیا ہے۔

"سر مکمل تلاشی لی گئی ہے۔ کوئی پہلو نہیں چھوڑا گیا۔ اس لئے اب کیا کہا جا سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ عمران نے واپسی کے وقت اسے کسی پارک میں یا کسی ایسی جگہ پر پھینک دیا ہو کہ بعد میں وہاں سے اٹھا لے گا اور اسے پھر موقع نہ ملا ہو"...... کرنل فوسٹر نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہ ایسا ہی آدمی ہے۔ ٹھیک ہے بہرحال تم پاکیشیا میں اپنے ایجنٹس کو الرٹ کر دو اگر انہیں اس فارمولے پر میزائل بنانے

کی کوئی اطلاع ملے تو وہ رپورٹ دیں۔ اس کے بعد دیکھا جا گا"...... سرکارمک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا کرنل فوسٹر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور دیا لیکن ابھی اسے رسیور رکھے چند ہی لمحے ہوئے ہوں گے کہ فون گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور کرنل فوسٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور لیا۔

"یس"...... کرنل فوسٹر کا لہجہ ایک بار پھر تحکمانہ ہو گیا تھا۔

"مس ڈینی آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں چیف"...... دو طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو کرنل فوسٹر بے اختیار چونک کیونکہ ڈینی ڈارک آئی کی انتہائی ہوشیار اور تیز ایجنٹ بھی تھی اور ا کے ساتھ ساتھ وہ اس قدر خوبصورت اور نوجوان لڑکی تھی کہ کر فوسٹر ادھیڑ عمر ہونے کے باوجود اس کے لئے پسندیدگی کے جذبا رکھتا تھا اور ڈینی بھی ان جذبات سے بخوبی واقف تھی اس لئے دونوں کے درمیان سروس سے ہٹ کر خاصے بے تکلفانہ تعلقات لیکن ڈیوٹی کے دوران ان کا تعلق آفیسر اور ماتحت والا ہی تھا۔ بہرحا پسندیدگی کے جذبات اور تعلقات کی وجہ سے ہی ڈینی نے ڈارک میں دیکھتے ہی دیکھتے خاصی ترقی کر لی تھی اور ڈینی کو ڈارک آئی کا ٹو ماہر سمجھا جاتا تھا۔ ڈینی کئی ماہ سے ڈارک آئی کے ایک مشن سلسلے میں شمالی ایکریمیا گئی ہوئی تھی اور اس کی واپسی کی اطلا اسے نہیں ملی تھی اس لئے وہ اچانک اس کا نام سن کر بے اختیا

چونک پڑا تھا۔

"کہاں سے بات کر رہی ہے وہ"...... کرنل فوسٹر نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا کہ شاید ڈینی شمالی ایکریمیا سے کال کر رہی ہو۔

"ناراک سے ہی جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل فوسٹر کے چہرے پر بے اختیار مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کراؤ بات"...... کرنل فوسٹر نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو چیف۔ میں ڈینی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔ بولنے والی کی آواز اور لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ نوجوان ہے لیکن اس کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"تم کہاں سے کال کر رہی ہو ڈینی۔ کیا شمالی ایکریمیا سے"۔ کرنل فوسٹر نے اسی طرح سرد اور سپاٹ لہجے میں کہا۔

"نہیں چیف۔ میں رات واپس آئی ہوں اور اس وقت ہوٹل وکی کیسینو سے فون کر رہی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم نے نہ ہی واپسی کی کوئی اطلاع دی ہے اور نہ ہی تمہارے مشن کے سلسلے میں کوئی رپورٹ مجھے ملی ہے"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"رپورٹ میں تیار کر رہی ہوں چیف۔ کل آفس کو ارسال کر دوں گی البتہ مشن کی کامیابی کی اطلاع میں نے آفس کو دے دی تھی۔ واپسی کی اطلاع بھی میں نے آفس کو دے دی تھی"...... ڈینی

نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پھر اس وقت کال کا مقصد"...... کرنل فوسٹر کا لہجہ اور سرد ہو گیا۔

"میں نیری کے سلسلے میں آپ سے بات کرنا چاہتی ہوں اگر آپ اجازت دیں تو میں آفس آ جاؤں"...... دوسری طرف سے ڈینی نے کہا۔

"کس قسم کی بات"...... کرنل فوسٹر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ بات تفصیل طلب ہے اس لئے اگر آپ اجازت دے دیں تو مہربانی ہو گی"...... دوسری طرف سے ڈینی نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے آ جاؤ میں منتظر ہوں"...... کرنل فوسٹر نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر کے اس نے ڈینی کے آنے پر اسے اس کے آفس بھجوانے کا کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ سامنے موجود فائل پر جھک گیا۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو کرنل فوسٹر نے میز کے کنارے پر موجود بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی جس کے جسم پر انتہائی چست جینز کی پتلون اور جیکٹ تھی مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی اور کرنل فوسٹر کے چہرے پر یکلخت جیسے بہار سی آ گئی۔ اس نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے کئی بٹن پریس کئے اور

پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ ڈینی اتنے طویل عرصے کے بعد تمہیں دیکھ کر مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے اچانک ویرانے میں بھرپور بہار آ گئی ہو"۔ کرنل فوسٹر نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا تو ڈینی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی اور پھر انہوں نے انتہائی گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔

"تم بیٹھو میں ریٹائرنگ روم سے شراب لے آؤں پھر باتیں ہوں گی"...... ڈینی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عقبی دیوار میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گئی جبکہ کرنل فوسٹر نے فائل بند کر کے اسے میز کی دراز میں رکھ دیا۔ اسی لمحے ڈینی واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں شراب کی ایک بوتل اور دو گلاس تھے۔ اس نے بوتل کھول کر دونوں گلاس آدھے بھرے اور پھر بوتل بند کر کے اس نے میز پر رکھی اور ایک گلاس اٹھا کر بڑے لاڈ بھرے انداز میں کرنل فوسٹر کے سامنے رکھ دیا اور دوسرا اٹھا کر وہ سائیڈ کرسی پر بیٹھ گئی اور اس نے گلاس اپنے سامنے رکھ لیا۔

"شکریہ"...... کرنل فوسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا اور گلاس اٹھا کر اس کا گھونٹ لیا۔

"میری عدم موجودگی میں نیری نے کیا کوئی خاص کارنامہ سرانجام دیا ہے"...... ڈینی نے اچانک کہا تو کرنل فوسٹر چونک پڑا۔

"ہاں بہت بڑا کارنامہ لیکن تمہیں کس نے بتایا ہے۔ تم تو کہہ

رہی تھیں کہ تم رات کو ہی آئی ہو"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"مجھے یہاں میرے سیکشن کے ایک آدمی نے بتایا ہے لیکن اسے تفصیل کا علم نہیں ہے۔ کیا تفصیل ہے"...... ڈیزی نے کہا۔

"تم نے ٹیری کو فون کر کے خود اس سے پوچھ لینا تھا"۔ کرنل فوسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باوجود کوشش کے ٹیری سے فون پر رابطہ نہیں ہو سکا"۔ ڈیزی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کرنل فوسٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پاکیشیائی تزاد ڈاکٹر افتخار کے فارمولے کو پاکیشیا ٹرانسفر کرنے کی کوشش سے لے کر آخر میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے تک کے بارے میں مختصر طور پر بتا دیا تو ڈیزی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کیا اس کے بعد تمہاری ٹیری سے ملاقات ہوئی ہے"...... ڈیزی نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت ہی نہیں پڑی لیکن تم کہنا کیا چاہتی ہو"...... کرنل فوسٹر نے بھنویں اچکاتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے شک ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ہلاک نہیں ہوئی"...... ڈیزی نے کہا تو کرنل فوسٹر پہلے تو چند لمحے اسے اس انداز میں دیکھتا رہا جیسے اسے ڈیزی کی اس بات پر شدید حیرت ہو رہی ہو۔

"کیا تم اس سے حسد کرتی ہو حالانکہ میرا خیال تھا کہ تم اس کی بڑی مداح ہو"...... کرنل فوسٹر نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں واقعی ٹیری کی بے حد مداح ہوں۔ میں اس کی بے پناہ ذہانت کی نہ صرف دل سے قائل ہوں بلکہ میں ذہنی طور پر اسے اپنا استاد بھی تسلیم کرتی ہوں لیکن جس کا نام علی عمران ہے وہ کچھ اور چیز ہے اور یہ بات میں کسی صورت بھی تسلیم نہیں کر سکتی کہ ٹیری نے عمران اور اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس طرح جکڑ کر ہلاک کر دیا ہو۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... ڈیزی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے خود ان کی حالت دیکھی ہے۔ انہوں نے واقعی زنجیر کی کڑیاں کھول لی تھیں اور وہ کسی بھی وقت ان زنجیروں سے آزادی حاصل کر سکتے تھے لیکن ٹیری کی بے پناہ ذہانت نے اس کی بھی پیش بندی کر رکھی تھی۔ اس نے فرش میں موجود کنڈوں جن کے ساتھ اوپر سے آنے والی زنجیر منسلک تھی ایسا سسٹم نصب کر رکھا تھا کہ جیسے ہی زنجیر ڈھیلی ہوتی کنڈے میں سے ایسی ریز نکلتیں جو اس آدمی کو فوراً بے حس و حرکت کر دیتیں اس لئے عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت بھی رہائی حاصل نہ کر سکتے تھے اور مجھے خود ٹیری نے رپورٹ دی ہے کہ اس نے ان سب کو ہلاک کر کے برقی بھٹی میں جلا کر راکھ کر دیا ہے اور آج تک ٹیری کی دی ہوئی رپورٹ کبھی غلط ثابت نہیں ہوئی"...... کرنل فوسٹر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم سے اس کی جو بات چیت ہوئی ہے وہ یقیناً یہاں ٹیپ شدہ

ہو گی"...... ڈینی نے کہا۔

"ہاں کیوں"...... کرنل فوسٹر نے چونک کر پوچھا۔

"تم اس ٹیپ میں موجود گفتگو کو وائس چیکر ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈ کرا دو وہاں یقیناً ٹیری کی آواز فیڈ شدہ موجود ہو گی کمپیوٹر کا جو رزلٹ آئے وہ میں بھی دیکھ لوں گی اور تم بھی"...... ڈینی نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ مجھے رپورٹ دینے والا اصل ٹیری نہیں تھا۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"عمران کسی بھی آدمی کی آواز اور لہجے کی فوری طور پر کامیاب نقل کرنے کا ماہر ہے اور اسے سوائے وائس چیکر ماسٹر کمپیوٹر کے اور کوئی چیک نہیں کر سکتا اس لئے ہو سکتا ہے کہ جس نے تم سے بات چیت کی ہو وہ ٹیری نہ ہو بلکہ خود علی عمران ہو"...... ڈینی نے جواب دیا تو کرنل فوسٹر نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو بٹن دبا کر اس نے آپریشن سیکشن کو ٹیپ چیک کرنے اور اس کا رزلٹ آفس میں بھیجنے کی ہدایات دینی شروع کر دیں۔

"اب تم یہ بتاؤ کہ تمہارے ذہن میں یہ شک کیوں پیدا ہوا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ کیا ہے"...... کرنل فوسٹر نے رسیور رکھتے ہی ڈینی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"بنیادی وجہ میں عمران کی شیطانی ذہانت اور ٹیری کا نہ ملنا دونوں باتیں شامل ہیں۔ ٹیری آفس سے غائب ہے اور اس کا اپنے آفس سے کوئی رابطہ نہیں ہے اور عمران انتہائی آسانی سے مرنے

والوں میں سے نہیں ہے اور پھر جہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی موجود ہو تو یہ معاملہ سونے پہ سہاگے والا ہو جاتا ہے"...... ڈینی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم عمران کو یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کیسے جانتی ہو۔ کیا تم پاکیشیا میں کام کر چکی ہو"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"عمران کے تعلقات میرے والد لارڈ ٹمپل سے بے حد گہرے تھے۔ میرا والد اس کا بے حد مداح تھا اور تمہیں شاید معلوم نہ ہو لیکن مجھے معلوم ہے کہ میرا والد ایکریمیا کی طرف سے طویل عرصے تک میکسیکو میں ایجنٹ رہا ہے اور کسی کیس کے سلسلے میں عمران نے میرے والد کی یقینی موت کو اپنی عقل مندی اور بہادری سے ٹال دیا تھا۔ پھر میرے والد نے یہ کام چھوڑ دیا لیکن تب سے میرے والد اور عمران کے درمیان انتہائی گہرے تعلقات رہے ہیں۔ میں اپنے والد کی اکلوتی اولاد ہوں اور میں ان کے ساتھ ہی رہی تھی اور عمران جب بھی ملنے آتا تھا تو ہماری رہائش گاہ پر کئی کئی روز رہتا تھا اس لئے مجھے اس کے مزاج، اس کے انداز سے بخوبی واقفیت ہے پھر میں نے جب ایکریمین سیکرٹ سروس جائن کی تو تم یقین کرو ٹریننگ کے دوران عمران ایک مثالی حیثیت رکھتا تھا اور اس کے تمام کارنامے باقاعدہ ڈسکس کیے جاتے تھے اور ہمارے کوچز اور سارے ساتھی اسے مافوق الفطرت سمجھتے تھے۔ گو والد کی وفات کے بعد میرا عمران سے کوئی رابطہ نہیں رہا اور شاید عمران کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ میں نے

سیکرٹ ایجنسی جائن کی ہوئی ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ بہرحال وہ ٹیری کے بس کا روگ نہیں ہے"...... ڈیزی نے کہا پھر اس سے پہلے کہ کرنل فوسٹر کوئی جواب دیتا دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو ڈیزی جو بڑے بے تکلفانہ انداز میں کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی یکلخت سنبھل کر بڑے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئی اور کرنل فوسٹر بھی سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ خودبخود کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر ہاتھ میں موجود فائل بڑے احترام بھرے انداز میں اس نے کرنل فوسٹر کے سامنے رکھ دی۔

"تم جا سکتے ہو"...... کرنل فوسٹر نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا تو نوجوان سلام کر کے واپس چلا گیا۔ جب دروازہ بند ہو گیا تو کرنل فوسٹر نے فائل کھولی اور دوسرے لمحے اس کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ اس نے فائل اٹھا کر ڈیزی کے سامنے رکھ دی۔

"یہ پڑھ لو رزلٹ"...... کرنل فوسٹر کے لہجے میں خاصا طنز تھا اور ڈیزی نے فائل اٹھا کر پڑھی اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ فائل میں موجود کاغذ پر واقعی واس چیکر ماسٹر کمپیوٹر کی رپورٹ موجود تھی کہ ٹیپ میں کرنل فوسٹر اور ٹیری کی آوازیں ہیں۔ ڈیزی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور فائل بند کر دی۔

"اب تو تمہارے خدشات دور ہو گئے ہیں"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"ہاں بظاہر"...... ڈیزی نے کہا تو کرنل فوسٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم خواہ مخواہ خدشات کا شکار ہو رہی ہو۔ عمران بہرحال انسان تھا اس لئے وہ ٹیری کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا"...... کرنل فوسٹر نے کہا اور ڈیزی نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے نہ چاہنے کے باوجود مجبوراً کرنل فوسٹر کی تائید کر رہی ہو لیکن اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

ٹیری اور اس کے پیچھے کھڑے ہوئے اس کے دونوں آدمیوں نے جیسے ہی مشین گنیں سیدھی کیں عمران کے عقب میں موجود ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور پھر دو باتیں بیک وقت رونما ہوئیں کہ ادھر ٹیری نے ٹریگر دبایا ادھر عمران کے جسم کے گرد لپٹی ہوئی بھاری فولادی زنجیر ایک جھٹکے سے نیچے گری اور اس کے ساتھ ہی عمران کے پیروں سے یکلخت جیسے روشنی کا دھارا سا نکل کر ہال کی چھت سے جا ٹکرایا۔ اسی لمحے مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی ٹیری اور اس کے عقب میں موجود اس کے دونوں ساتھیوں کے حلق سے انتہائی کربناک چیخیں نکلیں اور وہ تینوں ہی فرش پر گر کر پانی سے نکلنے والی مچھلی کی طرح تڑپنے لگے جبکہ عمران کا جسم بھی ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح نیچے گر گیا تھا جبکہ عمران کے سارے ساتھی حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔

انہیں بھی یہی دکھائی دیا تھا کہ جیسے ہی ٹیری کی مشین گن سے نکلنے والی گولیاں عمران کی طرف بڑھیں وہ یکلخت اس طرح ٹکرا کر اور بکھر کر واپس پلٹیں جیسے دوسری طرف سے بھی مشین گن سے فائرنگ کی گئی ہو اور پھر واپس پلٹتی ہوئی گولیوں نے ٹیری اور اس کے عقب میں موجود اس کے دونوں ساتھیوں کے جسم چھلنی کر کے رکھ دیئے تھے اور ٹیری اور اس کے دونوں ساتھی صرف چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے تھے۔ عمران نے زنجیر نیچے گراتے ہوئے اپنا سانس روک لیا تھا اس لئے اس کا جسم بے جان ہو گیا تھا لیکن وہ نہ صرف ہوش میں تھا بلکہ بول بھی سکتا تھا۔ ٹیری اور اس کے دونوں ساتھیوں کے ہلاک ہوتے ہی عمران بول پڑا۔

"ٹائیگر کوئی کھول کر زنجیر نیچے پھینکو اور اس کے ساتھ ہی دیوار کے ساتھ رگڑ کھاتے ہوئے سائیڈ پر اس طرح گر جاؤ کہ ریز کم سے کم تمہارے جسم سے ٹکرا سکیں"...... عمران نے ساتھ ہی موجود ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور دوسرے لمحے جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح زنجیر گرنے کے دھماکے کے ساتھ ہی ٹائیگر یکلخت قلابازی کھا کر سامنے فرش پر جا کھڑا ہوا۔ زنجیر نیچے گرنے سے روشنی کا دھارا فرش سے چھت تک ضرور پہنچا تھا لیکن ٹائیگر کا جسم اس سے پہلے ہی قلابازی کھا کر سامنے پہنچ چکا تھا۔ وہ ریز کے دھارے سے صاف بچ نکلا تھا۔

"اوہ ویری گڈ ٹائیگر۔ تم نے واقعی پھرتی دکھائی ہے"۔ عمران

نے تحسین بھرے لہجے میں کہا۔

"باس میں نے آپ کے زنجیر چھوڑنے اور ریز کے دھارے نکلنے کو غور سے دیکھا تھا۔ میں نے دیکھا تھا کہ جب زنجیر کھل کر فرش پر گری تھی اسی وقت ریز کا دھارا بلند ہوا تھا پہلے نہیں۔ اس لئے اتنا وقفہ بہرحال مل سکتا تھا کہ میں قلابازی کھا کر ریز کے اوپر اٹھنے سے پہلے ہی اسے کراس کر جاؤں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے افسوس ہونے لگ گیا ہے کہ بیچارے استاد کو ریٹائر ہو جانا چاہیے"...... عمران نے کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے باس۔ آپ اس انداز میں قلابازی نہ کھا سکتے تھے ورنہ گولیوں کا برسٹ آپ کو چاٹ جاتا جبکہ اب گولیاں بہرحال نہیں برس رہی تھیں"...... ٹائیگر نے خود ہی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ابھی بہرحال کچھ سکوپ باقی ہے۔ سنو دروازے کے ساتھ سوئچ پینل کے نیچے سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دو۔ اس سے یہ ریز سسٹم آف ہو جائے گا اور مجھے پانی پلاؤ تاکہ میری یہ بے حسی دور ہو سکے"...... عمران نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر تیزی سے دروازے کی طرف مڑا اور پھر وہ دوڑتا ہوا سوئچ پینل کی طرف جانے کی بجائے دروازے کی طرف گیا اور اس نے پہلے دروازے کو اندر سے لاک کیا اور پھر مڑ کر اس نے سوئچ پینل پر موجود سرخ رنگ کے بڑے سے بٹن کو پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ

ہی باقی سب ساتھیوں نے کڑیاں کھول کر زنجیریں گرا دیں لیکن ریز کا دھارا فرش سے نہ نکلا اور وہ سب اطمینان سے قدم بڑھاتے آگے بڑھ آئے۔

"باہر دیکھو اور جو نظر آئے اسے گولی سے اڑا دو لیکن خیال رکھنا کہ ان کے چہرے محفوظ رہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ان کا میک اپ کرنا پڑے"...... عمران نے فرش پر بے حس و حرکت پڑے پڑے اپنے ساتھیوں سے کہا اور صفدر، تنویر اور چوہان تینوں نے تیزی سے آگے بڑھ کر نیری اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں سے نکل کر فرش پر موجود مشین گنیں جھپٹیں اور دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"رک جاؤ۔ میرا خیال ہے کہ ان کی جیبوں کے ابھار بتا رہے ہیں کہ ان کے پاس مشین پسٹل بھی ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر واقعی اس نے ان تینوں کی جیبوں سے ایک ایک مشین پسٹل بھی برآمد کر لیا۔ ایک مشین پسٹل اس نے اپنے پاس رکھا جبکہ دوسرے دو مشین پسٹل اس نے صدیقی اور جولیا کی طرف بڑھا دیئے جبکہ ٹائیگر ملحقہ باتھ روم میں گیا ہوا تھا تاکہ وہاں سے پانی لا کر وہ عمران کے حلق میں ڈال سکے۔ پھر جولیا نے آگے بڑھ کر دروازے کا لاک ہٹایا اور دروازے کو کھول کر اپنا سر باہر نکال کر دیکھا اور پھر ساتھیوں کو پیچھے آنے کا اشارہ کر کے تیزی سے ہال سے باہر نکل گئی۔ اس کے پیچھے باقی ساتھی بھی باہر چلے گئے۔ اسی لمحے ٹائیگر بھی آ گیا۔

"باس باتھ روم میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو اس قابل ہو اس میں پانی ڈال کر آپ کو پلا سکوں"...... ٹائیگر نے پاس آ ہوئے کہا۔

"اوک میں پانی لے آؤ میں منہ کھول سکتا ہوں صرف چند قطر ہی حلق کے اندر جانے کافی ہیں"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہوا واپس باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوڑتا ہوا سے واپس آیا تو اس نے دونوں ہاتھ موڑ کر ان کا پیالہ سا بنایا ہوا جس میں پانی بھرا ہوا تھا اور پھر اس نے یہ پانی دھار کی صورت فرش پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے عمران کے کھلے منہ میں ڈا شروع کر دیا اور واقعی جیسے ہی پانی عمران کے حلق سے نیچے اترا عمرا کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور چند لمحوں بعد وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور پھر چند لمحے بیٹھ کے بعد وہ ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔ اب وہ پوری طرح چست مستعد نظر آ رہا تھا۔

"باس آپ کو کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ فرش میں سے گڈ لیک ر نکلیں گی جو بے حس کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں"...... ٹائیگر ۔ عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہیں اس کا اندازہ کیوں نہیں ہو سکا۔ پہلے اس بات پر غو کرو"...... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"باس میرا ذہن گڈ لیک ریز کی بجائے آرکنویشام ریز کی طرف گ

تھا کیونکہ ان میں بھی یہ خاصیت ہوتی ہے کہ وہ انسانی جسم کو فوری بے حس کر دیتی ہیں"...... ٹائیگر نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔

"یہاں وہ ریز استعمال نہیں ہو سکتی تھیں کیونکہ ان کی خاصیت ہے کہ وہ تیزی سے پھیل جاتی ہیں جبکہ یہاں اس ریز کی ضرورت تھی جو پھیلیں بھی اور عمودی انداز میں سفر بھی کریں یعنی نیچے سے اوپر کی طرف۔ اگر آرکنویشام ریز استعمال کی جاتیں تو پھر ہال کمرے میں موجود سب افراد ٹیری اور اس کے ساتھیوں سمیت بے حس و حرکت ہو جاتے اس لئے لامحالہ نتیجہ یہی نکل سکتا ہے کہ یہاں گڈ لیک ریز استعمال کی جائیں گی۔ اب یہ ٹیری کی بدقسمتی تھی کہ اسے ان ریز کی ری بیک پاور کا علم ہی نہ تھا اور میں نے بھی جان بوجھ کر اسی وقت زنجیر کھولی۔ نتیجہ میری منشاء کے مطابق ہی نکلا اور گولیاں ری بیک ہو کر واپس گئیں اور نتیجہ یہ کہ پوری قوت سے ٹیری اور اس کے ساتھیوں کے جسموں میں اترتی چلی گئیں۔ چونکہ مشین گن کا پورا برسٹ مارا گیا تھا اس لئے پورا برسٹ ہی ری بیک ہوا تھا ورنہ شاید ٹیری تو ہلاک ہو جاتا البتہ اس کے دونوں ساتھی بچ نکلتے اور اس صورت میں بھی ہمارا بچ جانا ناممکن ہو جاتا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن عمران دروازے کے قریب پہنچ کر رک گیا تھا۔ وہ باہر نہ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی تو عمران آواز سے ہی سمجھ گیا کہ آنے والا صفدر ہے۔

"کیا ہوا صفدر"...... عمران نے اس کے دروازے کے قریب پہنچتے ہی اندر سے آواز دے کر پوچھا۔

"یہ تو خاصا بڑا ہیڈ کوارٹر ہے لیکن یہاں بارہ آدمی تھے۔ ان سب کا خاتمہ کر دیا گیا ہے"...... صفدر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"فائرنگ سے یا"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے فائرنگ سے منع کر دیا تھا کیونکہ یہ جگہ گنجان آباد علاقے میں ہے اور یہ ہال کمرہ تو ساؤنڈ پروف ہے۔ باہر کوئی ساؤنڈ پروف کمرہ نہیں ہے اس لئے پہلے انہیں بے ہوش کیا گیا پھر ہلاک کیا گیا"...... صفدر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب ہیڈ کوارٹر کے آپریشن روم میں موجود تھے۔ خاصا بڑا آپریشن روم تھا۔ عمران وہاں نصب مختلف مشینوں کا جائزہ لیتا رہا پھر ایک مشین کے سامنے وہ کافی دیر تک کھڑا رہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"میز کی دراز دیکھو اس میں لازماً کوئی ڈائری موجود ہو گی"۔ عمران نے مڑ کر پیچھے کھڑے ہوئے صفدر سے کہا اور صفدر ہال کے درمیان میں موجود بڑی سی میز کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس کی دراز چیک کرنا شروع کر دیا اور پھر ایک ڈائری نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری کھولی اور پھر اس کے ورق الٹا کر اسے دیکھنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ڈائری بند کر کے

واپس صفدر کی طرف بڑھا دی اور خود اس نے مشین کو باقاعدہ آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ اسے آپریٹ کرتا رہا پھر اس نے سائیڈ پر موجود ایک مائیک اتار کر اپنے ہاتھ میں لیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کی سائیڈ میں موجود ڈائل پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد مشین میں سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھائے جانے کی آواز بھی سنائی دی۔

"ٹیری بول رہا ہوں چیف سے بات کراؤ"...... عمران نے اپنے اصل لہجے اور آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"۔ چند لمحوں بعد کرنل فوسٹر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ٹیری بول رہا ہوں چیف"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا لیکن آواز اور لہجہ اس کا اپنا ہی تھا اور اس کے سارے ساتھی انتہائی حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔ انہیں سمجھ نہ آ رہی تھی کہ عمران اپنی آواز اور لہجے میں بولنے کے باوجود ٹیری کا نام کیوں لے رہا ہے۔

"ہاں۔ کیا رزلٹ رہا"...... دوسری طرف سے کرنل فوسٹر نے پوچھا۔

"عمران اور اس کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے چیف۔ اب میں نے پوچھنا تھا کہ ان کی لاشوں کا کیا کرنا ہے"...... عمران نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرنا کیا ہے۔ برقی بھٹی میں ڈلوا کر راکھ کرا دو"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"یس چیف"...... عمران نے جواب دیا۔

"ویسے تمہاری بے پناہ ذہانت کی وجہ سے یہ لوگ ہلاک ہو گئے ہیں ورنہ یہ فارمولا لے جاتے اور ہمیں سمجھ بھی نہ آ سکتی کہ کیا ہوا ہے اور کیسے ہوا ہے اس لئے تمہیں خصوصی بونس بھی ملے گا"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"تھینک یو چیف"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کرنل فوسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی تو عمران نے مائیک کی سائیڈ پر موجود بٹن آف کر کے مائیک کو واپس ہک میں لٹکایا اور پھر مشین کو آف کرنا شروع کر دیا۔

"یہ سب کیا ہے۔ تم بولے تو اپنی آواز اور لہجے میں تھے لیکن کرنل فوسٹر تمہیں ٹیری سمجھ رہا تھا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی وہ وائس چیکر ماسٹر کمپیوٹر ہے جس کی وجہ سے ٹرانسمیٹر پر میں نے جب تمہیں کال کیا تھا تو اس نے تمہاری آواز میں مجھے جواب دیا تھا۔ آج میں نے اس مشین کو ان کے خلاف استعمال کیا ہے۔ اس کے اندر ٹیری کی آواز پہلے سے فیڈ شدہ ہے۔ میں نے اسے اوپن کیا۔ اب چاہے مائیک سے کوئی بھی بولتا وہاں کرنل فوسٹر آواز اور

لہجہ ٹیری کا ہی سنتا اور دلچسپ بات یہ ہے کہ اگر وہاں بھی کوئی وائس چیکر ماسٹر کمپیوٹر موجود ہو گا۔ وہ بھی یہی رپورٹ دے گا کہ بات ٹیری کر رہا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"اللہ تعالیٰ نے شاید تمہارے ذہن کو خصوصی طور پر بنایا ہے"۔ تنویر نے بے اختیار تحسین آمیز لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اور تمہارے دل کو"...... عمران نے جواب دیا اور آپریشن روم بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی تھی حالانکہ وہ عمران کے اس فقرے کا مطلب اچھی طرح سمجھ گئی تھی۔

"عمران صاحب یہ گولیاں کیسے ری بیک ہو کر ٹیری اور اس کے ساتھیوں کو لگ گئیں۔ اگر الیسا ریز کی وجہ سے ہوا ہے تو پھر ٹیری کو بھی اس کا علم ہونا چاہیئے تھا"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"پہلے میں ٹائیگر کو تفصیل بتا چکا ہوں لیکن ٹائیگر چونکہ ریز اور گیسوں کے بارے میں کافی کچھ جانتا ہے اس لئے وہ اشارہ ہی سمجھ گیا لیکن تم لوگوں کو تفصیل بتانی پڑے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے پوری تفصیل بتا دی۔

"لیکن میرا سوال تو ویسے ہی رہا کہ ٹیری کو اس کا علم نہ تھا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹیری واقعی بے پناہ ذہین آدمی تھا لیکن اس کی بد قسمتی کہ وہ

سائنس دان نہ تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب اب ہمیں وہ فارمولا دوبارہ اس لیبارٹری سے حاصل کرنا ہو گا لیکن اس بار پہلے والی ترکیب تو نہیں چل سکے گی"...... چوہان نے کہا۔

"فارمولا تو میرے پاس موجود ہے۔ اسے دوبارہ حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"تمہارے پاس ہے۔ کیا مطلب۔ اور وہ جو اس لکڑی کے ڈنڈے سے نکلا تھا اور جس کی تصدیق سائنس دان نے بھی کر دی تھی وہ کیا تھا اور اگر تمہارے پاس تھا تو پھر چیک کیوں نہیں ہو سکا"۔ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیزیں چھپانا اور انہیں تلاش کرنا بھی ایک نفسیاتی مسئلہ ہوتا ہے۔ ٹیری چونکہ بے حد ذہین تھا اس لئے لامحالہ اس نے ایسی ایسی جگہیں سوچیں کہ جہاں انتہائی ذہانت سے کوئی چیز چھپائی جا سکتی جبکہ سامنے کی چیز انسانی نفسیات کے مطابق اسے نظر ہی نہ آتی۔ فارمولا فلم میرے کوٹ کے کاندھے پر موجود پیڈ کے اندر موجود ہے جسے آسانی سے نکالا جا سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن پھر وہ چیک کیوں نہیں ہوا"...... صفدر نے حیران ہو کر

پوچھا۔

"وہی بات کہ ٹیری سائنس دان نہ تھا جبکہ میں بہرحال سائنس دان تو نہیں البتہ سائنس کا طالب علم ضرور ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ جدید ترین سرچنگ مشینری میں جو ریز استعمال کی جاتی ہیں انہیں کس میٹریل سے روکا جا سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے صرف اتنا کیا کہ اپنی مصری کاٹن سے بنی ہوئی قمیص پھاڑی اور مصری کاٹن میں اس فلم کو لپیٹ کر کوٹ کے پیڈ کے اندر اسے رکھ دیا۔ پیڈ کی وجہ سے ہاتھ سے چیکنگ کے دوران فلم کی موجودگی کا علم نہیں ہو سکتا اور مصری کاٹن کے مخصوص ریشوں سے یہ سرچنگ ریز نہیں گزر سکتیں اس لئے کام بن گیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اور وہ فارمولا نقلی تھا جو تم نے ان کے حوالے کیا ہے۔ انہوں نے کیسے اسے اصل تسلیم کر لیا"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے اسے پہلے ہی تیار کر لیا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ میں نے کس کیمرے پر اس کی فلم تیار کرنی ہے۔ چنانچہ ایسی ہی فلم میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر پہلے ہی تیار کر لی تھی جس میں باقاعدہ میزائل ٹیکنالوجی ہی استعمال کی گئی تھی تاکہ سرسری طور پر اگر اسے دیکھا جائے تو یہ اصل ہی محسوس ہو۔ مجھے یقین ہے کہ فوری طور پر اسے سرسری طور پر چیک کیا جائے گا اور ویسے ہی ہوا۔ میں نے وہاں پہنچنے سے پہلے اس فلم کو خاص طور پر آسٹرم کے ذریعے اس آفس کی اس لکڑی میں پہنچا دیا۔ وہاں آسٹرم کے ذریعے ہی خصوصی لکڑی اوک کا

ڈنڈا منگوایا گیا تھا ورنہ ایسے خالی ڈنڈے پردوں کو لٹکانے کے لئے استعمال نہیں ہوتے کیونکہ ذرا سا جھٹکا لگنے سے یہ ٹوٹ بھی سکتے ہیں۔ میں دراصل اس فارمولے کو اس انداز میں پاکیشیا لے جانا چاہتا تھا کہ ایکریمیا کو اس کا علم نہ ہو سکے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ فلم آپ نے پیڈ میں کب رکھی تھی۔ آپ تو مستقل طور پر ہمارے ساتھ رہے ہیں"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب تم ان بے ہوش افراد کو اٹھا کر باہر گئے تھے اسی دوران یہ کام ہوا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صدیقی اور چوہان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"پھر اب کیا مسئلہ باقی رہ گیا۔ فارمولا ہمارے پاس ہے۔ وہ لوگ مطمئن ہیں۔ اب ہمیں فوراً ایکریمیا سے نکل جانا چاہئے"۔ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اب ہمیں اس لیبارٹری کو تباہ کرنا پڑے گا"۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"لیبارٹری کو تباہ کیوں"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس لئے کہ اب اس کے سوا اور کوئی صورت باقی نہیں رہی۔ ٹیری کی موت زیادہ عرصہ چھپی نہیں رہ سکتی اور اس طرح وہ فارمولا کسی بھی وقت تفصیل سے چیک ہو سکتا ہے اس طرح یہ ثابت ہو

جائے گا کہ ہم اصل فارمولا لے اڑے ہیں اور نتیجہ یہ کہ ایکریمین ایجنٹ ہمیں اطمینان سے میزائل بنانے ہی نہ دیں گے بلکہ اس کی اطلاع لامحالہ کافرستان کو بھی ہو جائے گی جس سے وفاع کے لئے ہم بھی میزائل بنانے کے خواہش مند ہیں جبکہ لیبارٹری تباہ ہو گئی تو پھر یہی سمجھا جائے گا کہ جو فارمولا ہم نے انہیں دیا تھا وہ واقعی اصل تھا۔ پھر ان کے پاس اس کے نقل ہونے کا کوئی ثبوت نہ رہے گا اور جہاں تک ٹیری کی موت کا تعلق ہے تو ایجنٹ تو مرتے ہی رہتے ہیں۔ یہی سمجھا جائے گا کہ ہم ٹیری اور اس کے آدمیوں کو ہلاک کر کے یہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور بس"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ واقعی تنویر درست کہہ رہا ہے۔ تمہارا ذہن واقعی خصوصی طور پر بنایا گیا ہے۔ پھر اب کیا کرنا ہے"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو تم ٹیری اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دو۔ یہاں لازماً ماسک میک اپ کا سامان موجود ہو گا۔ اس دوران ہم سب ماسک میک اپ کر کے یہاں سے نکل جائیں گے اور پھر اطمینان سے وہیں اپنی رہائش گاہ پر پہنچ کر لیبارٹری کی تباہی کا کوئی پلان بنائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ جگہ تو ڈارک آئی کے آدمیوں کی نظروں میں آ چکی ہے"۔

جولیا نے کہا۔

"اسی لئے تو میں وہاں جا رہا ہوں کیونکہ اس وقت وہ سب سے محفوظ جگہ ہے۔ ڈارک آئی کے چیف کرنل فوسٹر کو رپورٹ مل چکی ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی لاشیں راکھ ہو چکی ہیں اس لئے ظاہر ہے اب وہ اس رہائش گاہ کے بارے میں سوچے گا بھی نہیں اور ٹیری اور اس کا عملہ کہاں گیا یہ سوچنا ان کا اپنا کام ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی ایگنا اسکوائر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک بھاری جسم کا نوجوان تھا جبکہ عقبی سیٹ پر ڈینی موجود تھی۔ تھوڑی دیر بعد کار ایگنا اسکوائر میں داخل ہوئی اور پھر ایک درمیانی سائز کی رہائش گاہ کے پھاٹک کے سامنے جا کر رک گئی۔ کار روک کر ڈرائیور تیزی سے نیچے اترا اور اس نے پھاٹک پر موجود ڈور فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"مادام ڈینی تشریف لائی ہیں"...... اس ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم کون ہو"...... اندر سے پوچھا گیا۔

"میرا نام گارنر ہے"...... اس نوجوان نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے

میں کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو گارنر واپس مڑا اور پھر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد کوٹھی کا پھاٹک کھل گیا اور گارنر کار اندر لے گیا۔ پورچ میں پہلے سے ہی ایک نئے ماڈل کی کار موجود تھی۔ گارنر نے اپنی کار اس کار کے عقب میں روکی تو عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی ڈینی دروازہ کھول کر نیچے اتر آئی۔ اسی لمحے برآمدے سے ایک ادھیڑ عمر آدمی تیزی سے سیڑھیاں اتر کر اس کی طرف بڑھا۔ اس کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا۔

"آیئے مادام آپ کی منتظر ہیں"...... اس ادھیڑ عمر نے ڈینی کے قریب آ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ڈینی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی برآمدے کی سیڑھیاں چڑھ کر درمیانی گیلری سے گزر کر ایک بند دروازے کے سامنے جا کر رک گئی۔ اس نے دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی تو دروازہ کھل گیا اور ڈینی کمرے میں داخل ہو گئی۔ یہ کمرہ سٹنگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا اور سامنے ایک وہیل چیئر پر ایک ادھیڑ عمر عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی ٹانگوں پر کمبل پڑا ہوا تھا البتہ اس کی فراخ پیشانی اور چمکتی ہوئی روشن آنکھیں اس کی ذہانت کا ثبوت دے رہی تھیں۔

"آؤ ڈینی آؤ۔ میں تمہاری ہی منتظر تھی۔ بیٹھو"...... اس عورت نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"تم نے وقت دیا ہے لاسی میں اس کے لئے مشکور ہوں"۔ ڈینی

نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ لاسی کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔

"تمہارے والد لارڈ ٹمپل کے مجھ پر بے حد احسانات ہیں ڈینی اس لئے تمہیں میں انکار نہیں کر سکتی ورنہ تمہیں معلوم ہے کہ اس بیماری نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا۔ بہرحال ایک گھنٹے تک میں اس حالت میں بیٹھ سکتی ہوں اور اس ایک گھنٹے میں سے پندرہ منٹ تمہارے انتظار میں گزر چکے ہیں۔ باقی پون گھنٹہ رہ گیا ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم اپنی بات شروع کر دو"...... لاسی نے کہا۔

"مادام لاسی میرا مسئلہ علی عمران ہے"...... ڈینی نے کہا تو لاسی بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"علی عمران۔ تمہارا مطلب ہے وہ پاکیشیا کا سیکرٹ ایجنٹ یا کوئی اور ہے یہ"...... جوڈی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہی مادام لاسی۔ وہی علی عمران"...... لاسی نے کہا تو مادام لاسی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"جہاں تک میری معلومات ہیں اس کے تو لارڈ ٹمپل کے ساتھ بڑے گہرے دوستانہ تعلقات تھے۔ اس لحاظ سے تو اسے تمہارے لئے کوئی مسئلہ پیدا نہیں کرنا چاہئے تھا"...... لاسی نے کہا۔

"میرے لئے اس نے کوئی مسئلہ پیدا نہیں کیا بلکہ شاید اس نے اپنے لئے مسئلہ پیدا کر لیا ہے"...... ڈینی نے مسکراتے ہوئے کہا تو

لاسی ایک بار پھر چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو۔ تم کیا کہنا چاہتی ہو"۔ لاسی نے کہا۔

"علی عمران ہلاک ہو چکا ہے"...... ڈیزی نے کہا تو لاسی کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے اسے ڈیزی نے کوئی ناممکن بات کر دی ہو۔

"کیا تم نے کنفرم کر لی ہے یہ بات"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد لاسی نے کہا۔

"ہاں"...... ڈیزی نے کہا تو لاسی نے ایک بار پھر طویل سانس لیا۔

"انسان بہرحال انسان ہے۔ حالانکہ یقین نہیں آتا کہ اس جیسا شخص بھی ہلاک ہو سکتا ہے۔ کیا ہوا تھا اسے کیا ایکسیڈنٹ"۔ لاسی نے کہا۔

"نہیں۔ ڈارک آئی کے سپیشل سیکشن کے انچارج ٹیری نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو زنجیروں میں جکڑ کر بے بس کر دیا اور پھر انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا کر راکھ کر دیں"۔ ڈیزی نے کہا۔

"تم تو کہہ رہی تھی کہ تم نے یہ بات کنفرم کر لی ہے"۔ لاسی کے چہرے کے تاثرات بدل گئے تھے۔

"ٹیری بھی غائب ہے اور اس کے ہیڈ کوارٹر کا پورا عملہ بھی

غائب ہے"...... ڈیزی نے کہا تو لاسی بے اختیار ہنس پڑی۔

"پھر بھی تم یہ سمجھ رہی ہو کہ عمران ہلاک ہو چکا ہے۔ حیرت ہے"۔ لاسی نے کہا۔

"عمران کو ہلاک کرنے کے بعد ٹیری نے ڈارک آئی کے چیف کرنل فوسٹر کو کال کی اور اسے رپورٹ دی۔ مجھے خدشہ تھا کہ یہ کال ٹیری کی بجائے عمران کی ہو گی کیونکہ عمران آوازیں اور لہجہ نقل کرنے کا ماہر ہے۔ میرا خیال تھا کہ ٹیری نے عمران کو ہلاک نہیں کیا ہو گا بلکہ عمران نے سچویشن بدل کر ٹیری کو ہلاک کر دیا ہو گا اور خود اس کے روپ میں آ گیا ہو گا لیکن جب میرے کہنے پر کرنل فوسٹر نے اس کی گفتگو کی ٹیپ وائس چیکر ماسٹر کمپیوٹر سے چیک کرائی تو یہ بات کنفرم ہوئی کہ یہ ٹیری کی ہی آواز ہے۔ اس پر مجھے کرنل فوسٹر کے سامنے کافی شرمندگی اٹھانی پڑی۔ میں اس کے بعد وہاں سے نکل کر سیدھی ٹیری کے ہیڈ کوارٹر پہنچی تاکہ اس سے براہ راست بات کر سکوں۔ ٹیری کو میں اپنا استاد مانتی ہوں اور وہ بھی میرے ساتھ بہت اچھی طرح پیش آتا ہے لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ پورا ہیڈ کوارٹر خالی پڑا ہوا ہے۔ البتہ برقی بھٹی کی تہہ میں انسانی جسموں کی راکھ موجود تھی جس کی مقدار بتا رہی تھی کہ یہ کم از کم دس بارہ افراد کی راکھ ہے۔ اس لحاظ سے تو ٹیری کی بات سچ ثابت ہوتی ہے لیکن یہ سوال ہے کہ ٹیری خود کہاں گیا اور اس کا باقی عملہ کہاں ہے جبکہ وہاں صرف ٹارچنگ روم میں فائرنگ ہوئی ہے۔ وہاں ایک ...

مشین گن کی گولیوں کے چند نشانات موجود ہیں باقی سار
ہیڈ کوارٹر میں کہیں بھی نہ ہی خون کا کوئی نشان نظر آیا ہے اور نہ
کوئی گولی کا نشان۔اس کے باوجود سب غائب ہیں۔میں سوچ سو
کر پاگل ہو گئی لیکن اصل بات میری سمجھ میں نہیں آئی اس لئے
نے سوچا کہ تم سے بات کی جائے کیونکہ تم بھی ذہانت میں کسی
کم نہیں ہو"۔ڈینی نے کہا۔

"یہ تمہاری مہربانی ہے کہ تم مجھے اس قابل سمجھتی ہو۔بہرحا
مجھے تم پوری تفصیل سے بتاؤ کہ عمران کا مشن کیا تھا اور کیا
واقعات اس کی موت تک پیش آئے ہیں۔بے شک مختصر بتا دو لی
اہم پوائنٹس بتا دو"...... لاسی نے کہا تو ڈینی نے کرنل فوسٹر کی بتا
ہوئی تفصیلات دوہرا دیں۔

"تو وہ فارمولا نقلی ثابت ہوا ہے"...... لاسی نے چونک
پوچھا۔

"ہاں"...... ڈینی نے جواب دیا۔

"تو پھر یہ بات طے سمجھو کہ عمران اور اس کے ساتھی زندہ
اور برقی بھٹی میں جو انسانی جسموں کی راکھ ملی ہے وہ ٹیری اور ا
کے ساتھیوں کی ہے"...... لاسی نے ایک طویل سانس لیتے ہو
کہا۔

"ٹیری اور اس کے ساتھیوں کی اس طرح گمشدگی کے بعد میر
ذہن میں بھی یہی آئیڈیا تھا لیکن عمران نے ایسا کیوں کیا۔کیا ا

لئے کہ وہ پاکیشیا خاموشی سے پہنچ جائے یا کوئی اور مقصد اس کے
ذہن میں تھا"...... ڈینی نے کہا۔

"کیا اسے معلوم ہے کہ وہ فارمولا جو دفتر سے برآمد ہوا ہے اور
جسے ٹیری نے سائنس دانوں کو بھجوایا اور انہوں نے اسے درست قرار
دیا اب جعلی ثابت ہو چکا ہے"...... لاسی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہے کیونکہ یہ بات سائنس دانوں
نے سپیشل سیکرٹری سرکارنگ کو بتائی اور سرکارنگ نے براہ راست
کرنل فوسٹر سے بات کی۔اس کے بعد صرف مجھے معلوم ہے"۔ڈینی
نے کہا۔

"تو پھر یہ طے سمجھو کہ اب وہ لیبارٹری جہاں یہ فارمولا موجود ہے
اسے تباہ کر دیا جائے گا"...... لاسی نے کہا تو ڈینی بے اختیار اچھل
پڑی۔

"کیا۔کیا مطلب۔یہ نتیجہ تم نے کیسے نکال لیا"...... ڈینی نے
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو کچھ تم نے بتایا ہے اس سے یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ
عمران یہی سمجھ رہا ہے کہ جو نقلی فارمولا اس نے لیبارٹری واپس
بھجوایا ہے اسے اصل سمجھ لیا گیا ہے جب کہ اسے بھی معلوم ہے کہ
وہ نقلی ہے۔اس کا مطلب ہے کہ اصل بہرحال اس کے پاس ہے اور
اس ساری کارروائی سے اس کا مقصد یہی ہے کہ وہ اصل فارمولا اس
انداز میں پاکیشیا لے جائے کہ ایکریمیا کو معلوم ہی نہ ہو سکے کہ

فارمولا چوری ہوا ہے۔ اگر لیبارٹری کے سائنس دانوں کی بے ہو
کا مسئلہ سامنے نہ آتا تو عمران یہ سب کچھ نہ کرتا لیکن اس کے ذ
میں بھی یہ بات موجود تھی اس لئے اس نے جعلی فارمولا وہاں رکھ
ہو گا تاکہ انہیں یہ فارمولا دے کر مطمئن کیا جاسکے لیکن اسے معـ
ہے کہ یہ فارمولا بہرحال کسی نہ کسی روز جعلی ثابت ہو جائے گا
اس صورت میں ہر آدمی آسانی سے یہ بات سمجھ جائے گا کہ عمـ
اصلی فارمولا لے اڑا ہے۔ اب عمران کے ذہن کے مطابق جو
فارمولا لیبارٹری میں موجود ہے اسے اصل تسلیم کر لیا گیا ہے
لئے اگر لیبارٹری کو تباہ کر دیا جائے تو یہ فارمولا بھی ساتھ ہی ختم
جائے گا۔ اس طرح اس بات پر ہمیشہ کے لئے پردہ پڑ جائے گا
پاکیشیا اطمینان سے بغیر کسی مداخلت کے اصل فارمولے پر میز
بنا کر اپنے دفاع کے لئے استعمال کرتا رہے گا اس لئے یہ بات
ہے کہ عمران اب اس لیبارٹری کو تباہ کرے گا"۔ لاسی نے پو
تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی تمہاری بات درست ہے۔ اوہ۔ یہ تو ایکریمیا
بہت بڑا نقصان ہو جائے گا۔ ویری بیڈ۔ میں عمران کو اس کی اجا
نہیں دے سکتی"...... ڈینی نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے کہ یہ لیبارٹری ایکریمیا کی انتہائی
دفاعی لیبارٹری ہے اور اگر یہ تباہ ہو گئی تو ایکریمیا کو بے حد نقـ
اٹھانا پڑے گا۔ نہ صرف مالی نقصان بلکہ اس لیبارٹری کے

ایکریمیا کے میزائل بنانے والے انتہائی قابل سائنس دان بھی ہلاک ہو جائیں گے اور یہ نقصان ناقابل تلافی ہو گا لیکن تم کیا کرنا چاہتی ہو"۔ لاسی نے کہا۔

"میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کام سے روکوں گی۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر"...... ڈینی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم عمران کے مقابلے پر طفل مکتب کی حیثیت رکھتی ہو ڈینی۔ اس لئے تم اپنے طور پر اس کے خلاف کچھ نہ کر سکو گی"...... لاسی نے کہا۔

"میں اب بچی نہیں رہی۔ میں اب ڈارک آئی کی چند ٹاپ ایجنٹوں میں سے ایک ہوں اور انتہائی اہم اور انتہائی کٹھن مشنز میرے کریڈٹ پر ہیں۔ میرا ڈارک آئی میں علیحدہ سیکشن ہے اور تم دیکھنا کہ میں اسے کیسے روکتی ہوں۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ میں عمران کو اس طرح کھلی آزادی دے دوں"...... ڈینی نے انتہائی پُراعتماد لہجے میں کہا۔

"تم کیا لائحہ عمل اختیار کرو گی"...... لاسی نے کہا۔

"میں ڈارک آئی کے چیف کرنل فوسٹر کو بتاؤں گی کہ اصل صورت حال کیا ہے اور پھر میں یہ کیس اپنے سیکشن کے لئے حاصل کروں گی۔ اول تو مجھے یقین ہے کہ عمران جب گھر جائے گا تو پھر وہ میرے والد کے ساتھ دوستی کے حوالے سے خود ہی میرے سامنے

ہتھیار ڈال دے گا ورنہ دوسری صورت میں اسے ہلاک ہونا پڑے گا"...... ڈینی نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

"عمران کو جہاں تک میں سمجھتی ہوں۔ یہ شخص ویسے تو انتہائی رحم دل اور خوش اخلاق ہے لیکن جہاں اس کے ملک کا مفاد سامنے ہو وہاں وہ کسی رشتے کا قطعی لحاظ نہیں کرتا۔ اس لئے اگر تم عمران کے مقابل آئی تو پھر ہو سکتا ہے کہ وہ لارڈ ٹمپل کا بھی خیال نہ رکھے۔ البتہ میرا تمہیں مشورہ ہے اگر تم اسے تسلیم کرو تو اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے ورنہ تم بہرحال اپنے فرائض کی ادائیگی میں آزاد ہو۔ میں تمہیں مجبور نہیں کر سکتی اور نہ کرنا چاہتی ہوں"...... لاسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسا مشورہ"...... ڈینی نے کہا۔

"تم عمران سے کسی طرح رابطہ کر کے اسے حکومتی سطح پر یقین دلا دو کہ حکومت کو اس کے دیئے ہوئے فارمولے کی حقیقت کا علم ہو جانے کے بعد اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ پاکیشیا یہ میزائل تیار کرے تو پھر عمران لیبارٹری تباہ نہیں کرے گا اور خاموشی سے واپس چلا جائے گا۔ اگر تم چاہو تو اس سلسلے میں میرا حوالہ دے دینا۔ عمران مجھے اچھی طرح جانتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے تصدیق کرے گا تو میں اس کی تسلی کر دوں گی"...... لاسی نے کہا۔

"نہیں ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ اگر عمران کو پاکیشیا عزیز ہے تو مجھے ایکریمیا عزیز ہے۔ میں اپنی جان تو دے سکتی ہوں لیکن ایکریمیا

کے خلاف کسی سازش میں شریک نہیں ہو سکتی"...... ڈینی نے انتہائی جارحانہ لہجے میں کہا۔

"گڈ شو۔ تمہاری یہ حب الوطنی انتہائی قابل تحسین ہے۔ اس صورت میں تمہیں میرا ایک اور مشورہ ہے کہ عمران کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنا۔ اسے سوچنے کا معمولی سا موقع بھی نہ دینا پھر تو تم عمران پر برتری حاصل کر سکو گی"۔ لاسی نے کہا۔

"یقیناً ایسا ہی ہو گا۔ مجھے معلوم ہے کہ عمران کیا ہے اور کس انداز میں کام کرتا ہے لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ مجھے کہاں سے کام کا آغاز کرنا چاہئے۔ عمران لیبارٹری کو کس طرح تباہ کرے گا کیونکہ لیبارٹری کو باہر سے کسی طرح بھی تباہ نہیں کیا جا سکتا"...... ڈینی نے کہا۔

"وہاں ماسٹر کمپیوٹر کا کنٹرول ہے"...... لاسی نے کہا تو ڈینی چونک پڑی۔

"یقیناً ہو گا کیونکہ اب ایکریمیا انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کر رہا ہے"...... ڈینی نے کہا۔

"تو پھر یہ کنٹرول فوری ختم کرا دو۔ ورنہ عمران ایک ٹرانسمیٹر کال کے ذریعے بھی لیبارٹری تباہ کر سکتا ہے۔ میں اس کی تفصیل نہیں بتا سکتی لیکن اس نے اکثر جگہ بڑی ناقابل تسخیر لیبارٹریاں اسی طرح تباہ کی ہیں"...... لاسی نے کہا۔

"تمہیں عمران کے بارے میں اس قدر تفصیلات کیسے حاصل ہوئی ہیں"...... ڈینی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا تعلق ایک ایسی تنظیم سے ہے جو ایسے بین الاقوامی ایجنٹوں کے کارناموں پر نظر رکھتی ہے اور چونکہ ایشیا ڈیسک میرے پاس ہے اس لئے معلومات مجھ تک پہنچتی رہتی ہیں اور میں ان کا تجزیہ کر کے ہیڈ کوارٹر کو بھیجتی رہتی ہوں"...... لاسی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ تنظیم اقوام متحدہ کے تحت ہے"...... ڈینی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ایسا ہی سمجھ لو"...... لاسی نے جواب دیا تو ڈینی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اس کا بندوبست بھی کر لوں گی لیکن مجھے لائحہ عمل کیا اختیار کرنا چاہئے"...... ڈینی نے کہا۔

"عمران لامحالہ اس لیبارٹری میں داخل ہو گا اور عمران اپنے کام میں دیر کرنے کا بھی قائل نہیں ہے اس لئے تمہیں اس لیبارٹری کے گرد موجود رہنا چاہئے اور اس کے علاوہ کیا ہو سکتا ہے"...... لاسی نے جواب دیا۔

"او کے اب مجھے اجازت بے حد شکریہ۔ تم نے کافی وقت دیا ہے"...... ڈینی نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ پھر اس نے لاسی سے مصافحہ کیا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گئی۔ تھوڑی دیر

بعد اس کی کار ڈارک آئی کے ہیڈ کوارٹر کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی وہ اب کرنل فوسٹر سے مل کر یہ مشن سرکاری طور پر اپنے سیکشن کے لئے حاصل کرنا چاہتی تھی۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اب عمران سے اس انداز میں ٹکرائے گی کہ عمران کو بھی حقیقتاً معلوم ہو جائے گا کہ ڈینی کیا بن چکی ہے۔

سٹینلے اسکوائر کی ایک خوبصورت اور نو تعمیر کوٹھی کے سٹنگ روم میں عمران کے تمام ساتھی موجود تھے جب کہ عمران غائب تھا۔ اس کوٹھی کا بندوبست بھی عمران نے ہی کیا تھا اور انہیں یہاں پہنچا کر وہ کار لے کر یہاں سے نکل گیا تھا اور اب اس کو گئے ہوئے کئی گھنٹے گزر چکے تھے لیکن ابھی تک اس کی واپسی نہ ہوئی تھی۔ اس وقت جولیا سمیت سب نئے میک اپ میں تھے جب کہ عمران نے بھی یہاں سے باہر جانے سے پہلے اپنا میک اپ تبدیل کر لیا تھا۔

"عمران لیبارٹری کو تباہ کرنا چاہتا ہے جب کہ میرا خیال ہے کہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے"...... اچانک صفدر نے کہا۔ تو سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"کیوں اس خیال کی وجہ"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جیسے ہی یہ لیبارٹری تباہ ہوگی ایکریمیا کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ کام پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہے اور پھر ایکریمیا نے پاکیشیا کے خلاف انتقامی کارروائی شروع کر دینی ہے اور ایکریمیا کو شاید لیبارٹری کی تباہی سے اتنا فرق نہ پڑے لیکن پاکیشیا کی اگر کوئی لیبارٹری تباہ ہو گئی تو اس کے لئے یہ ناقابل تلافی نقصان ہو گا"۔ صفدر نے جواب دیا۔

"اب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران نے بلامبالغہ سینکڑوں لیبارٹریاں تباہ کی ہوں گی۔ اس سے پہلے تو یہ خدشہ تم نے ظاہر نہیں کیا۔ اگر ایسا ہوتا تو اب تک اور کوئی نہیں تو اسرائیل پاکیشیا کی تمام لیبارٹریاں تباہ کر چکا ہوتا"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ دوسری بات ہوتی ہے مس جولیا۔ اس میں قصور اس ملک کا ہوتا ہے جس کی لیبارٹری تباہ ہوتی ہے لیکن یہاں ہم ایکریمیا کا فارمولا حاصل کرنا چاہتے ہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"ایسی کوئی بات نہیں صفدر اگر ایکریمیا کے ایجنٹ پاکیشیا پہنچے تو ہم وہاں بھی ان سے نمٹ سکتے ہیں"...... اس بار تنویر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ لیبارٹری بھی تباہ نہ ہو اور ہمارا مشن بھی مکمل ہو جائے۔ صفدر درست کہہ رہا ہے اس لیبارٹری کی تباہی سے ہو سکتا ہے کہ ایکریمیا اور پاکیشیا کے درمیان کشیدگی پیدا ہو

جائے اور ایکریمیا بہرحال سپر پاور ہے اور پاکیشیا کے اس کے ساتھ انتہائی اچھے تجارتی اور دفاعی معاہدے بھی ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" دوسری صورت کیا ہو سکتی ہے"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

" اصل مسئلہ تو وہ فلم ہے جو عمران نے اس ٹیری کے ذریعے ان کے حوالے کی ہے اور جسے انہوں نے سرسری طور پر دیکھ کر اصل سمجھ لیا ہے۔ اگر لیبارٹری تباہ کرنے کی بجائے وہ فلم اس طرح حاصل کر لی جائے کہ کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے تو معاملہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی گیٹ کے باہر سے مخصوص انداز میں ہارن کی آواز سنائی دی۔

" عمران ہو گا میں جاتا ہوں"...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ٹائیگر باہر موجود ہے وہ کھول دے گا پھاٹک"...... جولیا نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

" السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ یا براتیاں مع دلہن و دلہن کے بھائی"...... چند لمحوں بعد عمران نے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" دلہن کا بھائی نہیں بلکہ دولہا بھائی کہو"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" دولہا بیچارہ تو اپنے والدین کا منتوں مرادوں بھرا اکلوتا فرزند ارجمند ہے اور اب تو کسی بھائی کا کوئی سکوپ بھی باقی نہیں رہا"۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" یہ تم نے آتے ہی کیا بکواس شروع کر دی ہے۔ ہم یہاں انتہائی اہم معاملہ پر گفتگو کر رہے تھے"...... جولیا نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے اور آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

" ماشاء اللہ۔ ماشاء اللہ۔ چشم بددور بلکہ چشم تنویر دور۔ تو آخرکار اہم معاملہ زیر غور آ ہی گیا۔ واہ آج کا دن تو میری قسمت کا شاندار دن ہے۔ کیوں صفدر کیا خیال ہے۔ اٹھو کھنکار کر گلا صاف کرو اور خطبہ نکاح پڑھنا شروع کر دو تاکہ اہم معاملہ جلد از جلد مکمل ہو جائے"۔ عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

" مجھے کہو میں پسٹل نکال کر اس کا ٹریگر دبا دیتا ہوں"...... تنویر نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

" عمران صاحب صفدر نے ایک خدشے کا اظہار کیا ہے"۔ عمران کے جواب دینے سے پہلے کیپٹن شکیل بول پڑا۔

" اچھا تو اب صفدر کے ذہن میں بھی خدشات آنے شروع ہو گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کے مزار پر قوالوں کی ٹولی کے پیچھے بیٹھ کر تالیاں بجانے کی پریکٹس مجھے ابھی سے شروع کر دینی چاہئے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" شٹ اپ۔ جو منہ میں آتا ہے بک دیتے ہو۔ کم از کم دوسروں

کے احساسات وجذبات کا تو خیال رکھا کرو"...... اس بار جولیا نے حقیقی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا صفدر سپر ایجنٹ ہے اور جب سپر ایجنٹ کے ذہن میں خدشات پیدا ہونا شروع ہو جائیں تو پھر سمجھنے والے سمجھ جاتے ہیں کہ سپر ایجنٹ ذہنی طور پر ناکارہ ہونا شروع ہو گیا ہے اور وہ جو تمہارا نقاب پوش چیف ہے وہ تو ایسے معاملات میں بے حد حساس واقع ہوا ہے۔ اس لئے تو میں اس کے سامنے ایسی کوئی بات نہیں کرتا کہ کہیں ہمیشہ کے لئے میرے چیک بند نہ ہو جائیں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور جب تم کسی مشن کے سلسلے میں خدشات کا اظہار کرتے ہو۔ اس وقت کیا ہوتا ہے"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"مشن کے بارے میں خدشات۔ کیا مطلب۔ مشن کے بارے میں خدشات کا مطلب تو یہ ہوتا ہے کہ مشن پر غور و فکر کیا جا رہا ہے۔ یہ تو ٹھیک ہے لیکن صفدر کے ذہن میں مشن کے بغیر خدشات پیدا ہونے لگ گئے ہیں۔ کیپٹن شکیل نے تو مشن کا لفظ ہی نہیں کہا۔ کیوں کیپٹن شکیل"...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا مطلب مشن سے ہی تھا عمران صاحب اور صفدر کا یہ خدشہ درست ہے"...... کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"خدشہ پیدا بھی ہوا اور پھر درست بھی تسلیم کر لیا۔ پھر تو معاملہ واقعی انتہائی سنجیدہ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب میرا خیال ہے کہ اگر آپ نے لیبارٹری تباہ کی تو ایکریمیا انتقامی کارروائی کرے گا"...... صفدر نے آخرکار خود ہی اپنے خدشے کا اظہار کر دیا۔

"تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ ایکریمین حکام کے سامنے جا کر تعظیم بجالانی چاہئے اور درخواست کرنی چاہئے کہ پاکیشیا کے خلاف انتقامی کارروائی نہ کی جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزائے خیر دے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ پہلے میری بات سن لیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر اس نے تفصیل سے صفدر اور اپنی بات دوہرا دی۔

"لیکن جیسے ہی وہ فلم غائب ہو گی وہ سمجھ جائیں گے کہ ہم اسے لے اڑے ہیں جب کہ لیبارٹری تباہ ہونے کے بعد ان کے ذہن میں اور کوئی خیال نہیں آئے گا اور میری اصل کوشش یہی ہے کہ ایکریمیا کو اس بات کا علم نہ ہو سکے۔ ورنہ اصل فارمولا تو اب تک چیف کے پاس پہنچ بھی چکا ہو گا"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ اب تک انہیں اس

بات کا علم ہو چکا ہو"...... اچانک صدیقی نے کہا تو عمران بے اخ[تیار] چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی اس پوائنٹ کی طرف تو میرا ذہن ہی نہیں تھا۔ اگر واقعی ایسا ہو چکا ہے تو پھر تو سارا معاملہ ہی خراب ہو جا[ئے] گا اور مجھے نئے سرے سے اس بارے میں سوچنا پڑے گا"۔ عمران [نے] انتہائی سنجیدہ اور قدرے فکر مند ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا تم معلوم نہیں کر سکتے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں معلوم کرنا پڑے گا۔ صفدر سپیشل ٹرانسمیٹر مجھے لا دو" عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے میں گہری خاموشی طاری ہو گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد صف[در] واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ عمران نے اس سے ٹرانسمیٹر لیا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر[نی] شروع کر دی۔ پھر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ چیف آف ڈارک آئی کرنل فوسٹر کالنگ ڈاک[ٹر] براؤن۔ اوور"...... عمران نے کرنل فوسٹر کی آواز اور لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ڈاکٹر براؤن اٹنڈنگ۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹرانسمی[ٹر] میں سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر براؤن جو فارمولا فلم لیبارٹری سے چوری ہوئی تھی اور ج[و] میرے سپیشل سیکشن کے چیف ٹیری نے آپ کو بھجوائی تھی کیا و[ہ]

[محف]وظ ہے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اطلاع ملی ہے [کہ] وہ دوبارہ اسے حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اوور"...... عمران نے [ک]رنل فوسٹر کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ چاہیں تو یہ فلم میں آپ کو بھجوا دوں تاکہ آپ اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے حوالے کر سکیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا گیا تو عمران کے ساتھ ساتھ اس کے سارے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات۔ اوور"...... عمران نے حقیقتاً حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ فلم ایک عام سے میزائل کے فارمولے کی ہے۔ پہلے سرسری چیکنگ ہوئی تھی پھر بعد میں جب اس کی تفصیلی چیکنگ ہوئی تب اس کے بارے میں اصل حقیقت سامنے آئی۔ میں نے سپیشل سیکرٹری سرکارنگ کو اس کی اطلاع دے دی تھی۔ اوور"...... ڈاکٹر براؤن نے کہا۔

"اس کا تو مطلب ہے کہ اصل فارمولا پاکیشیا سیکرٹ سروس [و]الوں کے پاس ہی ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہاں لیکن وہ اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکیں گے۔ انہوں نے [ڈا]کٹر براؤن کو احمق سمجھ رکھا تھا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا [گ]یا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ جس فارمولے کی وہ کاپی لے گئے ہیں وہ

ٹی ایس میزائل کا اصل فارمولا نہیں ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہاں یہی میرا مطلب ہے۔ مجھے اس فارمولے کی اہمیت کا پ طرح احساس تھا اس لئے میں نے اس جیسا ایک دوسرا فارمولا کیا جو تکنیکی طور پر بھی ٹی ایس میزائل کا فارمولا ہی ہے لیکن وہ لو جب اس پر عملی طور پر کام کریں گے پھر انہیں معلوم ہو گا کہ سے کسی صورت بھی ٹی ایس میزائل تیار نہیں ہو سکتا۔ یہ فار ایسٹام میزائل کا ہے اور ایسٹام میزائل تو اب شوگران نے بھی تیا لئے ہیں۔ ٹی ایس میزائل تو آئندہ صدی کی ایجاد ہے۔ اوور"۔ براؤن نے کہا۔

"لیکن ان کا تو کہنا تھا کہ آپ کے خفیہ سیف میں اس کی ق موجود تھی۔ کیا آپ نے اصل فارمولا کہیں اور رکھا ہوا تھا۔ اوو عمران نے کہا۔

"اگر میں ایسا نہ کرتا تو وہ اسے اصل کیسے سمجھتے۔ اصل فا ہے تو لیبارٹری میں ہی لیکن وہاں تک کسی کا ذہن نہیں پہنچ سکتا لئے آپ مطمئن رہیں اور ہاں مجھے سرکارک نے بتایا تھا کہ پا سیکرٹ سروس ہلاک ہو چکی ہے اور ایسا ڈارک آئی نے کیا ہے۔ اب آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ یہاں کام کر رہی ہے اس کا کیا مط ہوا۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایسے لہجے میں کہا گیا جیسے اچا ڈاکٹر براؤن کو اس بات کا خیال آ گیا ہو۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ تو مارا جا چکا ہے لیکن ڈاکٹر براؤن ظاہر ہے کسی ملک کی سیکرٹ سروس صرف چند افراد پر ہی تو مشتمل نہیں ہوا کرتی۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال یہ کام آپ کا ہے کہ آپ ان کا خاتمہ کریں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور ایک بار پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے بلیکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی اور سارے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"سر سپیشل پیکٹ آپ کے پاس پہنچ چکا ہو گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اوور"...... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا۔

"اس بارے میں ایک رپورٹ ملی ہے کہ وہ ایسٹام میزائل کا فارمولا ہے۔ ٹی ایس میزائل کا نہیں ہے۔ آپ وہاں اسے چیک کرائیں تاکہ حتمی طور پر اس بارے میں معلوم ہو سکے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"وہ ابھی میرے پاس پہنچا ہے ٹھیک ہے میں چیک کراتا ہو
اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں ایک گھنٹے بعد آپ کو دوبارہ کال کروں گا۔ اوور اینڈ آل
عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کو کہتے ہیں ٹائیں ٹائیں طوطا"...... عمران نے ثرا
آف کر کے منہ بناتے ہوئے کہا اور سب ساتھیوں کے ستے ہ
چہروں پر عمران کی بات سن کر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"یہ فش کی بجائے طوطا محاورے میں کہاں سے داخل ہ
عمران صاحب"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹائیں ٹائیں طوطا ہی کرتا ہے۔ فش یعنی مچھلی بیچاری
ٹائیں ٹائیں کرتا ہے اور اس وقت واقعی مجھے بھی احساس ہو ر
کہ وہ طوطا میں ہی ہوں۔ جیسے کہا جاتا ہے میاں مٹھو چوری
گئے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار قہقہہ
ہنس پڑے۔

"کیا واقعی تمہارا چوری کھانے کو جی چاہ رہا ہے"...... جو
ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہارے ہاتھوں سے چوری تنویر کھا سکتا ہے۔ میں تو خون
والا مجنوں ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک
کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب اگر یہ فارمولا واقعی ٹی ایس کا ثابت نہ ہو

آپ کیا کریں گے"...... کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"اپنا منہ پیٹ لوں گا اور کیا کروں گا۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ چوروں کو مور پڑ جانے والی کہاوت صادق آ جائے گی"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک ٹائیگر تیزی سے کمرے میں داخل ہوا اور اس کا چہرہ دیکھ کر سب بے اختیار چونک پڑے۔

"باس ہماری کوٹھی کو چاروں طرف سے گھیرا جا چکا ہے۔ دس افراد ہیں اور ان سب کے پاس انتہائی جدید ساخت کی میزائل گنیں موجود ہیں۔ ان میں سے دو سامنے کے رخ پر اور باقی سائیڈ اور عقب میں ہیں"...... ٹائیگر نے کہا تو سب بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کیا یہ دس کے دس اکٹھے آئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ چند لمحے پہلے تین کاریں یکلخت سامنے آ کر رکیں اور ان میں سے یہ لوگ نکل کر چاروں طرف پھیل گئے لیکن ان کا انداز بتا رہا ہے کہ انہیں کسی کا انتظار ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ڈینی ٹمبل بول رہی ہوں علی عمران عرف مائیکل۔ تمہاری رہائش گاہ کو گھیرا جا چکا ہے اور میرے آدمیوں کے ہاتھوں میں

کراسٹون میزائل گنئیں ہیں اور اگر تمہیں معلوم نہ ہو تو بتا دوں ایک کراسٹون میزائل بھی اگر فائر ہوا تو تمہاری کوٹھی تمہارے تمہارے ساتھیوں سمیت راکھ میں تبدیل ہو جائے گی"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی۔ لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ اس گفتگو بڑی لطف اندوز ہو رہی ہے۔

"کیا یہاں نارآک میں بھی ٹمپل ہوتے ہیں۔ ٹمپل کافرستانیوں کی عبادت گاہ کو کہتے ہیں"...... عمران نے منہ بنا ہوئے جواب دیا۔

"مسٹر علی عمران میں اپنے والد لارڈ ٹمپل کے ساتھ تمہارے تعلقات کا بالکل لحاظ نہیں کروں گی کیونکہ تم ایکریمیا کے مفاد خلاف کام کر رہے ہو اور جس طرح تم پاکیشیا کے خلاف کسی رشتے کی پرواہ نہیں کرتے اسی طرح میں بھی کسی رشتے کی پرواہ نہیں کروں گی۔ البتہ میں تمہیں ایک چانس دے سکتی ہوں۔ جیٹ طیارہ ایئرپورٹ پر تیار ہے اگر تم گرفتار ہو کر ایئرپورٹ جانے کے لئے تیار ہو تو میرے آدمی تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کے ہاتھوں ہتھکڑیاں ڈال کر تمہیں اس جیٹ طیارے پر پہنچا دیں گے اور پھر جیٹ طیارہ تمہیں گریٹ لینڈ پہنچا دے گا اور وہاں تمہارے ہاتھ کھول دیئے جائیں گے۔ یہ مہربانی میں تم پر اور تمہارے ساتھیوں اس لئے کر رہی ہوں کہ تمہارے بہرحال میرے والد لارڈ ٹمپل سے گہرے تعلقات تھے لیکن اگر تم نے انکار کیا تو پھر میں میزائل فائر

دوں گی۔ جواب دو ہاں میں یا ناں میں"...... ڈینی نے تیز لہجے میں کہا تو عمران نے جیب سے قلم نکالا اور جلدی سے میز پر ہی لکھنا شروع کر دیا کہ ساتھ والی کوٹھی خالی ہے درمیانی دیوار پھاند کر وہاں پہنچ جاؤ۔

"لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ تم یہ جیٹ طیارہ فضا میں کریش نہیں کرا دو گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ لکھنے کے ساتھ ساتھ بولتا بھی جا رہا تھا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے ایکریمیا کا ایک جیٹ طیارہ ضائع کرانے کی۔ یہاں صرف ایک میزائل فائر کرانے سے جب مسئلہ حل ہو سکتا ہے"...... ڈینی نے جواب دیا۔ عمران کے سارے ساتھی بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے تھے۔

"کیا تم بالمشافہ بات چیت نہیں کر سکتیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم کسی بہتر نتیجے پر پہنچ جائیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں سوری۔ بولو جواب دو ہاں یا ناں۔ بولو"...... ڈینی نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"کتنی بار ہاں کرنی پڑے گی"...... عمران نے یکلخت مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کتنی بار کا کیا مطلب"...... ڈینی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے ہاں شادی کے لئے تین بار ہاں کہنا پڑتا ہے۔ نجانے تمہارے ہاں کتنی بار کہنا پڑتا ہے اس لئے پوچھ رہا ہوں"...... عمران

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو تم میری کال کو مذاق سمجھ رہے ہو۔ اوکے پھر بھگتو"۔ دوسر طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی راب ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور اس کے ساتھ اس نے بھی دروازے کی طرف دوڑ لگا دی۔ اسے معلوم تھا کہ ز بہرحال اپنے آدمیوں کو ٹرانسمیٹر کال کرے گی اس لئے چند منٹ وقفہ ضرور مل جائے گا اور پھر وہ برآمدے سے نکل کر دوڑتا ہوا درمیا دیوار کے قریب گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ہوا میں بلند ہو ایک لمحے کے لئے اس کے دونوں ہاتھ درمیانی دیوار پر پڑے ا دوسرے لمحے وہ قلابازی کھا کر دوسری طرف پہنچ گیا۔ یہ کوٹھی واقع خالی تھی۔

"چلو اس کی سائیڈ دیوار سے باہر درمیانی گلی میں۔ ہمیں جلد جلد یہاں سے نکلنا ہے"...... عمران نے برآمدے میں موجود اپ ساتھیوں سے کہا اور وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے اس کوٹھی ک مقابل دیوار کی طرف بڑھ گئے۔ وہ سامنے یا عقب سے اس لئے نہ گئ تھے کہ دونوں طرف کارپرڈیی کے آدمی موجود تھے اور ہو سکتا ہے ک وہ انہیں پہچانتے ہوں جب کہ اس سائیڈ پر وہ موجود نہیں ہو سکت تھے اور پھر جب انہوں نے اس سائیڈ پر ایک دروازہ دیکھا تو ان ک چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہاں سے نکل کر علیحدہ علیحدہ جارج کی کوٹھی نمبر ایک سو بار

میں پہنچو"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھول دیا۔ وہ سب اس طرح ایک ایک کر کے باہر نکلنے لگے جیسے اس کوٹھی کے مکین ہوں۔ سب سے آخر میں عمران باہر نکلا اور پھر تیزی سے دائیں طرف کو مڑ کر وہ سامنے والی بڑی سڑک کی طرف بڑھنے لگا جب کہ اس کے ساتھی سڑک کی دوسری طرف موجود زیر تعمیر کوٹھی میں داخل ہو کر دوسری طرف چلے گئے تھے کیونکہ اس زیر تعمیر کوٹھی کی چار دیواری ابھی تعمیر نہیں کی گئی تھی۔ عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر ایک باکس نکال کر اس نے اس میں سے ایک ماسک نکالا اور آگے بڑھتے ہوئے اس نے اسے سر اور چہرے پر چڑھایا اور پھر دونوں ہاتھوں سے ہی اپنے چہرے کو تھپکنا شروع کر دیا۔ جب وہ مین روڈ پر پہنچا تو اس کا چہرہ اور بال دونوں پہلے سے بدل چکے تھے۔ وہ سڑک کراس کر کے اطمینان سے اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر واقعی تین بڑی کاریں موجود تھیں اور ان کاروں کے ساتھ دو آدمی ہاتھوں میں عجیب ساخت کی میزائل گنیں پکڑے کھڑے تھے۔ انہوں نے چونک کر عمران کو دیکھا لیکن عمران اس انداز میں چل رہا تھا جیسے اپنے ہی خیالوں میں ڈوبا ہوا جا رہا ہو اور پھر وہ ان کے قریب سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ کچھ آگے پہنچ جانے کے بعد وہ ایک درخت کے ساتھ بنے ہوئے پتھر کے بڑے سے گملے کی اوٹ میں رک گیا۔ البتہ اس نے یہ دیکھ لیا تھا کہ جس وقت وہ گملے کی اوٹ میں نہیں تھا تو ان دونوں کا دھیان اس کی طرف نہ تھا وہ سامنے اس

کوٹھی کی طرف ہی دیکھ رہے تھے جو عمران اور اس کے ساتھیوں کی رہائش گاہ تھی۔ ابھی عمران کو وہاں رکے ہوئے چند لمحے ہی گزرے ہوں گے کہ ایک سیاہ رنگ کی کار انتہائی تیز رفتاری سے چلتی ہوئی وہاں پہنچی اور پھران دونوں کاروں کے قریب رک گئی۔ دوسرے لمحے کار کا دروازہ کھلا اور اس میں سے ایک نوجوان لڑکی تیزی سے باہر نکلی اور اسے دیکھ کر عمران نے پہچان لیا۔ وہ واقعی لارڈ ٹمپل کی بیٹی ڈینی تھی۔

"کوئی باہر تو نہیں آیا گارنر"...... اس لڑکی نے تیز آواز میں کہا۔

"نہیں مادام۔ ہم ہر طرح محتاط رہے ہیں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"تم نے معلوم کر لیا تھا ناں کہ اس رہائش گاہ میں کوئی خفیہ راستہ تو نہیں ہے"...... ڈینی نے کہا۔

یس مادام اس پورے ایریئے میں کسی کوٹھی میں کوئی خفیہ راستہ یا تہہ خانہ نہیں ہے"...... گارنر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے پھر اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرو"...... ڈینی نے کہا اور ایک آدمی تیزی سے چلتا ہوا آگے بڑھا اور پھر کوٹھی کے قریب پہنچ کر اس نے جیب سے کوئی چیز نکالی۔ اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور کوئی کیپسول نما چیز کوٹھی کے اندر جا گری اور پھر وہ آدمی واپس مڑ آیا۔

"کتنی دیر اس کے اثرات رہیں گے"...... ڈینی نے پوچھا۔

"صرف پانچ منٹ مادام"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"تم دونوں نے اندر جانا ہے۔ میں یہیں رکوں گی اور سائیڈ اور عقب میں بھی آدمی ویسے ہی موجود رہیں گے"...... ڈینی نے کہا۔

"یس مادام"...... گارنر نے جواب دیا اور پھر واقعی پانچ منٹ بعد وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کوٹھی کے گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے اس میں سے ایک انتہائی پھرتی سے پھاٹک پر چڑھ کر اندر کود گیا۔ اسی لمحے عمران تیزی سے گملے کی اوٹ سے نکلا اور دبے پاؤں کاروں کی طرف بڑھنے لگا۔ اسے معلوم تھا کہ ڈینی کی پوری توجہ کوٹھی کی طرف ہی ہو گی اور وہ دیکھ چکا تھا کہ پہلے والی دونوں کاریں خالی تھیں اور ڈینی بھی خود ہی کار ڈرائیو کر کے یہاں آئی تھی۔ کیونکہ وہ ڈرائیونگ سیٹ سے ہی نیچے اتری تھی۔ ڈینی اپنی کار سے پشت لگا کر کھڑی ہوئی تھی اس لئے عمران کو بہرحال سائیڈ پر سے ہو کر اس کی طرف جانا پڑا اور ڈینی کو جیسے ہی اس کا احساس ہوا اس نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا لیکن عمران ایک بار پھر اسی انداز میں چلنے لگا جیسے وہ اپنے ہی خیالوں میں چل رہا ہو۔ پھر عمران جیسے ہی اس کے قریب پہنچا اچانک عمران کا بازو گھوما اور ڈینی کی کنپٹی پر پڑنے والی ضرب نے ڈینی کے منہ سے چیخ تک نہ نکلنے دی۔ عمران نے تیزی سے کار کا دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے اس نے زمین پر ساکت پڑی ہوئی ڈینی کو اٹھا کر عقبی سیٹ پر پھینک دیا۔ دروازہ بند کر کے وہ اسی تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ پر پہنچا۔ چابیاں اگنیشن میں موجود تھیں

اس لئے دوسرے لمحے کار کا انجن جاگا اور پھر کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد ہی وہ ایک موڑ کاٹ کر سائیڈ پر سے ہوتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس سٹیٹلے اسکوائر کی حدود سے نکل کر آگے بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اچانک کار کے ڈیش بورڈ کے ساتھ نصب ٹرانسمیٹر سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو عمران نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ گارنر کالنگ۔ اوور"...... گارنر کی آواز سنائی دی۔

"یس ڈینی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران کے منہ سے ڈینی کی آواز سنائی دی۔

"مادام آپ اچانک کیوں چلی گئی ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"تم رپورٹ دو کیا ہوا۔ اوور"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مادام کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے۔ وہاں کوئی آدمی بھی موجود نہیں ہے۔ البتہ ان کا سامان اور کار بدستور موجود ہے۔ میں نے چیکنگ کی ہے۔ میری چیکنگ کے مطابق وہ ساتھ والی کوٹھی کی درمیانی دیوار سے کود کر ساتھ والی کوٹھی میں گئے اور پھر دوسری طرف سڑک سے اس کوٹھی کا دروازہ کھول کر نکل گئے۔ چونکہ ہم ادھر موجود نہیں تھے اس لئے ہم انہیں جاتا ہوا چیک نہیں کر سکے۔ اوور"...... گارنر نے جواب دیا۔

"میں نے ایک آدمی کو چیک کر لیا تھا اس لئے مجھے فوری اس کے

پیچھے جانا پڑا۔ میرا اندازہ ہے کہ وہ عمران ہے۔ میں اس کا تعاقب کر رہی ہوں اگر واقعی وہی ہے تو پھر وہ لامحالہ وہاں پہنچے گا جہاں اس کے ساتھی گئے ہوں گے جیسے ہی چیکنگ مکمل ہوئی میں تمہیں کال کر دوں گی۔ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس ہیڈ کوارٹر چلے جاؤ۔ اوور"...... عمران نے ڈینی کی آواز اور لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا

"یس مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اس نے مڑ کر عقبی سیٹوں کے درمیان بے ہوش پڑی ہوئی ڈینی کو دیکھا اور کار آگے بڑھا دی۔ اسے خطرہ تھا کہ کہیں ڈینی ہوش میں نہ آ جائے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ جارج کالونی پہنچ گیا جہاں کا پتہ اس نے اپنے ساتھیوں کو دیا تھا۔ اس نے یہ کوٹھی حفظ ماتقدم کے طور پر پہلے سے ہی لے رکھی تھی۔ اس کے سارے ساتھی وہاں پہنچ چکے تھے۔

"یہ کس کو اٹھا لائے ہو۔ کون ہے یہ"...... جولیا نے عمران کے کاندھے پر لدی ہوئی ڈینی کو دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ وہی ڈینی ٹمپل ہے جس نے فون پر دھمکیاں دی تھیں"۔ عمران نے اسے سٹنگ روم میں لے جا کر صوفے کی ایک کرسی پر ڈالتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے آپ کے ہاتھ لگ گئی عمران صاحب"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت

کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ٹائیگر رسی لے آؤ اور اسے باندھ دو لیکن خیال رکھنا اب یہ ڈارک آئی کی تربیت یافتہ ایجنٹ ہے"...... عمران نے صفدر کی بات کا جواب دینے کی بجائے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا اور پھر عمران نے باہر نکل کر گملے کی اوٹ میں چھپنے سے لے کر ڈینی کو بے ہوش کر کے اس کو کار میں ڈال کر یہاں تک لے آنے اور راستے میں گارنر سے ہونے والی ٹرانسمیٹر پر بات چیت کی تفصیل بھی سنا دی۔

"لیکن اس کا کیا کرو گے گولی مار کر وہیں پھینک دیتے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کا قد وقامت تمہارے جیسا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ حالات ایسے پیش آ جائیں کہ تمہیں ڈینی بن کر سیکشن ہیڈ کوارٹر جانا پڑے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر اور صفدر دونوں نے مل کر ڈینی کے بازو اس کے عقب میں کر کے باندھے اور پھر اسے صوفے کی کرسی کے ساتھ ہی رسی سے جکڑ دیا۔ انہوں نے جان بوجھ کر اسے اس انداز میں باندھا تھا کہ وہ کسی طرح بھی اپنے آپ کو رہا نہ کرا سکے۔

"ٹائیگر تم اس کی کار کو گیراج میں لے جا کر بند کر دو۔ لیکن ڈیش بورڈ کے ساتھ نصب ٹرانسمیٹر اتار کر لے آنا ہو سکتا ہے کہ کال آ

جائے اور اٹنڈ نہ ہونے کی صورت میں سیکشن والوں کو کوئی شک پڑ جائے اور سوائے جولیا کے باقی سارے ساتھی باہر کی نگرانی کریں۔ ہو سکتا ہے کہ ڈارک آئی کی ڈینی کے علاوہ کوئی اور سیکشن بھی ہماری تلاش میں کام کر رہا ہو"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مڑ کر دروازے کا رخ کیا۔

"سنو جولیا یہ ڈینی میرے گہرے دوست لارڈ ڈمیل کی بیٹی ہے اس نے میری اور اس کی بات چیت کے دوران تم نے اپنے آپ پر اور اپنے چہرے کے تاثرات پر قابو رکھنا ہے"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بہتر ہے لیکن تم اپنی عادت کے مطابق بکواس نہ شروع کر دو"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جیسے تم بکواس کہتی ہو وہی تو اصل جذبات ہوتے ہیں"۔ عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تمہارے پاس سوائے جذبات کے اور ہے ہی کیا۔ بہرحال تم جو چاہے باتیں کرو میں کچھ نہیں کہوں گی"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اسے ہوش میں لے آنے کا فریضہ بھی تم ہی انجام دے دو"...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور اس نے بے ہوش ڈینی کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب ڈینی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع

ہوئے تو جولیا نے ہاتھ ہٹائے اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد ڈیزی کراہتی ہوئی ہوش میں آگئی۔

"یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا۔ کون ہو تم۔ یہ میں کہاں ہوں"...... ڈیزی نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی کسمساتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جیسے اس کا ذہن موجود سچوئیشن سے ایڈجسٹ نہ ہو رہا ہو۔

"لاوڈ ٹمپل کی بیٹی کو باندھنے کا ناخوشگوار فریضہ مجھے اس لئے ادا کرنا پڑا کہ تم نے خود ہی کہا تھا کہ تم اب تربیت یافتہ ایجنٹ ہو"...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا تو ڈیزی نے اس طرح حرکت کی جیسے وہ انتہائی حیرت کے مارے اچھل رہی ہو لیکن ظاہر ہے بندھے ہونے کی وجہ سے وہ اچھل نہیں سکتی تھی لیکن اس کے چہرے پر ایسے ہی تاثرات ابھرے تھے۔

"تم۔ تم عمران۔ تم۔ مگر۔ مگر تم تو اس کوٹھی میں تھے اور میرے آدمیوں نے وہاں بے ہوشی کی گیس فائر کی تھی۔ پھر۔ پھر تم اچانک کہاں سے آگئے تھے"...... ڈیزی نے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"تمہیں شاید تربیت دینے والوں نے یہ نہیں بتایا کہ مدمقابل سیکرٹ ایجنٹ کو ہوشیار کرنا سب سے احمقانہ فعل ہوتا ہے۔ تمہارا کیا خیال تھا کہ میں تم سے مذاکرات کرنے کے بعد اطمینان سے اپنے آپ کو تمہارے اور تمہارے آدمیوں کے حوالے کر دوں گا۔

میں تم سے باتیں کرتا رہا جب کہ میرے ساتھی ساتھ والی خالی کوٹھی میں پہنچ گئے اور پھر وہاں سے وہ سائیڈ روڈ پر چلے گئے جہاں تمہارے آدمی موجود نہ تھے اور جب تم نے رابطہ ختم کیا تو یہی عمل میں نے دوہرایا۔ تم جب میری کوٹھی کے سامنے پہنچیں تو میں تمہارے آدمیوں کی کاروں کے قریب درخت کے پیچھے موجود تھا۔ پھر جب تمہارے آدمی کوٹھی کے اندر گئے تو میں نے سوچا کہ تم سے مزید تفصیلی مذاکرات ہو جائیں اس لئے میں تمہیں یہاں لے آیا۔ باقی راستے میں تمہارے آدمی گارنر کی ٹرانسمیٹر کال آئی تھی اس نے بتایا تھا کہ کوٹھی خالی ہے اس لئے میں نے اسے تمہاری آواز میں حکم دے دیا ہے کہ وہ اپنے آدمیوں سمیت واپس ہیڈ کوارٹر چلا جائے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ مجھ سے واقعی غلطی ہو گئی تھی۔ میں دراصل چاہتی تھی کہ تمہیں نقصان نہ ہو اور تم خود گرفتاری پیش کر دو تاکہ میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ایکریمیا سے باہر بھجوا دوں ورنہ جس طرح میرے آدمی تمہارے سر پر پہنچ گئے تھے تم ایک لمحے میں کوٹھی سمیت جل کر راکھ ہو جاتے"...... ڈیزی نے کہا۔

"تم نے اس کوٹھی کا سراغ کیسے لگا لیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"تم نے ٹرانسمیٹر کالیں کی تھیں گو تم نے کسی سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال کی تھی لیکن ہمارے انتہائی جدید ترین ٹرانسمیٹر کال کیچر نے

انہیں نہ صرف چیک کر لیا بلکہ اس جگہ کو بھی ٹریس کر لیا اور اس میں تم نے اپنا مخصوص نام پرنس آف ڈھمپ استعمال کیا تھا او[ر] کال سے ہی مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے اصل فارمولا پاکیشیا [پہنچا دیا] ہے لیکن تمہیں شک ہے کہ یہ واقعی اصل بھی ہے یا نہیں۔ بہر [حال] اس کال کی وجہ سے میں نے تمہاری رہائش گاہ ٹریس کر لی اور پھر [میں] نے اپنے آدمی وہاں بھیج دیئے اور اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر سے فون [پر] سے بات کی کیونکہ ڈارک آئی کے لئے ایکس چینج کو لوکیشن ب[تا کر] فون نمبر آسانی سے حاصل کیا جا سکتا ہے"...... ڈینی نے تفص[یل] بتاتے ہوئے کہا۔

"جب تمہیں معلوم ہو گیا تھا کہ اصل فارمولا پاکیشیا پہنچ چکا [ہے] تو پھر تم نے ہمیں ایکریمیا سے باہر لے جانے کی مہربانی کا فی[صلہ] کیوں کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اس لئے کہ مجھے معلوم ہو چکا تھا کہ جو فارمولا تم نے بھیجا [ہے] وہ واقعی اصل نہیں ہے۔ میں نے کرنل فوسٹر سے بات کی تھ[ی] کرنل فوسٹر نے مجھے بتایا کہ ڈاکٹر براؤن نے سرکارک کو اص[ل] صورت حال بتا دی تھی لیکن سرکارک نے کرنل فوسٹر کو بھی اص[ل] صورت حال سے آگاہ نہیں کیا تھا لیکن سیکرٹری دفاع نے کر[نل] فوسٹر کو اصل صورت حال بتا دی تھی اور کرنل فوسٹر کو یہ معلوم ہو چکا تھا کہ تم ہلاک نہیں ہوئے بلکہ تم نے ٹیری اور [اس] کے آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہے اور میں نے تمہارے آئندہ اقدا[م]

[...]کے بارے میں جوڈی سے گفتگو کی تھی۔ جوڈی نے مجھے بتایا کہ تم [...]ب ہر قیمت پر لیبارٹری تباہ کر دو گے اور میں نہیں چاہتی تھی کہ [ا]یکریمیا کی اس قدر اہم اور قیمتی لیبارٹری تمہارے ہاتھوں تباہ ہو جائے اور ایکریمیا کے نامور سائنس دان ہلاک ہو جائیں اس لئے میں چاہتی تھی کہ تمہیں تمہارے ساتھیوں سمیت ایکریمیا سے واپس بھجوا دوں کیونکہ بہرحال مجھے اپنے والد اور تمہارے تعلقات کا بھی لحاظ تھا"...... ڈینی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں بہرحال یہ تو معلوم ہی ہو گا کہ میں اپنا مشن ادھورا چھوڑ کر واپس نہیں جا سکتا۔ اب تک تو میں یہی سمجھ رہا تھا کہ اصل فارمولا میرے پاس ہے اور جو جعلی فلم میں نے ٹیری کے آدمیوں کے ذریعے برآمد کرا کر بھجوائی ہے اور جسے ڈاکٹر براؤن نے سرسری انداز میں دیکھ کر اوکے کر دیا تھا۔ یا تو وہ فلم میں لیبارٹری سے واپس حاصل کر لوں یا پھر لیبارٹری کو ہی تباہ کر دوں تاکہ یہ راز ہمیشہ کے لئے راز رہ جائے اور ایکریمیا پاکیشیا کے خلاف کام نہ کرے لیکن میرے ایک ساتھی نے جب یہ شبہ ظاہر کیا کہ کہیں ڈاکٹر براؤن کو اس جعلی فارمولے کا علم نہ ہو چکا ہو تو میں نے کرنل فوسٹر کی آواز اور لہجے میں لیبارٹری میں ڈاکٹر براؤن سے بات کی تو ڈاکٹر براؤن نے انکشاف کر دیا کہ جو فارمولا میں لے گیا ہوں وہ ٹی ایس میزائل کا نہیں بلکہ ایسنام میزائل کا ہے جب کہ ٹی ایس میزائل کا فارمولا اس نے لیبارٹری میں کہیں پر محفوظ کر رکھا ہے تو ساری صورت حال ہی

تبدیل ہو گئی۔ اس کا مطلب تھا کہ ہم ڈاج کھا گئے اور ہمارا اصل میں ناکام ہو گیا۔ چنانچہ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس چیف کو کال کیا کہ وہ فارمولا چیک کرا کر بتائے کہ کیا واق ایشام میزائل کا فارمولا ہے یا ڈاکٹر براؤن ایک بار پھر چکر دے ہے اور اب تم نے کنفرم کر دیا ہے کہ وہ واقعی اصل فارمولا نہیں اس لئے اب میری بات غور سے سن لو۔ ٹی ایس میزائل کا فا ہمیں ہر قیمت پر چاہئے اور دوسری بات یہ کہ ایکریمیا حکام کو ا علم بھی نہ ہو سکے کہ ہم نے اصل فارمولے کی کاپی حاصل کر لی تم بتاؤ تم اس صورت حال میں کیا کر سکتی ہو"...... عمران انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں کچھ بھی نہیں کر سکتی۔ نہ ہی ڈاکٹر براؤن نے میرے کہ بلکہ کرنل فوسٹر کے کہنے پر اصل فارمولا یا اس کی کاپی ہمیں دین اور نہ ہم میں سے کوئی لیبارٹری میں داخل ہو سکتا ہے اور جہاں اس بات کا تعلق ہے کہ تم فارمولا بھی لے جاؤ اور ایکریمیا ک کارروائی نہ کرے۔ یہ تو انتہائی احمقانہ بات ہے۔ ایکریمیا سپ ہے اور وہ چاہے تو پاکیشیا کو کسی مکھی کی طرح مسل کر رکھ دے ڈینی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو لڑکی۔ اب اگر تم نے پاکیشیا کے خلاف ا لفظ بھی زبان سے نکالا تو دوسرا سانس نہ لے سکو گی"...... جولیا غراتے ہوئے کہا۔

"تم پاکیشیائی ہو اور میں ایکریمی۔ جو جذبات تمہارے پاکیشیا کے لئے ہیں وہی جذبات میرے ایکریمیا کے لئے ہیں پھر تم میری بات پر ناراض کیوں ہو رہے ہو"...... ڈینی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گڈ ڈینی۔ تمہارے اس جواب نے مجھے بتا دیا ہے کہ تم واقعی خاصی تربیت حاصل کر چکی ہو اور اب وہ پہلے والی ڈینی نہیں ہو۔ جو لارڈ ٹمپل کے ساتھ لاڈ کرتی نظر آتی تھی۔ تمہارے جو جذبات بھی ایکریمیا کے لئے ہوں یا پاکیشیا کے خلاف ہوں مجھے بہرحال وہ فارمولا چاہئے۔ بولو اس سلسلے میں تم کیا کر سکتی ہو اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم کچھ نہیں کر سکتی تو پھر تمہاری لاش گٹر میں تیرے گی اور تمہاری جگہ یہ مارگریٹ لے لے گی اس کے بعد ہم خود ہی تمہارے سیکشن کو استعمال کر لیں گے"...... عمران نے کہا تو ڈینی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تمہیں میرے سیکشن کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے۔ یہ درست ہے کہ تم نے گارنر کی طرف سے ہونے والی کال کا جواب میری آواز اور لہجے میں دے دیا لیکن تم جب وہاں خود کال کرو گے یا وہاں جاؤ گے تو پھر تم یا تمہارا کوئی ساتھی دوسرا سانس نہ لے سکے گا"۔ ڈینی نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر باہر موجود ہو گا۔ اس سے ٹرانسمیٹر لے آؤ"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا اٹھی اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف

بڑھ گئی۔

"عمران میرا مشورہ مانو اور اپنے ساتھیوں سمیت جس قدر جلد ممکن ہو سکے ایکریمیا سے نکل جاؤ۔ ڈارک آئی کا کرنل فوسٹر تمہارے پیچھے لگ چکا ہے اور ڈارک آئی کے سینکڑوں سیکشن ہیں اس لئے موت سے نہ بچ سکو گے"...... ڈینی نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"اب تک تو ڈارک آئی واقعی ڈارک آئی ہی ثابت ہوئی ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ آئندہ بھی ڈارک ہی رہے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں نے تمہیں ہمدردانہ طور پر مشورہ دیا ہے۔ ماننا نہ ماننا تمہاری مرضی پر منحصر ہے"...... ڈینی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جولیا واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں وہ ٹرانسمیٹر موجود تھا جو ڈینی کی کار کے ڈیش بورڈ کے نیچے نصب تھا۔

"یہ۔ یہ تو میرا ذاتی ٹرانسمیٹر ہے۔ یہ تم نے کہاں سے لے لیا"۔ ڈینی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری کار کے ڈیش بورڈ کے نیچے موجود تھا وہاں سے اسے نکال لیا گیا ہے"...... عمران نے کہا اور ڈینی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اب کیا تم اپنے ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی خود بتاؤ گی یا مجھے معلوم کرنا پڑے گا"...... عمران نے ڈینی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے کچھ نہیں معلوم اور نہ میں بتا سکتی ہوں"...... ڈینی نے

تو عمران نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر کے نچلے حصے میں موجود ایک ابھری ہوئی جگہ کو پریس کیا تو ٹرانسمیٹر پر ایک ڈائل روشن ہو گیا اور اس پر فریکونسی نظر آنی شروع ہو گئی۔ عمران نے اسی ابھری ہوئی جگہ کو دوبارہ پریس کیا تو ڈائل تاریک ہو گیا۔

"جولیا اس کے منہ میں رومال ٹھونس دو"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا تیزی سے اٹھی اور اس نے چند لمحوں میں عمران کی ہدایت پر عمل کر دیا۔ عمران اس دوران ڈائل پر نظر آنے والی فریکونسی ایڈجسٹ کرتا رہا۔ پھر اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا اور ڈینی کی آواز اور لہجے میں بار بار کال دینا شروع کر دی۔ ڈینی کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے حیرت کے تاثرات ابھرے لیکن پھر اس کا چہرہ نارمل ہو گیا۔

"یس کرنل فوسٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد کرنل فوسٹر کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کا تو خیال تھا کہ یہ فریکونسی ڈینی کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی ہو گی کیونکہ اس ٹرانسمیٹر میں یہ خوبی موجود تھی کہ بنیادی فریکونسی اس میں فیڈ رہتی تھی لیکن اب کال کرنل فوسٹر کی طرف سے اٹنڈ کی جا رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ فریکونسی ڈارک آئی کے چیف کرنل فوسٹر کی ہے۔

"ڈینی بول رہی ہوں۔ اوور"...... عمران نے ڈینی کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس کیا رپورٹ ہے۔ کیا تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو

ٹریس کر لیا ہے یا نہیں۔ اوور "...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"میں نے ٹریس کر لیا تھا لیکن وہ اپنے ساتھیوں سمیت نکل جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اوور "...... عمران نے کہا۔

"کیسے۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ عمران نے ڈینی کی بتائی ہوئی تفصیل میں تھوڑا سا رد و بدل کر کے اسے دوہرا دیا۔

"تم نے بھی وہی حماقت کی جو دوسرے ایجنٹ کرتے ہیں۔ تم نے اسے ہوشیار کر دیا۔ بہرحال تم اس کی تلاش جاری رکھو۔ اوور "...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"میں نے اس لئے کال کی ہے کہ ڈارک آئی کے کسی اور سیکشن نے اسے ٹریس نہ کر لیا ہو۔ اوور "...... عمران نے کہا۔ وہ جان بوجھ کر چیف یا باس کے الفاظ نہ کہہ رہا تھا کیونکہ کرنل فوسٹر کے لہجے میں خاصی بے تکلفی تھی۔

"تمہاری وجہ سے میں نے سب کو روک دیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ کارنامہ تم ہی سرانجام دو لیکن میری یہ بات یاد رکھنا کہ اب اگر تم عمران کو ہلاک کرنے میں ناکام رہیں تو پھر عمران تمہیں ہلاک کر دے گا۔ اب وہ تمہاری طرف سے پوری طرح ہوشیار رہے گا۔ اوور "...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت بہرحال لیبارٹری میں ہی داخل ہو گا۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں یا میرا کوئی ساتھی

لیبارٹری کے اندر رہے۔ اوور "...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ناممکن ہے۔ ہمارے ذمے صرف لیبارٹری کی بیرونی حفاظت ہے اندرونی نہیں ہے اور نہ ہی ڈارک آئی کو کسی لیبارٹری میں داخل ہونے کی اجازت ہے اور تم یہ بات اچھی طرح جانتی ہو اس کے باوجود تم ایسی بات کر رہی ہو۔ اوور "...... کرنل فوسٹر نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"لیکن ٹرانسمیٹر یا فون پر ڈاکٹر براؤن سے تو رابطہ ہو سکتا ہے اس طرح بھی صورت حال کا مجھے علم ہوتا رہے گا۔ اوور "...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اب یہ بھی ممکن نہیں ہے کیونکہ عمران نے میری آواز میں ڈاکٹر براؤن کو کال کیا۔ ڈاکٹر براؤن نے اس کا ذکر سرکارک سے کیا اور سرکارک نے مجھ سے مگر میرے انکار پر وہ سمجھ گئے کہ یہ کارروائی عمران کی ہے اس لئے انہوں نے حکم دیا ہے کہ اب لیبارٹری کے کسی بھی آدمی سے ہمارا کوئی رابطہ نہ رہے گا اور ساتھ ہی ڈاکٹر براؤن کو بھی منع کر دیا گیا ہے بلکہ انہوں نے خود بات کرنے کے لئے بھی ڈاکٹر براؤن سے کوئی کوڈ مقرر کر لئے ہیں۔ اوور "...... کرنل فوسٹر نے جواب دیا۔

"اوکے پھر تو اسے باہر ہی تلاش کرنا ہو گا۔ اوور اینڈ آل "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے ایک طرف موجود میز پر رکھ دیا۔

"جولیا اس کے منہ سے رومال نکال لو"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے اٹھ کر ڈینی کے منہ سے رومال نکال لیا اور ڈینی بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے لگی۔

"سرکارمک کا آفس کہاں ہے"...... عمران نے ڈینی سے پوچھا تو ڈینی بے اختیار چونک پڑی۔

"کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... ڈینی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مارگریٹ یہ ہماری نرمی کا فائدہ اٹھا رہی ہے اس کی ایک آنکھ نکال دو"...... عمران نے اچانک سرد لہجے میں کہا تو جولیا کے چہرے پر بھی یکلخت انتہائی سفاکی کے تاثرات ابھر آئے وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور اس نے اپنی جیکٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا جس کی دھار پر باقاعدہ کیپ چڑھی ہوئی تھی۔ اس نے کیپ ہٹائی اور چمکتا ہوا تیز دھار خنجر لئے وہ ڈینی کی طرف بڑھ گئی۔ عمران کا چہرہ بھی پتھر کی طرح سخت ہو رہا تھا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتی ہوں۔ رک جاؤ۔ تم دونوں کے چہرے مجھے بتا رہے ہیں کہ تم ایسا کر گزرو گے۔ رک جاؤ"...... ڈینی نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور عمران کے اشارے پر جولیا رک گئی۔

"وہیں کھڑی رہو۔ میں جیسے ہی اشارہ کروں اس کی آنکھ میں خنجر اتار دینا"...... عمران نے سرد لہجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور

جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بتاؤ اور سنو غلط بات نہ بتانا کیونکہ جو کچھ بتاؤ گی اسے باقاعدہ کنفرم کیا جائے گا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"سرکارمک سپیشل سیکرٹری ہیں اور ان کا آفس ڈینور پارک میں ہے۔ وہاں تمام اعلیٰ ترین سرکاری آفسز ہیں اور وہاں بغیر سخت ترین چیکنگ کے کسی کو داخل نہیں ہونے دیا جاتا اور سرکارمک تو کسی باہر کے آدمی سے کسی صورت بھی نہیں ملتے"...... ڈینی نے جواب دیا۔

"ان کا فون نمبر"...... عمران نے پوچھا تو ڈینی نے جلدی سے فون نمبر بتا دیا۔

"یہ بھی بتا دوں کہ ان کو کی جانے والی کال باقاعدہ کنفرم کی جاتی ہے پھر ان سے بات ہوتی ہے"...... ڈینی نے فون نمبر بتاتے ہی خود ہی ساتھ یہ بات بھی کر دی۔

"کس طرح کنفرمیشن کی جاتی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم میں نے کبھی فون نہیں کیا۔ مجھے یہ فون نمبر بھی کرنل فوسٹر نے بتایا تھا اور کرنل فوسٹر نے ہی کنفرمیشن کی بات کی تھی"...... ڈینی نے جواب دیا۔

"سرکارمک کیا پورے ایکریمیا کی دفاعی لیبارٹریوں کے انچارج ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"انچارج تو اصل میں سیکرٹری دفاع سر مورسن ہیں لیکن سپیشل

سیکرٹری سرکارمک ہیں لیکن وہ انتہائی اعلیٰ سطح پر کام کرتے ہیں"...... ڈینی نے جواب دیا۔

"سرمورسن کا آفس کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہیں ڈینور پارک میں ہی ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ دفاع سے تعلق رکھنے والے تمام اعلیٰ آفسر وہیں ہیں"...... ڈینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سرمورسن کا فون نمبر"...... عمران نے پوچھا تو ڈینی نے فون نمبر بتا دیا۔

"سرکارمک کی رہائش گاہ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم ویسے سینئرز آفیسرز کالونی میں ہی ہو سکتی ہے۔ سرمورسن کی بھی وہیں ہے۔ کرنل فوسٹر بھی وہیں رہتا ہے۔ وہاں بھی انتہائی سخت ترین چیکنگ ہے"...... ڈینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سینئرز آفیسرز کالونی بھی کیا ڈینور پارک میں ہے یا کہیں اور ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ڈینور پارک سے ملحقہ برگ ایریئے میں ہے"...... ڈینی نے جواب دیا۔

"جولیا اسے ہاف آف کر دو"...... عمران نے کہا تو جولیا کا خالی ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ڈینی کے منہ سے انتہائی کربناک چیخ نکلی لیکن اسی لمحے جولیا نے دوسری ضرب لگائی اور ڈینی کی گردن

ڈھلک گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

"اسے یہیں رہنے دو۔ اب ہمیں انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنا ہو گا"...... عمران نے اٹھ کر دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"اسے ختم کیوں نہ کر دیں"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں ابھی نہیں"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا اور سٹنگ روم سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کے ذریعے اس نے سب ساتھیوں کو ایک بڑے کمرے میں اکٹھا کر لیا۔

"ڈینی کے ذریعے جو صورت حال سامنے آئی ہے اس سے یہ اندازہ ہوا ہے کہ ریڈ لیبارٹری میں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں اور جب تک اس کے اندر داخل نہ ہوا جائے اسے تباہ نہیں کیا جا سکتا اور ڈارک ٹی اس کی بیرونی حفاظت کر رہی ہے۔ ہم پہلے بھی اس لئے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے کہ انہوں نے ایک سائیڈ کو نظر انداز کر دیا تھا۔ اس لئے میں نے پلان بنایا ہے کہ ہم سپیشل سیکرٹری سرکارمک کو اغوا کر کے اس کے ذریعے اس لیبارٹری سے اصل فارمولا باہر منگوائیں اور پھر کاپی کر کے فارمولا سرکارمک کے پاس چھوڑ دیں۔ مجھے یقین ہے کہ سرکارمک اپنی عزت کی خاطر اس بات کو اوپن نہیں کرے گا کہ ہم نے اس سے فارمولا حاصل کیا ہے یا اسے کوئی ایسی دھمکی بھی دی جا سکتی ہے کہ وہ اس بارے میں اپنی زبان بند رکھے اور اگر اس کے باوجود اس نے زبان کھول دی اور ایکریمیا ہمارے پیچھے پاکیشیا آیا تو اس سے نمٹ لیا

جائے گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب کیا یہ ضروری ہے کہ ہم ان پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہی اوپن کریں ہم بلیک تھنڈر کے ایجنٹ بھی تو بن سکتے ہیں۔ پھر اگر ایکریمیا تلاش کرتا ہے تو کرتا رہے بلیک تھنڈر کو"...... چوہان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔

"اوہ گڈ آئیڈیا۔ واقعی ایسا ہی ہونا چاہئے ویری گڈ۔ پھر ایسا ہے کہ ہم اس ڈینی کو رہا کر دیتے ہیں اور اپنی ناکامی کا اعلان کر کے ایکریمیا سے واپس چلے جاتے ہیں اس کے بعد ہم بلیک تھنڈر کے ایجنٹوں کے روپ میں واپس آئیں گے اور کام کریں گے"۔ عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ڈینی کرنل فوسٹر کے آفس میں داخل ہوئی تو اس کی آنکھیں مسرت سے چمک رہی تھیں اور چہرے پر بھی کامیابی کی چمک موجود تھی۔

"آؤ ڈینی بیٹھو بہت خوش نظر آ رہی ہو"...... کرنل فوسٹر نے بے تکلفانہ انداز میں اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ناکام ہو کر واپس چلے گئے ہیں"...... ڈینی نے جیسے دھماکہ کرتے ہوئے کہا تو کرنل فوسٹر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"واپس چلے گئے ہیں کیا مطلب۔ اگر تم نے انہیں دوبارہ ٹریس کر لیا تھا پھر انہیں واپس کیوں جانے دیا گیا"...... کرنل فوسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو معلوم نہیں کہ صورت حال کیا بن گئی تھی۔ ہوا یہ کہ میں نے عمران کی ٹرانسمیٹر کال کیچ کر لی اور پھر میں نے اس کی لوکیشن ٹریس کر لی اور"...... ڈینی نے بولنا شروع کیا۔

"یہ باتیں دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم پہلے بھی تفصیلی رپورٹ دے چکی ہو"...... کرنل فوسٹر نے اسے درمیان ہی ٹوکتے ہوئے کہا۔

"جو تفصیل آپ کو بتائی گئی تھی۔ وہ میں نے نہیں خود عمران نے بتائی تھی۔ وہ میری آواز اور لہجے میں بات کر رہا تھا"...... ڈینی نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہاں موجود وائس چیکر اسے فوری چیک کر لیتا"...... کرنل فوسٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ میرے ذاتی ٹرانسمیٹر پر کال کر رہا تھا اس لئے اس کا رابطہ وائس چیکر سے ہوا ہی نہیں"...... ڈینی نے کہا تو کرنل فوسٹر کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"تمہارے ذاتی ٹرانسمیٹر سے عمران بات کر رہا تھا۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے اسے خود اپنا ٹرانسمیٹر دیا تھا"...... کرنل فوسٹر کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا تھا۔

"جی نہیں یہی بات تو میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں۔ عمران نے مجھے اغوا کر لیا تھا اور مجھے اغوا بھی میری ہی کار میں کیا گیا۔ اس طرح میری کار میں نصب میرا ذاتی ٹرانسمیٹر اس کے ہاتھ لگ گیا تھا"۔ ڈینی

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کی رہائش گاہ پر پہنچنے اپنے اغوا ہونے اور پھر ہوش میں آنے سے لے کر عمران سے باتیں ہونے اور پھر اس کے منہ میں رومال ڈال کر عمران کی کرنل فوسٹر سے بات چیت کرنے اور پھر بعد میں ہونے والی تفصیلی بات چیت سے آگاہ کر دیا۔

"تو اب وہ سرکارک اور سر مورسن کو استعمال کرنا چاہتا ہے"۔ کرنل فوسٹر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں نے اسے سمجھا دیا تھا کہ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ میں نے اسے بتایا کہ اگر اس نے لیبارٹری کو تباہ کیا یا فارمولا حاصل کیا تو ایکریمیا اتنی طاقت رکھتا ہے کہ پاکیشیا کو مکھی کی طرح مسل دے۔ جس پر وہ خوفزدہ ہو گیا۔ پھر اس نے باہر جا کر اپنے ساتھیوں کے ساتھ مشورہ کیا۔ وہ ساتھ والے کمرے میں بیٹھے تھے اور ان کی باتیں میرے کانوں تک بھی پہنچ رہی تھیں اس کے ساتھیوں نے متفقہ طور پر اسے یہ مشورہ دیا کہ ایک فارمولے کے لئے سپر پاور کی دشمنی مول نہیں لینی چاہئے۔ پھر عمران نے ٹرانسمیٹر پر سیکرٹ سروس کے چیف کو کال کیا اور اس نے اسے بھی یہ دھمکی دوہرائی جو میں نے اسے دی تھی اور اپنے ساتھیوں کا مشورہ بھی بتایا تو چیف نے اسے کہا کہ وہ پاکیشیا کی وزارت خارجہ اور وزارت دفاع سے مشورہ کر کے انہیں کال کرے گا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اس کی کال آ گئی اور اس نے عمران کو کہا کہ پاکیشیا کی وزارت خارجہ اور

وزارت دفاع حتیٰ کہ پاکیشیا کے صدر بھی ایکریمیا سے کسی قسم کوئی بگاڑ پیدا نہیں کرنا چاہتے۔ وہ یہ نہیں چاہتے کہ صرف ایک فارمولے کی خاطر وہ اپنے ملک کو زبردست مفادات سے محروم دیں اور ایکریمی ایجنٹوں کا نشانہ بن جائیں اس لئے چیف نے خود مشن سے دستبرداری کا اعلان کر دیا اور انہیں فوری طور پر واپس آنے کا کہہ دیا۔ اس کے بعد عمران میرے کمرے میں آیا اور اس نے بات کی کہ پاکیشیا کے وسیع تر مفاد میں وہ اس مشن سے دستبردار ہو رہا ہے اور اب فارمولا حاصل نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ خیر سگالی طور پر اس نے مجھے رہا کر دیا اور پھر میری کال پر میرے سیکشن نے ایک طیارہ چارٹرڈ کرایا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی میرے اور میرے ساتھیوں کے نرغے میں ایئرپورٹ پہنچے۔ جب جیٹ طیارہ وہاں سے روانہ ہو گیا تو میں نے ایئرپورٹ حکام سے کہا کہ وہ چیک کرتے رہیں کہ یہ لوگ کہیں راستے میں تو نہیں اترے۔ میں واپس اپنے ہیڈ کوارٹر آ گئی۔ پھر مجھے ایئرپورٹ حکام نے رپورٹ دی کہ راستے میں دو جگہ یہ طیارہ تیل لینے کے لئے اترا لیکن عمران اور اس کے ساتھی طیارے سے باہر نہیں آئے اور پھر طیارہ پاکیشیا پہنچ گیا اور اس میں موجود سب افراد اتر گئے اور اب طیارہ واپس آ رہا ہے۔ یہ رپورٹ ملنے کے بعد میں کنفرم ہو گئی کہ وہ لوگ واقعی واپس چلے گئے ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو رپورٹ کر دوں"...... ڈینی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے واقعی سیکرٹ سروس کے چیف کی آواز سنی تھی"۔ کرنل فوسٹر نے کہا۔

"ہاں میں نے اپنے کانوں سے سنی ہے"...... ڈینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم ایئرپورٹ پر ان کا خاتمہ بھی تو کر سکتی تھیں تم نے انہیں زندہ کیوں جانے دیا"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"اس کا کوئی فائدہ نہ تھا۔ کیونکہ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی دوسرا گروپ انتقام لینے یہاں پہنچ جاتا۔ جب وہ خود ہی مشن سے دستبردار ہو گئے تھے تو پھر انہیں کچھ کہنا خواہ مخواہ کی مصیبت کو گلے لگانے کے مترادف تھا"...... ڈینی نے کہا۔

"لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ مشن ختم نہیں ہوا بلکہ ہمارے لئے نیا جال بچھایا گیا ہے"...... کرنل فوسٹر نے کہا تو ڈینی بے اختیار چونک پڑی۔

"جال بچھایا گیا ہے وہ کیسے"...... ڈینی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ لوگ اب کسی دوسرے میک اپ میں خاموشی سے یہاں آئیں گے اور فارمولا حاصل کر کے چلے جائیں گے۔ اس طرح ان کا اصل مقصد پورا ہو جائے گا کہ ایکریمیا کو علم ہی نہ ہو سکے کہ فارمولا پاکیشیا نے حاصل کر لیا ہے"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"لیکن کس طرح حاصل کریں گے جب پہلے وہ اپنی کوشش میں

ناکام رہتے ہیں تو بعد میں کیسے کامیاب ہو جائیں گے"...... ڈینی نے کہا۔

"وہ سر مورسن یا سرکارنک کو استعمال کر سکتے ہیں ظاہر ہے کہ فارمولے کی واپسی کی رپورٹ حکومت کو ملے گی تو تمام خصوصی حفاظتی انتظامات ختم کر دیئے جائیں گے اور پھر عمران جو دوسروں کی آواز اور لہجے کی نقل کر لینے کا ماہر ہے سرکارنک کی آواز میں ڈاکٹر براؤن کو کال کر کے فارمولا لیبارٹری سے باہر نکلوائے گا اس کی کاپی کر کے فارمولا واپس بھجوا دیا جائے گا اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو گی"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"لیکن یہ تو صرف مفروضہ ہے حقیقت میں ایسا ممکن ہے"...... ڈینی نے کہا۔

"میں تم سے زیادہ عمران کو جانتا ہوں وہ انتہائی شاطر آدمی ہے۔ مجھے سر مورسن اور سرکارنک دونوں کو اس خطرے سے آگاہ کرنا پڑے گا کہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے ڈاکٹر براؤن کو پابند کیا جائے کہ وہ کسی صورت فارمولے کو لیبارٹری سے باہر نہ بھیجے"...... کرنل فوسٹر نے کہا اور ڈینی نے کچھ بولنے کی بجائے صرف ہونٹ بھینچ لیئے۔ اس کی مسرت کی شدت سے چمکتی ہوئی آنکھیں بجھ سی گئی تھیں۔ وہ تو اس لئے خوش ہو رہی تھی کہ کرنل فوسٹر اس کے کارنامے پر اسے خراج تحسین پیش کرے گا لیکن کرنل فوسٹر نے الٹی گنگا بہا دی تھی۔

"سنو ڈینی جو کچھ میں کہہ رہا ہوں ویسے ہی ہو گا۔ میں ڈارک آئی کا چیف ہوں اور میں نے اپنی زندگی میں خود ایسے کئی کھیل کھیلے ہیں۔ اس لئے تمہیں افسردہ یا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں پاکیشیا میں ایکریمین ایجنٹوں کو الرٹ کر دوں گا اگر وہ لوگ وہاں سے دوبارہ آئے تو مجھے اطلاع مل جائے گی اور اس وقت بھی میں یہ کیس تمہارے سیکشن کو ہی دوں گا۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ عظیم کامیابی تمہیں ہی ملے"...... کرنل فوسٹر نے کہا تو ڈینی کا بجھا ہوا چہرہ ایک بار پھر کھل اٹھا۔

"او ویری گڈ۔ میرا وعدہ کہ اس بار اگر عمران یا اس کے ساتھیوں نے یہاں ایکریمیا میں قدم رکھا تو ان کی لاشیں بھی واپس پاکیشیا نہ جا سکیں گی"...... ڈینی نے کہا تو کرنل فوسٹر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک ز
احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ارے تم تو میرا استقبال اس طرح کر رہے ہو جیسے میں مش
مکمل کر کے آیا ہوں۔ میں تو یہاں آتے ہوئے خوفزدہ ہو رہا تھا ک
نجانے میرے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ کوڑے لگیں گے یا کئی گھنٹو
تک کان پکڑ کر مرغا بننا پڑے گا"...... سلام دعا کے بعد عمران
حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کا یہ استقبال اس لئے ہو رہا ہے کہ اب آپ کو دیئے جا
والے چیک کی رقم بچ جائے گی"...... بلیک زیرو نے مسکرا
ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ کیا مطلب۔ یعنی کہ چیک بھی نہیں ملے گا۔ دیکھو لو
بہرحال کام تو میں نے کیا ہے فارمولا بھی تمہیں بھجوا دیا تھا اب یہ

میری ذمہ داری نہیں ہے کہ اس ڈاکٹر براؤن نے چکر چلا دیا اور ویسے بھی بی ایس میزائل کا فارمولا نہ سہی ایبنام میزائل کا سہی۔ مسئلہ تو میزائل کا تھا وہ بہرحال بن ہی جائے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"ایبنام میزائل جیسے میزائل تو پہلے بھی پاکیشیا میں بنائے جا رہے ہیں۔ ویسے اس بار آپ بھی دھوکہ کھا گئے ہیں مجھے تو اس بات پر حیرت ہو رہی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کبھی کبھی دھوکہ کھانے کو بھی دل چاہتا ہے آخر ٹیسٹ کی تبدیلی بھی تو فیشن میں شامل ہے۔ کبھی شوگرانی کھانے کبھی ایکریمین کبھی اورینٹل اور کبھی دھوکہ۔ ویسے ایک بات ہے دھوکہ نامی ڈش واقعی بے حد لذیذ ہوتی ہے سر سے پیر تک سنسنی کی لہریں دوڑتی رہتی ہیں اور جتنا جی چاہے کھا جاؤ پیٹ بھرتا ہی نہیں ہے"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"شادی کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ تو کیا جولیا مان گئی ہے"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"جولیا بیچاری تو نجانے کب سے مان چکی ہے لیکن وہ رقیب رو سفید المعروف تنویر کباب بلکہ چپل کباب میں ہڈی بنا ہوا ہے اس

لئے میں نے سوچا کہ چلو جب "تویر مایوس ہو کر کسی اور سے شادی کر لے گا تو میں جولیا سے دوسری تیسری یا چوتھی شادی کر لوں گا فی الحال پہلی تو کی جائے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا یہ ارادے ہیں۔ تو پھر کس کی شامت آئی ہے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس کی شامت تو کیا آئے گی البتہ مجھے اتنی دولت بہر حال مل جائے گی کہ میں آغا سلیمان پاشا کا سارا قرضہ یکمشت اتار کر اور ساتھ ہی گولڈن ہینڈ شیک کر کے اس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھٹکارا حاصل کر لوں گا۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ جب آغا سلیمان پاشا اس گولڈن ہینڈ کو شیک کرے گا میرا مطلب ہے ہلائے جلائے گا تو پتہ چلے گا کہ پیتل پر سونے کا پانی چڑھا ہوا ہے اور پانی بھی آلودہ"...... عمران کی زبان نجانے کب سے رکی ہوئی تھی اس لئے اب جو رواں ہوئی تو پھر مسلسل رواں ہی رہی۔

"تو کیا کسی دولت مند بیوہ سے شادی کرنے کا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے تو بیوہ سے شادی کرنا کار ثواب ہے لیکن دولت مند بیوہ سے شادی کرنا کار عذاب ہے جو بیوہ دولت مند ہو وہ دولت پر سانپ کی حیثیت اختیار کر جاتی ہے اور اس کے بعد ظاہر ہے وہ بڑی آسانی اور سہولت سے دوسری بار بھی بیوہ ہو جاتی ہے کیونکہ اس کی جھجک

پہلی بار بیوہ ہوتے ہی اتر چکی ہوتی ہے اس لئے وہ مزید دوست مند بیوہ ہو جاتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اب میں کیا کہوں آپ خود ہی بتا دیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"لارڈ ٹمپل کا نام سنا ہے تم نے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لارڈ ٹمپل۔ وہ کون ہے۔ ٹمپل تو کافرستانیوں کی مخصوص عبادت گاہ کو کہتے ہیں کیا کوئی کافرستانی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں ایکریمی ہے۔ بلکہ ہے نہیں تھا۔ میرے اس سے بڑے دوستانہ تعلقات تھے۔ میں نے تو بڑی کوشش کی کہ میرے دوستانہ تعلقات سے متاثر ہو کر وہ اپنی جاگیر اور دولت میرے نام وصیت کر جائے لیکن افسوس ایسا نہیں ہوا۔ وہ اپنی ساری دولت اپنی اکلوتی بیٹی ڈینی کے نام کر گیا"...... عمران نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"تو آپ اب لارڈ ٹمپل کی لڑکی ڈینی سے شادی کرنا چاہتے ہیں"۔ بلیک زیرو نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

"تم بتاؤ مجھے کیا کرنا چاہئے"...... عمران نے جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"اپنی اماں بی سے پہلے اجازت لے لیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر

شدید خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"آہ کیا کہہ دیا تم نے ظالم۔ میرے تمام خوابوں کے شیشے توڑ کر کرچیاں کر دیں۔ اماں بی سے اجازت تو بعد کی بات ہے اماں بی کو صرف اتنا معلوم ہو گیا کہ میں ایک کافر زادی کے بارے میں سوچ ہی رہا ہوں تو اماں بی مجھے لارڈ ٹمپل بنا دیں گی ...... عمران نے انتہائی حسرت بھرے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"یعنی آپ کو ڈینی کا باپ بنا دیں گی یہ کیا بات ہوئی عمران صاحب" ...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹمپل تو تم نے دیکھا ہی ہو گا نیچے سے چوڑا اوپر سے تنگ ہوتے ہوتے آخر کار باریک نوکدار بن جاتا ہے۔ یہی حال میرا ہو گا کہ اماں بی کی بھاری جوتیاں کھا کر میری کھوپڑی ٹمپل جیسی ہو جائے گی اور میں خود لارڈ ٹمپل بن جاؤں گا" ...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو اس کی اس مثال پر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"یعنی اب آپ کا شادی کا ارادہ ختم" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ اب سوائے حسرت شادی کے اور کیا رہ گیا ہے دل میں" ...... عمران نے کہا۔

"واہ خوبصورت مثال دی ہے آپ نے۔ شاید آپ نے مشہور شاعر کے اس مصرعے کو استعمال کیا ہے کہ سوائے حسرت تعمیر گھر میں خاک نہیں" ...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بھی مسکرا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید بات چیت ہوتی ساتھ

پڑے ہوئے سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

"چائے بنا لاؤ" ...... عمران نے رسیور اٹھانے سے پہلے بلیک زیرو سے کہا اور بلیک زیرو اثبات میں سر ہلاتا ہوا کرسی سے اٹھا اور ملحقہ کچن کی طرف بڑھ گیا۔

"یس" ...... عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"مارک بول رہا ہوں سر" ...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ یہ ایکریمیا کے دارالحکومت وئنگٹن میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ تھا جسے اہم موقعوں پر ہی حرکت میں لایا جاتا تھا۔

"یس کیا رپورٹ ہے" ...... عمران نے اسی طرح مخصوص اور سرد لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر براؤن کی ایک ہی بیٹی ہے جس کا نام گلوریا براؤن ہے اور وہ وئنگٹن کی سپر یونیورسٹی کی طالبہ ہے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا ڈاکٹر براؤن اس سے ملنے یونیورسٹی آتے رہتے ہیں یا گلوریا انہیں ملنے نار اک جاتی ہے" ...... عمران نے پوچھا۔

"ڈاکٹر براؤن سال میں صرف ایک بار یونیورسٹی کے پیرنٹس ڈے پر جاتے ہیں اور اپنی بیٹی سے ملتے ہیں باقی ان کے درمیان

صرف فون پر رابطہ رہتا ہے البتہ گلوریا نارا‌ک نہیں جاتی وہ مستقل طور پر یونیورسٹی میں ہی رہتی ہے اور اسے صرف سٹڈی میں ہی دلچسپی ہے وہ انتہائی کم گو اور کم آمیز لڑکی ہے حتیٰ کہ اس کا کوئی بوائے فرینڈ بھی نہیں ہے۔ ہوسٹل کے کمرے میں بھی اکیلی رہتی ہے۔ سائنس کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہی ہے"...... مارک نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"پیرنٹس ڈے کب منایا جاتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"تین ماہ پہلے منایا جا چکا ہے اب نو ماہ بعد منایا جائے گا"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ اسی دوران بلیک زیرو چائے کی دو پیالیاں اٹھائے واپس آیا اور ایک پیالی عمران کے سامنے رکھ کر خود اپنی کرسی پر بیٹھ گیا اور اطمینان سے چائے کی چسکیاں لینے لگ گیا۔

"تم نے معلوم کیا کہ گلوریا اور ڈاکٹر براؤن کے درمیان شدید محبت ہے یا نہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"ان کے تعلقات میں سرد مہری ہے جناب گلوریا کی والدہ نے ڈاکٹر براؤن سے طلاق لے کر کسی دوسرے آدمی سے شادی کر لی تھی اور گلوریا اپنی ماں کو طلاق لینے میں برحق سمجھتی ہے اس کا خیال ہے کہ ڈاکٹر براؤن اس کی ماں سے اچھا سلوک نہیں کرتا تھا"۔ مارک نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"یہ معلومات کیسے حاصل کی گئی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہوسٹل میں اس کی صرف چند لڑکیاں دوست ہیں ان میں سے

ایک سے معلومات حاصل کی گئی ہیں"...... مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر گلوریا اچانک بیمار ہو جائے یا اس کو کوئی شدید تکلیف پہنچ جائے تو کیا ڈاکٹر براؤن فوری طور پر یونیورسٹی آئیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہو گا۔ وہ فون پر یونیورسٹی حکام کو اس کا خیال رکھنے کی ہدایات دے دیں گے اور بس"...... مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر کوئی ایسا آدمی تلاش کرو جو ڈاکٹر براؤن کو لیبارٹری سے فوری طور پر نکالنے میں کامیاب ہو سکتا ہو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"جلد از جلد رپورٹ دو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر چائے کی پیالی اٹھا لی۔

"مارک کو آپ نے کہاں سے کال کیا تھا"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"اپنے فلیٹ سے"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

"تو آپ اب ڈاکٹر براؤن کے ذریعے فارمولا حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن عمران صاحب اس طرح بھی تو ایکریمیا کو علم ہو جائے گا وہ لازماً اس کی رپورٹ دے دے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ بہرحال سائنس دان ہے اور میں سائنس کا طالب علم۔ طالب فارمولا۔ اس لئے تم فکر نہ کرو ڈاکٹر براؤن صاحب کو پتہ نہیں چلے گا اور ان کی آنکھوں کا سرمہ چرالیا جائے گا"...... عمران مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہ میں سمجھ گیا تو آپ ڈاکٹر براؤن کو لیبارٹری سے باہر رکھ کر اس کے روپ میں لیبارٹری جانا چاہتے ہیں۔ یہی پلان ہے آپ کا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اس طرح آنکھیں پھاڑ شروع کر دیں جیسے اچانک اس کی بینائی چلی گئی ہو اور وہ آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"کیا ہوا کیا میں نے غلط بات کر دی ہے"...... بلیک زیرو قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"نہیں بلکہ سوچ رہا ہوں کہ اب میرے ذہن کی بیٹری فیل ہو چکی ہے اس لئے اب تمہاری جگہ مجھے دانش منزل میں بیٹھنا چاہئے تاکہ بیٹری چارج ہو سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چارج تو وہی بیٹری ہو سکتی ہے جس کے سیل درست ہوں" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیٹری بدلی بھی تو جا سکتی ہے آخرکار تمہاری اس قدر فل چارج بیٹری کو کوئی کام بھی تو کرنا چاہئے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ تو آپ اب مجھے اس مشن پر بھجوانا چاہتے ہیں بے حد شکریہ

عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری جسامت اور ڈاکٹر براؤن کی جسامت میں زمین آسمان کا فرق ہے البتہ تنویر کو ڈاکٹر براؤن کا روپ دیا جا سکتا ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ فارمولا حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ لیبارٹری بھی تباہ کر آئے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ میں کوئی اور ترکیب سوچ لوں گا۔ آپ کو فارمولا چاہئے اور وہ بھی اس انداز میں کہ ایکریمیا کو اس کی چوری کا علم نہ ہو سکے یہ کام ہو جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پھر تو تم ظاہر ہے ڈینی سے بھی لو گے۔ پھر میرا کیا ہو گا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آخر یہ ڈینی کون صاحبہ ہیں جس کا آپ بار بار حوالہ دے رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے ایک لحاظ سے چڑتے ہوئے کہا۔

"لارڈ ڈمپل کی اکلوتی بیٹی ڈینی۔ کمال ہے ابھی کچھ دیر پہلے تو میں نے بتایا تھا کہیں بیٹری زیادہ چارج ہو جانے پر کام کرنا تو نہیں چھوڑ گئی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس کا کیا تعلق ہے اس مشن سے"...... بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"وہ ڈارک آئی کی ٹاپ ایجنٹ ہے اور ایک سیکشن کی انچارج بھی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ وہ آڑے آئے گی۔ آتی رہے"...... بلیک
زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"تمہارا مطلب ہے کہ آڑی ہو کر بے شک آتی رہے سیدھی
کر نہ آئے"...... عمران نے کہا۔
"عمران صاحب آپ میری درخواست پر غور کریں۔ اب یہ مشن
میں مکمل کروں گا"...... بلیک زیرو نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"وہاں جو حالات ہیں بلیک زیرو تم کسی صورت لیبارٹری میں
داخل نہ ہو سکو گے اور لیبارٹری میں داخل ہوئے بغیر فارمولا حاصل
نہیں کیا جا سکتا"...... اس بار عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"آپ نے بھی تو بہرحال کوئی نہ کوئی لائحہ عمل سوچا ہی ہو گا"
بلیک زیرو نے کہا۔
"ہاں میں نے ایک لائحہ عمل سوچا ہے لیکن وہ لائحہ عمل میں
عمل کرنے کے لئے تمہارے حوالے نہیں کر سکتا۔ اس میں غیرت
مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار
چونک پڑا۔
"غیرت کا مسئلہ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔
"مطلب یہ کہ مشن تو تمہارے حوالے کیا جا سکتا ہے ذہن
نہیں"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔
"ٹھیک ہے عمران صاحب اب میں مزید کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں

تو صرف درخواست کر سکتا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"ناراض ہونے کی ضرورت نہیں مجھے تمہاری صلاحیتوں کا پوری
طرح علم ہے لیکن مسئلہ بہت الجھا ہوا ہے مجھ جیسا شخص ٹیم سمیت
وہاں سے واپس آنے پر مجبور ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک
زیرو کا ستا ہوا چہرہ نارمل ہو گیا۔
"ویسے ایسا پہلی بار ہوا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"اصل میں مسئلہ بنیادی طور پر یہ ہے کہ ایکریمیا کو اس کا علم نہ
ہو ورنہ تو یہ فارمولا میں لے بھی آتا"...... عمران نے کہا۔
"لیکن آپ آخر کیوں اس بات پر بضد ہیں کہ ایکریمیا کو اس کا علم
نہ ہو سکے"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"تو اصل بات تمہیں بتانی ہی پڑے گی۔ اصل میں یہ ٹی ایس
میزائل بنیادی طور پر کیمیائی میزائل ہے بارودی یا شعاعی میزائل
نہیں ہے جب کہ ایسٹام میزائل بارودی میزائل ہے۔ ٹی ایس
میزائل اس قدر خوفناک حیثیت کا حامل ہے کہ اگر ایک میزائل بھی
فائر کر دیا جائے تو سینکڑوں میلوں میں آبادی کا نام و نشان مٹ جاتا
ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے کیمیائی میزائلوں پر اقوام متحدہ نے انتہائی
سخت پابندیاں لگا رکھی ہیں۔ دوسری بات یہ کہ صرف اس بات کا علم
اگر کافرستان کو ہو جائے کہ پاکیشیا کے پاس کیمیائی میزائل موجود
ہے تو وہ اس کے خوف کی بنا پر بھی حملہ کرنے کا نہیں سوچے گا اور
ایکریمیا کو بھی اس بات کا علم ہے۔ گو اس نے یہ بات ظاہر نہیں کی

کہ ڈی ایس میزائل کیمیائی میزائل ہے لیکن میں نے ڈاکٹر
اس فلم سے معلوم کر لیا تھا کہ دراصل یہ کیمیائی ہتھیار
کیمیائی ہتھیاروں میں بھی یہ آئندہ صدی کی ایجاد ہے اس لئے
فارمولا لے آئے تو لامحالہ ایکریمیا اسے ہر صورت میں واپس
کرنے اور ہماری لیبارٹری اور سائنس دانوں کو ہلاک کر
کوشش کرے گا اور وہ اس میں حق بجانب بھی ہو گا۔ اس
چاہتا ہوں کہ فارمولا اس انداز میں حاصل کیا جائے کہ ایکر
اس کا علم بھی نہ ہو سکے اور ہم خاموشی سے ڈی ایس میزائل
لیں ... عمران نے کہا۔

"لیکن جب ہم اسے اوپن ہی نہ کر سکیں گے تو پھر اس کا
بلیک زیرو نے کہا۔

"اوپن کرنے کے سینکڑوں طریقے ہوتے ہیں بلیک
صحافیوں کے ذریعے ایسے انٹرویو کرائے جاتے ہیں جن
اسے ضرور مطلب نکال لیا جاتا ہے اور بظاہر تو انکار کر دیا جاتا ہے
انٹیلی جنس کے ایجنٹ جان بوجھ کر پکڑے جاتے ہیں اور پھر
انکشاف کر دیتے ہیں ایسے بے شمار طریقے ہوتے ہیں"۔ عمر
کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو یہ بات ہے۔ اس لئے آپ نہیں چاہتے کہ فارمولے
آمد کا ایکریمیا کو پتہ چل سکے اب بات سمجھ میں آئی ہے"۔
زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

بس اسی سمجھ میں آجانے کی وجہ سے تو گھن چکر بن گیا ہوں"۔
ران نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور نمبر ڈائل
نے شروع کر دیئے۔

"میریلین کارپوریشن"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
نائی دی۔ لہجہ ایکریمی تھا اس لئے بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران نے
کریمیا کال کی ہے۔

"میریلین سے بات کراؤ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول
ہوں"..... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کیجئے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو میریلین بول رہی ہوں پرنس۔ فرمایئے" چند لمحوں بعد
ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ اور آواز بتا رہی تھی کہ وہ ادھیڑ
عمر خاتون ہے۔

"ناراک میں ایک سپیشل لیبارٹری ہے جس کا انچارج ڈاکٹر
راؤن ہے کیا آپ کے پاس اس سلسلے میں معلومات موجود ہیں"۔
عمران نے کہا۔

"ہولڈ کیجئے میں معلوم کرتی ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
"یس سر لیکن یہ سپیشل گروپ میں شامل ہے"..... چند لمحوں
بعد میریلین نے کہا۔

"کوئی بات نہیں سپیشل گروپ کا بھی میں ممبر ہوں"۔ عمران
نے جواب دیا۔

"مجھے معلوم ہے فرمایئے"...... میریلین نے اسی طرح بھاری لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر براؤن کے بعد اس لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر الفریڈ ہے میں نے یہ معلوم کرنا ہے کہ ڈاکٹر الفریڈ کی لیبارٹری سے باہر معروفیات کیا ہیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کے پتے پر تفصیل بھجوا دی جائے یا فون پر معلوم کریں گے"...... میریلین نے کہا۔

"خاص خاص پوائنٹ فون پر بتا دیجئے"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کیجئے۔ میں کمپیوٹر سے معلومات حاصل کر لوں" میریلین نے کہا اور پھر فون پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو پرنس"...... تھوڑی دیر بعد میریلین کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر الفریڈ کی بیوی وفات پا چکی ہے البتہ اس کے دو بیٹے ایک بیٹی اپنے آبائی مکان بارلیک میں رہتے ہیں۔ یہ تینوں نلاٹ یونیورسٹی کے ہی طالب علم ہیں۔ ڈاکٹر الفریڈ ویک اینڈ پر ان سے ملنے آتے ہیں اور ویک اینڈ پر سب مل کر ساحل سمندر پر تفریح کرتے ہوئے گزارتے ہیں لیکن شام کو ڈاکٹر الفریڈ اکیلے ناراک کے سے مشہور کلب ہارٹ لائن میں گزارتے ہیں اور پھر دوسرے دن واپس لیبارٹری چلے جاتے ہیں۔ سالوں سے ان کا یہ معمول چلا آ رہا ہے"۔ میریلین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اپنی اولاد میں سے وہ کس سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ میرا مطلب ہے ایسی محبت کہ اسے اچانک کوئی تکلیف پہنچنے پر وہ ویک اینڈ کی بجائے ویسے ہی لیبارٹری سے گھر آ جائیں"...... عمران نے کہا۔

"تفصیل تو ہمارے پاس نہیں ہے صرف اتنا درج ہے کہ اپنی لڑکی مارشیلا سے وہ بے حد محبت کرتے ہیں"...... میریلین نے جواب دیا۔

"ان کے گھر کا تفصیلی پتہ بتا دیں"...... عمران نے کہا تو میریلین نے اسے پتہ بتا دیا۔

"شکریہ۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا ڈاکٹر الفریڈ کو آپ نے دیکھا ہوا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں میں دراصل مختلف پہلوؤں کا جائزہ لے رہا ہوں لیکن اصل مسئلہ وہی ہے کہ سائنس دان لوگ ایسے راز اپنے پاس نہیں رکھ سکتے۔ لامحالہ انہوں نے رپورٹ کر دینی ہے اور معاملہ پھر وہیں آ جائے گا اس لئے میرا خیال ہے کہ مجھے وہیں جا کر کچھ کرنا چاہئے۔ یہاں بیٹھے بیٹھے کچھ نہیں ہو سکتا لیکن یہاں لامحالہ ایکریمین ایجنٹ الرٹ ہوں گے اس لئے میرا خیال ہے کہ میں کسی بحری سمگلر کے ذریعے پہلے کافرستان جاؤں اور پھر وہاں سے ایکریمیا جاؤں"۔ عمران نے کہا۔

"کیا آپ اس بار ٹیم ساتھ نہیں لے جائیں گے"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔ سب کچھ سامنے ہے۔ صرف معلومات کو میں اپنی حسب منشا فائنل ٹچ دینا چاہتا ہوں اس لئے اس بار میرے ساتھ صالحہ، جوزف اور جوانا جائیں گے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"ڈارک آئی مشن کو مکمل کرنے کے لئے میں عمران کو دوبارہ ایکریمیا بھجوا رہا ہوں لیکن اس بار اس کے ساتھ ٹیم میں سے صرف صالحہ جائے گی۔ تم صالحہ کو کہہ دو کہ وہ تیار رہے۔ عمران کسی بھی وقت اس سے رابطہ کر لے گا چونکہ ایکریمین ایجنٹ یہاں الرٹ ہوں گے اور وہ یقیناً عمران کی نگرانی کر رہے ہوں گے اس لئے میں نے پلان بنایا ہے کہ عمران کے ایکریمیا جانے کے باوجود ایک عمران یہاں ایجنٹوں کو نظر آتا رہے اس کے لئے میں نے ٹائیگر کا انتخاب کیا ہے۔ ٹائیگر کی معمولی سی میک اپ کرنے کے بعد وہ عمران کے قد و قامت جیسا ہو جائے گا لیکن وہ عمران کی واپسی تک سیکرٹ

سروس کے کسی بھی ممبر سے نہیں ملے گا۔ صرف فلیٹ میں بطور عمران رہے گا یا پھر ہوٹلوں وغیرہ میں گھومتا رہے گا تاکہ اس کی وجہ سے تم لوگ ایکریمین ایجنٹوں کی نظروں میں نہ آ جاؤ۔ یہ بات میں نے تمہیں اس لئے بتا دی ہے کہ تم سیکرٹ سروس کو اس بارے میں آگاہ کر دو اور عمران کی واپسی تک تم سمیت کوئی بھی عمران کے فلیٹ میں نہیں جائے گا اور نہ اسے فون کرے گا اور اگر کہیں راستے میں یا کسی ہوٹل میں بھی تمہارا ٹکراؤ ٹائیگر سے بطور عمران ہو جائے تو تم نے اس سے شناسائی کا اظہار نہیں کرنا اور ٹائیگر کو بھی سمجھا دیا جائے گا"۔ عمران نے تفصیل سے جولیا کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت بھرے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ عمران نے یہ سیٹ اپ پہلی بار کیا تھا۔

"یس سر میں سمجھ گئی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا نے کہا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"ٹائیگر کی بجائے اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی جگہ لے سکتا ہوں اس طرح پیڈنگ نہیں کرنی پڑے گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اور تمہاری جگہ کون لے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سلیمان آسانی سے لے سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اور سیکرٹ سروس کو کیا بتایا جائے گا کہ عمران کی جگہ کس نے

لی ہے"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ہاں واقعی یہ اہم مسئلہ ہے۔ ٹھیک ہے آپ واقعی بہت سوچ سمجھ کر ہی فیصلہ کرتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹائیگر کے انتخاب کی ایک اور وجہ بھی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"ٹائیگر میرا شاگرد ہے اس لئے کم از کم اخلاقی طور پر وہ استاد کے مراتب کا خیال رکھے گا ورنہ اس کی جگہ کوئی اور ہوا اور اس نے میری طرح جولیا کے ساتھ اداکاری شروع کر دی تو تنویر کے ہاتھوں مارا بھی جا سکتا ہے۔ یہ تو میرا دم ہے کہ اب تک تنویر سے بچا پھر رہا ہوں"...... عمران نے گول مول انداز میں بات کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران کی بات کا مطلب ہے کہ بلیک زیرو عمران کے روپ میں جولیا سے مذاق کر سکتا ہے جب کہ ٹائیگر بحیثیت شاگرد ایسا کرنے کا سوچے گا بھی نہیں۔

"آپ مجھے اس قدر گھٹیا سمجھتے ہیں"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا یعنی کچھ نہ کچھ بہرحال ہو۔ یہ واقعی میرے لئے نئی خبر ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو شرمندہ سے انداز میں ہنس پڑا اور عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر

ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جوزف"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم میرے ساتھ ایکریمیا جانے کے لئے تیار ہو جاؤ اور جوانا کو بھی کہہ دو میں جلد ہی تم سے رابطہ کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے اسی طرح بغیر کسی جذبات کا اظہار کئے جواب دیا۔ یہ اس کی عادت تھی کہ وہ عمران کے احکام پر نہ صرف بلاچوں وچرا عمل کرتا تھا بلکہ کسی بھی حکم پر اپنے جذبات کا کبھی اظہار نہ کرتا تھا اور عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کہاں ہو تم اس وقت۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"ریڈ سرکل کلب میں باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے جواب

دیا گیا۔

"میرے فلیٹ پر پہنچ جاؤ۔ اوور اینڈ آل"..... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ بلیک زیرو بھی احتراماً کھڑا ہو گیا اور عمران اسے خدا حافظ کہہ کر مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی ڈینی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ڈینی بول رہی ہوں"..... ڈینی نے کہا۔

"مسلے وز بول رہا ہوں مادام"..... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی اور ڈینی بے اختیار چونک پڑی۔

"کہاں سے بات کر رہے ہو۔ کیا نارک سے"..... ڈینی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں مادام ولنگٹن سے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"..... ڈینی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ مسلے وز ولنگٹن میں ڈارک آئی کا اہم ایجنٹ تھا۔

"میں نے چیف کو کال کیا تھا۔ چیف نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ کو کال کروں کیونکہ جس بارے میں اطلاع میں دینا چاہتا ہوں اس کا کیس آپ کے پاس ہے"..... مسلے وز نے کہا۔

"کس کا کیس"...... ڈیپی نے چونک کر کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیس مادام"...... میلروز نے جواب دیا تو ڈیپی بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ ہاں کیا اطلاع ہے۔ جلدی بتاؤ"...... ڈیپی نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

"مادام یہاں ولنگٹن میں ایک کارپوریشن ہے جس کا نام میریلین کارپوریشن ہے۔ اس کارپوریشن کا کام معلومات کی خرید و فروخت ہے اور یہ انتہائی اعلیٰ پیمانے پر کام کرتی ہے اس کی انچارج ایک ادھیڑ عمر عورت میریلین ہے اس میریلین کی سیکرٹری ہمارے گروپ کی ہے۔ ہم نے اسے وہاں اس لئے ایڈجسٹ کرایا ہوا ہے کہ کوئی ایسی اطلاع جو ڈارک آئی کے مطلب کی ہو۔ ہم تک خاموشی سے پہنچ جائے۔ چیف نے ایک جنرل سرکلر بھیجا تھا کہ پاکیشیا کا ایجنٹ علی عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس اگر ولنگٹن میں نظر آئے تو ان کی نگرانی کی جائے اور ہیڈکوارٹر کو اطلاع دی جائے۔ چنانچہ میں اس سلسلے میں الرٹ تھا۔ چیف نے اس جنرل سرکلر میں عمران کا ایک کوڈ نام پرنس آف ڈھمپ بھی لکھا تھا۔ میں نے ویسے احتیاطاً اپنے گروپ کو اس ہدایت کے بارے میں بریف کر دیا تھا۔ آج میریلین کی سیکرٹری جوئیل نے مجھے اطلاع دی ہے کہ پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ نے میریلین سے رابطہ کیا ہے۔ وہ پرنس آف ڈھمپ میریلین کارپوریشن کا سپیشل ممبر ہے۔ اس نے میریلین سے کہا کہ تارا کی

میں ایک لیبارٹری ہے جس کا سیکنڈ انچارج ڈاکٹر الفریڈ ہے کیا کارپوریشن کے پاس اس سلسلے میں معلومات موجود ہیں۔ میریلین نے کمپیوٹر چیکنگ کے بعد اسے بتایا کہ معلومات سپیشل گروپ میں ہیں تو اس نے کہا کہ وہ سپیشل گروپ کا بھی ممبر ہے۔ پھر میریلین نے اسے فون پر ڈاکٹر الفریڈ کی رہائش گاہ۔ اس کی اولاد کے بارے میں تفصیل بتا دی۔ اس نے خاص طور پر یہ پوچھا کہ اس کی اولاد میں سے کوئی ایسا ہے جس کی بنا پر ڈاکٹر الفریڈ لیبارٹری سے فوری رہائش گاہ پر پہنچ سکے تو میریلین نے کہا کہ اس بات کا تو اسے علم نہیں ہے البتہ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی بیٹی سے بے حد محبت کرتا ہے"...... میلروز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہارے پاس اس گفتگو کی ٹیپ موجود ہے"...... ڈیپی نے پوچھا۔

"نو مادام لیکن بہرحال مہیا کی جا سکتی ہے کیونکہ جوئیل مطلب کی تمام باتیں ضرور خفیہ طور پر ٹیپ کر لیتی ہے"...... میلروز نے کہا۔

"تم اس سے ٹیپ حاصل کر کے کتنے وقت میں مجھ تک پہنچا سکتے ہو"...... ڈیپی نے پوچھا۔

"خصوصی طیارے سے تو دو گھنٹے میں پہنچ سکتی ہے ورنہ چار پانچ گھنٹے تو بہرحال لگ جائیں گے"...... میلروز نے کہا۔

"تم خصوصی طیارے کے ذریعے اسے بھجوا دو جس قدر جلد ممکن

ہو سکے یہ ایکریمیا کی عزت اور ساکھ کا سوال ہے"...... ڈینی نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں ٹیپ کی منتظر رہوں گی"...... ڈینی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ تو اب عمران اس ڈاکٹر الفریڈ کے میک اپ میں لیبارٹری میں گھسنا چاہتا ہے"...... ڈینی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر واقعی دو گھنٹے بعد ایک ٹیپ اس تک پہنچا دی گئی جس پر مسٹر وز کا نام اور ذاتی دستخط موجود تھے۔ ڈینی نے ٹیپ ریکارڈر میں ٹیپ لگائی اور پھر سوئچ آن کر دیا اور عمران اور میریلین کے درمیان ہونے والی گفتگو کا ایک ایک لفظ غور سے سننے لگی۔ جب ٹیپ ختم ہو گئی تو اس نے ٹیپ آف کر کے اسے ریکارڈر سے نکالا اور پھر اسے میز کی دراز میں ڈال کر پھر اس نے ریکارڈر کو بھی اس کی مخصوص جگہ پر رکھا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پارلیک میں ڈاکٹر الفریڈ کی رہائش گاہ کا نمبر دو"...... ڈینی نے سرد لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ ڈینی نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس الفریڈ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز

سنائی دی لہجے سے بولنے والا نوجوان لگتا تھا۔

"ڈاکٹر الفریڈ صاحب ہیں"...... ڈینی نے جان بوجھ کر پوچھا حالانکہ اس نے ٹیپ میں موجود گفتگو میں سن لیا تھا کہ ڈاکٹر الفریڈ ویک اینڈ پر ہی آتا ہے اور ویک اینڈ میں ابھی دو روز کا وقفہ موجود تھا۔

"ڈیڈی صرف ویک اینڈ پر آتے ہیں آپ کون بول رہی ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میرا نام ڈینی ہے اور میرا تعلق سرکاری سیکرٹ ایجنسی ڈارک آئی سے ہے۔ آپ کا کیا نام ہے"...... ڈینی نے کہا۔

"میرا نام ایڈورڈ الفریڈ ہے میں ڈاکٹر الفریڈ کا بیٹا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا ڈاکٹر صاحب ہر ویک اینڈ پر لازمی آتے ہیں یا کبھی کبھار آتے ہیں"...... ڈینی نے پوچھا۔

"جی اگر کوئی شدید ترین مصروفیت نہ ہو تو لازمی آتے ہیں سال میں ایک دو بار غیر حاضری بھی ہو جاتی ہے مگر آپ کیوں پوچھ رہی ہیں۔ کیا کوئی پرابلم ہے"...... ایڈورڈ کے لہجے میں تشویش کا عنصر نمایاں تھا۔

"اوہ نہیں۔ کسی قسم کی پریشانی کی بات نہیں ہے۔ ڈارک آئی کے فرائض میں شامل ہے کہ ایکریمیا کی تمام دفاعی لیبارٹریز اور ان میں کام کرنے والے سائنس دانوں کا خیال رکھے اور اس سلسلے میں

ڈاکٹر صاحب سے میں ملاقات کرنا چاہتی تھی"...... ڈینی نے کہا۔
"ملاقات تو ویک اینڈ پر ہی ہو سکتی ہے"...... ایڈورڈ نے جواب دیا۔

"کتنے بجے وہ رہائش گاہ پر پہنچ جاتے ہیں اور کیا پروگرام ہوتے ہیں تاکہ میں اسی لحاظ سے ملاقات کا وقت متعین کر لوں کیونکہ میں نہیں چاہتی کہ ڈاکٹر صاحب کا یا آپ کا کوئی پروگرام ڈسٹرب ہو"...... ڈینی نے کہا۔

"ڈاکٹر صاحب تو رات کو پہنچ جاتے ہیں۔ اس بار ویک اینڈ انہوں نے گلین پارک میں گزارنے کا پروگرام بنایا ہے اور ہم صبح سویرے گلین پارک روانہ ہو جائیں گے۔ اگر آپ چاہیں تو گلین پارک تشریف لے آئیں وہاں اطمینان سے بات ہو جائے گی۔ ہم نے وہاں پر ہٹ نمبر پچیس اے بک کرایا ہوا ہے"...... ایڈورڈ نے جواب دیا۔

"اوکے بے حد شکریہ میں گلین پارک میں ہی آ جاؤں گی۔ گڈ بائی"...... ڈینی نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ہاتھ اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"میکسی سپیکنگ"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈینی فرام دس اینڈ"...... ڈینی نے بڑے باوقار لہجے میں کہا کیونکہ میکسی اس کے سیکشن کا ہی آدمی تھا۔

"یس مادام حکم فرمایئے"...... میکسی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بارلیک میں الفریڈ ہاؤس ہے۔ ڈاکٹر الفریڈ کے بیٹے اور بیٹی وہاں رہتے ہیں۔ ڈاکٹر الفریڈ ویک اینڈ پر آتے ہیں۔ تم اپنے آدمیوں سمیت الفریڈ ہاؤس پہنچ جاؤ اور اس کی اس انداز میں نگرانی کرو کہ وہاں کے کسی آدمی کو اس نگرانی پر شک نہ ہو۔ تم نے خاص طور پر یہ خیال رکھنا ہے کہ کوئی اجنبی آدمی تو ڈاکٹر الفریڈ سے ملنے نہیں آیا۔ اگر کوئی آئے تو تم نے مجھے فوری اطلاع دینی ہے اور سنو ڈاکٹر الفریڈ ویک اینڈ پر اپنے بچوں سمیت گلین پارک جائیں گے تم نے وہاں بھی ان کے پیچھے جانا ہے اور نگرانی کرنی ہے۔ میں وہاں ان سے ملاقات کروں گی۔ ان کا ہٹ نمبر پچیس اے ہے"...... ڈینی نے تفصیلی ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ کیا ان کی اولاد کی نگرانی بھی کرنی ہے مادام جہاں بھی وہ جائیں"...... میکسی نے پوچھا۔

"نہیں صرف ان کی رہائش گاہ کی۔ خاص طور پر جب کوئی اجنبی مرد یا عورت یا کوئی گروپ وہاں پہنچے اس صورت میں تم نے مجھے فوری اطلاع کرنی ہے اور ان کی انتہائی ہوشیاری سے نگرانی بھی کرنی ہے۔ اگر گروپ وہاں پہنچ کر واپس جائے تب ان کی مکمل نگرانی کرنی ہے"...... ڈینی نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے میکسی نے کہا اور ڈینی نے رسیور رکھ دیا۔

"تم اب آؤ تو سہی عمران پھر میں دیکھوں گی کہ تم کس طرح بچ کر جاتے ہو"...... ڈینی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک فائل نکال کر اس نے اپنے سامنے رکھ کر اسے کھولا اور پھر اس پر جھک گئی۔

شمالی کینیڈا کے دارالحکومت سے اڑنے والے دیوہیکل جیٹ طیارے کی وی آئی پی کلاس میں عمران ایک ادھیڑ عمر کینیڈین پروفیسر کے روپ میں موجود تھا۔ اس کے ساتھ صالحہ تھی جو میک اپ کی وجہ سے کینیڈین ہی لگ رہی تھی جب کہ اکانومی کلاس میں جوزف اور جوانا موجود تھے لیکن دونوں کے چہرے بدلے ہوئے تھے۔ عمران صالحہ، جوزف اور جوانا کے ساتھ پاکیشیا سے ایک بحری سمگلر کی لانچ کے ذریعے کافرستان پہنچا اور پھر کافرستان سے وہ افریقی ملک مارکینا پہنچے اور مارکینا سے وہ شمالی کینیڈا پہنچے تھے اور شمالی کینیڈا میں ایک روز قیام کے بعد اب وہ ناراک جا رہے تھے۔ شمالی کینیڈا تک وہ ایکریمی سیاحوں کے میک اپ میں تھے۔ لیکن اب وہ دونوں کینیڈین میک اپ میں تھے۔ کینیڈا سے عمران نے خصوصی طور پر نئے کاغذات تیار کرائے تھے اور ان کاغذات کی رو سے عمران کینیڈا

کی ایک اہم سرکاری لیبارٹری جسے نیشنل ڈیفنس لیبارٹری کہا جاتا کا سائنس دان تھا اور اس کا نام پروفیسر پیکال تھا جب کہ صالحہ کی سیکرٹری تھی اور اس کا نام مس ہوپ تھا۔ جوزف کا نام جوزف اور جوانا کا نام آرچر تھا اور یہ دونوں پروفیسر پیکال کے ذاتی ملازم تھے پروفیسر پیکال خاندانی طور پر لارڈ طبقے سے تعلق رکھتے تھے اس لئے انہیں پروفیسر لارڈ پیکال بھی کہا جاتا تھا۔ عمران چونکہ ان سے کئی ملا ہوا تھا اور پھر ان دنوں پروفیسر پیکال بیماری کی وجہ سے اپنے مکان میں آرام کر رہے تھے اور چونکہ وہ قطری طور پر خاصے کم آدمی تھے اس لئے انہوں نے ہر قسم کی ملاقات پر پابندی لگائی ہوئی تھی حتیٰ کہ وہ فون بھی سننا گوارہ نہ کرتے تھے اور ان کی رہائش گاہ اگر کوئی فون آتا تو ان کے ملازم یہی جواب دیتے کہ پروفیسر صاحب کسی نامعلوم مقام پر آرام کر رہے ہیں۔ یہ ساری معلومات عمران نے کینیڈا پہنچ کر حاصل کی تھیں اس لئے اب وہ پروفیسر پیکال روپ میں نارا اطمینان سے جا رہا تھا۔ طیارے کو شمالی کینیڈا دارالحکومت سے پرواز کئے ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی اور وی آئی کلاس میں عمران اور صالحہ کے علاوہ صرف آٹھ افراد تھے جن میں تین نوجوان لڑکیاں تھیں، دو بوڑھے مرد اور تین ادھیڑ عمر آدمی اور یہ سب مرد اپنے چہرے مہرے اور انداز سے بزنس کلاس کے لگتے تھے۔ عمران اور صالحہ دونوں دائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ کے آگے والی سیٹوں پر دو نوجوان لڑکیاں تھیں جب کہ ان کی

سیٹوں پر دو ادھیڑ عمر آدمی تھے یہ دونوں لڑکیاں آپس میں مسلسل باتیں کرنے میں مصروف تھیں لیکن چونکہ ان کا تعلق اعلیٰ طبقے سے تھا اس لئے بات چیت سرگوشیوں میں ہی ہو رہی تھی جب کہ باقی افراد میں سے کچھ اخبارات پڑھنے میں اور کچھ اونگھنے میں مصروف تھے۔ عمران نشست سے سر لگائے آنکھیں بند کئے ہوئے بیٹھا تھا لیکن اس کے منہ سے خراٹوں کی آواز نہ نکل رہی تھی۔ اس کی آنکھوں پر باریک مگر نفیس فریم کی عینک تھی۔ سر کے بال سفید اور براؤن رنگ کے تھے لیکن ایسے لگتا تھا جیسے ان بالوں کو سنوارنے اور ان میں کنگھی کرنے کا عمل کافی عرصے سے ترک کر دیا گیا ہو اس لئے بال عجیب کھچڑی کے سے انداز میں تھے۔ عمران کے چہرے پر جھریاں نمایاں تھیں اور گردن کا گوشت بھی قدرے لٹکا ہوا تھا۔ اس نے انتہائی قیمتی کپڑے کا تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا جبکہ صالحہ چہرے سے نوجوان لگتی تھی لیکن اس کے چہرے پر بھی گہری سنجیدگی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ اپنی عمر سے زیادہ میچور ہو اس کے جسم پر گہرے براؤن رنگ کا اسکرٹ تھا لیکن اس کے اوپر اس نے چمڑے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ وہ خاموش بیٹھی ہوئی تھی کہ اچانک ایک ایئر ہوسٹس ان کے قریب آ کر رک گئی۔

"سر"...... ایئر ہوسٹس نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا لیکن عمران اسی طرح آنکھیں بند کئے بیٹھا رہا۔

"یس مس۔ کیا بات ہے۔ پروفیسر صاحب اس وقت گہری سوچ

میں ہیں آپ مجھے بتائیں میں ان کی سیکرٹری ہوں"...... صالحہ نے ایئر ہوسٹس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں پوچھنا چاہتی تھی کہ آپ کون سی شراب پسند کریں گے" ایئر ہوسٹس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری پروفیسر صاحب اور میں ہم دونوں شراب نہیں پیتے ہمیں جوس دیا جائے"...... صالحہ نے کہا۔

"یس مس"...... ایئر ہوسٹس نے کہا اور پھر وہ دوسرے مسافروں کی طرف بڑھ گئی اور ان سے آرڈر لینے لگی۔

"سیکرٹری تم نے ایئر ہوسٹس کو یہ نہیں بتایا کہ ہم کون سا جوس پسند کرتے ہیں۔ اگر وہ کوڑتمے کا جوس لے آئی تو پھر"۔ اچانک عمران نے آنکھیں کھول کر انتہائی خشمگیں لہجے میں کہا۔

"کوڑتمہ وہ کیا ہوتا ہے سر"...... صالحہ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ عمران نے یہ لفظ پاکیشیائی زبان میں استعمال کیا تھا۔ جب کہ صالحہ ایسے کسی پھل سے واقف ہی نہ تھی۔

"کوڑتمہ ایک پھل ہے۔ کڑواہٹ میں اسے انتہائی اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ ہمیں یہ پھل ہمارے ایک ایشیائی دوست نے تحفے میں بھیجا تھا۔ زرد رنگ کا انتہائی خوبصورت پھل تھا۔ ہم اس پھل کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئے اور ہم نے چاقو سے اس کے قتلے بنائے اور پھر ہم نے انتہائی اہتمام سے اس کا ایک قتلہ منہ میں ڈالا پھر ہم نے جیسے ہی اسے چبایا ہمارے چودہ نہیں بلکہ چودہ لاکھ

طبق یک وقت روشن ہو گئے اور روشن بھی ایسے کہ جیسے ان سب طبقوں میں بذات خود سورج اتر آیا ہو اور اس کے بعد ہم مسلسل تین روز تک اپنے منہ کو واش کرتے رہے۔ آئسکریمیں کھانے کی کوشش کی لیکن یقین کرو کہ جو کچھ بھی منہ میں ڈالا جاتا اس قدر کڑوا ہو جاتا کہ وہ پھل بھی شاید ان کی کڑواہٹ کے سامنے شرمندہ ہو جاتا۔ بہرحال ہمیں ایک ہفتہ اس قتلے کے نتائج کو بھگتنا پڑا۔ اس کے بعد ہم نے اپنے اس ایشیائی دوست کی طرف سے بھیجے ہوئے اس تحفے کے قتلے اپنے دشمنوں کو گفٹ کر دیئے اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے دشمن اس کے بعد ہمارے مزید دشمن ہو گئے کیونکہ ان کی ذائقے کی حس ہی ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی تھی"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"آپ نے اپنے اس ایشیائی دوست سے شکایت نہ کی کہ اس نے یہ کیسا پھل آپ کو بھیجا ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کی تھی شکایت اس نے جواب دیا کہ اگر ہم یہ پھل کھا لیتے تو ہماری عمر میں ایک سو سال کا اضافہ ہو جاتا کیونکہ اس پھل کی خاصیت ہے کہ یہ خون میں موجود تمام غیر ضروری اجزا کو نکال دیتا ہے اور خون اس طرح صاف ہو جاتا ہے جیسے اسے باقاعدہ فلٹر کیا گیا ہو۔ اس نے ہمیں پیش کش کی کہ اگر ہم چاہیں تو وہ اس پھل کے ساتھ ساتھ اس کی جڑ ٹوتھ پیسٹ کے لئے بھجوا دے تاکہ ہمارا ساتھ چھوڑتے ہوئے دانت دوبارہ اس قدر مضبوط ہو جائیں کہ ہم اپنے دانتوں سے روڈ رولر کو اٹھا سکیں لیکن ہم نے اس سے معذرت کر لی

کہ اس ایک قتلے کو چبانے کے بعد ہمیں ایک ہفتے تک اپنی زندگی سے نفرت ہو گئی تھی اور پورا پھل کھانے کے بعد ظاہر ہے مزید ایک سو سال ہم اپنے آپ سے نفرت ہی کرتے رہتے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"لیکن پروفیسر آپ اپنے دانتوں کے لئے وہ جڑ تو منگوا لیتے۔ کیا اس جڑ کا سفوف بنا کر پیسٹ کیا جاتا ہے"...... صالحہ نے دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہمارے دوست نے کہا تھا کہ اس جڑ کو ٹوتھ برش کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ نیچرل ٹوتھ برش اور ٹوتھ پیسٹ ایک ہی جگہ اکٹھے ہو جاتے ہیں اور اسے وہاں مسواک کہا جاتا ہے اور کوڑتے کی جڑ کو بطور مسواک استعمال کیا جاتا ہے اور بقول ہمارے دوست کے دانتوں کے تمام امراض اس کوڑتے کی جڑ کے مسواک کے بعد بھاگ جائیں گے لیکن ہم نے اسے منع کر دیا کہ ہم بغیر دانتوں کے تو زندہ رہ سکتے ہیں لیکن کوڑتے کا مسواک کرنے کے بعد فولادی لیکن کڑوے دانتوں کے ساتھ نہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہاں تو پروفیسر کوئی کوڑتے کو جانتا تک نہیں ہو گا۔ اس صورت میں ایئر ہوسٹس کیسے اس کا جوس لا سکتی ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"ہو سکتا ہے اس ایئر لائن کو ہمارے ایشیائی دوست نے خیر

نگال کے طور پر کوڑتے بھجوا دیئے ہوں تاکہ مسافر مزید سو سال تک زندہ رہ سکیں اور اس ایئر سروس کا مزید سو سال تک کرایہ ادا کر سکیں"۔ عمران نے جواب دیا اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔ اسی لمحے ایئر ہوسٹس تیزی سے چلتی ہوئی دوبارہ ان کے قریب پہنچی۔

"آپ کون سا جوس پسند فرمائیں گے جناب"...... ایئر ہوسٹس نے قریب آ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"میری سیکرٹری کے لئے کوڑتے کا جوس اور میرے لئے لیمن جوس کیونکہ میری سیکرٹری جوان ہے اسے مزید سو سال تک اسی طرح جوان رہنے کا حق حاصل ہے جب کہ میں بوڑھا ہوں اور میں اس حالت میں مزید سو سال تک زندہ رہا تو نجانے میرا کیا حشر ہو گا"...... صالحہ کے بولنے سے پہلے عمران نے ایئر ہوسٹس کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیمن جوس تو ہمارے کچن میں ہے سر لیکن یہ دوسرا کون سا جوس ہے۔ کیا نام لیا ہے آپ نے"...... ایئر ہوسٹس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مس آپ میرے لئے بھی لیمن جوس ہی لے آئیں"...... صالحہ نے عمران کے بولنے سے پہلے ہی کہا اور ایئر ہوسٹس تیزی سے مڑ گئی۔

تم نے جلدی کی سیکرٹری۔ اس خاتون کو بھی حق حاصل ہے کہ اسے کوڑتے کے خواص کے بارے میں ایک تفصیلی لیکچر دیا

جائے"...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب آپ کے لیکچر سے ہی میرا منہ کڑوا ہو چکا ہے۔ ایئر ہوسٹس تو شاید جہاز سے ہی باہر چھلانگ لگا دیتی"...... صالحہ مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ظاہر ہے ایئر ہوسٹس تو جہاز والوں نے رکھنی ہی ہے۔ اس کی خودکشی کے بعد کسی بے روزگار کا چانس بن جائے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ بہت بے رحم نہیں ہوتے جا رہے پروفیسر۔ نوجوان ایئر ہوسٹس کی موت کی بات آپ اس انداز میں کر رہے ہیں جیسے انسان کی بجائے کوئی ضرر رساں کیڑا ہو اور دوسری بات یہ کہ آپ کے لیکچر سننے کی میں تنخواہ لیتی ہوں ایئر ہوسٹس نہیں لیتی"۔ صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی بات معقول ہے"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں کہا اور اسی لمحے ایئر ہوسٹس ٹرے میں لیمن جوس کے دو گلاس رکھے ان کے پاس پہنچی اور اس نے ایک ایک گلاس انہیں دے دیا اور پھر واپس مڑ گئی۔

"تمہیں معلوم ہے سیکرٹری کہ انسانی صحت کے لئے کیا کیا چیزیں ناگزیر ہیں"...... عمران نے جوس سپ کرتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں اس بارے میں ڈاکٹر لیکچر دیتے رہتے ہیں۔ ٹی وی والے پروگرام دکھاتے رہتے ہیں جن میں ڈاکٹر لوگوں کو بتاتے رہتے ہیں"...... صالحہ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے پیچھا چھڑانا چاہتی ہو۔

"کیا بتاتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"یہی کہ صحت کے لئے متوازن خوراک۔ ورزش۔ نیند۔ صاف پانی اور صاف ہوا اشد ضروری ہے"۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن جو اصل چیزیں ہیں وہ نہیں بتاتے بلکہ انہیں بتانے سے روک دیتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مثلاً کون سی چیزیں"...... صالحہ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انسانی صحت کے لئے چار چیزیں انتہائی ضروری ہیں۔ نمک، کھٹاس، کڑواہٹ اور مٹھاس۔ لیکن اب صورت حال یہ ہے کہ نمک اس لئے بند کر دیا جاتا ہے کہ کہیں ہمیں ہائی بلڈ پریشر نہ ہو جائے۔ مٹھاس اس لئے بند کر دی جاتی ہے کہ کہیں شوگر کا مرض نہ ہو جائے۔ کھٹاس اب صرف لیمن جوس تک ہی محدود رہ گئی ہے اور وہ بھی ہم جیسے بوڑھے اور تم جیسی بوڑھے کی سیکرٹری ہی پیتے ہیں۔ باقی رہی کڑواہٹ تو اب تو کونین کی گولیاں بھی میٹھی بنائی جا رہی ہیں"...... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"پروفیسر آپ کو تو سائنس دان کی بجائے ڈاکٹر ہونا چاہئے تھا"۔ صالحہ نے کہا۔

"سائنس بے حد وسیع سبجیکٹ ہے اور طب بھی سائنس میں شامل ہے"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن بہرحال طب انسانی جسم سائنس کا سبجیکٹ ہوتا ہے اور یہ مشینری سے ہٹ کر علیحدہ ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"مشینری تو بہرحال مشترک ہے چاہے انسانی یا حیوانی ہو یا فولادی"...... عمران نے کہا۔

"میں آپ سے متفق ہو رہی ہوں پروفیسر"...... صالحہ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے زبردستی اپنی جان چھڑانا چاہتی ہو۔

"وہ تو تمہیں بہرحال ہونا ہی پڑے گا کیونکہ تم اس کی تنخواہ لیتی ہو"...... عمران نے جواب دیا۔

"معاف کیجئے۔ کیا آپ سائنس دان ہیں"...... اچانک آگے بیٹھی ہوئی ایک نوجوان لڑکی نے مڑ کر عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں پروفیسر پیکال پوری دنیا میں میزائل پر اتھارٹی سمجھے جاتے ہیں"...... عمران کے جواب دینے سے پہلے صالحہ نے باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ویسے میں نے انسانی میزائلوں پر سپیشلائز کیا ہوا ہے"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"انسانی میزائل۔ کیا مطلب"...... لڑکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ دوسری لڑکی کے چہرے پر بھی حیرت نظر آ رہی تھی اور صالحہ کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

دیکھو میزائل کا کام تباہی ہے یہ ٹھیک ہے ناں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں مگر انسانی میزائل کیا ہوا"...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عرف عام میں انہیں نوجوان لڑکیاں کہا جاتا ہے میں انہیں انسانی میزائل کہتا ہوں۔ البتہ جب یہ لڑکیاں بوڑھی ہو کر عورتیں بن جاتی ہیں تو پھر انسانی ٹینکوں کا روپ دھار لیتی ہیں"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو دونوں لڑکیاں بے اختیار کھلکھلا کر اونچی آواز میں ہنس پڑیں اور وی آئی پی کلاس کے باقی مسافر چونک کر انہیں دیکھنے لگے۔ صالحہ بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تو آپ نے نوجوان لڑکیوں پر سپیشلائز کیا ہوا ہے"۔ اسی لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جی ہاں اگر آپ کو میری بات پر شک ہے تو میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ آپ دونوں اب تک جو باتیں کرتی رہی ہیں اس کا موضوع بھی تباہی ہی تھا۔ چار مردوں کی تباہی۔ میرا مطلب ہے معاشی تباہی"...... عمران نے کہا تو دونوں لڑکیوں کے چہروں پر یکلخت غصے کے تاثرات چھا گئے۔

"تو کیا آپ ہماری باتیں سنتے رہیں ہیں۔ یہ تو تہذیب کے خلاف ہے"...... اس لڑکی نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا میرے گلے میں بورڈ لٹکا ہوا ہے کہ میں سائنس دان ہوں۔

ظاہر ہے آپ نے میری اور میری سیکرٹری کی باتیں سن کر ہی سو
کیا تھا"...... عمران نے جواب دیا تو لڑکی کے چہرے پر قدر
شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"ٹھیک ہے آئی ایم سوری"...... لڑکی نے کہا اور دوبارہ سا
دیکھنے لگی۔

"سیکرٹری کیا تمہیں معلوم ہے کہ تباہ کن مادہ میزائل کے کس
حصے میں ہوتا ہے"...... عمران نے صالحہ سے مخاطب ہو کر قدر
اونچی آواز میں کہا۔

"درمیان میں۔ لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... صالحہ
حیران ہو کر پوچھا۔

"لیکن انسانی میزائل میں یہ مادہ اوپر والے حصے میں ہوتا ہے
میرا مطلب ہے سر میں اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے بالوں سے کیم
فلاج کیا ہوا ہے"...... عمران کی زبان چل پڑی۔

"پروفیسر آپ واقعی تہذیب کے خلاف باتیں کر رہے ہیں اور
بطور سیکرٹری یہ میرا حق ہے کہ میں آپ کو ایسا کرنے سے روک
دوں"۔ صالحہ نے کہا۔

"اوکے۔ آئی ایم سوری"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے آنکھیں بند کر کے دوبارہ نشست سے سر ٹکا دیا۔ جوس کا
خالی پیک اس نے سیٹ سے نیچے بنی ہوئی باسکٹ میں ڈال دیا تھا۔
سامنے بیٹھی ہوئی لڑکی نے صالحہ کی طرف دیکھا اور پھر اس نے اپنی

انگلی کو کنپٹی کی سائیڈ پر رکھ کر گھمایا دوسرے لفظوں میں وہ صالحہ
سے کہہ رہی تھی کہ پروفیسر ذہنی طور پر کھسکا ہوا ہے اور صالحہ نے
مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا اور دونوں لڑکیاں بے اختیار
ہنس پڑیں۔

"تمہارے ڈیڈی بھی تو سائنس دان ہیں مارشیلا۔ کیا وہ بھی"۔
اچانک دوسری لڑکی کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"نہیں وہ ایسے نہیں ہیں۔ وہ تو انتہائی زندہ دل اور دلچسپ
شخصیت کے مالک ہیں البتہ ہیں وہ بھی میزائل ٹیکنالوجی کے سائنس
دان"...... اس پہلی لڑکی نے کہا جس نے عمران اور صالحہ سے باتیں
کی تھیں۔

"کس میزائل ٹیکنالوجی کے"...... عمران نے آنکھیں کھول کر
اچانک کہا۔

"آپ نے ڈاکٹر الفریڈ کا نام سنا ہو گا۔ وہ بہت مشہور سائنس دان
ہیں"...... لڑکی نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار
ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ اوہ تو تم ڈاکٹر الفریڈ کی صاحبزادی ہو۔ پھر تو تم سے نارا‌ک
میں ملاقات رہے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے پروفیسر"...... مارشیلا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"سیکرٹری میرے خیال میں ہمارے پروگرام میں ڈاکٹر الفریڈ سے
ملاقات شامل ہے"...... عمران نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

لیبس سر۔ پروگرام میں تو واقعی شامل ہے لیکن یہ ملاقات لیبارٹری میں ہو گی اور مس مارشیلا تو ظاہر ہے وہاں موجود نہیں ہو گی"...... صالحہ نے جواب دیا۔

"تو پھر پروگرام میں تبدیلی کر لو۔ ہم ڈاکٹر الفریڈ سے ان کی رہائش گاہ پر مل لیں گے۔ کیوں مس مارشیلا کیا آپ ہمیں اپنی رہائش گاہ پر دعوت دینا پسند کریں گی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ضرور ضرور لیکن ڈیڈی تو صرف ویک اینڈ پر آتے ہیں لیکن پھر وہ دن ہم گھر سے باہر تفریح میں گزارتے ہیں۔ میرا مطلب ہے میرے دو بھائی اور میں۔ پورا ویک تو وہ لیبارٹری میں رہتے ہیں"...... مارشیلا نے کہا۔

"اوہ پھر تو ظاہر ہے آپ سے ملاقات نہ ہو سکے گی۔ ہم کسی کی تفریح کو ڈسٹرب تو بہرحال نہیں کرنا چاہتے سیکرٹری ڈاکٹر الفریڈ سے ملاقات کا پروگرام کینسل کر دو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ ان سے لیبارٹری میں تو مل سکتے ہیں"...... مارشیلا نے کہا۔

"نہیں لیبارٹری لائف سے تو تنگ آ کر ہم ناراک جا رہے ہیں۔ مسلسل لیبارٹری میں کام کرتے کرتے ہمیں محسوس ہوا ہے کہ جیسے ہم اب بوڑھے ہونے کے قریب پہنچ گئے ہیں"...... عمران نے کہا تو لڑکیاں بے اختیار ہنس پڑیں۔

"ڈاکٹر پیکال ہم نے اس بار گلین پارک جانا ہے وہاں ہمارا ہٹ نمبر چھبیس اے بک ہے۔ اگر آپ چاہیں تو وہاں تشریف لے آئیں۔ میری طرف سے دعوت ہے"...... مارشیلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گلین پارک میں کیا ہوتا ہے۔ کیا یہ کسی لیبارٹری کا نام تو نہیں ہے۔ کیونکہ ہم نے سنا ہے کہ ایکریمیا میں پارکوں میں بھی لیبارٹریاں بنی ہوئی ہیں۔ چلو گیسوں والی لیبارٹریاں نہ سہی نباتاتی لیبارٹریاں ہیں"...... عمران نے کہا تو مارشلا اور اس کی ساتھی لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

"گلین پارک ساحل سمندر پر انتہائی خوبصورت پارک ہے۔ انتہائی خوبصورت تفریح گاہ"...... مارشیلا نے کہا۔

"اوہ پھر تو ہمیں تمہاری دعوت دل و جان سے قبول ہے کیونکہ لامحالہ وہاں انسانی میزائلوں کی کثرت ہو گی اور ہم نے بہرحال ان میزائلوں میں سپیشلائز کیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا تو مارشیلا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"آپ کی بیگم آپ کی ان باتوں پر آپ سے ناراض نہیں ہو جاتیں"۔ مارشیلا نے اب لطف لیتے ہوئے کہا۔

"جب ہم نے سپیشلائز کیا تو ہماری بیگم اس وقت تک ٹینک بن چکی تھیں اور ہم نے بہرحال ٹینک پر سپیشلائز نہیں کیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور اس بار لڑکیاں بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑیں۔ اب وہ عمران کی باتوں سے پوری طرح لطف اندوز

ہو رہی تھیں اور پھر تھوڑی دیر بعد جہاز کے ناراک ائیر پورٹ پر لینڈ کرنے کا اعلان ہوا اور مسافروں میں یکلخت ہلچل سی مچ گئی اور سب بیلٹیں باندھنے میں مصروف ہو گئے۔

ڈینی نے کار گلین پارک کے باہر وسیع و عریض پارک میں روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے پارکنگ بوائے سے کارڈ لیا اور پارک کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ ایک آدمی تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"مادام ڈاکٹر الفریڈ اور اس کے بیٹے بیٹیاں یہاں پہنچ چکے ہیں"۔ اس نے قریب آکر کہا۔

"ان سے کسی کی ملاقات میرا مطلب ہے خصوصی ملاقات"۔ ڈینی نے پوچھا۔

"نو مادام"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"اوکے"...... ڈینی نے کہا اور آدمی واپس مڑ گیا۔ ڈینی اطمینان بھرے انداز میں چلتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ پھر وہ پارک میں داخل ہوئی اور وہاں سے گھوم کر اس طرف کو بڑھ گئی جہاں ساحل

سمندر پر ایک طرف ہٹ کر لکڑی کے کیبنوں کی طویل قطاریں بنی ہوئی تھیں۔ اس وقت موسم بے حد خوشگوار تھا اور ساحل سمندر خاصا رش تھا۔ ہر طرف رنگ برنگی چھتریاں پھیلی ہوئی تھیں جن کے نیچے مرد عورتیں بچے اور بوڑھے گدوں پر بیٹھے ہوئے نظر آرہے تھے ویسے ساحلی ریت پر جگہ جگہ نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں کی ٹولیاں گھومتی ہوئی نظر آرہی تھیں ڈینی ان کی طرف دیکھتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر وہ ہٹ نمبر چھبیس اے پر پہنچ گئی۔ ہٹ کا دروازہ بند تھا لیکن اس پر ایک کاغذ لگا ہوا تھا کہ ملاقاتی چھتری نمبر بارہ پر رابطہ کریں اور ڈینی واپس مڑی اور پھر ساحل پر دور دور تک پھیلی ہوئی چھتریوں کے درمیان سے گزرتی ہوئی ایک مخصوص علاقے کی طرف بڑھ گئی۔ یہ وی آئی پی علاقہ تھا اس لئے یہ کورڈ بھی تھا اور یہاں انتہائی سکون بھی تھا البتہ رنگ برنگی چھتریاں یہاں بھی نظر آرہی تھیں لیکن ان سب چھتریوں پر باقاعدہ نمبر لگے ہوئے تھے اور پھر ڈینی چھتری نمبر بارہ تک پہنچ گئی۔ یہاں پانچ گدے بچھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا کوئی کتاب پڑھنے میں مصروف تھا جب کہ اس کے ساتھ دوسرے گدے پر ایک نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی ایک باتصویر رسالہ دیکھنے میں مصروف تھی۔ گدے خالی تھے۔

”کیا آپ ڈاکٹر الفریڈ ہیں“..... ڈینی نے اس ادھیڑ عمر آدمی سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ چونک کر سیدھا ہو گیا۔

”جی ہاں لیکن آپ کون ہیں“..... ڈاکٹر الفریڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ لڑکی بھی رسالہ ہٹا کر اسے دیکھنے لگی تھی۔

”میرا نام ڈینی ہے اور میرا تعلق ڈارک آئی سے ہے کیا میں یہاں چند منٹ بیٹھ سکتی ہوں“..... ڈینی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک مخصوص شناختی کارڈ نکال کر ڈاکٹر الفریڈ کی طرف بڑھا دیا۔ یہ ڈارک آئی کا مخصوص سرکاری شناختی بیج تھا۔

”اوہ ہاں ضرور۔ یہ میری بیٹی مارشیلا ہے“..... ڈاکٹر الفریڈ نے کہا تو لڑکی اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور پھر ڈینی نے اس سے ہاتھ ملایا اور پھر وہ ان کے ساتھ ہی گدے پر بیٹھ گئی۔

”کیا ڈارک آئی میری نگرانی کر رہی ہے حالانکہ ہم تو یہاں تفریح کے لئے آئے ہیں“..... ڈاکٹر الفریڈ نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

”جی نہیں آپ کی نگرانی نہیں ہو رہی۔ لیکن میں آپ کو صرف چند باتوں سے آگاہ کرنے حاضر ہوئی ہوں جن کا جاننا آپ کے لئے ضروری ہے“..... ڈینی نے جواب دیا۔

”فرمایئے“..... ڈاکٹر الفریڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ ویسے ان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اس طرح ڈسٹرب کئے جانے پر خاصا ناراض ہو رہا ہے۔

”ڈاکٹر الفریڈ آپ کو معلوم ہو گا کہ کچھ روز پہلے آپ کی سپیشل لیبارٹری سے ٹی ایس میزائل کا فارمولا چرانے کی کوشش پاکیشیا

سیکرٹ سروس نے کی تھی"...... ڈیزی نے کہا۔

"ہاں لیکن وہ معاملہ تو اب ختم ہو چکا ہے"...... ڈاکٹر الفریڈ نے کہا۔

"وہ لوگ بظاہر ناکام ہو کر واپس چلے گئے تھے لیکن ڈارک آئی ہوشیار تھی۔ اس نے ان کی چیکنگ جاری رکھی اور پھر ڈارک آئی کو اطلاع ملی کہ انہوں نے ولنگٹن میں ایک ایسے ادارے سے رابطہ کیا ہے جو سائنسی لیبارٹریوں اور سائنس دانوں کے بارے میں معلومات حاصل کر کے انہیں بھاری معاوضے پر فروخت کرتا ہے۔ اس ادارے سے ان لوگوں نے آپ کے بارے میں تفصیلات حاصل کیں۔ آپ کی رہائش گاہ کا پتہ حاصل کیا۔ آپ کی اولاد کے بارے میں تفصیل معلوم کی اور یہ معلوم کیا کہ آپ لیبارٹری سے کب رہائش گاہ پر تشریف لاتے ہیں اور کب تک رہتے ہیں اور اس دوران کیا کیا کرتے ہیں۔ اس ادارے نے انہیں بتایا کہ آپ ویک اینڈ رہائش گاہ پر آتے ہیں اور پھر آپ اپنے بچوں کے ساتھ ویک اینڈ تفریح گاہ پر مناتے ہیں۔ اس اطلاع پر ہم سمجھ گئے کہ وہ لوگ سوچ رہے ہیں۔ وہ یقیناً یہ سوچ رہے ہیں کہ آپ کو انتہائی خفیہ پر اغوا کر لیا جائے اور پھر آپ کے میک اپ میں اپنا آدمی لیبارٹری میں بھجوا کر وہاں سے خاموشی سے فارمولا چوری کر لیا جائے اس میں حکومت کی طرف سے آپ کو صرف یہ اطلاع دینے حاضر ہوں کہ آپ برائے کرم ہوشیار رہیں اور کسی بھی اجنبی سے

درت میں ملاقات نہ کریں اور نہ اکیلے کسی جگہ پر جائیں"...... ڈیزی نے کہا۔

"یہ تو آپ نے عجیب بات بتائی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ میرے میک اپ میں کوئی دوسرا آدمی لیبارٹری میں جا سکے۔ وہاں تو انسانی کھال تک کا تجزیہ ہوتا ہے پھر اندر جانے کا راستہ کھلتا ہے"...... ڈاکٹر الفریڈ نے جواب دیا۔

"بہر حال وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں اس لئے آپ برائے کرم ہوشیار رہیں"...... ڈیزی نے زیادہ مطمئن انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا کیونکہ اس کے ذہن میں جو خدشہ تھا وہ ڈاکٹر الفریڈ کے جواب نے دور کر دیا تھا۔

"مس ڈیزی کیا یہ کوئی سرکاری پابندی ہے۔ میں نے ایک میزائل سائنس دان ڈاکٹر پیکال کو یہاں آنے کی دعوت دی ہوئی ہے ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں آ جائیں۔ پھر کیا ہو گا"...... مارشیلا نے کہا تو ڈیزی بے اختیار چونک پڑی۔

"ڈاکٹر پیکال کیا وہ ایکریمی سائنس دان ہیں۔ کیا سرکاری دفاعی لیبارٹری کے"...... ڈیزی نے پوچھا۔

"جی نہیں ان کا تعلق شمالی کینیڈا سے ہے اور دنیا کے معروف ترین سائنس دان ہیں۔ میری بیٹی شمالی کینیڈا کی ایک یونیورسٹی میں پڑھتی ہے اور یہ بھی ویک اینڈ پر ہی آتی ہے کل یہ جہاز پر یہاں آ رہی تھی کہ اس کی ملاقات ڈاکٹر پیکال سے ہوئی اور پھر اس نے

انہیں یہاں آنے کی دعوت دے دی اور اگر وہ یہاں آئے تو یہ میرے لئے فخر کی بات ہوگی"...... ڈاکٹر الفریڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ ان سے ضرور ملیں۔ حکومت یا ڈارک آئی کی طرف سے آپ پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ لیکن بہرحال آپ محتاط اور ہوشیار رہیں گے"...... ڈینی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے شکریہ"...... ڈاکٹر الفریڈ نے کہا تو ڈینی اٹھی اس نے ان دونوں سے مصافحہ کیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی واپس گئی۔ ایک پبلک فون بوتھ پر پہنچ کر اس نے جیب سے کارڈ نکالا اسے فون باکس میں ڈال کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس مارجر سپیکنگ"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ ڈینی سیکشن کے ہیڈ کوارٹر کا انچارج تھا۔

"ڈینی بول رہی ہوں مارجر"...... ڈینی نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"شمالی کینیڈا میں ڈاکٹر پیکال بہت معروف میزائل سائنس دان ہیں ان کے بارے میں معلومات حاصل کرو کہ وہ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں اور پھر مجھے کیفے گلین پارک کے فون پر اطلاع دو میں تمہاری کال کا انتظار کروں گی"...... ڈینی نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈینی نے رسیور

رکھا اور کارڈ فون باکس سے نکال کر اس نے جیب میں ڈالا اور پھر فون بوتھ سے نکل کر وہ تیزی سے کیفے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے کاؤنٹر پر جا کر اپنا نام بتا کر انہیں ہدایت کر دی کہ اس کا فون آئے گا اس کی بات کرا دی جائے اور خود وہ کیفے سے باہر کھلی جگہ پر موجود کرسیوں پر بیٹھ گئی۔ اس نے ویٹرس کو شراب لانے کا آرڈر دے دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے آرڈر کی تعمیل کر دی گئی اور گھونٹ گھونٹ شراب سپ کرنے لگی۔ تقریباً بیس منٹ بعد ایک ویٹرس ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس اٹھائے اس کے قریب آئی۔

"آپ کا نام مادام ڈینی ہے"...... ویٹرس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس"...... ڈینی نے کہا۔

"آپ کی کال"...... ویٹرس نے کہا اور کارڈلیس فون پیس اسے دے کر واپس مڑ گئی۔ ڈینی نے فون کا بٹن پریس کیا۔

"ہیلو ڈینی بول رہی ہوں"...... ڈینی نے کہا۔

"مارجر بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے مارجر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے"...... مادام ڈینی نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"مادام ڈاکٹر پیکال شمالی کینیڈا کی نیشنل لیبارٹری کے چیف سائنس دان ہیں۔ وہ ان دنوں آرام کر رہے ہیں ان کی رہائش گاہ پر میں نے فون کیا تو وہاں سے بتایا گیا کہ وہ کہیں گئے ہوئے ہیں اور

بتا کر نہیں گئے"...... مارجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... ڈیزی نے کہا اور فون آف کر کے اسے میز پر ہی رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک آدمی تیزی سے مادام کے قریب آیا۔ یہ وہی آدمی تھا جو اسے پارکنگ سے باہر ملا تھا۔

"مادام ایک بوڑھا آدمی ایک نوجوان لڑکی اور دو قوی ہیکل نیگرو ڈاکٹر الفریڈ سے ملنے آئے ہیں۔ وہ پہلے ہٹ نمبر پچیس اے پہنچ گئے پھر وہاں سے اوپن سپاٹ پر چلے گئے۔ جہاں وہ ڈاکٹر الفریڈ سے ملے اور ابھی تک وہیں موجود ہیں"...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"فاسٹر کہاں ہے"...... ڈیزی نے پوچھا۔

"وہ وہیں موجود ہیں مادام"...... اس آدمی نے کہا۔

"اسے کہو کہ ان لوگوں کے سپیشل لائن کیمرے سے تصویریں بنائے اور یہ تصویریں یہاں میرے پاس لائی جائیں اور ان لوگوں کے درمیان ہونے والی گفتگو ریکارڈ کی جائے اور جب یہ واپس جائیں تو ان کی انتہائی ہوشیاری سے نگرانی کی جائے"...... ڈیزی نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام"...... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر واپس چلا گیا۔ ڈیزی نے شراب کا گلاس اٹھا کر اس میں موجود آخری گھونٹ حلق میں ڈالا اور پھر جیب سے ایک بڑی مالیت کا نوٹ نکال کر اس نے میز پر پڑے ہوئے کارڈلیس فون پیس کے نیچے رکھا اور خود اٹھ کر تیزی

سے اس طرف کو بڑھ گئی جدھر وہ نوجوان گیا تھا۔ وہ ان لوگوں کو خود بھی دیکھنا چاہتی تھی۔ قوی ہیکل نیگرو اس کے ذہن میں کھٹک رہے تھے اور پھر دی آئی پی بیچ پر پہنچ کر جب اس نے انہیں دیکھا تو اس کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی۔ وہ ادھیڑ عمر آدمی جو یقیناً ڈاکٹر پیکال تھا بالکل عمران کے قدوقامت اور جسامت کا تھا وہ واپس مڑی اور پھر تھوڑی دیر بعد واپس کیفے میں آ کر اسی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اب وہاں سے فون پیس اور نوٹ غائب تھا۔ اس کے بیٹھتے ہی وہی ویٹرس دوبارہ آ گئی اور اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"فون پیس لے آؤ میں نے کال کرنی ہے اور ایک گلاس شیری بھی اور لے آؤ"...... ڈیزی نے کہا اور ویٹرس سر ہلاتی ہوئی واپس مڑ گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کارڈلیس فون پیس اور شیری کا گلاس لا کر میز پر رکھا اور تیزی سے واپس مڑ گئی۔ ڈیزی نے فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈیزی بول رہی ہوں۔ چیف سے بات کرائیں"...... ڈیزی نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو کرنل فوسٹر سپیکنگ"...... چند لمحوں بعد کرنل فوسٹر کی انتہائی باوقار آواز سنائی دی۔

"ڈیزی بول رہی ہوں، سر۔ گلین پارک سے"...... ڈیزی نے انتہائی

مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ اکیلے میں وہ کرنل فوسٹر سے بے تکلف ہوتی تھی ورنہ اس کے علاوہ وہ کرنل فوسٹر کا بالکل اس طرح ادب کرتی تھی جیسے اس کے اور کرنل فوسٹر کے درمیان قطعاً کسی قسم کی کوئی بے تکلفی موجود نہ ہو اور کرنل فوسٹر بھی اس سے اسی انداز میں ہی پیش آتا تھا۔

"یس کیا معاملہ ہے کیوں کال کی ہے"...... کرنل فوسٹر کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

"چیف ڈاکٹر الفریڈ آج ویک اینڈ پر اپنے بچوں سمیت گلین پارک میں موجود ہیں۔ میں نے ڈاکٹر الفریڈ سے مل کر انہیں ہوشیار کر دیا ہے اور ساتھ ہی انہیں ہدایت بھی کی کہ وہ کسی اجنبی سے ملاقات نہ کریں۔ اس کی لڑکی شمالی کینیڈا میں کسی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے اور ہر ویک اینڈ پر ناراک آتی ہے نے بتایا کہ فلائٹ کے دوران ان کی ملاقات میزائل پر اتھارٹی شمالی کینیڈا کے ایک سائنس دان ڈاکٹر پیکال سے ہوئی اور اس نے ڈاکٹر پیکال کو باقاعدہ یہاں گلین پارک آنے کی دعوت دی ہے۔ ڈاکٹر الفریڈ نے بھی تصدیق کی کہ ڈاکٹر پیکال بہت بڑے سائنس دان ہیں اور اگر وہ یہاں آئے تو انہیں ان کی ملاقات پر فخر ہو گا۔ میں نے واپس آکر اپنے آفس کے ذریعے ڈاکٹر پیکال کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو بتایا گیا کہ ڈاکٹر پیکال رخصت پر ہیں اور کہیں گئے ہوئے ہیں اور پھر ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے اطلاع دی گئی کہ ایک ادھیڑ عمر آدمی ایک نوجوان لڑکی اور دو قوی

ہیکل نیگروز کے ساتھ ڈاکٹر الفریڈ کے پاس پہنچا ہے۔ میں نے اپنے آدمیوں سے کہہ دیا ہے کہ وہ سپیشل لائن کیمروں سے ان کی تصاویر حاصل کر کے مجھے دیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ ملنے والے کہیں میک اپ میں تو نہیں۔ میں نے خود جا کر بھی دور سے دیکھا ہے۔ وہ ادھیڑ عمر آدمی واقعی کوئی سائنس دان دکھائی دیتا ہے لیکن چیف اس کا قدوقامت عمران سے ملتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ دو قوی ہیکل نیگروز کو دیکھ کر میرے ذہن میں خدشہ پیدا ہوا ہے کیونکہ میں نے آج تک کسی سائنس دان کو اس طرح کے ملازم رکھتے ہوئے نہیں دیکھا میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر پیکال اصل میں عمران ہے وہ میک اپ کرنے اور ایسے روپ دھارنے کا ماہر ہے۔ میں نے آپ کو کال اس لئے کیا ہے کہ آپ کو خود معلوم ہو یا آپ پاکیشیا سے معلومات حاصل کریں کہ کیا عمران کے ساتھ کوئی نیگرو وغیرہ بھی کبھی دیکھا گیا ہے یا نہیں تاکہ اس بات کا حتمی فیصلہ ہو سکے"...... ڈینی نے تیز تیز لہجے میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ تمہاری کارکردگی واقعی بے حد شاندار ہے۔ مجھے ذاتی طور پر معلوم ہے کہ عمران کے ساتھ ایک قوی ہیکل نیگرو رہتا تھا جس کا نام جوزف تھا۔ ہو سکتا ہے کہ دوسرا بھی اس کا کوئی ساتھی اب اس کے ساتھ رہتا ہو۔ بہرحال میں پاکیشیا میں کام کرنے والے ایجنٹوں سے ابھی رپورٹ لے لیتا ہوں۔ تم ان کی نگرانی کرتے رہنا۔ میں رپورٹ حاصل کر کے تمہیں گلین پارک میں کہاں فون کروں"۔

چیف نے کہا۔

"میں کینفے گلین پارک میں موجود ہوں چیف"...... ڈینی نے جواب دیا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈینی نے فون آف کر کے اسے میز پر رکھا اور شیری کا گلاس اٹھا کر اس نے گھونٹ گھونٹ اسے سپ کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک آدمی تیزی سے اس کے قریب آیا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ایک سادہ لفافہ اس کے سامنے رکھ دیا۔

"کیا آنے والے ابھی تک ڈاکٹر الفریڈ کے پاس ہیں یا چلے گئے ہیں"...... ڈینی نے پوچھا۔

"موجود ہیں مادام"...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا ان کے درمیان ہونے والی گفتگو ٹیپ ہو رہی ہے یا نہیں"۔ ڈینی نے لفافہ اٹھا کر اسے کھولتے ہوئے کہا۔

"یس مادام ٹیپنگ جاری ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"اوکے جاؤ"...... ڈینی نے کہا اور وہ آدمی تیزی سے واپس چلا گیا۔ ڈینی نے لفافہ کھول کر اس میں موجود چار تصویریں باہر نکالیں اور انہیں غور سے دیکھنے لگی۔ ادھیڑ عمر آدمی اس لڑکی اور ان دونوں نیگروز کی تصویریں تھیں۔ لیکن ڈینی کا یہ دیکھ کر منہ بن گیا کہ تصویریں ویسی ہی تھیں جیسا کہ وہ انہیں دیکھ چکی تھی۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ میک اپ میں نہیں ہیں لیکن کہیں اس

عمران نے کوئی ایسا خصوصی میک اپ نہ کر رکھا ہو جو سپیشل لائن کیمرے سے بھی چیک نہ ہو سکتا ہو"...... ڈینی نے تصویروں کو غور سے دیکھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے تصویریں واپس لفافے میں رکھیں اور لفافہ میز پر رکھ کر وہ دوبارہ شراب کی چسکیاں لینے میں مصروف ہو گئی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد ویٹرس تیزی سے اس کے قریب آئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک اور کارڈلیس فون پیس تھا۔

"مادام ڈینی آپ کی کال ہے"...... ویٹرس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو"...... ڈینی نے اس کے ہاتھ سے فون پیس لیتے ہوئے کہا اور ویٹرس خالی گلاس اور میز پر پڑا ہوا پہلے والا فون پیس اٹھا کر واپس چلی گئی۔ ڈینی نے فون پیس کا بٹن آن کر دیا۔

"ڈینی بول رہی ہوں"...... ڈینی نے کہا۔

"چیف فرام دس اینڈ"...... دوسری طرف سے کرنل فوسٹر کی مخصوص باوقار آواز سنائی دی۔

"یس چیف"...... ڈینی کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"میں نے پاکیشیا سے رپورٹ حاصل کر لی ہے۔ عمران ایک عمارت میں آتا جاتا رہتا ہے جہاں دو قوی ہیکل نیگروز رہتے ہیں۔ ان میں سے ایک تو وہ جوزف ہے جس کا ذکر میں نے پہلے تم سے کیا ہے اور دوسرے کا نام جوانا ہے یہ جوانا ایکریمیا کی مشہور پیشہ ور قاتلوں

کی تنظیم ماسٹر کلرز کا رکن تھا اور اب وہ عمران کا ساتھی بن گیا ہے
ان کے حلیے بھی معلوم کر لئے گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا
گیا۔

"کیا حلیے ہیں جناب"...... ڈینی نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا تو
چیف نے باری باری جوزف اور جوانا دونوں کے حلیوں کی تفصیل
بتانا شروع کر دی۔

"چیف سپیشل لائن کیمروں سے ان کی جو تصویریں بنائی گئی
ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی میک اپ میں
نہیں ہے۔ ڈاکٹر پیکال کے ساتھ جو دو نیگرو ہیں ان کے حلیے بھی آپ
کے بتائے ہوئے حلیوں سے مختلف ہیں۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ
شمالی کینیڈا سے معلوم کریں کہ ڈاکٹر پیکال حتمی طور پر کہاں ہے اور
کیا ڈاکٹر پیکال کے سٹاف میں دو قوی ہیکل نیگرو ملازم ہیں یا
نہیں"۔ ڈینی نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں معلوم کرتا ہوں"...... چیف نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈینی نے فون آف کر کے میز پر رکھ
دیا۔ اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ یہ ڈاکٹر پیکال ہی عمران
اور لا محالہ اس نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کے چہروں پر کوئی خصوصی
میک اپ کر رکھا ہے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ویٹرس ایک بار پھر
تیزی سے اس کی طرف آتی دکھائی دی۔

"مادام آپ کی کال ہے۔ اسی فون پیس پر ٹرانسفر کر دی گئی ہے

آپ سن لیں"...... ویٹرس نے کہا۔

"اوکے تھینک یو"...... ڈینی نے کہا اور فون پیس اٹھا لیا۔
ویٹرس واپس چلی گئی۔ ڈینی نے فون پیس آن کر دیا۔

"ڈینی بول رہی ہوں"...... ڈینی نے کہا۔

"کرنل فوسٹر فرام دس اینڈ"...... دوسری طرف سے کرنل فوسٹر
کی آواز سنائی دی۔

"یس چیف کچھ معلومات ملی ہیں"...... ڈینی نے اشتیاق بھرے
لہجے میں کہا۔

"ہاں تمہارا خدشہ درست ثابت ہوا ہے۔ ڈاکٹر پیکال اپنی
رہائش گاہ پر موجود ہیں اور ان کے پاس کبھی کوئی نیگرو ملازم نہیں
رہا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈینی کا چہرہ مسرت کی شدت سے
چمک اٹھا۔

"مجھے پہلے ہی یقین تھا چیف کہ یہ عمران ہی ہو گا۔ اب میں اس
سے نمٹ لوں گی"...... ڈینی نے کہا۔

"سنو اسے وہیں اچانک فائرنگ کر کے ہلاک کر دو اسے قطعاً
ہوشیار ہونے کا موقع نہ دو ورنہ وہ الٹا تمہیں ہی ختم کر دے گا"۔
چیف نے کہا۔

"چیف یہاں فائرنگ تو ناممکن ہے کیونکہ یہاں بے حد رش
ہے۔ یہ یہاں سے فارغ ہو کر بہرحال کہیں نہ کہیں تو جائیں گے
وہاں انہیں آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... ڈینی نے کہا۔

"ڈینی کسی قسم کا رسک مت لو۔ اگر کچھ اور آدمی فائرنگ میں ہلاک ہو جائیں تو ہونے دو۔ ٹارگٹ لے کر فائر کھول دو اور انہیں سنبھلنے کا ہی موقع نہ دو"...... چیف نے سخت لہجے میں کہا۔

"چیف یہ عمران ہزار آنکھیں رکھتا ہے۔ پہلی گولی چلتے ہی یہ ہوشیار ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ ڈاکٹر الفریڈ کو اپنی ڈھال بنا لے۔ بہرحال ہم ڈاکٹر الفریڈ کی جان کو خطرے میں نہیں ڈال سکتے۔ آپ بے فکر رہیں۔ اسے قطعاً علم نہ ہو گا کہ ان کی نگرانی ہو رہی ہے۔ ویسے بھی وہ اپنی جگہ پر مطمئن ہوں گے کہ انہیں پہچانا نہیں جا سکتا اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ میں انہیں شکار کر لوں گی"۔ ڈینی نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"او کے ٹھیک ہے۔ یہ اب تمہاری ذمہ داری ہے میں چاہتا ہوں کہ یہ کریڈٹ تمہارے سیکشن کو مل جائے"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں چیف ڈینی نے کچی گولیاں نہیں کھیلیں آپ کو بہرحال عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ضرور ملیں گی"۔ ڈینی نے کہا۔

"آئی وش یو گڈ لک ڈینی"...... دوسری طرف سے انتہائی خلوص لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈینی نے فون آف کر کے فون پیس کو واپس میز پر رکھ دیا۔

"چیف کہتا تو ٹھیک ہے اگر یہیں کچھ ہو جائے تو زیادہ بہتر

لیکن کس طرح ہو گا"...... ڈینی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ ڈاکٹر الفریڈ سے مل چکی تھی اس لئے اسے اس ماحول کا پوری طرح علم تھا اور اسے نظر آ رہا تھا کہ یہاں اگر فائرنگ کی جائے تو پوری طرح کامیابی ممکن نہیں ہو سکتی اور وہ عمران کے بارے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتی تھی۔ لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس کے ساتھیوں کی بہرحال اتنی اہمیت نہیں ہو سکتی جتنی عمران کی ہے لیکن وہ یہ بھی اچھی طرح جانتی تھی کہ اگر عمران بچ گیا تو پھر اس کا دوبارہ ہاتھ آنا تقریباً ناممکن ہو جائے گا۔ وہ اسی ادھیڑ بن میں بیٹھی ہوئی تھی کہ وہی آدمی جو تصویروں والا لفافہ دے کر گیا تھا تیزی سے قریب آیا۔

"مادام ڈاکٹر الفریڈ کے مہمان واپس چلے گئے ہیں اور ان کے درمیان ہونے والی گفتگو کی مکمل ریکارڈنگ لے آیا ہوں۔ اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی ایک مائیکرو ٹیپ ڈینی کی طرف بڑھا دی۔

"او کب گئے ہیں"...... ڈینی نے چونک کر پوچھا۔

"پندرہ منٹ ہو گئے ہیں"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"کیا گرین ان کی نگرانی کر رہا ہے یا نہیں"...... ڈینی نے کہا۔

"یس مادام کلارنس کی مدد سے نگرانی جاری ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے گڈ۔ او کے میں اب ہیڈ کوارٹر جا رہی ہوں۔ تم بھی

واپس چلے جاؤ"...... ڈینی نے کہا۔

"یس مادام"...... اس آدمی نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ ڈینی نے مائیکرو ٹیپ اٹھا کر جیب میں ڈالا اور پھر جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس نے فون پیس کے نیچے رکھا اور تیز تیز قدم اٹھاتی پارکنگ کی طرف بڑھ گئی چونکہ مائیکرو ٹیپ ریکارڈر ہیڈ کوارٹر میں ہی میسر تھا اور دوسری بات یہ کہ ڈینی یہ گفتگو پورے اطمینان اور سکون سے سننا چاہتی تھی اس لئے اس نے ہیڈ کوارٹر جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ کلائس سے ہونے والی نگرانی کا سن کر اسے پورا اطمینان ہو گیا تھا کہ عمران کو کسی صورت بھی اس نگرانی کا علم نہ ہو سکے گا۔ کلائس ایک خصوصی آلہ تھا جس سے انتہائی فاصلے سے بغیر کسی دشواری کے نگرانی کی جا سکتی تھی اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھی۔

عمران صالحہ، جوزف اور جوانا کے ساتھ گلین پارک پہنچا۔ وہ پہلے ہٹ نمبر پچیس اے پر گئے وہاں کارڈ پر بیچ اور چھتری نمبر لکھا ہوا تھا۔ چنانچہ وہاں سے وہ بیچ پر گئے۔ جہاں مارشیلا موجود تھی۔ ڈاکٹر الفریڈ انتہائی احترام بھرے انداز میں عمران سے ملا۔ ڈاکٹر الفریڈ کے دو لڑکے بھی آ گئے۔

"مجھے آپ کو اپنے پاس دیکھ کر بے انتہا مسرت ہو رہی ہے ڈاکٹر پیکال۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ آپ مجھ سے ملنے یہاں بھی آ سکتے ہیں جب کہ میری بیٹی مارشیلا نے مجھے بتایا کہ اس نے آپ کو یہاں آنے کی دعوت دی اور آپ نے یہ دعوت قبول کر لی ہے تو میں بے حد حیران ہوا۔ کیونکہ میں آپ کی طبیعت سے واقف ہوں اور اسی لئے میں نے ہٹ پر یہاں کا کارڈ بھی لگایا تھا مجھے واقعی دلی خوشی ہو رہی ہے"...... ڈاکٹر الفریڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کی بیٹی مارشیلا ہماری ہم سفر تھی اور آپ کی بیٹی نے دوران سفر اس خصوصی انداز میں مجھے یہاں آنے کی دعوت دی کہ ہم انکار نہ کر سکے۔ ویسے بھی آپ سے ملاقات میرے شیڈول میں شامل تھی۔ لیکن میرا خیال تھا کہ آپ کی رہائش گاہ پر ملاقات ہو گی کیونکہ ہم نے آپ سے ٹی ایس میزائل کے معاملے میں تفصیلی بات کرنی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ڈاکٹر الفریڈ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم جا کر تفریح کرو میں ڈاکٹر پیکال سے اہم گفتگو کرنا چاہتا ہوں اور ڈاکٹر پیکال آپ بھی برائے کرم اپنے سٹاف کو یہاں سے دور بھیج دیں"...... ڈاکٹر الفریڈ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پہلے اپنی لڑکی مارشیلا اور اپنے دونوں لڑکوں سے کہا اور پھر عمران سے مخاطب ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر الفریڈ کے بچے فوراً اٹھ کر چلے گئے جبکہ عمران نے صالحہ کو کہہ دیا کہ وہ ملازموں کو ساتھ لے کر یہاں کی تفریح کرے۔

"کیا بات ہے ڈاکٹر الفریڈ آپ ٹی ایس میزائل پر اس قدر سنجیدہ ہو گئے ہیں اور اس قدر رازداری سے کیوں کام لے رہے ہیں۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے یہ نام کہاں سے سنا ہے ڈاکٹر پیکال"...... ڈاکٹر الفریڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کہاں سے سنا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا یہ کوئی ایسا نام ہے جو سنا نہیں چاہئے تھا۔ یہ درست ہے کہ ٹی ایس میزائل خصوصی ساخت کا کیمیائی میزائل ہے اور اقوام متحدہ کے تحت ایسے میزائل بنانے پر پابندی ہے لیکن بڑے بڑے ممالک تو بہرحال ایسے میزائل تیار کرتے ہی رہتے ہیں اور میزائل ٹیکنالوجی سے تعلق رکھنے والا بڑے ملکوں کا تقریباً ہر سائنس دان اس سے بخوبی واقف ہے۔ ہماری نیشنل لیبارٹری میں بھی اسے تیار کیا جا رہا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ ایکریمیا کی سپیشل لیبارٹری میں بھی ڈاکٹر براؤن کے تحت اسے تیار کیا جا رہا ہے اور آپ بھی سپیشل لیبارٹری میں ہی کام کرتے ہیں اور پھر میں ڈاکٹر الفریڈ سے بات کر رہا ہوں کسی غیر متعلق آدمی سے تو بات نہیں کر رہا"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر الفریڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"شمالی کینیڈا بھی ٹی ایس میزائل تیار کر رہا ہے کیا واقعی"۔ ڈاکٹر الفریڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں اور شمالی کینیڈا کیا اب تو کیمیائی میزائل سپر پاورز کے علاوہ اور بھی بہت سے ملک خفیہ طور پر بنا رہے ہیں۔ شوگران تو اس میں خاصا آگے جا چکا ہے لیکن آپ اس طرح حیران ہو رہے ہیں کہ جیسے میں نے کوئی انہونی بات کر دی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کی معلومات کو چیلنج کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں ڈاکٹر پیکال لیکن میری حیرت اپنی جگہ اس لئے بجا ہے کہ یہاں ہمارا

خیال ہے ٹی ایس میزائل صرف ہماری لیبارٹری میں ہی تیار ہو رہا ہے۔ یہ ایک خصوصی ساخت کا میزائل ہے عام کیمیائی میزائلوں سے ہٹ کر اور اس کا موجد ایک پاکیشیائی نژاد سائنس دان ڈاکٹر افتخار تھا جو اب وفات پا چکا ہے۔ وہ ہماری لیبارٹری میں ہی کام کرتا تھا۔ البتہ اس نے اس کے فارمولے کو پاکیشیا بھجوانے کی کوشش کی تھی جسے ایکریمیا حکومت نے ناکام بنا دیا ہے"...... ڈاکٹر الفریڈ نے کہا۔

"پاکیشیائی نژاد ڈاکٹر افتخار بہرحال اس قدر ذہین سائنس دان تو ہو سکتا ہے کہ وہ فارمولا تیار کر لے لیکن پاکیشیا تو ایک چھوٹا سا اور غیر اہم ترقی پذیر ملک ہے اس کے پاس تو ایسی لیبارٹری بھی نہیں ہو سکتی کہ وہ ایسا میزائل تیار کر سکے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن شوگران دفاعی اسلحے کی تیاری میں اس کی مدد کر رہا ہے اور حکومت ایکریمیا کا خیال ہے کہ حکومت پاکیشیا اس فارمولے کو شوگران سے تیار کرائے گی اور اس طرح یہ فارمولا شوگران کے پاس بھی پہنچ جائے گا اس لئے اسے روکا گیا تھا"...... ڈاکٹر الفریڈ نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"شوگران تو کافی عرصے سے یہ میزائل تیار کر رہا ہے وہاں کے ڈاکٹر شنگ چو کے ساتھ میری اس سلسلے میں کئی بار بات ہوئی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن ٹی ایس میزائل کا فارمولا انہیں کہاں سے مل سکتا ہے جب کہ یہ فارمولا خصوصی طور پر ڈاکٹر افتخار کا ایجاد کردہ ہے"۔ ڈاکٹر الفریڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ویسے تو دنیا میں کئی انداز کے کیمیائی میزائل تیار ہو رہے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ آپ نے کسی میزائل کا نام ٹی ایس میزائل رکھ دیا ہو"...... اچانک ڈاکٹر الفریڈ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے یہ خیال آتے ہی وہ پوری طرح مطمئن ہو گیا ہو۔

"ٹی ایس میزائل اس میزائل کو کہتے ہیں ڈاکٹر الفریڈ جس کی بنیاد میکانک رول پر رکھی گئی ہو۔ لیکن اس میکانک رول کو ٹرسویام میں تبدیل کر دیا جائے اور ٹرسویام کی وجہ سے بھی اسے ٹی ایس کہا جا سکتا ہے۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"آپ درست کہہ رہے ہیں ڈاکٹر پیکال۔ ایسے میزائل واقعی تیار ہو رہے ہیں لیکن ہم نے جس کا نام ٹی ایس رکھا ہے وہ اس فارمولے پر مبنی نہیں ہے اس لئے تو میں حیران ہو رہا تھا"...... ڈاکٹر الفریڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ پھر واقعی آپ کی حیرت بجا تھی۔ پھر تو آپ سے اس سلسلے میں بات کرنا ہی غلط ہے دراصل اس میزائل کے بنیادی فارمولے میں ایک الجھن پیش آ گئی تھی جسے ٹرسویام ٹیکنالوجی کا کوئی انتہائی ماہر ہی دور کر سکتا ہے۔ ہمارے ہاں کے ماہرین باوجود کوشش کے اسے حل نہیں کر سکے اور مجھے معلوم ہوا تھا کہ آپ نے

اس ٹیکنالوجی میں سپیشلائز کیا ہوا ہے اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے مل کر اس بارے میں ڈسکس کر لی جائے کہ شاید کوئی حل نکل آئے۔ بہرحال اب اس موضوع پر مزید بات نہیں ہونی چاہئے کیونکہ ہم نہیں چاہتے کہ کسی ملک کا راز اوپن ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو کیا الجھن درپیش ہے آپ مجھے بتائیں جو کچھ مجھ سے ہو سکے گا میں ضرور کروں گا"...... ڈاکٹر الفریڈ نے کہا۔

"دراصل کینیڈو کلائس سکوپ کا کائیموگراف میں اعشاریہ اٹھارہ درجے کا فرق آتا ہے جب کہ ہم چاہتے ہیں کہ یہ فرق اعشاریہ دو سے زیادہ نہ ہو لیکن اس کا کوئی حل سمجھ میں نہیں آ رہا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ واقعی یہ تو خاصا پیچیدہ مسئلہ ہے۔ آپ مجھے کچھ دن کی مہلت دیں میں اس پر کام کروں گا۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی بات سمجھ میں آ جائے"...... ڈاکٹر الفریڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں ابھی چند روز یہاں ہوں۔ آپ اپنا فون نمبر دے دیں میں آپ کو فون کر لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن میں تو ویک اینڈ پر لیبارٹری سے باہر آتا ہوں اور ویک اینڈ کا مطلب ہے کہ آپ کو ایک ہفتہ انتظار کرنا ہو گا اور یہ کام بھی لیبارٹری میں ہی ہو سکتا ہے باہر نہیں اس لئے آپ مجھے اپنا فون نمبر دے دیں میں آپ کو فون کر کے بتا دوں گا"...... ڈاکٹر الفریڈ نے کہا۔

"مسئلہ وہی لیبارٹری والا ہے۔ ٹھیک ہے میں آئندہ ویک اینڈ پر آپ کو فون کر لوں گا چاہے میں جہاں بھی ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... ڈاکٹر الفریڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اپنی رہائش گاہ کا فون نمبر بتا دیا۔

"بے حد شکریہ آپ سے ملاقات کا بہرحال فائدہ ہو گیا۔ اب ہمیں اجازت"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں میں نے ابھی تک آپ کی کوئی خاطر خدمت نہیں کی۔ آیئے کیفے میں چلتے ہیں"...... ڈاکٹر الفریڈ نے بھی اٹھتے ہوئے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں شکریہ میرے ڈاکٹر نے مجھے ایسی تمام چیزوں سے منع کر رکھا ہے جو آپ خاطر خدمت میں پیش کر سکتے ہیں اس لئے شکریہ۔ کبھی آپ شمالی کینیڈا کا چکر لگائیں"...... عمران نے کہا۔

"جیسے ہی وقت ملا میں ضرور حاضر ہوں گا"...... ڈاکٹر الفریڈ نے کہا اور عمران نے اس سے مصافحہ کیا اور پھر واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دور جانے پر صالحہ، جوزف اور جوانا بھی اس کے پاس پہنچ گئے۔

"ہماری تصویریں بنائی گئی ہیں عمران صاحب"...... اچانک صالحہ نے آہستہ سے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسے معلوم ہوا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چار نمبر چھتری کے نیچے ایک صاحب موجود تھے۔ ان کے پاس

کسی خصوصی ساخت کا کیمرہ تھا گو بظاہر یہی معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس علاقے کی فوٹو گرافی کر رہے ہیں لیکن میں نے چیک کیا ہے کہ انہوں نے آپ کی میری جوزف اور جوانا کی خصوصی طور پر تصویریں کھینچی ہیں پھر وہ صاحب اٹھ کر کیبنوں کی طرف بڑھ گئے۔ میں نے جوزف کو بلا کر اس کے بارے میں بتایا تو جوزف نے اس کا تعاقب کیا اور پھر جوزف نے آکر بتایا کہ اس نے نمبر دو ہٹ کے درمیان ایک اور آدمی کو ایک لفافہ دیا اور کہا کہ مادام کو پہنچا دیا جائے۔ اس میں چاروں کی تصویریں موجود ہیں"...... صالحہ نے جواب دیا۔

"لیکن جب وہ جوزف کی تصویر بنا رہا تھا تو اس کا مطلب ہے کہ وہ جوزف کو پہچانتا تھا۔ پھر جوزف نے اس کا تعاقب کیا اور اتنے قریب ہو کر اس نے اس کی بات بھی سن لی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ویسے وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے پارکنگ کی طرف ہی جا رہے تھے۔

"باس میں نے ایک بچے کو بڑا نوٹ دے کر اسے ہدایت کر دی تھی کہ وہ اس کے پیچھے پیچھے جائے اور بچے کے کالر پر میں نے مس صالحہ کا دیا ہوا بٹن لگا دیا تھا مس صالحہ نے یہ بٹن مجھے خصوصی طور پر دیا تھا کہ اگر میں اسے اس تصویر بنانے والے کے لباس کے کسی بھی حصے پر لگا دوں تو مجھے اس کے قریب جانے کی ضرورت نہ پڑے گی لیکن میں نے سوچا کہ اس طرح اسے پتہ لگ سکتا ہے جب کہ بچے پر اسے شک نہ ہو گا۔ بچہ اس کے قریب رہا جب وہ کیبنوں سے ہو کر واپس

اپنی جھونپڑی پر گیا تو بچہ میرے پاس آگیا کیونکہ میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ میں اسے ایک اور بڑا نوٹ دوں گا۔ پھر میں نے اسے نوٹ تو دیا لیکن اس کے کالر سے بٹن اتار لیا اور پھر میں نے یہ بٹن مس صالحہ کو دے دیا"...... جوزف نے کہا۔

"ایک ڈکٹافون نے ان کی گفتگو ریکارڈ کر لی تھی میں نے ایک ہٹ میں جا کر اسے سنا"...... صالحہ نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ لیکن یہ مادام کون ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اب یہ تو معلوم نہیں ہے کیونکہ اس نے نام تو نہیں لیا"۔ صالحہ نے کہا۔

"اوکے۔ بہرحال جو بھی ہو گی سامنے آجائے گی"...... عمران نے کہا اور پھر وہ پارکنگ میں موجود کار میں بیٹھ کر واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ عمران نے یہاں پہنچ کر باقاعدہ ایک پراپرٹی سنڈیکیٹ کے ذریعے پرنس کالونی میں ایک شاندار رہائش گاہ اور کار حاصل کر لی تھی اس لئے وہ کار میں گلین پارک آئے تھے۔ اب واپسی میں ڈرائیونگ سیٹ پر جوانا تھا جب کہ صالحہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر تھی جب کہ جوزف اور عمران عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"ماسٹر ہماری نگرانی کی جا رہی ہے"...... اچانک ایک موڑ مڑتے ہی جوانا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ کیسے کیا کوئی کار نظر آئی ہے۔ حالانکہ میں بھی بیک مرر میں دیکھ رہا ہوں"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ماسٹر آپ نگرانی کرنے والے آلے کلائس کے بارے میں تو جانتے ہوں گے۔یہاں ایکریمیا میں عام استعمال کیا جاتا ہے۔جب میں ماسٹر کلرز میں تھا تو میرا ایک دوست ایک نگرانی کرنے والی خفیہ تنظیم میں کام کرتا تھا۔میں نے یہ آلہ اس کے پاس دیکھا تھا اور اس نے مجھے بتایا تھا کہ اس سے انتہائی فاصلے سے کسی بھی کار کی نگرانی کی جا سکتی ہے۔پھر میرے پوچھنے پر اس نے اس کی تفصیل بتائی تھی۔میں نے اس سے پوچھا تھا کہ اس کی چیکنگ ہو سکتی ہے تو اس نے بتایا تھا کہ اس کی چیکنگ تقریباً ناممکن ہے البتہ صرف وہ آدمی اس کو چیک کر سکتا ہے جو اس کی کارکردگی کے بارے میں جانتا بھی ہو اور وہ اس کار کو ڈرائیو بھی کر رہا ہوں جس کی نگرانی کلائس سے کی جا رہی ہو۔میرے پوچھنے پر اس نے بتایا تھا کہ اس سے نکلنے والی ریز کار کی باڈی پر پھیلی ہوئی ہوتی ہیں اس لئے جیسے ہی کار کوئی موڑ کاٹتی ہے تو اگر سورج کی روشنی کار کی پشت پر ہو تو سائیڈ مرر پر ہلکے نیلے رنگ کا جھماکہ سا ہوتا ہے اور چونکہ اس وقت سورج ہماری کار کی پشت پر ہے میں نے تین بار موڑ کاٹتے ہوئے یہ جھماکہ محسوس کیا ہے لیکن میں نے خیال نہیں کیا لیکن اب چوتھی بار یہ جھماکہ ہوا تو مجھے اچانک یہ ساری بات یاد آ گئی ہے"۔جوانا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو یہ شناخت تو ظاہر ہے صرف اسی وقت ہو سکتی ہے جب سورج کار کے عقب میں ہو۔اس کے علاوہ بھی ایک شناخت موجود

ہے تم کار کی اندرونی روشنی جلاؤ تو کلائس کی ریز کی وجہ سے یہ نیلے رنگ کی روشنی ہو گی اس لئے کلائس کو صرف دن کی روشنی میں استعمال کیا جاتا ہے رات کو نہیں کیونکہ کار کی اندرونی بتی صرف رات کو ہی جلائی جاتی ہے۔اس کے علاوہ کلائس کی ایک اور نشانی بھی ہے اور وہ یہ کہ کار میں نصب گھڑی بند جاتی ہے"۔عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ماسٹر واقعی گھڑی تو بند ہے۔میں سمجھا شاید اس میں کوئی خرابی ہو گئی ہے یا یہ پہلے سے ہی خراب تھی"...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اندرونی لائٹ جلائی تو واقعی اس کا رنگ نیلا ہو گیا۔

"عمران صاحب یہ کیسے معلوم ہو گا کہ کون یہ نگرانی کر رہا ہے اور یہ ریز کہاں سے ڈالی جا رہی ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"یہ کام کسی بھی کار میں سے کیا جا سکتا ہے۔یہ کمپیوٹر ٹائپ آلہ ہوتا ہے اس میں مطلوبہ کار کے بارے میں کوائف فیڈ کر لئے جاتے ہیں پھر یہ کار چاہے دس بارہ کاریں پیچھے ہو۔تب بھی چیکنگ ہوتی رہے گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اب انہیں چیک کیسے کیا جائے گا"...... صالحہ نے کہا۔

"اس کا طریقہ تو انتہائی آسان ہے کار کو کسی ویران جگہ پر لے جا کر کسی موڑ پر اس طرح روک دو کہ کار کا رخ بدل جائے۔مطلب ہے کہ اس کا رخ بیک کی طرف ہو جائے اس طرح کلائس کو دھوکہ

دیا جا سکتا ہے۔ وہاں یہی کاشن ملتا رہے گا کہ کار آگے بڑھی جا رہی ہے جب کہ کار رک چکی ہو گی اور جب کلائس والی کار اس کار کو کراس کرے گی تو اس کار پر نیلا رنگ ایک لمحے کے لئے چمکے گا کیونکہ کراس کرتے ہی کلائس خود بخود آف ہو جائے گا اور یہ چمک اس کے اچانک آف ہونے کی وجہ سے اس کار کے گرد اس کی ترسیلی شعاعوں کی چمک کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"پھر تو ہمیں انہیں چیک کر لینا چاہئے"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں جو لوگ کلائس استعمال کر رہے ہیں وہ کلائس آف ہوتے ہی سمجھ جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ فرار ہو جائیں۔ صرف نگرانی کرنے سے کوئی خطرہ نہیں۔ یہ ہماری رہائش گاہ بھی چیک کریں گے پھر جو کچھ ہو گا سامنے آ جائے گا۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ یہ کام لامحالہ ڈارک آئی کا ہو گا لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ ڈارک آئی کو کس بات پر شک ہوا ہے کہ وہ چیکنگ کر رہی ہے اگر وہ ڈاکٹر الفریڈ کی نگرانی کر رہی تھی تو کیوں۔ بس اس سوال کا جواب مجھے حاصل کرنا ہے اس لئے اطمینان سے چلتے جاؤ ویسے جوانا نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے ورنہ ہمیں پتہ بھی نہ چلتا اور وہ لوگ کچھ بھی کر گزرتے"۔ عمران نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ڈینی اپنے آفس میں پہنچ کر کرسی پر بیٹھی اور پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مائیکرو ٹیپ ریکارڈر مجھے پہنچا دو"...... ڈینی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر موجود تھا۔ اس نے یہ ریکارڈر ڈینی کے سامنے میز پر انتہائی مؤدبانہ انداز میں رکھ دیا۔

"ٹھیک ہے جاؤ"...... ڈینی نے کہا تو نوجوان سلام کر کے مڑا اور تیزی سے چلتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا ڈینی نے جیب سے وہ مائیکرو ٹیپ نکالا جس میں ڈاکٹر پیکال اور ڈاکٹر الفریڈ کی گفتگو ریکارڈ کی گئی

تھی اور اسے ریکارڈر میں لگا کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔ ریکارڈر سے آوازیں نکلنے لگیں چونکہ اب ڈینی کو یقین ہو گیا تھا کہ ڈاکٹر پیکال کے روپ میں عمران ہے اس لئے وہ بڑے غور سے ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سن رہی تھی۔ جب یہ گفتگو ختم ہوئی تو ڈینی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر ریکارڈر آف کر دیا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں سی ابھر آئی تھیں کیونکہ اس گفتگو سے بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو سائنس دانوں کے درمیان باتیں ہو رہی ہیں اور ڈینی کوئی ایسی بات نہ سمجھ سکی تھی جس سے اسے یہ معلوم ہو جاتا کہ آخر عمران کا ڈاکٹر الفریڈ سے ملنے کا اصل مقصد کیا تھا۔ وہ خاموش بیٹھی اس گفتگو کو اپنے ذہن میں بار بار دوہرا رہی تھی کہ اچانک سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈینی چونک کر سیدھی ہوئی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈینی نے کہا۔

"موبائل فون سے گرین بول رہا ہوں مادام"... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے"..... ڈینی نے چونک کر پوچھا کیونکہ گرین اور اس کے آدمی ہی عمران کی نگرانی پر مامور تھے۔

"مادام ڈاکٹر پیکال اپنے ساتھیوں کے ساتھ فورڈ ٹاؤن کی کوٹھی نمبر ایک سو اٹھارہ اے بلاک میں گئے ہیں اور ابھی تک وہیں موجود ہیں"..... گرین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انہیں شک تو نہیں پڑا"..... ڈینی نے پوچھا۔

"نہیں مادام۔ کلاس کی وجہ سے ہم ان کے قریب ہی نہیں گئے"۔ گرین نے جواب دیا۔

"اب تم ان کی کوٹھی سے کتنے فاصلے پر موجود ہو"..... ڈینی نے پوچھا۔

"چار کوٹھیاں چھوڑ کر ایک زیر تعمیر کوٹھی میں ہم موجود ہیں مادام اور اس زیر تعمیر کوٹھی کی دوسری منزل کی چھت پر ہم نے آئیکس پرودن ایکس نصب کر رکھا ہے اس طرح ہم ان کی نظروں میں آئے بغیر ان کی کوٹھی کو چاروں طرف سے چیک کر رہے ہیں"۔ گرین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ بہرحال انتہائی احتیاط اور ہوشیاری سے نگرانی جاری رکھو"...... ڈینی نے کہا۔

"لیکن مادام اس وقت وہ کوٹھی میں موجود ہیں۔ آپ چاہیں تو انہیں بے ہوش بھی کیا جا سکتا ہے اور ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے اور اغوا بھی کیا جا سکتا ہے"...... گرین نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے۔ تم مجھے مشورے مت دیا کرو۔ میں ان کے بارے میں پہلے ہر قسم کی تصدیق چاہتی ہوں"...... ڈینی نے تلخ لہجے میں کہا۔

"سوری مادام"...... گرین نے فوراً ہی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا"...... ڈینی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ گو اسے سو فیصد یقین تھا کہ ڈاکٹر پیکال کے روپ میں عمران ہے لیکن عمران اور ڈاکٹر الفریڈ کے درمیان ہونے والی گفتگو سن کر وہ ذہنی طور پر الجھ گئی تھی۔ اگر یہ واقعی عمران تھا تو پھر اس کا ڈاکٹر الفریڈ سے ملنے اور اس سے گفتگو کرنے سے کیا مقصد تھا۔ اس لئے اس نے ان کی فوری ہلاکت کا فیصلہ بدل دیا تھا۔ وہ اصل بات جاننا چاہتی تھی۔ اسے اس بات کی کوئی فکر نہ تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی غائب ہو جائیں گے اسے معلوم تھا کہ کلائنس کی مدد سے ان کی نگرانی ہوتی رہے گی اور انہیں معلوم بھی نہ ہو سکے گا اس لئے وہ جب چاہے ان کا خاتمہ کر سکتی ہے لیکن وہ یہ دیکھنا چاہتی تھی کہ اگر یہ واقعی عمران ہے تو اس کے ذہن میں فارمولا حاصل کرنے کی کیا سکیم ہے۔ اسے چونکہ معلوم تھا کہ عمران ذہنی طور پر بھی انتہائی شاطر آدمی ہے اس لئے اس کے ذہن میں ایک لحاظ سے بے حد تجسس پیدا ہو گیا تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈینی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈینی نے تیز لہجے میں کہا۔

"مادام پاکیشیا سے آپ کی کال ہے۔ کوئی علی عمران صاحب بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈینی بے اختیار چونک پڑی۔

"چیک کیا ہے کہ کال کہاں سے کی جا رہی ہے"...... ڈینی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام میں نے چیک کیا ہے کال واقعی پاکیشیا سے ہی کی جا رہی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈینی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کراؤ بات اور ساتھ ساتھ چیک کرتے رہو کہ کال کہاں سے ہو رہی ہے"...... ڈینی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہیلو علی عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... چند لمحوں بعد عمران کی شگفتہ سی آواز سنائی دی۔

"یس ڈینی بول رہی ہوں"...... ڈینی نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے۔ کیا کرنل فوسٹر سے لڑائی ہو گئی ہے۔ ویسے اگر واقعی ایسی ہی بات ہے تو مجھے بتاؤ لارڈ ٹمپس کی وجہ سے میں کرنل فوسٹر سے تمہاری سفارش کر سکتا ہوں اور یہ بھی بتا دوں کہ کرنل فوسٹر نے اگر ڈارک آئی کا چیف رہنا ہے تو اسے میری سفارش ماننا ہی پڑے گی"...... عمران نے اسی طرح شگفتہ سے لہجے میں کہا۔

"میری کسی سے کوئی لڑائی نہیں ہوئی۔ تم نے فون کیوں کیا ہے"...... ڈینی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ تمہیں بتا دوں کہ ایکریمین ایجنٹ یہاں پاکیشیا میں میری نگرانی کر رہے ہیں حالانکہ واپسی کے وقت میری تم سے یہی بات ہوئی تھی کہ میں مشن چھوڑ کر جا رہا ہوں اور تم بھی اس معاملے کو ہمیشہ کے لئے ختم سمجھو گی لیکن اس کے باوجود میری نگرانی ہے

یہی بات سامنے آئی ہے کہ تمہیں میری بات کا یقین نہیں آیا۔ اگر ایسی بات ہے تو مجھے بتا دو میں دوبارہ ناراک آجاؤں گا لیکن اس بار میرا مشن ڈارک آئی کا خاتمہ ہو گا"...... عمران نے واضح الفاظ میں دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"تو تم مجھے اور ڈارک آئی کو دھمکی دے رہے ہو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ ڈارک آئی کیا حیثیت رکھتی ہے"...... ڈینی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اندھے کے ہاتھ سے لاٹھی چھین لینا کوئی بہادری نہیں ہے واقعی حقیقت یہی ہے اور میں تمہیں بتا دیتا کہ ایسا کس طرح ہو سکتا ہے لیکن جب کوئی اندھا اپنی لاٹھی کو کسی کے خلاف استعمال کرنا شروع کر دے تو پھر یہ لاٹھی چھیننی ہی پڑتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اندھے سے تمہاری مراد ڈارک آئی ہے تو سن لو کہ ڈارک آئی اندھی نہیں ہے بلکہ اس میں اتنی طاقت بہرحال موجود ہے کہ وہ پوری دنیا میں کہیں بھی کسی کو ختم کرا سکتی ہے"...... ڈینی نے اور زیادہ برافروختہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تو پھر سن لو کہ میں ایک مشن میں مصروف ہوں جس میں زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ لگ جائے گا۔ اس کے بعد میں اپنے ساتھیوں سمیت ناراک پہنچ جاؤں گا اور تمہیں باقاعدہ اس کی اطلاع بھی دوں گا اس کے بعد اگر تم اور تمہارا کرنل فوسٹر ڈارک آئی کو

سکے تو بچا لینا۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ہونہہ۔ نانسنس نجانے اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے"...... ڈینی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس طرح اچانک چونک پڑی جیسے اسے اچانک ایک خیال آیا ہو۔

"اوہ۔ تو عمران کو نگرانی کا علم ہو گیا ہے اس لئے اس نے مجھے اس طرح چکر دینے کی کوشش کی ہے تاکہ مجھے یقین آجائے کہ ڈاکٹر پیکال کے روپ میں عمران نہیں ہے لیکن پھر اس نے پاکیشیا سے کال کیسے کی ہو گی"...... ڈینی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن پھر اسے خیال آ گیا کہ ہو سکتا ہے کہ کسی سائنسی ذریعے سے اس نے یہاں سے پاکیشیا کال کی ہو اور پھر پاکیشیا سے اس کال کا لنک یہاں کر دیا گیا ہو اس طرح کال تو ناراک میں بیٹھ کر عمران کر رہا ہو۔ لیکن کمپیوٹر یہی بتا رہا ہے کہ کال پاکیشیا سے کی جا رہی ہے یہ سوچ کر اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات غائب ہو گئے۔

"اب عمران کو مزید وقت دینا اپنے ساتھ زیادتی کرنا ہے"۔ ڈینی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے گرین کے موبائل فون نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ البتہ اس سے پہلے اس نے مخصوص رابطہ نمبر بھی پریس کر دیئے تھے۔

"گرین بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد گرین کی آواز سنائی دی۔

"ڈینی بول رہی ہوں"...... ڈینی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کیا ڈاکٹر پیکال اور اس کے ساتھی کوٹھی میں موجود ہیں"۔ ڈینی نے پوچھا۔

"یس مادام وہ باہر نہیں نکلے"...... گرین نے جواب دیا۔

"کیا تم انہیں اس انداز میں بے ہوش کر سکتے ہو کہ انہیں قطعاً اس کا علم نہ ہو سکے"...... ڈینی نے کہا۔

"یس مادام ہمارے پاس کاردم رے فائر شیل موجود ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے پہلے انہیں بے ہوش کرو اور پھر کوٹھی کے اندر جا کر چیک کرو کہ کیا واقعی وہ بے ہوش ہو گئے ہیں یا نہیں اور ان کی تعداد کتنی ہے اور مجھے رپورٹ دو"...... ڈینی نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈینی نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈینی نے جلدی سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ڈینی بول رہی ہوں"...... ڈینی نے تیز لہجے میں کہا۔

"گرین بول رہا ہوں مادام۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے لیکن مادام کوٹھی میں کوئی فرد موجود نہیں ہے میں نے اس سلسلے میں جب تحقیق کی تو اس کوٹھی میں ایک خفیہ راستہ تھا جو کھلا

ہے۔ وہ لوگ اس خفیہ راستے سے پہلے ہی نکل گئے ہیں"...... گرین نے جواب دیا۔

"کیا ان کا سامان موجود ہے"...... ڈینی نے کہا۔

"نہیں مادام کوٹھی میں ان سے متعلق کوئی سامان نہیں ہے"۔ گرین نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہیں تمہاری نگرانی کا بخوبی علم تھا جب کہ تم کہہ رہے ہو کہ انہیں علم نہیں ہو سکا"...... ڈینی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مادام کلاکس سے نگرانی کی گئی ہے اور سارے راستے انہوں نے کوئی ایسی حرکت نہیں کی جس سے یہ اشارہ ملتا کہ انہیں نگرانی کا علم ہو گیا ہے۔ وہ گلین پارک سے سیدھے اس کوٹھی میں آئے۔ اگر یہ خفیہ راستہ موجود نہ ہوتا تو یقیناً ہم انہیں فوکس میں رکھتے اس کے باوجود میں نے اپنے تمام آدمیوں کو حکم دے دیا ہے کہ وہ پورے ناراک میں انہیں تلاش کریں۔ ان کے ساتھ جو قوی ہیکل نیگرو ہیں وہ تو ہزاروں میں پہچانے جا سکتے ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ ہم جلد ہی انہیں دوبارہ کور کر لیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے جیسے ہی ان کے بارے میں کوئی اطلاع ملے مجھے فوراً اطلاع دینا"...... ڈینی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ عمران کو نگرانی کا علم ہو گیا ہے۔ ٹھیک

ہے اب وہ بہرحال ڈاکٹر پیکال والا میک اپ تو ختم کر ہی دے گا طرح وہ کھل کر سامنے آئے گا اور اس بار بہرحال اسے کسی قیمت نہ چھوڑوں گی۔ کرنل فوسٹر درست کہتا ہے اس آدمی کو وقت واقعی حماقت ہے"۔۔۔ ڈینی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی کی پشت سے سر لگایا اور اس انداز میں آنکھیں بند کر لیں جیسے وہ ذہنی طور پر تھک گئی ہو اور قدرے آرام کرنا چاہتی ہو۔

"عمران صاحب آپ ڈاکٹر الفریڈ سے ملے اور باتیں بھی کیں۔ کیا آپ کا کوئی مسئلہ حل بھی ہوا یا نہیں"...... اچانک صالحہ نے عقبی طرف منہ کر کے سیٹ پر موجود عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مسئلہ کیا حل ہونا تھا دعوت تو اس کی بیٹی نے دی تھی۔ اسے ڈاکٹر الفریڈ نے وہاں سے ہی چلتا کر دیا تھا اس لئے ادھر ادھر کی باتیں کر کے واپس آ گیا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"کیا آپ کلائس کی وجہ سے نہیں بتانا چاہتے۔ کیا کلائس چیکنگ کے دوران گفتگو بھی وہ لوگ سن سکتے ہیں اگر ایسا ہے تو پھر انہیں علم ہو گیا ہو گا کہ ہمیں ان کی نگرانی کا علم ہو چکا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں کلائس کے ذریعے گفتگو نہیں سنی جا سکتی"...... عمران

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ کیوں نہیں بتا رہے"...... صالحہ نے کہا۔

"جو کچھ ہوا وہ میں نے بتا دیا ہے۔ واقعی وہاں کوئی خاص بات نہیں ہوئی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ اس ملاقات سے کیا چاہتے تھے کیا آپ کا پروگرام ڈاکٹر الفریڈ کے قدوقامت اور اس کے حلیے کو چیک کرنا تھا"...... صالحہ نے اپنے طور پر اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

"وہاں لیبارٹری میں سپر کمپیوٹر ہے۔ وہ اندر داخل ہونے والے کی کھال کا ایک ایک بال چیک کرتا ہے اس لئے یا تو تمام حفاظتی انتظامات کو مشینری کے ذریعے آف کیا جائے تب اندر داخل ہوا جا سکتا ہے یا پھر اصل آدمی اندر داخل ہو سکتا ہے اس لئے ایسا سوچنا بھی حماقت ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب تک ہم نے سوائے وقت ضائع کرنے کے اور کچھ بھی نہیں کیا"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں وقت کیسے ضائع ہوا۔ مارشیلا سے ملاقات ہو گئی۔ ڈاکٹر الفریڈ سے سائنسی بات چیت ہوئی گلین پارک جیسی تفریح گاہ کی سیر ہو گئی۔ کیا یہ سب کم ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم یہاں ظاہر ہے تفریح کرنے تو نہیں آئے"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا کرنے آئے ہیں"...... عمران شاید اسے تنگ کرنے پر

تلا ہوا تھا۔

"مشن مکمل کرنے"...... صالحہ نے جواب دیا۔

"کون سا مشن"...... عمران نے پوچھا۔

"لیبارٹری سے فارمولا حاصل کرنا"...... صالحہ بھی شاید اپنی بات کرنے پر تلی ہوئی تھی۔

"تمہیں چیف نے لامحالہ اس سلسلے میں بریف کیا ہو گا۔ کیا اس نے یہی بتایا ہے کہ وہاں سے فارمولا حاصل کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں انہوں نے فون پر تو یہی بتایا تھا"...... صالحہ نے جواب دیا۔

"ایک تو یہ تمہارا چیف عجیب آدمی ہے۔ خود بھی پردے میں رہتا ہے اور بات بھی پردے میں رکھتا ہے۔ پوری بات ہی نہیں بتاتا"...... عمران نے کہا۔

"تو آپ پوری بات بتا دیں۔ چیف تو پھر بھی کچھ نہ کچھ بتا دیتا ہے آپ تو بالکل ہی کچھ نہیں بتاتے"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم ناراض ہو رہی ہو۔ لیکن یہاں صفدر تو ہے نہیں پھر کون تمہیں منائے گا اس لئے میں بتا ہی دیتا ہوں"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں ناراض نہیں ہو رہی لیکن آپ کے نہ بتانے سے ذہن بے حد الجھ جاتا ہے۔ مجھے یوں لگتا ہے جیسے حقیقتاً ہم کٹھ پتلیاں ہوں۔ باقی ممبرز ساتھ ہوں تو چلو کسی سے باتیں کر کے وقت گزارا جا سکتا ہے لیکن اب جوزف اور جوانا سے تو میں ایسی باتیں بھی نہیں کر سکتی۔ صالحہ نے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ جوزف ابھی تک آدم خور ہے اور جوانا گردنیں توڑنے والا پیشہ ور قاتل۔ ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔ یہ دونوں انتہائی مہذب، انتہائی سمجھدار ہیں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے بھی معلوم ہے لیکن میری ان سے انڈر سٹینڈنگ نہیں ہے اس لئے میں ان سے کیا گپ شپ کر سکتی ہوں اور آپ کچھ بتاتے ہی نہیں"...... صالحہ نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بتا دیتا ہوں لیکن پھر تم کیا کرو گی"...... عمران نے کہا۔

"کچھ نہ بھی کر سکی تب بھی کم از کم الجھن تو ختم ہو جائے گی اور پھر آپ کی کارکردگی کی مجھے ساتھ ساتھ سمجھ بھی آتی رہے گی۔ اب تو کچھ بھی پتہ نہیں چلتا"۔ صالحہ نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو پھر سن لو۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ میں لیبارٹری سے ٹی ایس میزائل کا فارمولا اس انداز میں حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ لیبارٹری کے سائنس دانوں اور ایکریمیا کے حکام کسی کو بھی یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ایسا ہو چکا ہے۔ بس یہی مشن ہے"...... عمران نے کہا۔

لیکن اس کے لئے ڈاکٹر پیکال بننا اور پھر ڈاکٹر الفریڈ سے ملاقات مشن کے لئے کیا کام آ سکتا تھا"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم اندازہ لگاؤ آخر تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کی رکن ہو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں پوری دنیا میں مشہور ہے کہ یہ لوگ بے حد ذہین ہوتے ہیں اور شاید اسی شہرت کے پیش نظر چیف نے آج تک مجھے سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں بنایا"...... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"میرا خیال ہے کہ آپ پوری ٹیم کو ملا کر بھی ان سے زیادہ ذہین ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"یہی تو مسئلہ ہے۔ چیف اپنے آپ کو ساری ٹیم کو ملا کر بھی ان سے زیادہ ذہین سمجھتا ہے اس لئے اسے خدشہ ہے کہ میں کسی بھی وقت اس کی جگہ لے سکتا ہوں اس لئے میں کوشش کرتا رہتا ہوں کہ کسی طرح میرے فلیٹ میں بھی بہار آ جائے لیکن"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"کیا مطلب۔ یہ فلیٹ میں بہار آنے کی بات کہاں سے آ گئی"۔ صالحہ نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"لڑکیاں احمق شوہر پسند کرتی ہیں اور مجھے سب غلط طور پر عقلمند ظاہر کرتے رہتے ہو حالانکہ میری کوشش ہوتی ہے کہ میں اپنی حماقت کا بھرپور اظہار کر سکوں تاکہ فلیٹ میں بہار آ سکے"۔

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ کو کسی نے غلط بتایا ہے کہ لڑکیاں احمق شوہر پسند کرتی ہیں۔ ازل سے لے کر اب تک لڑکیاں ہمیشہ عقلمند شوہر پسند کرتی ہیں۔ آپ نے قدیم دور کی کہانیاں پڑھی ہوں گی کہ شہزادیاں شادی کے لئے خاص طور پر شرط لگا دیتی تھیں کہ دنیا کے سب سے زیادہ عقلمند آدمی سے وہ شادی کرے گی اور پھر عقل کے باقاعدہ مقابلے ہوا کرتے تھے"...... صالحہ نے کہا۔

"بشرطیکہ وہ خود اپنے آپ کو عقلمند نہ سمجھتی ہوں اور ایسی لڑکی شاید ہی اس دور میں پیدا ہوئی ہو"...... عمران نے کہا اور صالحہ ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اچھا اب تم کیا چاہتی ہو۔ اپنے آپ کو عقلمند ظاہر کرنا چاہتی ہو یا احمق"...... عمران نے کہا۔

"اس سے آپ کو کیا فائدہ ہو گا آپ کے تو جملہ حقوق بحق جولیا محفوظ ہو چکے ہیں"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چلو مجھے نہیں صفدر کو تو فائدہ ہو جائے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے میرے ساتھ صفدر کو اس انداز میں ایچ کر دیا ہے جیسے باقاعدہ ہانکا کر کے شیر کو گھیر کر شکاری کے سامنے لے آتے ہیں"۔ صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ماشاء اللہ۔ ماشاء اللہ تو تم شکاری بلکہ شکارن ہو۔ صفدر شکار ہے اور میں ہانکا کرنے والا"...... عمران نے کہا اور صالحہ ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اسی لمحے جوانا نے کار موڑی اور پھر وہ اس کالونی میں داخل ہو گئے جہاں ان کی رہائش گاہ تھی۔

"کیا اب بھی کلائس کا جھماکہ نظر آیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔

"جوزف اور جوانا تم دونوں نئے میک اپ کرا لو۔ تم دونوں نے یہاں سے سیدھا بلیک ٹاؤن جانا ہے اور جب تک میری طرف سے دوسری اطلاع نہ ملے تم نے وہیں رہنا ہے"...... عمران نے کار سے اترتے ہی جوزف اور جوانا سے کہا۔

"وہ کیوں ماسٹر"...... جوانا نے حیران ہو کر کہا۔

"جوزف تم کیا کہتے ہو"...... عمران نے جوزف کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی باس"...... جوزف نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"بس یہ فرق ہے جوزف اور تمہارے درمیان۔ تم نے وجہ پوچھی ہے۔ وجہ جوزف بتا دے گا تمہیں"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور آگے بڑھ گیا۔ جوانا کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"باس اس نگرانی سے بچنا چاہتے ہیں اور ہم دونوں کے مخصوص قدوقامت اس میں رکاوٹ ہیں"...... جوزف نے بھی عمران کے ساتھ چلتے ہوئے جوانا سے کہا۔

"آئی ایم سوری ماسٹر واقعی ابھی مجھے آپ سے اور جوزف سے بہت کچھ سیکھنا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"ویسے مجھے حیرت ہے کہ جوزف بظاہر تو بات ہی نہیں کرتا لیکن عمران صاحب کی بات اس طرح سمجھ جاتا ہے کہ جیسے عمران صاحب نے اسے پہلے سے بتا دیا ہو۔ اب میرے ذہن میں بھی یہ بات نہ آئی تھی میں بھی سوچ رہی تھی کہ عمران صاحب نے ایسا حکم کیوں دیا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"میری ہی کیٹیگری کا ہے اس لئے تو ابھی تک کنوارہ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔ پھر کمرے میں پہنچ کر عمران نے الماری سے اپنا مخصوص بیگ نکالا اور اس میں سے اس نے ماسک نکالے اور پہلے اس نے جوزف اور جوانا کے چہروں پر پہلے سے موجود ماسک اتارے اور پھر نئے ماسک چڑھا کر انہیں مخصوص انداز میں تھپتھپا کر اس نے انہیں فارغ کر دیا۔ اب وہ بظاہر تو نیگرو ہی لگتے تھے لیکن ان کی شکل پہلے سے یکسر بدل گئی تھی۔ اس کے بعد اس نے اپنا اور صالحہ کا میک اپ بھی تبدیل کیا۔ اس کے بعد اس نے ان سب کو لباس بھی بدلنے کا کہہ دیا اور خود اس نے الماری میں سے ایک نیا سوٹ نکالا اور باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب جب دوبارہ اکٹھے ہوئے تو ان سب کے نہ صرف چہرے تبدیل ہو چکے تھے بلکہ لباس بھی بدل چکے تھے۔

"اپنا سامان اٹھاؤ اور میرے ساتھ آؤ۔ یہاں ایک خفیہ راستہ ہے۔ ہم نے وہاں سے جانا ہے تاکہ نگرانی کرنے والوں کو ہمارے یہاں سے جانے کا علم ہی نہ ہو سکے"...... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک خفیہ راستے سے نکل کر اس کوٹھی سے تیسری کوٹھی میں پہنچ گئے۔

"جوزف اور جوانا تم نے ایک ایک کر کے باہر نکلنا ہے اور علیحدہ علیحدہ بلیک ٹاؤن جانا ہے وہاں ہوٹل الیگزینڈر کے مینجر کو تم صرف پرنس آف ڈھمپ کہو گے تو وہ تمہارے نئے کاغذات بھی بنوا دے گا اور رہائش بھی تمہیں مل جائے گی۔ زیرو فائیو ٹرانسمیٹر جوانا کے پاس ہے۔ میں اسے ٹرانسمیٹر پر ہدایت دوں گا لیکن کوڈ پرنس آف ڈھمپ کی بجائے شومین ہوگا۔ البتہ تم نے اپنے نام بھی بدل لینے ہیں۔ جوزف اب جیکب ہوگا اور جوانا جیرم۔ سمجھ گئے ہو"۔ عمران نے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... اس بار جوانا نے مستعدانہ لہجے میں کہا اور عمران اس کے اس مستعدانہ لہجے پر بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا کہ وہ سابقہ شرمندگی سے بچنے کے لئے ایسا کر رہا ہے اور پھر عمران کے اشارے پر پہلے جوانا اس کوٹھی سے باہر چلا گیا اور پھر عمران نے جوزف کو جانے کے لئے کہہ دیا اور جوزف خاموشی سے قدم بڑھاتا

گیٹ سے باہر چلا گیا۔

"آؤ صالحہ اب ہم نے الفریڈ ہاؤس جانا ہے"...... عمران نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہاں کیوں"...... صالحہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"راستے میں بتاؤں گا۔ جلدی کرو کیونکہ وہاں جانے سے پہلے تم نے ایک نئی رہائش گاہ پر پہنچ کر وہاں سے کار بھی حاصل کرنی ہے"...... عمران نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ڈینی اپنے آفس میں موجود تھی لیکن اس کے چہرے پر انتہائی بے چینی کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران اور اس کے تمام ساتھی غائب ہو چکے تھے اور ابھی تک ان کے بارے میں کوئی اطلاع موصول نہ ہوئی تھی اور یہی بات ڈینی کو بے چین کئے ہوئے تھی کہ اچانک سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈینی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"میں ڈینی بول رہی ہوں"...... ڈینی نے کہا۔

"کرنل فوسٹر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کرنل فوسٹر کی بھاری آواز سنائی دی تو ڈینی بے اختیار چونک پڑی۔

"یس چیف"...... ڈینی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"۔ کرنل فوسٹر نے کہا۔

"وہ نگرانی کرنے والوں کو دھوکہ دے کر اپنی رہائش
ایک خفیہ راستے سے نکل گئے ہیں اور ابھی تک ان کے بار
کوئی اطلاع نہیں ہے"...... ڈینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ایسا ہی آدمی ہے اس لئے تو میں نے تمہیں کہا تھا کہ
ڈھیل مت دو۔ اور اب اس کے اس طرح غائب ہونے کا
ہے کہ اس نے تمہارے آدمیوں کی طرف سے نگرانی چیک
ہے"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"میرے آدمی کلاٹس کی مدد سے نگرانی کر رہے تھے اس لئے
تو نگرانی چیک ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لیکن ا
اس طرح خفیہ راستے سے اچانک فرار ہو جانے سے یہی ظاہر ہو
کہ وہ واقعی کلاٹس نگرانی کو بھی چیک کر چکا ہے"...... ڈینی نے

"اگر تم اسے گلین پارک میں ختم کر دیتیں تو بات دوسری
بہرحال اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔ عمران اگر اتنی
سے ہلاک ہو سکتا تو پھر اب تک لاکھوں بار ہلاک ہو چکا ہوتا ا
نے یہ بھی محسوس کر لیا ہے کہ عمران تمہارے بس کا بھی نہیں
اس لئے اب میں اس کیس کو پاٹر سیکشن کے حوالے کر رہا ہوں
تم چاہو تو پاٹر کے ساتھ مل کر اس کے خلاف کام کر سکتی ہو ور
ایک طرف ہو جاؤ۔ پاٹر یقیناً اسے ہلاک کرنے میں کامیاب ہو
گا"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"آپ چیف ہیں اس لئے آپ جیسے مناسب سمجھیں کریں لیک

پ پاٹر کو اس بات پر پابند کر دیں کہ وہ مجھے اپنے ساتھ رکھے تو یہ
پ کی مہربانی ہو گی"...... ڈینی نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں پاٹر کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ تمہارے ساتھ مل کر
کام کرے گا لیکن بہرحال اب یہ مشن پاٹر سیکشن کا ہی ہو گا تمہارا
نہیں"...... کرنل فوسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا
تو ڈینی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ ابھی اس
نے رسیور رکھا ہی تھا کہ ساتھ پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع
ہو گئی تو ڈینی بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کو
سیدھا کیا اور پھر اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو گرین کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے گرین کی
مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ ڈینی اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ڈینی نے قدرے ڈھیلے لہجے
میں کہا۔

"مادام میں نے عمران اور اس کی ساتھی عورت کو ٹریس کر لیا
ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے گرین نے کہا۔

"اوہ کہاں ہیں وہ اوور"...... ڈینی نے چونک کر پوچھا۔

"وہ اس وقت ڈاکٹر الفریڈ کی رہائش گاہ کے قریب واقع ہوٹل
ریسٹورنٹ میں موجود ہیں مادام اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو
ڈینی بے اختیار چونک پڑی۔

"ڈاکٹر الفریڈ کی رہائش گاہ کے قریب ہوٹل میں۔ کیسے چیک کیا

اوور"...... ڈینی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام ہمیں عمران کا اصل حلیہ معلوم تھا۔ جب میرے آدمی اسے ٹریس کرنے میں مکمل طور پر ناکام ہو گئے تو میں نے اس کا اصل حلیہ ای ایس او سسٹم میں فیڈ کر کے ای ایس او سسٹم آن کر دیا اور پھر علیحدہ علیحدہ ناراک کے ہر حصے کو چیک کیا تھا۔ ای ایس او نے اس کی ہوٹل ریمینڈر میں موجودگی ظاہر کر دی۔ میں نے اپنے آدمی وہاں بھجوائے تاکہ عمران کے قدوقامت والے آدمیوں کو چیک کریں تو مادام ابھی ابھی میرے آدمی نے اطلاع دی ہے کہ ہوٹل ریمینڈر کے ہال میں ایک آدمی ایک نوجوان ایکریمی لڑکی کے ساتھ موجود ہے۔ اس آدمی کا قدوقامت بالکل عمران جیسا ہی ہے اس لئے لامحالہ یہی عمران ہے میں نے اپنے آدمیوں کو اس کی نگرانی کا حکم دے دیا اور اب آپ کو کال کر رہا ہوں۔ اوور"...... گرین نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ڈاکٹر الفریڈ اسی علاقے میں رہتا ہے۔ اوور"...... ڈینی نے کہا۔

"یس مادام یہ بات میں ذاتی طور پر جانتا ہوں ہوٹل ریمینڈر سے تقریباً ایک کلو میٹر دور ایک چھوٹی سی رہائشی آبادی ہے۔ اس میں کوٹھی نمبر اٹھارہ الفریڈ ہاؤس ہے۔ اوور"...... گرین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اسے نگاہ میں رکھو۔ یہ کیس اب پائر سیکشن کو ٹرانسفر ہو

ہے یلن چیف نے مجھے حکم دیا ہے کہ اگر پائر ہم سے کیس کے بارے میں معلومات حاصل کرے تو ہم اسے تمام معلومات مہیا کرنے کے پابند ہوں گے اور تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ انتہائی اہم ہے اس لئے میں خود پائر سے بات کرتی ہوں۔ تم میری کال کا انتظار کرو۔ اوور اینڈ آل"...... ڈینی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے سیکرٹری سے رابطے والے فون کا رسیور اٹھا کر دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"پائر سیکشن کے چیف پائر سے میری بات کراؤ وہ جہاں بھی ہو اسے ٹریس کرو"...... ڈینی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈینی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈینی نے کہا۔

"جناب پائر سے بات کریں مادام"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو میں ڈینی بول رہی ہوں"...... ڈینی نے کہا۔

"پائر بول رہا ہوں ڈینی مجھے ابھی تھوڑی دیر پہلے چیف نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیس دیا ہے اور اس بارے میں تفصیل بتانے کے ساتھ ساتھ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ساتھ لے کر چلوں اور مزید تفصیل تم سے معلوم کروں۔ میں تمہیں فون کرنے ہی والا تھا کہ تمہاری طرف سے کال آ گئی ہے"...... پائر نے کہا۔ اس کا لہجہ گونجدار تھا۔

"تمہیں چیف نے کیا حکم دیا ہے۔ میرا مطلب ہے تمہارے پیش مشن عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا ہے یا کچھ اور بھی ہے"...... ڈینی نے کہا۔

"مجھے ان کی ہلاکت کا مشن دیا گیا ہے۔ فوری کام کرنا ہے"۔ پیٹر نے کہا۔

"جب کہ میں چاہتی ہوں کہ پہلے یہ معلوم کروں کہ عمران اپنے مشن کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کرتا ہے اس طرح ہم آئندہ کے لئے بھی اس فارمولے کو چوری ہونے سے بچا سکتے تھے کیونکہ ظاہر ہے عمران اور اس کے ساتھی ہی تو پوری تنظیم نہیں ہو سکتے ایک گروپ ہلاک ہو جائے گا تو دوسرا آجائے گا"...... ڈینی نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے ڈینی۔ لیکن میں ایسے معاملات میں زیادہ سوچ بچار کا عادی نہیں ہوں۔ مجھے تو جو کام دیا گیا ہے میں نے اس کی تعمیل کرنی ہے اس لئے میں تو اس عمران کو ٹریس کروں گا اور اس کے ٹریس ہوتے ہی دوسرے لمحے اس کے سینے میں گولی اتار دوں گا"...... پائر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بات ہے تو میں تمہیں بتا دیتی ہوں کہ عمران اس وقت کہاں موجود ہے"...... ڈینی نے کہا۔

"اوہ ضرور بتاؤ۔ تاکہ میں جلد از جلد یہ مشن مکمل کر سکوں"۔ پائر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"تم میرے آفس میں آجاؤ پھر ہم اکٹھے چلیں گے میں یہ دیکھنا

چاہتی ہوں کہ تم کس طرح اس شخص کو ہلاک کرتے ہو"...... ڈینی نے کہا۔

"ڈینی یہ سرکاری کام ہے کوئی تماشہ نہیں ہے۔ تم مجھے وہ جگہ بتا دو تاکہ میرے آدمی وہاں پوزیشنیں سنبھال لیں پھر تم بھی وہاں پہنچ جانا اور میرا وعدہ کہ تمہارے آنے سے پہلے کوئی کارروائی نہیں کروں گا"...... پائر نے کہا۔

"لیکن تم اسے پہچانو گے کیسے وہ تو میک اپ میں ہے"۔ ڈینی نے کہا۔

"تم مجھے اس کا حلیہ بتا دو"...... پائر نے کہا۔

"یہی تو مسئلہ ہے کہ میں اس کا اصل حلیہ تو بتا سکتی ہوں لیکن اس کا میک اپ والا حلیہ نہیں بتا سکتی کیونکہ میں نے اسے ایک خصوصی مشین کے ذریعے چیک کرایا ہے اس مشین کے ذریعے صرف اتنا پتہ چلا ہے کہ وہ عمران ہے۔ بہرحال وہ ہوٹل ریمنڈر کے ہال میں ایک لڑکی کے ساتھ موجود ہے جو یقیناً اس کی ساتھی ہو گی۔ البتہ اس کے دو دیگر ساتھی وہاں موجود نہیں ہیں۔ میں وہاں پہنچ رہی ہوں تم بھی آجاؤ پھر ہم مل کر اسے تلاش کر لیں گے"...... ڈینی نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں روانہ ہو رہا ہوں تم بھی آجاؤ"...... پائر نے کہا اور ڈینی نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ دوبارہ بیٹھ گئی اور اس نے

ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ڈینی کالنگ۔ اوور"...... ڈینی نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"گرین اٹنڈنگ یو مادام۔ اوور"...... چند لمحوں بعد گرین کی آواز سنائی دی۔

"عمران کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور"...... ڈینی نے کہا۔

"وہ اسی عورت کے ساتھ ہوٹل کے ہال میں موجود ہے مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے گرین کی آواز سنائی دی۔

"کیا تم ریڈ چیکنگ کر رہے ہو۔ اوور"...... ڈینی نے پوچھا۔

"نہیں مادام اتنے طویل عرصے تک ریڈ چیکنگ نہیں کی جا سکتی۔ وہاں ماسٹر موجود ہے۔ وہ مجھے اطلاع دے رہا ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے اسے اطلاع کر دو کہ میں وہاں پہنچ رہی ہوں وہ مجھے مل کر تازہ ترین اطلاع مہیا کرے۔ اوور"...... ڈینی نے کہا۔

"یس مادام۔ اوور"...... گرین نے جواب دیا تو ڈینی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی آفس کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

عمران اور صالحہ دونوں ہوٹل ریمنڈ کے ہال میں بیٹھے ہوئے تھے وہ اپنی رہائش گاہ سے سیدھے یہاں ہوٹل میں ہی پہنچے تھے اور اس وقت ان دونوں کے سامنے جوس کے گلاس پڑے ہوئے تھے۔

"آپ کے ذہن میں آخر ہے کیا۔ میرے خیال میں تو آپ خود ذہنی کشمکش کا شکار ہیں"...... اچانک صالحہ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں تمہیں یہ خیال کیسے آیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے نئی رہائش گاہ سے چلتے وقت کہا تھا کہ آپ ڈاکٹر الفریڈ کی رہائش گاہ پر جا رہے ہیں جب کہ آپ سیدھے یہاں آ کر بیٹھ گئے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"ڈارک آئی انتہائی باوسائل اور تربیت یافتہ افراد پر مبنی تنظیم

ہے اور میں اس کے مختلف سیکشنوں کی کارکردگی سے واقف ہوں اس کے ساتھ ساتھ یہ لوگ انتہائی جدید ترین مشینری بھی بے دریغ استعمال کر رہے ہیں اور جس طرح ہماری ڈاکٹر العزیز سے ملاقات سے واپسی پر کلائس کے ذریعے نگرانی کی گئی اس سے میں ہوشیار ہو گیا ہوں چونکہ میں ڈاکٹر العزیز سے مل چکا ہوں اس لئے لامحالہ ڈاکٹر العزیز کی رہائش گاہ کی بھی نگرانی ہو رہی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ ہماری بھی نگرانی شروع ہو جائے میں یہاں اس لئے آیا ہوں تاکہ نگرانی چیک کی جاسکے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم تو نئے میک اپ میں ہیں پھر کسی کو کس طرح ہم پر شک پڑ سکتا ہے"۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"جب میں ڈاکٹر پیکال بن کر ڈاکٹر العزیز سے ملا تھا تو میں نے ڈاکٹر پیکال کی نسبت تمام معلومات حاصل کر لی تھیں۔ اس کے باوجود میری نگرانی شروع ہو گئی تھی اور اگر جوانا ہمیں ہوشیار نہ کرتا تو یقیناً ہم ڈاج کھا چکے تھے۔ جہاں تک میک اپ کا سوال ہے تو اب ایسی مشینری بھی آ گئی ہے جس کی مدد سے نظر نہ آنے والی ریز کو سیٹلائٹ کے ذریعے وسیع علاقے پر پھیلا کر چیکنگ کی جا سکتی ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"کیا یہ ریز میک اپ چیک کر لیتی ہیں"۔ صالحہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"نہیں بلکہ یہ اصل چہرہ سامنے لے آتی ہیں"۔ عمران نے

جواب دیا۔

"او۔ میں سمجھ گئی چونکہ آپ کو وہ پہچانتے ہیں اس لئے ان ریز کی مدد سے وہ آپ کو چیک کر سکتے ہیں"۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

"یہ صرف امکانی بات ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایسا نہ ہو۔ لیکن ہمارے پیشے میں ہر امکانی بات کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ ڈاکٹر العزیز سے تو مل چکے ہیں پھر دوبارہ اس سے مل کر کیا کریں گے"۔۔۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد صالحہ نے پوچھا۔

"مجھے معلوم ہے کہ اب ایکریمیا کی تمام اہم لیبارٹریوں میں انتہائی اہم ترین فارمولوں کو محفوظ کرنے کے لئے ایک خاص قسم کا کمپیوٹر استعمال کیا جاتا ہے۔ میں نے سپیشل لیبارٹری میں اس کمپیوٹر کو دیکھا تھا لیکن چونکہ مجھے سیف میں سے فائل مل گئی تھی اس لئے میں نے اس کی طرف دھیان نہ دیا تھا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ فائل میں اصل فارمولا درج نہیں ہے بلکہ یہ فائل ٹریپ کرنے کے لئے تیار کی گئی ہے اصل فارمولا کہیں اور محفوظ ہے۔ گو کہیں سے اس کے بارے میں معلومات نہیں مل سکیں لیکن میں سمجھ گیا ہوں کہ محفوظ سے مطلب وہی خصوصی کمپیوٹر ہوگا۔ اس کمپیوٹر کو ایس ایم سی کہا جاتا ہے یعنی سپیشل میموری کمپیوٹر اور یہ بھی ماسٹر کمپیوٹر کی طرح کام کرتا ہے۔ اس میں سے غیر متعلق آدمی کسی طرح بھی فارمولا حاصل نہیں کر سکتا۔ اس سے فارمولا حاصل کرنے کے لئے

انتہائی طویل پراسس ہے جو صرف متعلقہ آدمی کو ہی معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ظاہر ہے لیبارٹری میں کام کے دوران فارمولے کے ورکنگ حصص کو بار بار دیکھنا پڑتا ہے اس لئے اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ بنیادی فارمولا تو علیحدہ محفوظ ہوتا ہے جب کہ اس کے ورکنگ حصوں کو علیحدہ فیڈ کیا جاتا ہے جس کا تعلق انٹرنیٹ سے ہوتا ہے اور لیبارٹری میں کام کرنے والے سائنس دان ضرورت پڑنے پر اس خصوصی انٹرنیٹ کے ذریعے ان ورکنگ حصص کو معلوم بھی کر سکتے ہیں اور اس کے بارے میں چیکنگ بھی کر سکتے ہیں۔ میری شروع سے کوشش یہی رہی ہے کہ فارمولا اس انداز میں حاصل کیا جائے کہ ایکریمیا کو اس بارے میں معلوم نہ ہو سکے اب موجودہ صورت حال میں لیبارٹری میں داخل ہو کر اگر فارمولا حاصل کیا جائے تو لامحالہ اس کا علم ایکریمیا حکام ہو جائے گا۔ سائنس دانوں کو اغوا کیا گیا اور ان کے ذریعے کسی طرح فارمولا حاصل کیا گیا تب بھی انہیں معلوم ہو جائے گا چنانچہ آخری قابل عمل صورت یہی رہ گئی ہے کہ اس مخصوص انٹرنیٹ کے نمبرز اور فگرز معلوم کر لئے جائیں تو پھر ہم پاکیشیا میں بیٹھ کر بھی یہ فارمولا ایس ایم سی سے اس انداز میں حاصل کر سکتے ہیں کہ کسی کو کانوں کان اس کے بارے میں علم بھی نہ ہو سکے گا۔ ڈاکٹر الفریڈ بہرحال اس سپیشل لیبارٹری کا اہم سائنس دان ہے اور انچارج ڈاکٹر براؤن کا نائب ہے اس کو یقیناً خصوصی انٹرنیٹ کے ان نمبروں کا علم ہو گا جس کے

ذریعے اصل بنیادی فارمولے کو یا کم از کم اس کے ورکنگ پوائنٹس کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اصل بنیادی فارمولا اگر نہ بھی مل سکے تو ورکنگ پوائنٹس کے ذریعے بھی دوسرے سائنس دان اصل فارمولے تک پہنچ سکتے ہیں۔ میں نے ڈاکٹر الفریڈ سے ڈاکٹر پیکال کے روپ میں ملاقات اس لئے کی تھی تاکہ اس سے اس بارے میں بات چیت کر کے معلومات حاصل کر سکوں لیکن میں نے دوران گفتگو یہ محسوس کیا کہ ڈاکٹر الفریڈ میری طرف سے خاصا محتاط ہے اس لئے میں نے یہ بات دوسری ملاقات پر چھوڑ دی لیکن واپسی میں نگرانی کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اب اس سے ڈاکٹر پیکال کے روپ میں مزید ملاقات حماقت ہو گی۔ چونکہ یہ نمبرز اور فگرز خاصے طویل ہوتے ہیں اس لئے لامحالہ شروع شروع میں سائنس دان انہیں نوٹ کر لیتے ہیں پھر آہستہ آہستہ جب وہ اس کے استعمال کے عادی ہو جاتے تو پھر انہیں ان نوٹ شدہ نمبروں اور فگرز کو دیکھنے کی ضرورت نہیں پڑتی لیکن وہ انہیں ضائع نہیں کرتے بلکہ محفوظ کر لیتے ہیں اور مجھے سائنس دانوں کی اس ذہنی کیفیت کا بھی علم ہے کہ بعض اوقات اچانک کوئی بھی کام کرتے ہوئے ان کے ذہن میں کام کے سلسلے میں کوئی پوائنٹ آ جاتا ہے تو وہ سب کام چھوڑ کر اسے چیک کرتے ہیں۔ بالکل شاعروں کی طرح کہ اچانک ان کے ذہن میں کوئی مصرعہ یا شعر آ جائے تو وہ سارا کام چھوڑ کر پہلے اسے نوٹ کر لیتے ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر الفریڈ جب پورا ہفتہ لیبارٹری میں

کام کرنے کے بعد ویک اینڈ کے لئے اپنی رہائش گاہ پر آتا ہوگا تو اسے بھی اکثر ایسا خیال آجاتا ہوگا اس لئے اس نے لامحالہ اپنے گھر میں ایسا سسٹم رکھا ہوگا جس کے ذریعے وہ اس ایس ایم سی کمپیوٹر کے ورکنگ پوائنٹس سے اپنے ذہن میں پیدا ہونے والے پوائنٹ کو چیک کر سکے۔ میں اس سسٹم کو چیک کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے انتہائی تفصیل سے ساری بات بتاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا یہ کام آپ رات کو کریں گے"...... صالحہ نے کہا۔

"یہ کام ہو رہا ہوگا۔ ابھی رپورٹ مل جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"وہ کیسے عمران صاحب۔ کیا یہاں بیٹھے بیٹھے"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے جوزف اور جوانا کو اس لئے بلیک ٹاؤن بھجوایا تھا کہ اگر ریز چیکنگ کے ذریعے میری چیکنگ ہو تو وہ میرے ساتھ ہونے کی وجہ سے سامنے نہ آسکیں۔ ان کے اصل چہروں کو ڈارک آئی کے سیکشنز نہیں جانتے اب یہاں آنے کے بعد میں نے باتھ روم میں جا کر جوزف اور جوانا کو زیرو فائیو ٹرانسمیٹر پر تفصیلی ہدایات دے دی ہیں وہ ڈاکٹر الفریڈ کی رہائش گاہ میں داخل ہو کر چیکنگ کریں گے اور مجھے رپورٹ دیں گے۔ اس طرح اگر ہماری نگرانی ہو بھی رہی ہو تب بھی انہیں معلوم نہ ہو سکے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

"کیا جوزف اور جوانا سائنس جانتے ہیں"...... صالحہ نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں میں نے مشین کے بارے میں تفصیل بتا دی ہے اور اس مشین کا آپریٹنگ سسٹم بھی لکھا دیا ہے۔ جوزف اور جوانا دونوں اور خاص طور پر جوزف اسے آسانی سے آپریٹ کر لے گا کیونکہ وہ رانا ہاؤس کا پیچیدہ سائنسی سسٹم آپریٹ کر لیتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مطلب ہے کہ یہاں بیٹھے بیٹھے بھی مشن مکمل ہو سکتا ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"ہاں امید تو یہی ہے بہرحال دیکھو نتیجہ تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے"...... عمران نے جواب دیا اور صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی کلائی پر موجود گھڑی نے ضربیں لگانی شروع کر دی تھیں۔

"میں باتھ روم جا رہا ہوں"...... عمران نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران کو ٹرانسمیٹر کال آئی ہو گی جسے سننے کے لئے وہ باتھ روم جا رہا ہے۔ عمران باتھ روم میں گیا اور اس نے واش بیسن کی پانی کی ٹونٹی کو فل کھولا اور پھر ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی کھولی اور اسے پانی کے قریب لے جا کر اس نے اس کا ونڈ بٹن مخصوص انداز میں کھینچا تو ڈائل پر چھوٹا سا ہندسہ تیزی

سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ہیلو جوزف کالنگ۔اوور"...... جوزف کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"یس عمران اٹنڈنگ یو۔اوور"...... عمران نے گھڑی کے قریب منہ لے جا کر کہا۔

"باس میں نے پوری رہائش گاہ کی تلاشی لے لی ہے وہاں ایسی کوئی مشین نہیں ہے البتہ یہاں ایک تہہ خانہ موجود ہے جس کا دروازہ سیف کے دروازے کی طرح ہے اور اس پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا ہے میں نے اس کی تار تلاش کرنے کی بے حد کوشش کی ہے لیکن مجھے کامیابی نہیں ہو سکی۔اوور"...... جوزف نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس رہائش گاہ میں کتنے آدمی تھے اور ان کا کیا کیا ہے تم نے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"صرف ایک چوکیدار اور ایک ملازمہ تھی۔ان دونوں کو اچانک بے ہوش کر دیا گیا ہے۔اوور"...... جوزف نے جواب دیا۔

"اوکے۔میں خود آ رہا ہوں تم عقبی دروازہ کھول دو۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران اوور اینڈ آل کہہ کر ونڈ بٹن کو دوبارہ پریس کر دیا اور پھر اس گھڑی کلائی پر باندھی پانی کی ٹونٹی بند کی اور باتھ روم کا دروازہ کھول

کر باہر آ گیا۔تھوڑی دیر بعد وہ صالحہ کو ساتھ لئے ڈاکٹر الفریڈ کی رہائش گاہ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا لیکن چونکہ اس کے ذہن میں نگرانی کا خدشہ موجود تھا اس لئے وہ پوری طرح چوکنا تھا اور پھر اسے ایک آدمی نظر آ گیا جس پر اسے شک تھا کہ وہ اس کی نگرانی کر رہا ہے۔عمران نے تھوڑا ادھر ادھر گھوم کر جب اچھی طرح تسلی کر لی کہ وہ آدمی واقعی نگرانی کر رہا ہے تو اس نے صالحہ کو اس نگرانی کے متعلق بتایا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں مل کر اس نگرانی کرنے والے کو ایک خالی اور ویران جگہ پر گھیرنے میں کامیاب ہو گئے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی سنبھلتا عمران نے اس کو بے ہوش کر کے درختوں کے ایک جھنڈ میں اونچی اونچی جھاڑیوں میں ڈالا اور پھر وہ دونوں تیزی سے الفریڈ ہاؤس کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"آپ کا خدشہ درست ثابت ہوا ہے واقعی نگرانی کی جا رہی تھی"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں یہ نگرانی کرنے والا خاصا ہوشیار آدمی تھا لیکن یہ اس لئے مار کھا گیا ہے کہ اس کے ذہن میں یہ خدشہ موجود نہ تھا کہ ہمیں نگرانی کے بارے میں علم ہو چکا ہے ورنہ شاید وہ اتنی آسانی سے مار نہ کھاتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔وہ صالحہ کو پہلے ہی جوزف کی کال کے متعلق بتا چکا تھا اس لئے صالحہ کو معلوم تھا کہ عمران خود وہاں کیوں جا رہا ہے۔الفریڈ ہاؤس خاصی بڑی عمارت تھی۔عمران اور صالحہ جب اس کے عقبی طرف پہنچے تو وہاں نہ صرف

عقبی دروازہ کھلا ہوا تھا بلکہ دروازے کے سائیڈ پر انہیں جوزف کی جھلک بھی نظر آ گئی تھی۔

"جوزف کیا تم یہاں موجود ہو"...... عمران نے کہا تو جوزف فوراً ہی سامنے آ گیا۔

"لیس باس میں آپ کے ہی انتظار میں تھا"...... جوزف نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ صالحہ بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوئی اور جوزف نے اندر سے دروازہ بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اور صالحہ اس جگہ پر پہنچ گئے جہاں تہہ خانے کا دروازہ تھا جو سیڑھیاں نیچے اتر رہی تھیں۔ ان سیڑھیوں کے اختتام پر دروازہ تھا جو نہ صرف فولاد کا بنا ہوا تھا بلکہ اس کے اوپر سرخ رنگ کا بلب بھی جل رہا تھا۔

"میں نے پوری کوشش کی ہے باس کہ کسی طرح اس کا سسٹم سمجھ میں آ جائے لیکن مجھے معلوم نہیں ہو سکا"...... جوزف نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"تم کسی وچ ڈاکٹر سے رابطہ کر لیتے وہ تمہیں سمجھا دیتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ایڑیاں اٹھائیں اور پھر ہاتھ اونچا کر کے اس نے وہ بلب ساکٹ سے علیحدہ کر دیا۔ اب بلب اس کے ہاتھ میں تھا عمران نے کوٹ کی چھوٹی جیب میں انگلیاں ڈالیں۔ اس جیب میں وہ ایمرجنسی فون کرنے کے لئے سکوں کی معقول تعداد رکھا کرتا تھا۔ اس نے جیب سے ایک سکہ

نکالا اور پھر اس سکے کو اس نے ساکٹ میں پہنچایا اور اس کے بعد اس نے بلب کو دوبارہ ساکٹ میں رکھ کر گھمایا اور اسے فٹ کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی اور عمران نے آگے بڑھ کر دروازے کو دھکیلا تو فولادی دروازہ کھلتا چلا گیا۔

"اب آپ نے وہی وچ ڈاکٹروں والا کام دکھایا ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بظاہر تو بچگانہ ترکیب ہے لیکن اب جب تک یہ سکہ اس ساکٹ میں رہے گا بجلی کا نظام کام نہیں کرے گا اور یہاں پر جو حفاظتی نظام تھا وہ بہرحال بجلی سے ہی چلتا تھا۔ اس لئے حفاظتی نظام ختم ہو گیا اور دروازہ کھل گیا"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ یہ ایک خاصا بڑا تہہ خانہ تھا جس میں باقاعدہ لیبارٹری بنی ہوئی تھی عمران اندر داخل ہو کر غور سے اسے دیکھتا رہا۔ جوانا اور جوزف وہیں باہر ہی رہ گئے تھے جب کہ صالحہ اس کے پیچھے اندر آ گئی تھی۔ یہ لیبارٹری شاید ڈاکٹر الفریڈ نے اپنے لئے خود بنائی ہوئی تھی۔ عمران پوری لیبارٹری میں گھومتا رہا اور پھر ایک کونے میں ایک میز پر موجود ایک مستطیل ساخت کی مشین دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ کیونکہ اس مخصوص مشین کی موجودگی بتا رہی تھی کہ عمران کا خیال درست ہے۔ ڈاکٹر الفریڈ اس مشین کی مدد سے لیبارٹری میں موجود مخصوص ایس ایم سی سے رابطہ قائم کر سکتا تھا لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ عمران اس مشین کو آپریٹ نہ کر سکتا تھا

کیونکہ جب تک بجلی کا نظام بحال نہ ہوتا یہ مشین آن نہ ہو سکتی تھی اور بجلی کا نظام بحال ہوتے ہی وہ یا اندر بند ہو جاتے یا پھر باہر رہ جاتے گو اس کا بھی ایک حل اس کے ذہن میں تھا کہ وہ باہر موجود جوزف کو کہہ کر ساکٹ سے سکہ نکلوا لیتا اور پھر مشین کو آپریٹ کر کے اس سے مطلوبہ معلومات حاصل کر لیتا اس کے بعد وہ جوزف کو ٹرانسمیٹر پر کال کر کے دوبارہ سکہ ساکٹ میں رکھوا کر اپنے باہر نکلنے کا انتظام کر سکتا تھا لیکن اسے اس مشین کی ماہیت کا بھی علم تھا کہ وہ اسے آپریٹ کرے گا تو اس کے اندر موجود آپریٹنگ میٹر پر ریڈنگ آ جائے گی اس طرح ڈاکٹر الفریڈ سمجھ سکتا ہے کہ اسے آپریٹ کیا گیا ہے اور عمران ایسا نہیں چاہتا تھا اس لئے اس نے اسے آپریٹ کرنے کی بجائے لیبارٹری میں موجود آفس ٹیبل کی درازیں کھول کر ان کی تلاشی لینی شروع کر دی اور تھوڑی دیر بعد وہ سب سے نچلی دراز میں موجود ایک فائل برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گیا اس فائل میں ڈاکٹر الفریڈ نے خصوصی انٹرنیٹ کے نمبرز اور فگرز نوٹ کر رکھے تھے اور عمران کا دل یہ دیکھ کر بے اختیار مسرت سے اچھل پڑا کہ فائل میں نہ صرف فارمولے کے ورکنگ پوائنٹس حاصل کرنے کے خصوصی نمبرز اور فگرز درج تھے بلکہ بنیادی فارمولے کو انٹرنیٹ کے ذریعے حاصل کرنے کے مخصوص نمبرز اور فگرز بھی موجود تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس میں لیبارٹری میں موجود دوسرے مخصوص مقاصد کے لئے استعمال ہونے والے کمپیوٹرز کے بارے میں بھی انتہائی خفیہ

معلومات موجود تھیں۔ عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک پنسل سی نکالی۔ یہ مائیکرو فلم تیار کرنے والا انتہائی جدید ترین کیمرہ تھا۔ اس کی مدد سے عمران نے اس پوری فائل کی فلم بنائی اور پھر خاص طور پر انٹرنیٹ کے بارے میں معلومات کو اس نے بار بار پڑھ کر اپنے حافظے میں انہیں محفوظ کیا اور پھر اس نے فائل کو بند کر کے اسے واپس اس کی جگہ میں رکھا اور دراز بند کر کے تیزی سے واپس مڑا۔ اس نے صالحہ کو بھی اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں اس تہہ خانے سے باہر آ گئے۔

"کام ہو گیا باس"...... جوزف نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھاری فولادی دروازہ بند کیا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے بلب نکالا۔ اس کے بعد سکہ باہر نکال کر اس نے بلب دوبارہ لگایا تو اس بار بلب جل اٹھا۔

"آؤ صالحہ اب ہم نکل چلیں اور سنو تم دونوں یہاں سے سیدھے واپس بلیک ٹاؤن جاؤ گے سمجھے"...... عمران نے جوزف اور جوانا سے کہا اور انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران صالحہ کے ساتھ عقبی دروازے سے باہر آیا تو جوزف نے دروازہ بند کر دیا اور عمران صالحہ کے ساتھ تیزی سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

"اب کیا پروگرام ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"ہم نے نگرانی کرنے والے کو ڈاج وقتی طور پر دیا تھا۔ لیکن ظاہر

ہے وہ جلد ہی ہمیں دوبارہ چیک کر لیں گے یا اس نگرانی والے کو ہوش آجائے گا تو وہ انہیں بتا دے گا اور ظاہر ہے اس کے بعد ڈارک آئی نے ہم پر ریڈ کرنا ہے وہ ہم سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں گے کہ ہم نے اس دوران کیا کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ انہیں مطمئن کر دوں پھر یہاں سے واپس جاؤں "...... عمران نے کہا۔

"لیکن جو فلم آپ نے بنائی ہے وہ تو ان کے ہاتھ لگ سکتی ہے" صالحہ نے کہا۔

"اس کی فکر مت کرو یہ رہائش گاہ تک پہنچنے کے دوران پاکیشیا روانہ ہو جائے گی "...... عمران نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ڈینی نے کار ہوٹل ریمنڈ کے قریب مخصوص پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیزی سے ہوٹل کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ پھر جیسے ہی وہ ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں داخل ہوئی ایک طرف سے ایک لمبے قد کا آدمی تیزی سے چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔ یہ ماسٹر تھا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"کیا رپورٹ ہے ماسٹر "...... ڈینی نے پوچھا۔

"مادام مشکوک آدمی عورت کے ساتھ اچانک اٹھ کر باہر گیا ہے۔ ہنری اس کے پیچھے گیا لیکن پھر اچانک ہنری سے رابطہ ختم ہو گیا میں خود بھی چیکنگ کے لئے گیا تو ہنری درختوں کے ایک جھنڈ میں بے ہوش پڑا تھا۔ جب کہ وہ دونوں غائب تھے میں ہنری کو ہوش میں لے آیا تو اس نے بتایا کہ ان دونوں نے اچانک اسے گھیر لیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا انہوں نے اسے ضرب لگا کر بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد میرے آدمیوں نے سارا علاقہ چیک کر لیا

ہے لیکن یہ دونوں کہیں نظر نہیں آ رہے"...... ماسٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے ڈاکٹر الفریڈ کی رہائش گاہ الفریڈ ہاؤس کو چیک کیا ہے۔ وہ یقیناً وہاں گئے ہوں گے"...... ڈینی نے کہا۔

"ہمیں اس بارے میں علم نہ تھا مادام اور نہ ہدایت تھی"۔ ماسٹر نے جواب دیا۔

"پاٹر یہاں پہنچا ہے"...... ڈینی نے پوچھا۔

"یس مادام پاٹر اپنے چار آدمیوں کے ساتھ اندر ہال میں موجود ہے۔ وہ آپ سے دس بارہ منٹ پہلے آئے ہیں"...... ماسٹر نے کہا تو ڈینی سر ہلاتی ہوئی تیز تیز قدم اٹھاتی ہال کی طرف بڑھتی گئی۔ جب وہ ہال میں داخل ہوئی تو کاؤنٹر کے قریب موجود پاٹر اسے دیکھتے ہی تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ ویسے وہ اکیلا تھا۔ اس کے آدمی اس کے ساتھ نہ تھے۔ شاید انہیں باہر روک دیا گیا تھا۔ پاٹر نکلتے ہوئے قد اور انتہائی ورزشی جسم کا نوجوان تھا اور اس کے متعلق مشہور تھا کہ وہ مارشل آرٹ میں انتہائی مہارت رکھتا ہے۔ اس کے چہرے پر عجیب سختی کا تاثر ہر وقت نظر آتا تھا۔ اس کے سر کے بال چھوٹے لیکن اوپر کو اٹھے ہوئے تھے اس نے جینز کی پینٹ اور چمڑے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔

"کہاں ہیں وہ لوگ۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا"...... پاٹر نے کہا۔

"وہ یہاں سے جا چکے ہیں اور میرے آدمی کو انہوں نے بے ہوش کر دیا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ الفریڈ ہاؤس ہی گئے ہوں گے آؤ میرے ساتھ"...... ڈینی نے کہا اور واپس مڑ گئی پاٹر بھی اس کے پیچھے ہال سے باہر آ گیا اور پھر باہر آ کر ڈینی نے اسے ماسٹر سے ملنے والی رپورٹ تفصیل سے سنا دی۔

"اوہ کہاں ہے وہ الفریڈ ہاؤس ایک بار تم اس کی نشاندہی کر دو۔ پھر میں جانوں اور میرا کام"...... پاٹر نے کہا اور ڈینی نے اسے الفریڈ ہاؤس کا پتہ بتا دیا۔

"میں اپنی کار میں آ رہی ہوں تم اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچو"...... ڈینی نے کہا اور پاٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ڈینی نے ماسٹر کو بلا کر اسے ہدایت دی کہ اگر عمران اور اس کی ساتھی عورت دوبارہ ہوٹل میں آئے یا اس کے آدمیوں کو کہیں نظر آئے تو وہ فوراً اسے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے اور پھر یہ ہدایت دے کر وہ پارکنگ میں آ کر اپنی کار میں بیٹھی اور دوسرے لمحے اس نے کار آگے بڑھا دی۔ وہ دل ہی دل میں اس بات پر حیران تھی کہ عمران کو آخر کس طرح یہ شبہ ہوا کہ اس کو چیک کر لیا گیا ہے کیونکہ بظاہر تو وہ میک اپ میں تھا اور ظاہر ہے اس صورت میں چیکنگ کے بارے میں تو اسے خیال بھی نہیں آ سکتا۔ یہی سوچتی ہوئی وہ جب الفریڈ ہاؤس کے گیٹ پر پہنچی تو پاٹر وہاں موجود تھا۔ وہ کار سے باہر نکل کر کھڑا تھا۔

"میں نے اپنے ساتھیوں کو اس عمارت کے گرد پھیلا دیا ہے

تاکہ اگر یہ لوگ اندر ہوں تو فرار نہ ہو سکیں"...... پائر نے کہا تو ڈینی نے اثبات میں سرہلا دیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ پھاٹک کی طرف بڑھتی اچانک ایک کار ان کے قریب آکر رکی اور پھر اس میں سے ڈاکٹر الفریڈ اور اس کے بچے باہر آگئے۔

"اوہ آپ۔ آپ یہاں۔ آپ نے اپنا نام ڈینی بتایا تھا شاید"۔ ڈاکٹر الفریڈ نے ڈینی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ڈاکٹر میرا نام ڈینی ہے اور یہ پائر ہیں۔ ڈارک آئی کے پائر ہیکشن کے چیف۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا علی عمران اپنی ایک ساتھی عورت کے ساتھ یہاں پہنچا ہے ہم اسے چیک کرنا چاہتے ہیں ہو سکتا ہے کہ وہ اندر موجود ہوں"...... ڈینی نے کہا۔

"اندر یعنی تمہارا مطلب ہے میری رہائش گاہ میں کیوں کس لئے کیا وہ چور ہیں"...... ڈاکٹر الفریڈ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ چیک تو کریں"...... ڈینی نے کہا اور ڈاکٹر الفریڈ پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی بیٹی مارشیلا اور اس کے دونوں لڑکے بھی حیرت بھرے انداز میں کھڑے یہ سب کچھ دیکھ اور سن رہے تھے۔ ڈاکٹر الفریڈ نے کال بیل کا بٹن پریس کیا۔

"میرا خیال ہے چھوٹا پھاٹک کھلا ہوا ہے"...... پائر نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے پھاٹک کو دھکیلا تو پھاٹک کھلتا چلا گیا۔

"اوہ یہ کیسے ہوا میں نے چوکیدار آسٹر کو اس بارے میں سخت

ہدایات دی ہوئی ہیں"...... ڈاکٹر الفریڈ نے کہا لیکن پائر اس کی بات سنے بغیر تیزی سے اندر داخل ہوا اور پھر ڈینی بھی ڈاکٹر الفریڈ اور اس کے بچوں سمیت اندر داخل ہوئی اس نے بھی اپنی جیکٹ سے ریوالور نکال لیا تھا۔ ڈاکٹر الفریڈ اور اس کے بچوں کے چہروں پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے وہ اب خاصے سہمے ہوئے سے دکھائی دے رہے تھے۔ پائر ہاتھ میں مشین پسٹل پکڑے دوڑتا ہوا ان سے آگے پورچ سے ہو کر عمارت میں داخل ہو چکا تھا۔ پھر جب تک ڈینی ڈاکٹر الفریڈ اور اس کے بچے برآمدے تک پہنچتے پائر باہر آگیا۔

"اندر ایک کمرے میں ایک مرد اور ایک عورت بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ تم انہیں دیکھو ڈینی میں باقی عمارت کو چیک کرتا ہوں"...... پائر نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے سائیڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"یہ تو چوکیدار اور ملازمہ ہیں۔ انہیں کیا ہوا ہے"۔ ڈاکٹر الفریڈ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا جہاں قالین پر ایک مرد اور عورت بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر الفریڈ نے ایک الماری میں سے بیگ نکالا پھر اس میں سے ایک شیشی نکال کر اس نے اس میں موجود دوا کے چند قطرے باری باری ان دونوں کے منہ کھول کر ان کے حلق میں ڈالے تو چند لمحوں میں ہی وہ دونوں ہوش میں آنے لگ گئے۔ اس دوران پائر بھی واپس آگیا۔

"عمارت میں کوئی موجود نہیں ہے۔ عقبی دروازہ بھی اندر سے

بند ہے"...... پائر نے آکر کہا۔چوکیدار اور ملازمہ نے ہوش میں آکر بتایا کہ ان کے سروں پر اچانک چوٹ لگی اور وہ بے ہوش ہو گئے۔ ملازمہ نے بتایا کہ وہ کچن میں کام کر رہی تھی کہ اچانک اس کے سر پر چوٹ لگی جب کہ چوکیدار نے بتایا کہ وہ برآمدے میں موجود تھا کہ اس کے سر پر عقب میں چوٹ لگائی گئی۔ بہر حال ان دونوں نے یہی بتایا کہ نہ انہیں کسی قسم کی کوئی آہٹ محسوس ہوئی تھی اور نہ کوئی آواز اور اچانک وہ چوٹ لگنے سے بے ہوش ہو گئے تھے اور اب انہیں ہوش آیا ہے۔

"اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کی ساتھی عورت بہرحال یہاں آئے ضرور ہیں۔ ڈاکٹر الفریڈ آپ چیک کر لیں کہ انہوں نے یہاں سے کوئی چیز اٹھائی تو نہیں"...... پائر نے کہا۔

"کیا مطلب میں آپ کی بات نہیں سمجھا۔ وہ یہاں سے کیا اٹھا سکتے ہیں"...... ڈاکٹر الفریڈ نے کہا۔

"ڈاکٹر الفریڈ آپ نے یہاں میزائل کا فارمولا تو نہیں رکھا ہوا"۔ اچانک ڈینی نے کہا تو ڈاکٹر الفریڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"فارمولا اور یہاں۔ یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ فارمولا تو لیبارٹری میں ہے۔ یہاں کیسے رکھا جا سکتا ہے یہاں تو میری ذاتی لیبارٹری اور گھریلو سامان کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے"...... ڈاکٹر الفریڈ نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ذاتی لیبارٹری اوہ پھر یقیناً عمران اسی کی تلاش میں آیا ہو گا۔ اس نے لازماً وہاں سے کچھ نہ کچھ حاصل کیا ہو گا آپ چیک کریں"۔ ڈینی نے کہا۔

"لیکن لیبارٹری میں تو ایسی کوئی چیز نہیں ہے جس کا تعلق لیبارٹری کے فارمولے سے ہو۔ اوہ آؤ دیکھ لیتے ہیں ویسے میں نے اس کی حفاظت کا انتہائی جدید ترین انتظام رکھا ہوا ہے"...... ڈاکٹر الفریڈ نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ پائر اور ڈینی کے ساتھ اس کمرے میں گیا جہاں سے سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔

"اوہ نہیں لیبارٹری میں کوئی داخل ہی نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ کاشن بلب جل رہا ہے اس کا مطلب ہے کہ نظام آن ہے"۔ ڈاکٹر الفریڈ نے فولادی دروازے کے اوپر جلتے ہوئے سرخ بلب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"عمران ان معاملات میں بے حد ہوشیار ہے۔ آپ اندر چیکنگ کر لیں"...... ڈینی نے کہا تو ڈاکٹر الفریڈ نے جیب سے ایک سنہرے رنگ کی پٹی نکالی اسے جا کر دروازے سے لگایا تو بلب ایک جھماکے سے بجھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر الفریڈ نے دروازے کو دھکیل کر کھولا اور پھر وہ اندر داخل ہو گیا اس کے پیچھے پائر اور ڈینی بھی اندر داخل ہوئے۔ یہ واقعی ایک لیبارٹری تھی۔ ڈاکٹر الفریڈ غور سے ساری مشینری کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے انکار میں سر ہلا دیا۔

"نہیں یہاں نہ کوئی داخل ہوا اور نہ کسی چیز کو چھیڑا گیا ہے"۔ ڈاکٹر الفریڈ نے کہا۔

"یہاں کوئی خفیہ سیف وغیرہ تو نہیں ہے جس میں آپ نے فارمولے کی فائلیں وغیرہ رکھی ہوئی ہوں"...... ڈینی نے پوچھا۔

"مس ڈینی یہ میری ذاتی لیبارٹری ہے اس لئے یہاں کسی قسم کا کوئی فارمولا سرے سے ہے ہی نہیں۔ یہ تو میں صرف اپنے شوق کی خاطر مختلف تجربات کرتا ہوں اور وہ بھی اس وقت جب مجھے فرصت ملے یا میں طویل رخصت کے موڈ میں ہوں ورنہ یہ بند ہی رہتی ہے"...... ڈاکٹر الفریڈ نے جواب دیا۔

"پھر یہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں کیوں آئے ہوں گے۔ وہ یہاں سے کیا لے جانا چاہتے تھے"...... پائر نے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کا خیال ہو کہ میں نے وہ فارمولا یہاں اپنے گھر میں رکھا ہوا ہے اور وہ ناکام ہو کر واپس چلے گئے ہوں"...... ڈاکٹر الفریڈ نے کہا۔

"اوکے۔ اب ہمیں اجازت دیں۔ ہماری تسلی ہو گئی ہے کہ یہاں سے وہ کچھ نہیں حاصل کر سکے آؤ ڈینی"...... پائر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ ڈینی بھی سر ہلاتی ہوئی واپس مڑی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ڈاکٹر الفریڈ کی کوٹھی سے نکل کر اپنی کار کی طرف بڑھ گئے۔

"اس عمران کو بچ کر نہیں جانا چاہئے ڈینی میں اسے ہر صورت میں ہلاک کرنا چاہتا ہوں تم بتاؤ کہ اب اسے کیسے ٹریس کیا جائے"۔ پائر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ایک صورت میں تمہاری مدد میں کر سکتی ہوں پائر کہ اسے

ہلاک کرنے سے پہلے مجھے اس سے پوچھ گچھ کی اجازت دو کیونکہ میں تمہاری عادت جانتی ہوں کہ تم بات کرنے سے زیادہ گولی چلانے میں دلچسپی لیتے ہو"...... ڈینی نے کہا۔

"لیکن چیف کا حکم ہے کہ انہیں ایک لمحے کی بھی مہلت نہ دی جائے"...... پائر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اگر اسے بے ہوش کر کے باندھ دیا جائے یا کسی ایسی جگہ جکڑ دیا جائے جہاں تمہارے مسلح آدمی بھی پہرہ دے رہے ہوں تو آخر وہ انسان ہے کوئی ماورائی مخلوق تو نہیں ہے کہ بھاگ جائے گا"...... ڈینی نے کہا۔

"لیکن تم اس سے کیا پوچھنا چاہتی ہو"...... پائر نے کہا۔

"میں جانتی ہوں کہ عمران کوئی کام بغیر کسی مقصد کے نہیں کر سکتا۔ اس کا ڈاکٹر پیکال کے روپ میں ڈاکٹر الفریڈ سے ملنا اور پھر اس طرح چوروں کی طرح اس کی رہائش گاہ میں داخل ہونا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کوئی ایسا کام کر چکا ہے جس کا ادراک ہمیں نہیں ہو رہا اور میں اس بات کی تسلی کرنا چاہتی ہوں"...... ڈینی نے کہا۔

"ٹھیک ہے میرا وعدہ کہ تم اسے ٹریس کرو اور میں اسے پہلے بے ہوش کروں گا۔ پھر اسے اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں لے جا کر باندھ دوں گا پھر تم اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ کر لینا جب تم کہو گی تب میں اسے ہلاک کر دوں گا"...... پائر نے کہا تو ڈینی نے جیب سے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے

اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ڈیزی کالنگ۔ اوور"...... ڈیزی نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"گرین اٹنڈنگ یو مادام۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے گرین کی آواز سنائی دی۔

"گرین عمران اپنی ساتھی عورت کے ساتھ غائب ہو گیا ہے۔ تم دوبارہ ریز سے چیک کرو کہ اس وقت وہ کہاں ہے میں پائر کے ساتھ ہوٹل ریڈینڈ میں بیٹھ کر تمہاری کال کا انتظار کروں گی۔ اوور"۔ ڈیزی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے گرین نے کہا تو ڈیزی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے دوبارہ جیکٹ کی جیب میں ڈال دیا۔

"آؤ پائر گرین کو ٹریس کرنے میں کچھ دیر لگے گی۔ اس دوران ہم ہوٹل میں بیٹھتے ہیں"...... ڈیزی نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم اپنی کار میں چلو میں الفریڈ ہاؤس کے گرد موجود اپنے آدمیوں کو کال کر کے ان کے ساتھ ہوٹل پہنچ رہا ہوں"۔ پائر نے کہا اور ڈیزی نے اثبات میں سر ہلایا اور کار کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

عمران اور صالحہ دونوں نئی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ عمران الفریڈ ہاؤس سے واپس آتے ہوئے راستے میں ایک مارکیٹ میں گیا۔ صالحہ کو اس نے وہیں ایک ریستوران میں انتظار کرنے کا کہا اور خود وہ اکیلا چلا گیا۔ اس کی واپسی تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہوئی اور اس کے بعد وہ صالحہ کو ساتھ لئے سیدھا یہاں آگیا تھا۔ انہیں یہاں آئے ہوئے ابھی صرف دس منٹ ہی ہوئے تھے۔

"آپ نے فارمولا بھجوا دیا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں پہلے اس مخصوص کیمرے سے اسے نکالنا پڑا۔ پھر اسے ایک کارٹن میں پیک کرنا پڑا اور اس کے بعد ہی اس کی روانگی عمل میں آئی ہے بالکل کسی دولہن کی طرح"...... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"یہاں دولہن کا کیا ذکر آگیا"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

"دولہن کی روانگی کے لئے پہلے دولہا کو ایسے ہی مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ پہلے رشتے کے لئے جوتیاں گھسائی جاتی ہیں پھر ایک بڑے مجمع میں اسے بٹھا کر اس سے تین بار حلف لیا جاتا ہے اور دولہن صاحبہ ڈولی میں پیک ہو کر روانہ ہوتی ہیں"...... عمران نے بڑے معصوم لہجے میں جواب دیا اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"اب جب کہ مشن مکمل ہو گیا ہے تو میری سمجھ میں نہیں آیا کہ ہم یہاں کیوں موجود ہیں ہمیں فوراً یہاں سے روانہ ہو جانا چاہئے"۔ صالحہ نے کہا۔

"تمہاری روانگی کے لئے صفدر کو یہاں آنا پڑے گا اور میری روانگی کے لئے بارات کا ہونا ضروری ہے جو نارا ک سے پاکیشیا جا سکے"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ ہر بات مذاق میں کیوں لے جاتے ہیں"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مذاق کا ظرف بڑا ہوتا ہے۔ ہر بات اس میں سما جاتی ہے"۔ عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے چار چھوٹی چھوٹی سرخ رنگ کی گولیاں نکالیں اور ان میں سے دو اس نے صالحہ کی طرف بڑھا دیں۔

"یہ کیا ہیں"...... صالحہ نے حیران ہو کر کہا اور عمران کے ہاتھ سے گولیاں لے لیں۔

"انہیں نگل جاؤ۔ ان گولیوں کا اثر چوبیس گھنٹے تک رہتا ہے اور ان چوبیس گھنٹوں کے دوران اگر ہمیں کسی گیس سے بے ہوش کیا گیا تو اس بے ہوشی کا اثر ہم پر نہیں ہو گا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھ پر باقی رہ جانے والی دونوں گولیاں منہ میں ڈال لیں۔ صالحہ نے بھی اس کی پیروی کی۔

"کیا ہمیں بے ہوش کیا جائے گا"...... صالحہ نے گولیاں نگلنے کے بعد پوچھا۔

"اب اطمینان سے باقی داستان بھی سن لو کیونکہ اب ہمارے پاس سوائے قصہ گوئی کے اور کوئی کام نہیں۔ بچا چونکہ میں چاہتا ہوں کہ ڈارک آئی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ہم نے فارمولا حاصل کر لیا ہے اس لئے میں فوری طور پر واپس نہیں جانا چاہتا۔ اگر ہم فوری طور پر واپس چلے گئے تو لامحالہ انہیں یقین ہو جائے گا کہ ہم کوئی کارروائی ڈال کر گئے ہیں اور پھر یہ معاملہ وہیں پہنچ جائے گا جہاں میں اسے نہیں رہنے دینا چاہتا۔ نگرانی کرنے والا جب بھی ہوش میں آئے گا تو لامحالہ انہیں معلوم ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ الفریڈ ہاؤس بھی جائیں۔ اس لئے انہیں یہ یقین دلانے کے لئے کہ ہم نے کچھ حاصل نہیں کیا۔ ہماری یہاں اس وقت تک موجودگی ضروری ہے جب تک ان کی تسلی نہیں ہو جاتی۔ چونکہ انہوں نے اس نئے میک اپ کے باوجود ہمیں ٹریس کر لیا تھا اس لئے مجھے یقین ہے کہ اب بھی وہ ہمیں ٹریس کرنے میں لگے ہوئے ہوں گے اور لامحالہ ریڈ

کی مدد سے وہ میری یہاں موجودگی ٹریس کر لیں گے۔ اس کے بعد دو صورتیں ہوں گی یا تو وہ اس کوٹھی کو ہی میزائلوں سے اڑا دیں گے یا پھر پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس یہاں فائر کریں گے اور پھر اندر داخل ہو کر وہ یا تو ہمیں گولیوں سے اڑا دیں گے یا پھر ہمیں باندھ کر ہوش میں لا کر پوچھ گچھ کریں گے۔ ان میں سے آخری صورت میرے خیال میں ہو گی اس لئے میں نے یہ گولیاں راستے میں خرید لی تھیں تاکہ ہم بے ہوش نہ ہو سکیں بلکہ بے ہوشی کی ایکٹنگ کرتے رہیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اگر انہوں نے پہلی صورت پر عمل کر دیا تو"...... صالحہ نے کہا۔

"تو پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس والے ہر سال ہمارا عرس منایا کریں گے اور کیا ہو گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کیسے یقین ہے کہ وہ پہلی صورت پر عمل نہیں کریں گے"...... صالحہ نے کہا۔

"وہ چونکہ سیکرٹ ایجنٹ ہیں عام پیشہ ور قاتل یا مجرم نہیں ہیں اس لئے لامحالہ وہ یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں گے کہ ہم کیوں یہاں آئے اور کیوں الفریڈ ہاؤس میں گئے تھے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر گولیاں کھانے کا کیا فائدہ۔ ہم سے پوچھ گچھ کے لئے وہ بہرحال ہمیں ہوش میں تو لائیں گے"...... صالحہ نے باقاعدہ جرح کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن پھر صفدر مجھے گولی مار دیتا۔ مسئلہ تو پھر بھی وہی رہتا اس لئے مجبوری تھی"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ نے پھر غیر متعلق گفتگو شروع کر دی"...... صالحہ نے قدرے ناراض ہوتے ہوئے کہا۔

"اس غیر متعلق کو متعلق کرنے کے لئے تو بھرے مجمع میں نکاح پڑھایا جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ نہیں بتانا چاہتے تو نہ بتائیں لیکن کم از کم دوسروں کو پریشان تو نہ کیا کریں"...... صالحہ نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"بس وقتی پریشانی ہو گی تمہیں اس کے بعد صفدر بیچارہ ہمیشہ کے لئے پریشانی کا شکار ہو جائے گا"...... عمران جیسا ڈھیٹ بھلا اتنی آسانی سے کہاں قابو میں آنے والا تھا اور صالحہ نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اس نے اب نہ بولنے کی قسم کھا لی ہو۔

"مطلب ہے مس صالحہ کہ پوچھ گچھ تو انہوں نے مجھ سے کرنی ہے ایسا نہ ہو کہ تمہیں وہ بے ہوشی کے دوران ہی گولی مار دیں اور اگر ایسا ہوا تو لامحالہ صفدر"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ کی باتوں کا مطلب شاید حکیم لقمان کو بھی نہ آتا ہو گا

حالانکہ یہی بات آپ سیدھے سادھے انداز میں بھی کہہ سکتے تھے"۔ صالحہ نے ہنستے ہوئے اس کی بات کاٹی ہی تھی کہ باہر سے چٹک چٹک کی آوازیں سنائی دیں۔

"تو ڈرامہ شروع ہو گیا۔ تم نے بے ہوشی کی ایکٹنگ کرنی ہے لیکن پوری طرح محتاط بھی رہنا ہے"...... عمران نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور عمران کا جسم یکلخت کرسی پر ڈھلک سا گیا۔ اس کی گردن بھی ٹیڑھی ہو گئی تھی اور صالحہ نے بھی اس کی پیروی کی۔ عمران آنکھوں میں موجود جھری سے دروازے کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ایک نکلتے ہوئے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان ہاتھ میں مشین گن پکڑے تیزی سے اندر داخل ہوا اس کے پیچھے ڈینی تھی اس کے ہاتھ میں بھی مشین گن تھی۔

"یہ بے ہوش پڑے ہیں اس عورت کو تو گولی مار دیں"۔ اس نوجوان نے کہا۔

"ابھی نہیں پائر پہلے پوچھ گچھ ہو جائے۔ ہو سکتا ہے کہ عمران کے ساتھ ساتھ اس سے بھی پوچھ گچھ کرنا پڑے"...... ڈینی نے کہا۔

"اوکے پھر تم یہیں رکو میں اپنے آدمی بلا لاؤں تاکہ انہیں اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر لے جایا جا سکے"...... پائر نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ جب کہ ڈینی وہیں خاموش کھڑی رہی عمران سمجھ گیا تھا کہ یہ پائر بھی ڈارک آئی کے کسی سیکشن کا انچارج ہے۔ تھوڑی دیر

بعد چار آدمی اندر داخل ہوئے اور انہوں نے عمران اور صالحہ دونوں کو کاندھے پر ڈالا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئے۔ عمران نے اپنا جسم مکمل طور پر ڈھیلا چھوڑا ہوا تھا باہر پورچ میں ایک بند باڈی کی شیشن ویگن موجود تھی۔ ان دونوں کو عقبی طرف ویگن کے فرش پر لٹا دیا گیا اور پھر دو مسلح آدمی ان کے ساتھ ہی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔ دوسرے لمحے ویگن چل پڑی۔ تقریباً نصف گھنٹے تک مسلسل سفر کے بعد ویگن رکی اور ویگن کا عقبی دروازہ باہر سے کھولا گیا تو اندر موجود دونوں مسلح آدمی تیزی سے باہر نکل گئے اس کے بعد ان دونوں کو ویگن سے نکالا گیا اور ایک کمرے میں لے جا کر لوہے کی کرسیوں پر بٹھا کر راڈز سے جکڑ دیا گیا۔ راڈز عقبی پایوں پر موجود بٹن کو پریس کر کے نکالے گئے تھے پھر وہ چاروں آدمی وہیں دروازے کے قریب ہی دیوار کے ساتھ خاموش کھڑے ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور پائر اور ڈینی اندر داخل ہوئے اب ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں موجود نہیں تھیں وہ سامنے پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"پہلے ان کے میک اپ صاف کراؤ پائر"...... ڈینی نے کہا تو پائر نے ایک مسلح آدمی کو بلایا اور اسے آہستہ سے کہا تو وہ آدمی تیزی سے مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھوں میں میک اپ واشر موجود تھا۔ اس نے پہلے عمران کے چہرے پر اس کا کنٹوپ چڑھایا اور پھر بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے گرم

بھاپ عمران کے چہرے سے ٹکرانی شروع ہو گئی اور پھر چند لمحوں بعد کنٹوپ ہٹا لیا گیا۔

"اوہ تو یہ ماسک میک میں ہے۔ اتار دو جھلی"...... ڈینی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو واقعی کمال کا آدمی ہے۔ ماسک میک اپ کا یہ انداز میں نے پہلی بار دیکھا ہے کہ مجھے معمولی سا شک بھی نہیں پڑ سکا"۔ پائر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران جانتا تھا کہ گرم بھاپ کی وجہ سے جھلی نرم پڑ کر جگہ جگہ سے اٹک گئی ہو گی اس لئے انہیں معلوم ہو گیا کہ یہ ماسک میک اپ ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی جھلی اس کے چہرے اور سر سے ہٹا لی گئی۔ پھر یہی عمل صالحہ کے ساتھ دوہرایا گیا۔

"ہونہہ تو یہ ہے عمران کی اصل شکل"...... پائر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب انہیں ہوش میں لے آؤ"...... ڈینی نے کہا تو پائر کے اشارے پر ایک آدمی آگے بڑھا۔ اس نے جیب سے ایک شیشی نکالی اور اسے عمران کی ناک کے قریب لا کر اس نے اس کا ڈھکن ہٹایا تو عمران نے سانس روک لیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر وہ صالحہ کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے عمران نے ایسی اداکاری شروع کر دی جیسے وہ پہلے واقعی بے ہوش تھا اور اب اسے ہوش آ رہا ہو۔

"اوہ اوہ۔ کیا مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں۔ اوہ۔ تم کون ہو"۔ عمران نے ہوش میں آتے ہی باقاعدہ اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے اچھی طرح پہچانتے ہو عمران میں ڈینی ہوں اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہارے چہرے سے ماسک بھی اتر چکا ہے اس لئے اب تم اپنے اصل چہرے میں ہو اور یہ میرے ساتھ ڈارک آئی کے پائر سیکشن کا چیف پائر ہے اور ہم اس وقت پائر سیکشن کے ہیڈ کوارٹر میں ہیں"۔ ڈینی نے مسکراتے ہوئے کہا جیسے وہ یہ سب کچھ بتاتے ہوئے باقاعدہ لطف لے رہی ہو۔ صالحہ بھی اب ہوش میں آنے کی اداکاری کر رہی تھی لیکن یہ دونوں اس کی طرف متوجہ ہی نہ تھے۔

"اوہ۔ تم نے مجھے کیسے شناخت کیا۔ میرے میک اپ میں کوئی کمی نہ تھی"...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ ایکریمیا ہے عمران۔ انتہائی ترقی یافتہ ملک۔ یہ تمہارے ملک پاکیشیا جیسا پس ماندہ نہیں ہے۔ یہاں ایسی مشینری موجود ہے کہ اس سے نکلنے والی ریز پورے ناراک پر پھیل کر اپنے ٹارگٹ کو تلاش کر لیں"...... ڈینی نے جواب دیا۔

"اوہ واقعی۔ یہ انتہائی حیرت انگیز ایجاد ہے۔ بہرحال تم کیا چاہتی ہو"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

"پائر کو تو چیف نے یہی حکم دیا تھا کہ تمہیں کوئی موقع دیئے بغیر گولیوں سے اڑا دیا جائے اور یہ ایسا کر بھی گزرتا کیونکہ یہ ایسا ہی

آدمی ہے لیکن میں نے اسے روکا۔ تاکہ میں تم سے پوچھ گچھ کر سکوں۔ اب سنو تم پہلے ڈاکٹر پیکال کے میک اپ میں گلین پارک جا کر ڈاکٹر الفریڈ سے ملے۔ تمہاری اور ڈاکٹر الفریڈ کے درمیان ہونے والی گفتگو کی ٹیپ میں نے سنی لیکن اس گفتگو میں کوئی خاص بات نہ تھی۔ پھر تم اپنی رہائش گاہ سے غائب ہو گئے اس کے بعد تم نئے میک میں اس لڑکی کے ساتھ ہوٹل ریمنڈ میں بیٹھے نظر آئے۔ تمہاری نگرانی کی جا رہی تھی کہ تم دونوں وہاں سے نکل کر ڈاکٹر الفریڈ کی رہائش گاہ کی طرف جاتے دیکھے گئے پھر نگرانی کرنے والے کو تم نے گھیر کر بے ہوش کر دیا اس کے بعد تم ایک بار پھر غائب ہو گئے۔ پھر تم اس نئی رہائش گاہ میں اس ماسک میک اپ میں نظر آئے۔ اس دوران ہم ڈاکٹر الفریڈ کی رہائش پر گئے تو ڈاکٹر الفریڈ بھی وہاں پہنچ گئے۔ ہم ان کے ساتھ رہائش گاہ کے اندر گئے تو وہاں ان کا چوکیدار اور ملازمہ بے ہوشی کے عالم میں ملے لیکن ڈاکٹر الفریڈ نے ساری چیکنگ کر لینے کے بعد یہ کہا کہ یہاں سے کچھ حاصل نہیں کیا گیا چنانچہ ہم نے تمہیں بے ہوش کیا اور یہاں لے آئے۔ اب تم بتاؤ گے کہ تم نے ڈاکٹر الفریڈ کی کوٹھی سے کیا حاصل کیا"...... ڈینی نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے۔ میں وہاں کیا کرنے گیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی دائیں ٹانگ غیر محسوس طور پر پیچھے کی طرف مڑ گئی اور اس نے جسم اس طرح قدرے

اوپر کو اٹھایا جیسے اس انداز میں بیٹھے بیٹھے تھک گیا ہو۔

"تمہیں یہ بتا دوں کہ تم اپنی ٹانگ موڑ کر اسے یقیناً کرسی کے عقبی پائے تک پہنچانا چاہتے ہو تاکہ بٹن پریس کر کے ان راڈز سے آزادی حاصل کر سکو لیکن تمہاری یہ کوشش بے سود رہے گی کیونکہ یہ راڈز اس بٹن سے باہر تو آتے ہیں لیکن اس کی واپسی کا سسٹم اس بٹن میں نہیں ہے۔ باقی رہی تمہاری دوسری بات تو ظاہر ہے تم فارمولے کی تلاش میں وہاں گئے ہو اور ڈاکٹر الفریڈ اسی لیبارٹری میں کام کرتا ہے جہاں سے تم فارمولا حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اس لئے لامحالہ تم وہاں بھی اسی مقصد کے لئے گئے ہو گے"...... ڈینی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر میں سچ سچ بتا دوں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں میں سچ ہی سننا چاہتی ہوں"...... ڈینی نے جواب دیا۔

"میں دراصل وہاں ذہانت کے کیپسول تلاش کرنے گیا تھا"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب کیا تم ہمارا مذاق اڑا رہے ہو"...... ڈینی نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں میں واقعی سچ کہہ رہا ہوں لیکن اب تمہارے منہ سے تفصیل سن کر مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں نے واقعی غلطی کی تھی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب میں سمجھی نہیں تمہاری بات"...... ڈینی نے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

" میں سمجھتا تھا کہ ایکریمی بے حد ذہین لوگ ہیں اور چونکہ ڈاکٹر الفریڈ سائنس دان ہے اس لئے لامحالہ وہ سب سے زیادہ ذہین ہو گا اور چونکہ ایکریمیا بے حد ترقی یافتہ ملک ہے اس لئے میرا خیال تھا کہ وہاں ذہانت کے کیپسول لازماً مل جائیں گے لیکن وہاں کچھ بھی نہ تھا اور اب تم سے باتیں کر کے مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میرا خیال غلط تھا۔ ایکریمی بھی میری طرح احمق ہی ہیں"...... عمران نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" ڈینی یہ خواہ مخواہ بکواس کر رہا ہے۔ تم نے اور کیا پوچھنا ہے ختم کرو اس قصے کو"...... اچانک پائر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" مسٹر پائر کیا تمہارا تعلق پیشہ ور قاتلوں سے ہے یا شوقیہ قاتلوں سے"...... عمران نے اس بار پائر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تم جیسوں کو قتل کرنا میری ڈیوٹی میں شامل ہے اور بس"۔ پائر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" دیکھو عمران اگر بتا دو کہ تمہارے ذہن میں مشن مکمل کرنے کا کیا لائحہ عمل تھا تو ہو سکتا ہے کہ میں چیف کو کہہ کر تمہاری زندگی بچا لوں"...... ڈینی نے کہا۔

" سچ سچ بتا دوں"...... عمران نے کہا۔

" ہاں لیکن مذاق نہیں"...... ڈینی نے کہا۔

" میرے ذہن میں بڑا سیدھا سادھا سا لائحہ عمل تھا کہ میں یہاں

کسی ایکریمی لڑکی سے شادی کروں گا اور دولہن لے کر واپس چلا جاؤں گا اور بس"...... عمران نے جواب دیا۔

" پھر وہی بکواس"...... ڈینی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" شادی ایکریمیا جیسے ترقی یافتہ ملک میں تو بکواس ہو سکتی ہے لیکن پاکیشیا میں اسے مقدس سمجھا جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" بس بہت ہو چکی"...... اچانک پائر نے کہا اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکالا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن دوسرے لمحے کمرے میں جیسے پٹاخہ سا چھوٹا اور اس کے ساتھ ہی پائر، ڈینی اور مسلح افراد اس طرح لہرا کر نیچے گرے جیسے حشرات الارض زہریلی دوا کے سپرے سے گرتے ہیں۔ عمران نے گردن موڑ کر صالحہ کی طرف دیکھا تو وہ ہوش میں ہی تھی لیکن اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

" یہ کیا ہوا"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے اپنے طور پر پیش بندی کر رکھی تھی۔ اس لئے مارکیٹ سے ایسے مخصوص جوتے خرید کر پہن لئے تھے جن میں شعبدے بازوں کے حربے چھپے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے جیسے ہی میں نے ایڑی کو مخصوص انداز میں فرش پر مارا تو جوتے کی ٹو سے انتہائی زود اثر بے ہوشی کی گیس نکلی اور یہ سب بے ہوش ہو گئے لیکن چونکہ

میں نے اور تم نے وہ گولیاں کھا رکھی ہیں اس لئے ہم ہوش میں ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صالحہ اس انداز میں سر ہلانے لگی جیسے کہہ رہی ہو کہ اب بات اس کی سمجھ میں آگئی ہے۔

"اگر میری بات سمجھ میں آگئی ہے تو پھر اپنے جسم کو اکڑا کر اور ادھر ادھر کی طرف کھسکنا شروع کر دو تاکہ کسی کے آنے سے پہلے ہم ان راڈز سے آزاد ہو سکیں ورنہ پھر کبھی کوئی بات ہم دونوں کی سمجھ میں نہ آئے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں ٹھیک ہے میں پہلے بھی ایسا ہی سوچ رہی تھی کیونکہ میں نے محسوس کر لیا تھا کہ راڈز میرے جسم کی نسبت خاصے کھلے ہیں لیکن یہ لوگ بے حد چوکنا تھے اس لئے میں خاموش رہی"...... صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوشش شروع کر دی اور تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ واقعی کرسی پر اٹھ کر کھڑی ہونے میں کامیاب ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے چھلانگ لگائی اور نیچے فرش پر آ کھڑی ہوئی پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف لپکی اور اس نے دروازے کو لاک کر دیا اور اس کے بعد وہ عمران کی کرسی کی طرف بڑھنے لگی۔

"دروازے کے ساتھ سوئچ پینل موجود ہے اس کے نچلے حصے میں سرخ رنگ کے چار بٹن ہیں انہیں پریس کرو۔ ڈینی نے درست کہا تھا کہ عقبی پائے میں بٹن پریس کرنے سے راڈز صرف باہر آتے ہیں انہیں غائب اس بٹن سے ہی کرنا پڑتا ہے میں نے اس کی مخصوص

آواز سنی تھی لیکن مجھے خیال نہ رہا تھا۔ ڈینی کے کہنے پر مجھے خیال آیا تھا اس لئے تو میں نے تمہیں کہا تھا ورنہ تو میں خود یہ کام کرتا"۔ عمران نے کہا تو صالحہ سر ہلاتی ہوئی مڑی اور پھر اس نے سوئچ پینل کے نیچے موجود سرخ رنگ کے بٹنوں کو پریس کرنا شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی عمران کی کرسی کے راڈز غائب ہو گئے اور عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"تم ان دونوں کو کرسیوں پر ڈال کر انہیں راڈز میں جکڑ دو میں اس پائر کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی سیر کر آؤں"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر ایک بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کی فرش پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھا کر دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر اس نے دروازے کا لاک کھولا اور دروازہ کھول کر باہر نکل آیا جب کہ صالحہ نے پہلے ڈینی کو اٹھایا اور اسے کرسی پر بٹھا کر وہ کرسی کے عقب میں گئی اور اس نے عقبی پائے میں موجود بٹن کو پیر سے پریس کیا تو کلاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد راڈز نمودار ہو گئے۔ پھر وہ پائر کی طرف بڑھی۔ اس نے اسے بھی گھسیٹ کر دوسری کرسی پر ڈالا اور پھر اسے بھی راڈز میں جکڑ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور عمران واپس آیا لیکن اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا۔

"کیا ہوا"...... صالحہ نے چونک کر پوچھا۔

"بڑا غریبانہ سا سیکشن ہیڈ کوارٹر ہے۔ چار کمرے ہیں جن میں سے ایک میں آفس ہے اور ایک کمرے میں ایک نوجوان موجود تھا جسے

میں نے بے ہوش کر دیا۔ نہ کوئی مشینری نہ کوئی جھل بجل نہ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی اور عمران نے کوٹ کی جیب سے رسی کا ایک بنڈل نکالا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے پائر کے ساتھیوں کے ہاتھ اور پیر اچھی طرح باندھ دیئے۔

"میرا خیال ہے مجھے باہر کی نگرانی بھی کرنا چاہئے اچانک کوئی آ بھی سکتا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ کارڈلیس فون پیس اور ٹرانسمیٹر میں ساتھ لے آیا ہوں۔ زیادہ سے زیادہ کوئی کال ہی آ سکتی ہے اس غریبانہ ہیڈ کوارٹر میں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صالحہ ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"اب اس موٹی گردن والے کی جیب سے وہ شیشی نکالو جس کی مدد سے بیچارے اپنے طور پر ہمیں ہوش میں لے آئے تھے اور انہیں ہوش میں لے آؤ تاکہ اب ان سے نتیجہ خیز مذاکرات ہو سکیں" عمران نے صالحہ سے کہا اور خود اس کرسی پر بیٹھ گیا جس پر پہلے پائر بیٹھا ہوا تھا۔ صالحہ نے ایک بندھے ہوئے آدمی کی جیب سے شیشی نکالی اور پھر اس نے باری باری وہ شیشی پائر اور ڈینی کی ناک سے لگا کر اسے بند کر دیا اور جیب میں ڈال کر عمران کے ساتھ اس کرسی پر کر بیٹھ گئی جس پر پہلے ڈینی بیٹھی ہوئی تھی۔ چند لمحوں بعد ہی پائر اور ڈینی نے آنکھیں کھول دیں آنکھیں کھلتے ہی انہوں نے لاشعوری

طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئے۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو گیا"...... پائر اور ڈینی دونوں کے منہ سے بیک وقت ایک جیسے ہی الفاظ نکلے تھے۔

"تمہارا سیکشن دیکھ کر مجھے بے حد مایوسی ہوئی ہے پائر۔ ایکریمیا اس قدر ترقی یافتہ ملک ہے لیکن اس کی سرکاری ایجنسی کا سیکشن ہیڈ کوارٹر اس قدر غریبانہ ہو گا میں سوچ بھی نہ سکتا تھا۔ اس سے زیادہ شاندار تو ہمارے پسماندہ ملک کے کسی کلرک کا دفتر ہوتا ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے کیا کیا تھا۔ یہ ہم کس طرح بے ہوش ہو گئے اور یہ تم راڈز سے کیسے باہر آ گئے۔ ان کے کھلنے کا سسٹم تو علیحدہ ہے آخر تم کیا کرتے ہو"...... ڈینی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے کے ساتھ ساتھ پارٹ ٹائم جاب کے طور پر شعبدہ بازی کا کام بھی کرتا ہوں۔ کبھی کسی سکول میں جا کر شعبدہ دکھا کر کچھ رقم اکٹھی کر لی کبھی سڑک پر مجمع لگا کر اور کبھی قسمت یاوری کر جائے تو ٹی وی پر بھی شو دکھانے کا چانس مل جاتا ہے اور میری ساتھی اس کام میں میری مدد کرتی ہے"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"ڈینی یہ سب تمہارا کیا دھرا ہے۔ چیف نے ٹھیک کہا تھا کہ اس شخص کو ایک لمحے کی بھی مہلت نہیں ملنی چاہئے۔ تم نے خواہ مخواہ

ضد کی"...... پائر نے ڈینی کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم نے کہا تھا کہ تم نے ایسے انتظامات کر لئے ہیں کہ اب عمران کی روح بھی یہاں سے نہ نکل سکے گی۔ اب بتاؤ یہی تمہارے انتظامات ہیں۔ تم نے یقیناً اس کی تلاشی نہیں لی ہو گی اور اس کے پاس کوئی ایسی چیز تھی جس کی وجہ سے یہ کام کر گزرا۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تمہارے انتظامات اس قدر ناقص ہوں گے"...... ڈینی نے الٹا پائر پر چڑھائی کر دی۔

"گڈ شو۔ اسے کہتے ہیں نہلے پر دہلا۔ بہرحال آپس میں لڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر غریبانہ سیکشن کا انچارج پائر مزید کوشش بھی کر لیتا تب بھی نتیجہ یہی نکلنا تھا جہاں تک پائر کی اس بات کا تعلق ہے وہ مجھے مہلت دے کر پچھتا رہا ہے تو میرا ایمان ہے کہ یہ مہلت اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہے کیونکہ ابھی میری موت کا وقت نہیں آیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے یہی کام مجھے الجھا دیتے ہیں اور اس لئے میں نے پائر پر زور ڈالا تھا کہ وہ تمہیں ہلاک کرنے سے پہلے مجھے پوچھ گچھ کا موقع دے کیا تم بتاؤ گے کہ تم نے یہ سب کچھ کیسے کیا ہے"...... ڈینی نے کہا۔

"مجھے چونکہ علم تھا کہ تم نے ریز کی مدد سے مجھے نئے میک اپ کے باوجود ٹریس کیا ہے اس لئے ظاہر ہے کہ میں کوئی بھی میک اپ

کر لیتا تم بہرحال مجھے ٹریس کر لیتیں اور اس لئے میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر پہلے ہی کارروائی کر لی تھی میرے بوٹ کے اندر انتہائی زود اثر گیس کا کیپسول موجود تھا جو میرے بوٹ کی ایڑی کو مخصوص انداز میں فرش پر مارتے ہی پٹاخے کی آواز میں پھٹا اور تم سب بے ہوش ہو گئے جہاں تک ہم دونوں کا تعلق ہے تو ہم نے ایک ایسی دوا کھا رکھی تھی کہ ہم چوبیس گھنٹوں تک کسی بھی گیس سے بے ہوش نہ ہو سکتے تھے اس لئے جب تم لوگ ہماری رہائش گاہ پر پہنچے تو اس وقت بھی ہم ہوش میں تھے البتہ ہماری اپنے آپ کو بے ہوش ظاہر کرنے کی اداکاری اس قدر شاندار تھی کہ میرا خیال ہے کہ ہم دونوں کو اس اداکاری پر ہالی وڈ کا سب سے بڑا ایوارڈ ملنا چاہئے۔ تمہارے آدمیوں نے جب ہمیں وہاں سے اٹھا کر ویگن میں ڈالا اور پھر ویگن پر سوار کر کے یہاں لے آئے تو ہم اس وقت بھی ہوش میں تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اس گیس سے تم تو بے ہوش ہو گئے البتہ ہم دونوں ہوش میں رہے۔ اس کے بعد میری ساتھی عورت نے اپنا شعبدہ دکھایا اور راڈز والی کرسی سے آزادی حاصل کر لی۔ پھر اس نے مجھے آزاد کر دیا۔ میں نے پائر سیکشن کا معائنہ کیا۔ باہر ایک نوجوان موجود تھا۔ اسے بے ہوش کر کے باندھ دیا۔ پھر واپس آ کر تمہارے ان دو بے ہوش ساتھیوں کو باندھا۔ پھر تم دونوں کو کرسیوں میں جکڑ کر ہوش میں لایا گیا۔ بس یہ ہے سارا کھیل۔ بہرحال اگر پائر یا اس کے ساتھی ہماری رہائش گاہ پر ہماری مصنوعی بے ہوشی کے

دوران ہم پر فائر کھولنے کی کوشش کرتے تو اب تک زندہ ہونے کی بجائے فرشتوں سے حساب کتاب بھی مکمل کر چکے ہوتے"...... عمران نے بڑے سادہ سے انداز میں پوری تفصیل بتا دی۔

"تم واقعی حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہو۔ کاش تم ایکریمیا کے مفادات کے خلاف کام نہ کرتے"...... ڈینی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں اب بھی ایکریمیا کے مفادات کے خلاف کام نہیں کر رہا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں تم جھوٹ بول رہے ہو۔ تمہاری یہاں موجودگی پھر ڈاکٹر الفریڈ سے ملاقات اور پھر اس کی رہائش گاہ کی تلاشی بتا رہی ہے کہ تم ایکریمیا کے اہم ترین فارمولے کو حاصل کرنے کی جدوجہد کر رہے ہو"...... ڈینی نے کہا۔

"مس ڈینی پہلی بار بھی تم اسی حالت میں تھیں لیکن میں از خود یہ مشن چھوڑ کر واپس چلا گیا تھا۔ اگر مجھے فارمولا واقعی حاصل کرنا ہوتا تو تمہاری سپیشل لیبارٹری مجھے نہ روک سکتی تھی لیکن جب حکومت پاکیشیا نے ہی مشن واپس لے لیا تو مجھے پاگل کتے نے نہیں کاٹا تھا کہ میں پھر بھی اس مشن پر کام کرتا رہتا۔ یہ ٹھیک ہے کہ جس فارمولے پر ہم کام کر رہے تھے وہ پاکیشیائی نژاد سائنس دان کا تیار کردہ تھا اور اس پاکیشیائی نژاد سائنس دان نے اپنی مرضی سے اسے پاکیشیا کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا تھا یہ اس مرحوم کی طبیعت یا

ذہن تھا کہ اس نے براہ راست یہ فارمولا پاکیشیا بھجوانے یا اس کو کسی ذمہ دار شخصیت کے حوالے کرنے کے لئے انتہائی پیچیدہ طریقہ کار اختیار کیا شاید یہ اس کی مجبوری تھی وہ خوفزدہ تھا اور یہ چاہتا تھا کہ اسے براہ راست اس میں ملوث نہ سمجھا جائے اور شاید اسی خوف کی وجہ سے وہ اپنی جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا بہرحال ہمارا فارمولا حاصل کرنے کا جواز درست تھا لیکن پھر حکومت پاکیشیا اس نتیجے پر پہنچی کہ اس فارمولے کو تیار کرنے کی لیبارٹری پاکیشیا میں نہیں ہے اور اسے شوگران سے تیار کرانے کا کوئی فائدہ نہ ہوتا کیونکہ اس طرح اس خصوصی میزائل ٹیکنالوجی کو ہم اپنے دشمن ملک کافرستان سے مخفی نہ رکھ سکتے تھے اس کے ساتھ ساتھ ایکریمیا سے پاکیشیا کے تعلقات بھی بگڑ جاتے اور ہو سکتا تھا کہ ایکریمیا رد عمل کے طور پر تیار شدہ میزائل یا اس کی اتنی ٹیکنالوجی کافرستان کے حوالے کر دیتا اس طرح یہ سب کچھ بالآخر بیکار ہو جاتا اس لئے حکومت پاکیشیا نے یہ مشن واپس لے لیا اور اب ہماری اس فارمولے میں کوئی دلچسپی باقی نہیں رہی"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم ڈاکٹر پیکال کے روپ میں یہاں ڈاکٹر الفریڈ سے کیوں ملے اور تم نے الفریڈ ہاؤس میں سے کیا حاصل کیا ہے"...... ڈینی نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ الفریڈ ہاؤس میں ہم سرے سے داخل ہی

نہیں ہوئے البتہ ہمیں نگرانی کا علم ہو گیا تھا اور ہم نے نگرانی کرنے والے کو بے ہوش کر دیا تھا دوسری بات یہ کہ الفریڈ ہاؤس میں ظاہر ہے کیا ہو سکتا تھا۔ ڈاکٹر الفریڈ صرف ویک اینڈ پر آتا ہے تو وہ اپنے ساتھ کیا لا سکتا ہے کہ جو ہمیں الفریڈ ہاؤس سے مل سکتا تھا۔ رہی بات کہ میں نے ڈاکٹر پیکال کے روپ میں اس سے ملاقات کیوں کی تھی تو تم نے خود بتایا تھا کہ تم نے میری اور ڈاکٹر الفریڈ کی گفتگو ٹیپ کی تھی اور تم نے یہ ٹیپ سن لیا تھا۔ تمہیں خود معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہمارے درمیان کیا باتیں ہوئیں پاکیشیا بھی میزائل ٹیکنالوجی پر کام کر رہا ہے لیکن ظاہر ہے یہ ایکریمیا اور دیگر ترقی یافتہ ممالک کے لئے غیر اہم اور سادہ ٹیکنالوجی ہے لیکن پاکیشیا کے لئے انتہائی اہم ہے اور ترقی یافتہ ممالک اور خصوصی طور پر ایکریمیا نے اس سلسلے میں پالیسی بنا رکھی ہے کہ ایشیائی ممالک اور خاص طور پر مسلم ممالک کو ہر قسم کی جدید ٹیکنالوجی سے محروم رکھا جائے اور انہیں کسی طرح بھی اس سلسلے میں کوئی معلومات مہیا نہ کی جائیں۔ ہمارے میزائلوں کی تیاری میں ایک ایسی الجھن پیش آ گئی تھی کہ جس کا ہمارے ملک کے سائنس دانوں کے پاس کوئی حل نہ تھا۔ ہمارے سائنس دانوں نے ترقی یافتہ ممالک کے سائنس دانوں سے اس بارے میں معلوم کیا تو سب نے کسی قسم کی معلومات مہیا کرنے سے انکار کر دیا۔ میں سائنس کا طالب علم ہوں اس لئے چیف آف سیکرٹ سروس نے میری ڈیوٹی لگائی کہ میں کسی طرح اس بارے

میں معلومات حاصل کروں۔ اب ظاہر ہے براہ راست تو مجھے معلومات نہ مل سکتی تھیں اس لئے میں نے پہلے شمالی کینیڈا کے ڈاکٹر پیکال سے ملاقات کی کوشش کی لیکن ڈاکٹر پیکال سے ملاقات تو ایک طرف ڈاکٹر پیکال کے بارے میں معلوم ہی نہ ہو سکا کہ وہ کہاں ہے اس پر میں نے ڈاکٹر پیکال کے روپ میں ایکریمیا میں میزائل ٹیکنالوجی کے معروف سائنس دانوں سے ملنے کا پلان بنایا۔ فلائٹ کے دوران ہماری ملاقات ڈاکٹر الفریڈ کی لڑکی مارشیلا سے ہو گئی۔ اس نے ہمیں بتایا کہ ڈاکٹر الفریڈ ویک اینڈ پر آتے ہیں اس نے ہمیں گلین پارک میں ملاقات کی دعوت دی۔ چونکہ ڈاکٹر الفریڈ بھی میزائل ٹیکنالوجی کا ایک معروف نام ہے اور پھر جس ٹیکنالوجی پر پاکیشیا میں میزائل تیار کئے جا رہے ہیں اور جسے ایسٹام ٹیکنالوجی کہا جاتا ہے اور ڈاکٹر الفریڈ کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ انہوں نے اس ٹیکنالوجی پر سپیشلائز کیا ہوا ہے اس لئے بھی میں نے ان سے ملاقات ضروری سمجھی اور پھر ان سے اس بارے میں بات چیت ہوئی لیکن ڈاکٹر الفریڈ نے بھی مجھے کوئی حل بتانے کی بجائے وقت طلب کر لیا جس پر مجبوراً مجھے خاموش رہنا پڑا۔ بہرحال واپسی پر مجھے معلوم ہو گیا کہ کلائس کے ذریعے ہماری نگرانی ہو رہی ہے جس سے میں سمجھ گیا کہ ایسا ڈارک آئی کر رہی ہو گی۔ ڈارک آئی کے ذہن میں یقیناً یہ خیال ہو گا کہ عمران بظاہر واپس چلا گیا ہے اس لئے وہ دوبارہ آئے گا اس لئے ڈاکٹر الفریڈ کی نگرانی ہو رہی تھی اور اس طرح میری

نگرانی بھی شروع ہو گئی۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کیا کہ ڈاکٹر پیکال والا میک اپ ختم کر دیا جائے اور ڈاکٹر الفریڈ کی بجائے کسی اور سائنس دان سے ملاقات کی جائے چنانچہ میں نے وہ رہائش گاہ چھوڑ دی اور پھر نئے میک اپ میں ہم دوسری رہائش گاہ میں آگئے۔ وہاں میں نے ایک آدمی کے ذریعے ایک اور ایکریمی سائنس دان سے ملاقات کا وقت لے لیا انہوں نے ہوٹل ریمنڈ میں ملاقات کا وقت دے دیا۔ چنانچہ میں اپنی ساتھی کے ساتھ وہاں پہنچ گیا لیکن اس سائنس دان کی آمد سے پہلے مجھے احساس ہو گیا کہ ہماری نگرانی ہو رہی ہے۔ چنانچہ میں ہوٹل سے نکلا اور پھر اس نگرانی کرنے والے کو بے ہوش کر کے ہم نے نیا میک اپ کیا اور اس کے بعد اس سائنس دان سے ہوٹل ریمنڈ کے ایک خصوصی کمرے میں ملاقات کی اور انہوں نے ہمارا مسئلہ حل کر دیا۔ اب ہم نے واپس جانا تھا لیکن مجھے معلوم تھا کہ ڈارک آئی ہمیں آسانی سے واپس نہ جانے دے گی چنانچہ میں نے پلان بنایا کہ ڈارک آئی سے باقاعدہ مذاکرات کر کے انہیں اطمینان دلایا جائے کہ ہمارا مشن حکومت ایکریمیا کے خلاف نہیں ہے اس کے نتیجے میں ہم بے ہوش نہ ہونے کے باوجود یہاں آئے لیکن جب پائر صاحب ہمیں ہلاک کرنے پر تل گئے تو مجبوراً ہمیں بھی حرکت میں آنا پڑا۔ لیکن اس کے باوجود ہم نے نہ ہی اب تک پائر کو نہ تمہیں اور نہ ہی پائر کے کسی آدمی کو ہلاک کیا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدگی سے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم جو کچھ کہہ رہے ہو کیا واقعی درست ہے"...... ڈینی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی باتوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

"تمہیں یقین دلانے کے لئے تو میں اپنے ساتھ ایک خاتون لے آیا ہوں۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ عورت کو عورت کی بات پر تو فوراً یقین آجاتا ہے چاہے وہ غلط ہی کیوں نہ کہہ رہی ہو لیکن مرد کی بات پر یقین نہیں آتا چاہے وہ سچ ہی کیوں نہ بول رہا ہو۔ ہمارے پاکیشیا میں تو اس یقین اور عدم یقین کی بنا پر ہزاروں گھرانے اجڑ جاتے ہیں اور اجڑ رہے ہیں"...... عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا تو ڈینی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم واقعی بہت گہری بات کرتے ہو۔ بہر حال اگر واقعی ایسا ہے تو تم ہمیں رہا کر دو ہم خود ہی چیف کو اطمینان کرا دیں گے"۔ ڈینی نے کہا۔

"نہیں تمہارے چیف کرنل فوسٹر کو میں اچھی طرح جانتا ہوں اس نے اس طرح کبھی یقین نہیں کرنا اسے یقین دلانے کے لئے میں اپنے ساتھ دو قوی ہیکل نیگرو لے آیا تھا اس لئے تم اس کی بات چھوڑو۔ اپنی بات کرو کیا تمہیں یقین آگیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں مجھے تو یقین آگیا ہے"...... ڈینی نے جواب دیا۔

"اور پائر تمہارا کیا جواب ہے"...... عمران نے پائر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے کسی یقین اور بے یقینی سے کوئی تعلق نہیں ہے میں نے تو

چیف کے احکامات کی تعمیل کرنی ہے اور بس"...... پائر نے جواباً جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے جیب سے چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا۔ یہ ٹرانسمیٹر وہ پائر کے آفس سے اٹھا لایا تھا۔ زیرو فائیو ٹرانسمیٹر تھا"...... عمران نے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس جوزف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... جوزف نے جواب دیا چونکہ عمران نے کال کے دوران کوڈ کی بجائے اپنا نام براہ راست کہا تھا اس لئے جواب میں جوزف نے بھی کوڈ کی بجائے اپنے نام سے ہی جواب دیا تھا۔

" جوزف میں نے تمہارے ذمے جو کام لگایا تھا اس کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" صرف آپ کے حکم کی دیر ہے باس میں نے اور جوانا نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" اوکے۔ پھر یہ کام مکمل کر کے تم جوانا سمیت جوپیٹر ٹاؤن کی کوٹھی نمبر انھائیس پر پہنچ جاؤ۔ کتنی دیر میں پہنچ جاؤ گے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

" ایک گھنٹے کے اندر باس۔ اوور"...... جوزف نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" اوکے۔ پوری طرح محتاط رہ کر کام کرنا میں اس کام میں کسی قسم کی ناکامی کو برداشت نہیں کروں گا۔ اوور"...... عمران کا لہجہ سخت ہو گیا تھا۔

" میں سمجھتا ہوں باس آپ بے فکر رہیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے جوزف نے جواب دیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" یہ تم نے یہاں کا پتہ کیوں دیا ہے۔ کیا کام کرانا چاہتے ہو تم"...... پائر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ اگر میں چاہوں تو کیا نہیں کر سکتا۔ فی الحال تم دونوں انتظار کرو۔ میں اور میری ساتھی باہر جا رہے ہیں۔ اس دوران تمہیں پوری اجازت ہے اگر تم دونوں ان کرسیوں سے آزاد ہو سکو تو مجھے خوشی ہوگی کیونکہ پھر شعبدہ بازوں کا ایک پورا گروپ وجود میں آ جائے گا اور پھر ہم اپنی سرکس بنا لیں گے"...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر اس نے ساتھ بیٹھی ہوئی صالحہ کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جوزف اور جوانا دونوں ناراک کے سب سے مشہور رہائشی پلازہ آلان کے سامنے ایک چھوٹے سے ریستوران میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان دونوں کے سامنے کافی کے کپ موجود تھے۔ انہیں یہاں آئے ہوئے ایک گھنٹہ ہو گیا تھا اور اس دوران وہ تین چار بار کافی منگوا کر پی بیٹھے تھے۔

"اب کیا ہمیں ریستوران میں بیٹھ کر کافی ہی پینی پڑے گی" جوانا نے آخر کار قدرے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم چاہو تو شراب بھی منگوا سکتے ہو"...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

"میں تو شراب چھوڑ چکا ہوں۔ لیکن کیا تمہیں شراب پھر یاد آنے لگ گئی ہے"...... جوانا نے کہا۔

"نہیں باس کے حکم کے بعد میں نے اسے ذہن سے ہی جھٹک

ہے۔ میں نے تو تمہاری جھلاہٹ کی وجہ سے کہا تھا بہرحال ہم کام کر رہے ہیں اور ہم نے اس پلازہ کی نگرانی اس وقت تک کرنی ہے جب تک کہ کرنل فوسٹر اندر ہے یا پھر باس کا کوئی حکم نہیں آ جاتا"۔ جوزف نے کہا

"میں دراصل یہاں بیٹھے بیٹھے اکتا گیا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ چل کر اس کرنل فوسٹر کو بے ہوش کر دیں اور پھر وہیں بیٹھ کر ماسٹر کی کال کا انتظار کریں"...... جوانا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ باس کا ایسا پروگرام نہ ہو اس لئے میں باس کے حکم کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا"...... جوزف نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں الفریڈ ہاؤس سے واپس بلیک ٹاؤن چلے گئے اور پھر عمران کی کال جوزف کو وصول ہوئی جس میں اس نے اسے کرنل فوسٹر کا حلیہ بتا کر ہدایت کی کہ کرنل فوسٹر تعطیل کا دن آلان پلازہ کے فلیٹ نمبر ایک سو بارہ میں ایک عورت کے ساتھ گزارتا ہے اس لئے وہ وہاں پہنچ کر اس کی نگرانی کریں۔ اگر کرنل فوسٹر وہاں سے نکل جائے تب بھی اس کی نگرانی کی جائے اور یہ کام مزید احکامات تک جاری رہنا چاہئے۔ اس کال کے بعد وہ دونوں بلیک ٹاؤن سے یہاں پہنچ گئے اور پھر یہ اتفاق ہی تھا کہ وہ دونوں جب اس پلازہ کے سامنے ٹیکسی سے اترے تو اسی لمحے سیاہ رنگ کی کار ان کے قریب سے گزر کر پلازہ میں داخل ہوئی اور جوزف کو اس کی ڈرائیونگ سیٹ پر کرنل فوسٹر نظر آ گیا۔ جو حلیہ عمران نے اسے بتایا تھا اس

کے مطابق وہ کرنل فوسٹر ہی تھا۔ پھر جوزف نے جوانا کو ریستوران میں جانے کا کہا اور خود وہ کرنل فوسٹر کے پیچھے پلازہ کی حدود میں چلا گیا۔ کرنل فوسٹر نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ پلازہ کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف غیر متعلق انداز میں اس کے پیچھے گیا اور پھر اس نے کرنل فوسٹر کو لفٹ میں داخل ہوتے دیکھا تو وہ واپس آ گیا۔ کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران کے کہنے کے مطابق کرنل فوسٹر اس عورت کے فلیٹ پر ہی گیا ہو گا اور اس وقت سے وہ دونوں اس ریستوران میں بیٹھے کافی پینے میں مصروف تھے کیونکہ عمران کی طرف سے انہیں مزید کوئی ہدایت نہ ملی تھی اس لئے جوانا پر اب بوریت محسوس ہونی شروع ہو گئی تھی کہ اچانک جوزف کی جیب سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی اور وہ دونوں چونک پڑے۔

"میں آ رہا ہوں۔ باس کی کال ہے"...... جوزف نے تیزی سے اٹھتے ہوئے جوانا سے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور جوزف تیز تیز قدم اٹھاتا قریب ہی بنے ہوئے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جوانا کے چہرے پر چھائی ہوئی بوریت دور ہو گئی تھی کیونکہ اتنی بات بہرحال وہ سمجھ گیا تھا کہ ماسٹر عمران کی طرف سے کوئی نئی ہدایت ملے گی اور اس طرح یہاں مسلسل بیٹھنے کی بوریت سے نجات مل جائے گی۔ پھر تھوڑی دیر بعد جوزف واپس آ گیا۔

"کیا ہدایت ملی ہے"...... جوانا نے کہا۔

"باس نے کرنل فوسٹر کو اغوا کر کے جو ہیڈ کوارٹر ٹاؤن کی ایک کوٹھی

میں لے آنے کا کہا ہے اور چونکہ ہمارے پاس کار نہیں ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اس کرنل فوسٹر کی کار ہی استعمال کی جائے"...... جوزف نے کہا۔

"لیکن تم اسے اغوا کیسے کرو گے پلازہ میں تو بے شمار لوگ آ جا رہے ہیں"...... جوانا نے کہا۔

"عقبی طرف ایمرجنسی وے موجود ہے میں اندر جا کر دیکھ چکا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ اس کی کار لے کر ایمرجنسی وے پر پہنچ جاؤ میں کرنل فوسٹر کو لے کر وہاں پہنچ جاؤں گا"...... جوزف نے کہا۔

"نہیں اسے میں لے آؤں گا۔ تم کار لے کر وہاں پہنچو"...... جوانا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے تم کہو۔ لیکن خیال رکھنا۔ ہم نے بہرحال اسے صحیح سلامت پہنچانا ہے"...... جوزف نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ لیکن کار تو پارکنگ میں ہے اور پارکنگ بوائے لامحالہ کرنل فوسٹر کو اور اس کی کار کو پہچانتا ہو گا"...... جوانا نے کہا۔

"بوائے باتھ روم میں جا کر کافی دیر لگا سکتا ہے آخر انسان ہے"۔ جوزف نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"ماسٹر کی ہدایات کی تکمیل کرتے ہوئے تم ماسٹر سے زیادہ بڑے سیکرٹ ایجنٹ بن جاتے ہو۔ ایسا لگتا ہے جیسے تمہیں جنگل کی ہوا لگنے لگی ہو"...... جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"باس بے داغ کام پسند کرتا ہے اور مجھے بہرحال باس کی توقعات پر پورا اترنا پڑتا ہے ورنہ باس مجھ سے ناراض ہو جائے گا اور اس کی ناراضگی کا مطلب ہے جوزف دی گریٹ کی موت"۔ جوزف نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے کاؤنٹر پر بل پے کیا اور پھر وہ دونوں ریستوران سے نکل کر پلازہ کے گیٹ کی طرف بڑھ گئے چونکہ آج تعطیل کا روز تھا اس لئے پلازہ میں کافی لوگ آجا رہے تھے جن میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی اور بچے بھی۔ جوزف تو پارکنگ کی طرف بڑھ گیا جب کہ جوانا تیزی سے پلازہ کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اندر داخل ہو کر اس نے پہلے تو ایمرجنسی وے کو چیک کیا اور پھر لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ بورڈ پر فلیٹس کے بارے میں ضروری معلومات درج تھیں اور اس کے مطابق فلیٹ نمبر ایک سو بارہ ساتویں منزل پر تھا۔ اس لئے جوانا نے لفٹ میں داخل ہو کر لفٹ بوائے کو ساتویں منزل کا کہہ دیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد جوانا ساتویں منزل پر موجود تھا لیکن اس کی تیز نظریں ادھر ادھر کا جائزہ لے رہی تھیں کیونکہ بہرحال اسے معلوم تھا کہ کرنل فوسٹر کو بے ہوش کر کے لے جانا پڑے گا اور ظاہر ہے کہ وہ اسے لفٹ کے ذریعے نہ لے جا سکتا تھا اچانک اسے بھی راستے کا خیال آگیا اور اس نے سب سے پہلے اس راستے کو چیک کرنا مناسب سمجھا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ ان فلیٹس کی ساخت کو پوری طرح سمجھ گیا تھا۔ ہر فلیٹ کی عقبی طرف بھی ایک راہداری

تھی جس کے درمیان باقاعدہ ریلنگ تھی جس کی مدد سے وہ لوہے کی مخصوص سیڑھیوں سے اتر کر نیچے ایمرجنسی وے میں پہنچ سکتا تھا چنانچہ اس طرف سے مطمئن ہو کر وہ راہداری کے تقریباً وسط میں واقع فلیٹ نمبر ایک سو بارہ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا دروازہ بند تھا۔ البتہ ساتھ ہی لڑکی کے نام کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ فلیٹس کی ساخت بتا رہی تھی کہ یہ تمام فلیٹس ساؤنڈ پروف ہیں اس لئے جوانا مزید مطمئن ہو گیا تھا۔ اس نے دروازے کی سائیڈ میں موجود ڈور فون کی گھنٹی کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ڈور فون سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مادام الیکٹرک وائرنگ کی چیکنگ ہو رہی ہے کیونکہ ہمیں شکایت ملی ہے کہ وائرنگ کسی جگہ سے شارٹ ہے صرف چند منٹ آپ کو تکلیف ہو گی"...... جوانا نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے"...... اندر سے نسوانی آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک عورت دروازے پر کھڑی نظر آئی جس کے جسم پر ناکافی لباس تھا۔

"صرف چند منٹ مادام"...... جوانا نے انتہائی اخلاق سے بھرے ہوئے لہجے میں کہا اور اس طرح اندر داخل ہو گیا جیسے اس عورت نے اسے اس کی باقاعدہ اجازت دی ہو۔

"لیکن پہلے اپنا شناختی کارڈ تو دکھاؤ۔ میں نے تمہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا"...... عورت نے مشکوک سے لہجے میں کہا۔

"کیا کوئی گڑبڑ ہے روڈی"...... اچانک کمرے کے اندر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے کرنل فوسٹر اس دروازے سے نکل کر فلیٹ کی راہداری میں آ گیا۔

"میں شناختی کارڈ دکھا دیتا ہوں مادام ویسے جتنی دیر میں آپ شناختی کارڈ دیکھیں گی اتنی دیر میں چیکنگ بھی ہو سکتی ہے"۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں اس انداز میں ہاتھ ڈالا جیسے وہ جیب سے شناختی کارڈ نکال رہا ہو۔

"ٹھیک ہے چیک کر لو لیکن جلدی"...... عورت نے جو روڈی تھی شاید اس نے اس انداز پر مطمئن ہوتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی دروازہ بند کر دیا۔

"شکریہ"...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں بازو یکلخت حرکت میں آئے اور فلیٹ بیک وقت دو انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ جوانا کے ایک ہاتھ کی ضرب کرنل فوسٹر کو لگی تھی جب کہ دوسری روڈی کو اور وہ دونوں ہی ضرب کھا کر چیختے ہوئے اس طرح اچھل کر دیواروں سے جا لگے تھے جیسے وہ انسانوں کی بجائے محض ہوا بھرے غبارے ہوں۔ روڈی تو نیچے گر کر پھر نہ اٹھ سکی البتہ۔ کرنل فوسٹر نے نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے جوانا کی لات حرکت میں آئی اور کرنل فوسٹر ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا اور پھر ساکت ہو گیا۔ جوانا نے ایک لمحے کے لئے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اندازہ لگایا کہ کہیں وہ فوری طور پر ہوش

میں تو نہ آ جائے گا کیونکہ کرنل فوسٹر خاصا جاندار نظر آ رہا تھا اور شاید وہ اچانک ضربیں لگنے کی وجہ سے مار کھا گیا تھا ورنہ شاید جوانا کو اس پر خاصی محنت کرنی پڑتی۔ جب اسے اطمینان ہو گیا کہ وہ کافی دیر تک بے ہوش رہے گا تو وہ تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے پورے فلیٹ کو چیک کر کے ایمرجنسی ڈور تلاش کر لیا جس کی مدد سے وہ عقبی ایمرجنسی راہداری میں داخل ہو کر ریلنگ کے ذریعے ایمرجنسی وے تک پہنچ سکتا تھا۔ چنانچہ وہ واپس مڑا اور پھر اس نے کرنل فوسٹر کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور اس ایمرجنسی دروازے سے گزر کر وہ راہداری سے گزر کر سیڑھیاں اترتا ہوا ایمرجنسی وے میں پہنچ گیا۔ چونکہ یہ راستہ صرف ایمرجنسی میں کام آتا تھا اس لئے اس طرف اس وقت کوئی آدمی نہ تھا۔ جوانا اطمینان سے کرنل فوسٹر کو کاندھے پر ڈالے ایمرجنسی وے کے بیرونی دروازے تک پہنچ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا ہی تھا کہ اسے باہر جوزف کھڑا نظر آیا۔ اس کے ساتھ ہی سیاہ رنگ کی کار موجود تھی۔ جوزف نے جلدی سے کار کا عقبی دروازہ کھولا تو جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے کاندھے پر لدے ہوئے بے ہوش کرنل فوسٹر کو سیٹوں کے درمیان ڈالا اور پھر خود وہ تیزی سے عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جوزف نے دروازہ بند کیا اور پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔

"کوئی پرابلم"...... جوزف نے گردن موڑے بغیر پوچھا۔

"میرے ساتھ ہمیشہ ایک ہی پرابلم پیش آتا ہے"...... جوانا نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا وہ کیا"...... جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کہ آدمی کو صحیح سلامت اور زندہ لے جانا پڑتا ہے جب کہ میری انگلیوں میں تو بہت کھجلی ہوتی ہے لیکن اب کیا کروں ماسٹر کا حکم ہی ایسا ہوتا ہے"...... جوانا نے کہا اور اس بار جوزف بے اختیار ہنس پڑا۔

عمران صالحہ کے ہمراہ ایک کمرے میں موجود تھا اسے جوزف اور جوانا کا انتظار تھا۔

"آپ نے جوزف کے ذمے کیا کام لگایا ہے"...... صالحہ نے شاید تیسری بار پوچھا تھا کیونکہ ہر بار عمران اسے اوٹ پٹانگ جواب دے کر ٹال دیتا تھا۔

"سچ بتا دوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی لغت میں شاید سچ کا معنی الٹا ہے کیونکہ جب بھی آپ یہ کہتے ہیں کہ سچ بتا دوں تب آپ لازماً الٹی بات کر دیتے ہیں"۔ صالحہ نے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"سچ کا مطلب تو درست اور صحیح ہی ہوتا ہے لیکن اصل میں سچ بولتے ہوئے ڈر لگتا ہے کیونکہ ایک محاورہ ہے کہ سچ بولنا آدھی لڑائی مول لینا ہے اور خاص طور پر عورتوں کے سامنے سچ بولنے کا مطلب

تو آدھی کی بجائے پوری لڑائی لڑنا ہے"...... عمران نے کہا تو صالحہ بھی اس بار بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ بے فکر ہو کر بچ بولیں۔ نہ آدھی لڑائی ہو گی نہ پوری"۔ صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو پھر سچ سن لو میں نے جوزف اور جوانا کو مارکیٹ سے کال کر کے کہہ دیا تھا کہ وہ کرنل فوسٹر کو نگاہ میں رکھیں اور جب میں انہیں ہدایت دوں وہ اسے اغوا کر لیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

"کرنل فوسٹر یعنی ڈارک آئی کا چیف"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں وہی"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن کیا ڈارک آئی کا چیف سڑکوں پر آوارہ پھرتا رہتا ہے کہ جوزف اور جوانا اس پر نگاہ رکھیں گے اور جب ان کو ہدایت ملے گی وہ اسے اغوا کر لیں گے"...... صالحہ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات پر یقین نہ آیا ہو۔

"اب تو تمہیں محاورے پر یقین آگیا ہو گا۔ میں نے واقعی سچ بولا ہے لیکن تم نے لڑائی شروع کر دی ہے۔ ابھی چونکہ تم لڑ رہی ہو اس لئے اسے آدھی لڑائی ہی کہا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں لڑ نہیں رہی بلکہ مجھے حیرت ہو رہی ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"جس طرح تمہارا چیف چھپ کر سات پردوں میں رہتا ہے اس

طرح سارے چیف نہیں رہتے۔ وہ عام انسانوں کی طرح زندگی گزارتے ہیں نارمل زندگی۔ آج یہاں ہفتہ وار تعطیل ہے اور میں نے یہاں ناراک آنے سے پہلے معلوم کر لیا تھا کہ کرنل فوسٹر تعطیل کا دن یہاں اپنی ایک دوست عورت کے فلیٹ میں گزارتا ہے۔ یہ اس کا باقاعدگی سے معمول ہے۔ چنانچہ آج بھی وہ لامحالہ وہاں ہو گا اور جوزف اور جوانا اس رہائشی پلازہ کی نگرانی کر رہے ہیں اور جہاں تک اسے اغوا کرنے کا تعلق ہے تو یہ دونوں ہی ایسے کاموں کے ماہر ہیں"...... عمران نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن آپ اسے یہاں اس انداز میں کیوں منگوا رہے ہیں"۔ صالحہ نے پوچھا۔

"اس لئے کہ اسے اور اس کے سیکشن انچارجوں کو بیک وقت بتا سکوں کہ ڈارک آئی کو اگر پاکیشیا چاہے تو آسانی سے حقیقتاً ڈارک بھی بنا سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی پھاٹک کے باہر سے رک رک کر مخصوص انداز میں ہارن بجایا گیا۔

"جوزف اور جوانا آگئے ہیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور صالحہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ عمران نے جا کر پھاٹک کھولا۔ جب کہ صالحہ برآمدے کے ستون کی اوٹ میں ہو گئی تھی۔ پھاٹک کھلتے ہی سیاہ رنگ کی کار اندر داخل ہوئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوزف موجود تھا اور عقبی سیٹ پر جوانا۔ عمران نے پھاٹک بند کر کے اسے لاک

کر دیا۔ کار پورچ میں رکی تو جوزف اور جوانا دونوں تیزی سے باہر آئے۔

"واہ کیا شاندار کار ہے۔ کہاں سے اڑائی ہے"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ماسٹر آپ اصل شکل میں ہیں"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں بڑی مشکل سے موقع ملتا ہے کہ اپنی اصل شکل یاد رہ سکے ورنہ حقیقت ہے کہ بعض اوقات تو مجھے واقعی یاد نہیں رہتا کہ میری اصل شکل کیسی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"باس کرنل فوسٹر کو کہاں پہنچانا ہے"...... جوزف نے کہا۔

"اسے اٹھا کر لے آؤ۔ اس کے سیکشن انچارج اندر موجود ہیں"۔ عمران نے کہا تو جوانا نے عقبی سیٹوں کے درمیان بے ہوش پڑے ہوئے کرنل فوسٹر کو کھینچ کر کاندھے پر لاد لیا۔

"اس نے تنگ تو نہیں کیا تمہیں"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"نہیں ماسٹر بس راستے میں اسے ہوش آنے لگا تھا میں نے پھر بے ہوش کر دیا"...... جوانا نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بے ہوش ہی کیا ہے ناں۔ ختم تو نہیں کر دیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس یہی پرابلم میرے ساتھ رہتا ہے کہ آپ کے حکم کی تعمیل میں مجھے ہاتھ روکنا پڑتا ہے"...... جوانا نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کمرے میں داخل ہوئے جہاں ڈینی اور پائر دونوں بدستور کرسیوں پر جکڑے ہوئے موجود تھے۔

"ارے حیرت ہے میں تو سمجھ رہا تھا کہ ڈارک آئی کے تربیت یافتہ ایجنٹ اب تک آزاد ہو چکے ہوں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمیں تمہاری طرح شعبدے نہیں آتے"...... ڈینی نے پھیکی سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ چیف اور اس حالت میں۔ کیا مطلب"۔ یکلخت پائر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ڈینی کے چہرے پر بھی شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مطلب صاف ہے مسٹر پائر کہ تم جس دم پر ناچ رہے ہو اس کی یہی حیثیت ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس دوران جوانا نے کرنل فوسٹر کو پائر کے ساتھ کرسی پر بٹھا دیا۔ جب کہ صالحہ نے کرسی کے عقب میں جا کر اس کا بٹن پریس کر دیا تو بے ہوش کرنل فوسٹر کا جسم راڈز میں جکڑا گیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے جوانا سے کہا تو جوانا نے ایک ہاتھ سے کرنل فوسٹر کا سر پکڑا اور دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا۔ جس سے اس کا ناک اور منہ بند ہو گیا۔ چند لمحوں بعد

ہی اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے تو جوانا نے ہاتھ ہٹا دیئے۔

"تم دونوں باہر جا کر خیال رکھو میں ڈارک آئی کے چیف اور سیکشن چیفس سے فائنل مذاکرات کر لوں"...... عمران نے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں خاموشی سے باہر چلے گئے جب کہ صالحہ عمران کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گئی۔ ڈینی اور پائر دونوں کی نظریں کرنل فوسٹر کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد کرنل فوسٹر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر اس کا جسم تن سا گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے گردن گھما کر ڈینی اور پائر کو دیکھا اور پھر سامنے بیٹھے ہوئے عمران کو دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم عمران۔ یہ ڈینی اور پائر۔ یہ سب کیا ہے"...... کرنل فوسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا چونکہ وہ فیلڈ کا آدمی تھا اس لئے اس نے ہوش میں آتے ہی بہت جلد اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔

"کرنل فوسٹر تم نے ڈینی اور پائر کو یہی حکم دیا تھا کہ وہ مجھے کوئی مہلت دیئے بغیر ہلاک کر دیں لیکن تم دیکھ رہے ہو کہ تم بھی زندہ ہو اور تمہارے سیکشن چیفس بھی۔ ورنہ تمہیں اغوا کر کے یہاں لانے کی بجائے تمہیں ہلاک کرنا ہمارے لئے زیادہ آسان ہو جاتا اور تمہارے یہ دونوں سیکشن چیفس تو ایک طرف ان کے

آدمیوں کو بھی میں نے ہلاک نہیں کیا اس لئے کہ میں خواہ مخواہ کے معاملات میں الجھنے کا قائل نہیں ہوں۔ میں نے ڈینی کو بھی رہا کر دیا تھا اور خود بھی اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلا گیا تھا کیونکہ حکومت پاکیشیا نے مشن واپس لے لیا تھا اس کی تفصیل میں ڈینی کو بتا چکا ہوں کہ پہلی بات تو یہ کہ ہمارے ملک میں ٹی ایس میزائل بنانے کی لیبارٹریاں نہیں ہیں۔ دوسری بات یہ کہ ایکریمیا سے لامحالہ ہمارے تعلقات خراب ہو جاتے۔ تیسری بات یہ کہ ایکریمیا ان میزائلوں کی ٹیکنالوجی یا اس کی اینٹی ٹیکنالوجی کافرستان کو سپلائی کر سکتا تھا اس طرح ہماری محنت ضائع ہو جاتی ہم اگر چاہتے تو شوگران کے ذریعے اسے تیار کرا سکتے تھے لیکن ہم اس قدر ایڈوانس ٹیکنالوجی شوگران کو بھی سپلائی کرنے کے قائل نہیں ہیں اس لئے حکومت نے اس مشن کو واپس لے لیا اور چیف آف سیکرٹ سروس کے حکم پر میں اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلا گیا۔ ورنہ یہ دونوں تو نہیں جانتے لیکن تم اچھی طرح جانتے ہو کہ اگر حکومت پاکیشیا یہ مشن واپس نہ لیتی تو پھر نہ تمہاری لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات ہمارا راستہ روک سکتے تھے اور نہ تم اور تمہاری ڈارک آئی۔ جہاں تک میرے دوبارہ آنے کا تعلق ہے تو یہ دوسرا معاملہ ہے جو عام ٹیکنالوجی میزائل کے سلسلے میں ہماری حکومت کے پاس ہے اس میں ایک سائنسی الجھن پیش آ گئی تھی اور یہ ڈیوٹی مجھے سونپی گئی کہ میں اس الجھن کا حل تلاش کروں لیکن ایکریمیا اور دوسری سپر پاورز کے

سائنس دانوں سے رابطے مشکل ہو گئے ہیں کیونکہ ان سب کا تعلق کسی نہ کسی طرح حکومت سے ہوتا ہے اس لئے میں پہلے شمالی کینیڈا گیا تاکہ وہاں ڈاکٹر پیکال سے مل کر اس کا حل تلاش کیا جائے لیکن ان سے ملاقات ممکن نہ ہو سکی تو میں ڈاکٹر پیکال کے میک اپ میں نیا ناراک آیا۔ راستے میں ڈاکٹر الفریڈ کی بیٹی نے مجھے دعوت دی تو میں ڈاکٹر پیکال کے میک اپ میں ڈاکٹر الفریڈ سے ملا لیکن ڈاکٹر الفریڈ نے ڈھکے چھپے الفاظ میں معذرت کر لی۔ چنانچہ مجبوراً مجھے ایک اور سائنس دان سے رابطہ کرنا پڑا لیکن اس دوران میری نگرانی شروع ہو گئی اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ تم لوگوں کے سامنے ساری صورت حال رکھ کر فیصلہ کن مذاکرات کر لئے جائیں۔ اب تم بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہمیں کیسے یقین آئے گا کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ درست ہے"...... کرنل فوسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" دیکھو کرنل فوسٹر یہ بات تم بھی جانتے ہو اور دوسرے بھی کہ ٹی ایس میزائل کا فارمولا لیبارٹری میں داخل ہوئے بغیر نہیں مل سکتا اور تم میری نگرانی کرتے رہے ہو۔ ان سے پوچھو کہ کیا میں وہاں گیا ہوں۔ ڈاکٹر الفریڈ سے ہونے والی تمام گفتگو کا ٹیپ ڈیزی سن چکی ہے اس لئے تمہیں میری بات کا یقین کرنا پڑے گا۔ اگر نہیں کرو گے تو پھر نتائج کی ذمہ داری تم پر ہو گی۔ میں نے بہرحال اب واپس جانا ہے لیکن واپس جانے سے پہلے میں اس معاملے کو ہر لحاظ سے کلیئر

کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

" میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ اگر تم حلف دے کر کہہ دو کہ نہ ہی تم نے ٹی ایس میزائل کا فارمولا حاصل کیا ہے اور نہ تمہارا اسے حاصل کرنے کا کوئی ارادہ ہے تو میں تمہاری بات پر یقین کر لوں گا اور اس کے بعد ڈارک آئی پیچھے ہٹ جائے گی ہمیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں کہ تم کسی سائنس دان سے کیا پوچھتے ہو اور کیا نہیں"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

" میں حلف دینے کا عادی نہیں ہوں اور اگر تمہاری جگہ میں راڈز میں جکڑا ہوا ہوتا تو کبھی بھی حلف نہ دیتا لیکن اب موجودہ پوزیشن میں تمہارے اطمینان کے لئے میں حلف دینے کے لئے تیار ہوں لیکن یہ سن لو اس کے بعد اگر ڈارک آئی یا اس کے کسی آدمی نے ہمارا راستہ روکنے کی کوشش کی تو پھر اس کے نتائج کا میں ذمہ دار نہیں ہوں گا"...... عمران نے کہا۔

" میں وعدہ کرتا ہوں کہ ایسا نہیں ہو گا"...... کرنل فوسٹر نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے تو میں حلف دے کر کہتا ہوں کہ نہ ہی میں نے اب تک ٹی ایس میزائل کا فارمولا حاصل کیا ہے اور نہ ہی میں جب تک ناراک میں ہوں اسے حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ ہاں اگر حکومت پاکیشیا نے کبھی اسے حاصل کرنے کا مشن میرے ذمہ لگایا تو میں اسے ضرور حاصل کروں گا لیکن اس سے پہلے میں تمہیں اس کی

اطلاع ضرور دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے یقین آگیا ہے اب ڈارک آئی کو تمہاری سرگرمیوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہوگی"...... کرنل فوسٹر نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا اٹھا اور اس نے خود ہی سوئچ بورڈ پر جا کر بٹن پریس کر دیئے تو ڈینی پاٹر اور کرنل فوسٹر تینوں کے راڈز کرسیوں میں غائب ہو گئے اور وہ تینوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"شکریہ عمران تم نے ہماری اس حالت میں بھی ہمیں حلف دے کر اپنی عظمت کا ثبوت دیا ہے۔ اب تم قطعی بے فکر ہو کر یہاں رہو یا واپس جاؤ۔ اب ڈارک آئی تمہارے راستے میں رکاوٹ نہیں بنے گی"...... کرنل فوسٹر نے آگے بڑھ کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ کرنل فوسٹر۔ مجھے افسوس ہے کہ تمہیں اس حالت میں یہاں لانا پڑا۔ لیکن میرے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔ دوسری صورت یہ تھی کہ میں ڈارک آئی کو بھی ختم کر دیتا لیکن بغیر کسی مقصد کے میں ایسا کرنا نہیں چاہتا تھا"...... عمران نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھتا ہوں"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"مسٹر پاٹر اب ہم جا رہے ہیں۔ تمہارے آدمی زندہ ہیں تم انہیں ہوش میں لا سکتے ہو"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"اگر تم مناسب سمجھو تو میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ڈراپ کر دوں"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"نہیں شکریہ ہم ٹیکسیوں پر چلے جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"کم از کم یہ تو بتا دو کہ تمہیں کیسے یہ معلوم ہوا کہ میں روڈی کے فلیٹ پر ملوں گا"...... کرنل فوسٹر نے باہر آ کر آہستہ سے پوچھا۔ شاید وہ اپنے ساتھیوں کے سامنے یہ بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"یہ بات ناراک کی آدھی سے زیادہ آبادی جانتی ہے کرنل فوسٹر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل فوسٹر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

پھیکی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

"میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔ کبھی نہیں چھوڑوں گا ڈیزی"۔ پائر نے میز پر مکہ مارتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن اب یہ ممکن نہیں رہا پائر۔ جب چیف نے حکم دے دیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کچھ نہ کہا جائے تو پھر"۔ ڈیزی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چیف نے سرکاری طور پر حکم دیا ہے میں یہ کام غیر سرکاری طور پر کروں گا"...... پائر نے کہا تو ڈیزی بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں تمہاری بات"...... ڈیزی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں ناراک میں ایک ہزار پیشہ ور قاتلوں کی تنظیمیں ہیں جو رقم لے کر ایکریمیا کے صدر تک کو گولی مار سکتی ہیں"...... پائر نے کہا۔

"اوہ ہاں اگر تم سامنے نہ آؤ تو پھر دوسری بات ہے"...... ڈیزی نے کہا۔

"تو تم بھی یہی چاہتی ہو کھل کر بات کرو"...... پائر نے کہا۔

"ہاں پائر جس انداز میں عمران نے ڈارک آئی کو بے عزت کیا ہے اب میں اسے معاف نہیں کرنا چاہتی بلکہ میں تو سوچ رہی تھی کہ چھٹی لے کر پاکیشیا جاؤں اور اس عمران کا خاتمہ کر دوں لیکن تمہاری تجویز واقعی بہتر ہے"...... ڈیزی نے کہا۔

"تو پھر تم حلف دو کہ تم میرے خلاف کوئی رپورٹ چیف کو نہیں دو گی"...... پائر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو ڈیزی نے فوراً ہی ہاتھ اٹھا کر باقاعدہ حلف دے دیا تو پائر نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لاؤڈر کا بٹن آن کر دو تاکہ میں بھی بات چیت سن سکوں"۔ ڈیزی نے کہا تو پائر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آخر میں لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی پھر رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"فلیک کارپوریشن"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"فلیک سے بات کراؤ میں پائر بول رہا ہوں"...... پائر نے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو فلیک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی

آواز سنائی دی۔

"پائر بول رہا ہوں فلیک میرے پاس تمہارے لئے ایک اہم کام ہے اور کام بھی فوری کرنے کا ہے۔ بولو کہاں ملاقات ہو سکتی ہے"...... پائر نے کہا۔

"جہاں تم کہو پائر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں ڈینی کے ساتھ ہوٹل فلاور کے سپیشل روم میں پہنچ رہا ہوں تم بھی وہیں آجاؤ"...... پائر نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں دس منٹ کے اندر پہنچ رہا ہوں"...... فلیک نے کہا تو پائر نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ ڈینی۔ اب میں دیکھوں گا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی کس طرح زندہ بچ کر یہاں سے جاتے ہیں"...... پائر نے کہا اور ڈینی نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ وہ بھی اس فلیک کو اچھی طرح جانتی تھی۔ یہ ناراک میں پیشہ ور قاتلوں کا سب سے بڑا گروپ تھا اور اس کی شہرت پورے ایکریمیا میں پھیلی ہوئی تھی۔ یہ لوگ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کے عادی تھے اور کہا جاتا تھا کہ ان کا شکار کسی صورت بھی بچ نہیں سکتا تھا۔ چند لمحوں بعد پائر اور ڈینی کار میں سوار ہوٹل فلاور کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جو ایک متوسط درجے کا ہوٹل تھا اور پارک ایونیو میں واقع تھا۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ ہوٹل فلاور کے سپیشل روم میں موجود تھے۔ یہ سپیشل روم خاص طور پر اس لئے بنایا گیا تھا کہ یہاں ہونے والی گفتگو کو کسی صورت

بھی باہر سے نہ سنا جا سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک قوی ہیکل آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ فلیک تھا ناراک کا بدنام ترین پیشہ ور قاتل۔

"ہاں اب بولو پائر کیا کرنا ہے"...... فلیک نے مصافحہ کر کے اور رسمی جملے بولنے کے بعد پائر کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو پائر نے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بتا دیا۔

"تو ان سب کا خاتمہ کرنا ہے یا تمہارا ٹارگٹ ان میں سے کوئی ایک ہے"...... فلیک نے پوچھا۔

"صرف ایک جس کا نام عمران ہے"...... پائر نے کہا۔

"اس کا حلیہ کیا ہے اور وہ کہاں مل سکے گا"...... فلیک نے پوچھا تو پائر نے عمران کا اصل حلیہ اور اس کا قدوقامت بتا دیا۔

"لیکن عمران میک اپ کا ماہر ہے اس لئے ہو سکتا ہے وہ اپنے اصل حلیے میں نہ ہو"...... ڈینی نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ڈینی تم مدد کرو اور اس عمران کے بارے میں معلوم کرو کہ وہ اس وقت کہاں ہے"...... پائر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ کام مجھے ہی کرنا ہوگا"...... ڈینی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ڈینی کالنگ۔ اوور"...... ڈینی نے بار بار کال دیتے

ہوئے کہا۔

"گرین اٹنڈنگ یو مادام۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے گرین کی آواز سنائی دی۔

"گرین تم ریز فائر کر کے معلوم کرو کہ عمران اس وقت کہاں ہے اور مجھے فوراً کال کر کے بتاؤ۔ اوور"...... ڈینی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ڈینی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس پر اپنی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اسے درمیانی میز پر رکھ دیا۔

"کیا یہ عمران کوئی اہم ایجنٹ ہے"...... فلیک نے پوچھا۔

"ہاں اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور انتہائی خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے"...... پائر نے جواب دیا۔

"یہ کام تو تم خود بھی کر سکتے تھے پھر میرے ذمے یہ کام لگانے کا کیا کوئی خاص مقصد ہے"...... فلیک نے کہا۔

"ہاں ہمارے چیف سے اس کا معاہدہ ہو گیا ہے اور چیف نے ہمیں اسے ہلاک کرنے سے روک دیا ہے اس لئے ہم اپنے سیکشن سے کام نہیں لے سکتے"...... پائر نے جواب دیا۔ تو فلیک نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اسے وجہ سمجھ آ گئی ہو۔

"دیکھو پائر تمہیں معلوم ہے کہ میں بغیر معاوضے کے کام نہیں کرتا اور تم بہرحال سرکاری آدمی ہو اس لئے کیا تم میرا معاوضہ دے سکتے ہو یا نہیں"...... فلیک نے کہا۔

"کتنا معاوضہ لو گے مجھ سے"...... پائر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو فلیک بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم ناراض ہو رہے ہو لیکن میں نے دراصل اس سلسلے میں قسم انھا رکھی ہے کہ ایسا کام بغیر معاوضے کے نہیں کروں گا البتہ معاوضہ میں اپنی مرضی سے طے کر سکتا ہوں۔ ویسے تو میں دس لاکھ ڈالر سے کم معاوضہ نہیں لیا کرتا لیکن تم چونکہ میرے دوست ہو اس لئے تم سے صرف ٹوکن معاوضہ لوں گا صرف ایک لاکھ ڈالر اب تو خوش ہو"۔ فلیک نے کہا۔

"اوکے ایک لاکھ ڈالر تمہیں مل جائیں گے"...... پائر نے کہا۔

"نہیں اصول کے مطابق نصف معاوضہ پہلے اور نصف بعد میں۔ البتہ تم چیک دے سکتے ہو کیونکہ مجھے تم پر اعتماد ہے"...... فلیک نے کہا تو پائر نے جیب سے ایک چیک بک نکالی اور اس پر اندراج کر کے اس نے دستخط کئے اور چیک بک سے علیحدہ کر کے اس نے فلیک کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"شکریہ اب دوسرا چیک تیار رکھنا"...... فلیک نے مسکراتے ہوئے کہا اور چیک کو تہہ کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا اسی لمحے ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی تو ڈینی نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو گرین کالنگ۔ اوور"...... گرین کی آواز سنائی دی۔

"یس ڈیئی اسٹینڈنگ یو۔ اوور"...... ڈیئی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام عمران نوبل چارٹرڈ کمپنی کے خصوصی ایرپورٹ پر موجود ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ وہ چارٹرڈ طیارے سے جا رہے ہیں۔ اوور"...... ڈیئی نے کہا۔

"یس مادام۔ اوور"...... گرین نے کہا۔

"کیا وہاں تمہارا کوئی آدمی موجود ہے۔ اوور"...... ڈیئی نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"نہیں مادام یہ تو میں نے ریز سے معلوم کیا ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں بندوبست کرتا ہوں"...... فلیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک موبائل فون نکالا اور تیزی سے اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جب کہ ڈیئی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا تھا۔

"یس نوبل چارٹرڈ ایئر لائن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"فلیک بول رہا ہوں نوبل سے بات کراؤ"...... فلیک نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے

میں کہا گیا۔

"ہیلو نوبل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور باوقار سی آواز سنائی دی۔

"فلیک بول رہا ہوں نوبل۔ میری بات غور سے سنو۔ تمہارے سپیشل ایئر پورٹ پر ایک ایشیائی مرد ایک ایشیائی عورت اور دو دیگر موجود ہیں وہ شاید طیارہ چارٹرڈ کرا کر پاکیشیا یا کسی اور ملک جا رہے ہیں جب کہ میں چاہتا ہوں کہ کم از کم ایک گھنٹے تک وہ نہ جا سکیں۔ بولو کیا تم انہیں روک سکتے ہو یا تمہاری کمپنی مع تمہارے جہازوں کے سب کچھ ختم کر دیا جائے"...... فلیک نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ان کا طیارہ تو پرواز کے لئے تیار ہے۔ ٹھیک ہے میں اسے روکتا ہوں تم دس منٹ بعد مجھے پھر کال کرنا"...... دوسری طرف سے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"انہیں رکنا چاہئے لیکن یہ سن لو کہ انہیں یہ معلوم نہ ہو سکے کہ کسی نے خاص طور پر انہیں روکنے کی کوشش کی ہے سمجھے"۔ فلیک نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فلیک نے فون آف کیا اور پھر اسے دوبارہ آن کر کے اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس مارٹی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ہی ایک مردانہ آواز

سنائی دی۔

"فلیک بول رہا ہوں مارٹی۔ سپیشل گروپ کے چار آدمیوں کو فوراً نوبل چارٹرڈ ایئر لائن کے سپیشل ایئر پورٹ بھجوا دو۔ وہاں ایک ایشیائی مرد ایک ایشیائی عورت اور دو نیگرو طیارہ چارٹرڈ کرا کر یہاں سے جانے والے ہیں۔ میں نے طیارہ ایک گھنٹے کے لئے رکوا دیا ہے۔ اس لئے یہ لوگ وہیں موجود ہوں گے ان میں سے جو ایشیائی مرد ہے وہ ہمارا ٹارگٹ ہے اسے ہر صورت میں ہلاک ہونا چاہئے۔ سپیشل گروپ کو کہہ دینا کہ چاہے پورے ایئر پورٹ پر موجود ہر آدمی کو کیوں نہ ہلاک کرنا پڑے لیکن ٹارگٹ ہر صورت میں ہٹ ہونا چاہئے۔ اس کی نشاندہی گروپ کی صورت میں آسانی سے ہو جائے گی یعنی دو نیگرو مرد ایک ایشیائی مرد اور ایک ایشیائی عورت۔ سمجھ گئے ہو"...... فلیک نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور فلیک نے فون آف کر دیا اور پھر کچھ دیر بعد اس نے دوبارہ اسے آن کر کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"نوبل چارٹرڈ ایئر لائن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"نوبل سے بات کراؤ فلیک بول رہا ہوں"...... فلیک نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے

میں کہا گیا۔

"ہیلو نوبل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ہی بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"فلیک بول رہا ہوں کیا رپورٹ ہے"...... فلیک نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"طیارے کو فنی نقص کی بنا پر ایک گھنٹے کے لئے روک لیا گیا ہے میرے حکم پر ایک انجینئر نے اس میں واقعی نقص پیدا کر دیا ہے"...... نوبل نے جواب دیا۔

"او کے۔ تم نے ایسا کر کے اپنی کمپنی اور اپنے آپ کو بچا لیا ہے"...... فلیک نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کیا اور اسے جیب میں ڈالتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تمہارا کام ہو جائے گا پائر۔ تم بقایا چیک تیار رکھنا"...... فلیک نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"بے فکر رہو"...... پائر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور فلیک سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سپیشل روم سے باہر نکل گیا۔

"آؤ ڈینی اب آفس چلیں۔ جیسے ہی کام ہو گا ہم دل کھول کر جشن منائیں گے"...... پائر نے کہا۔

"میرا تو دل کہہ رہا ہے کہ ایئر پورٹ پر چلا جائے اور اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ ہوتا دیکھا جائے"...... ڈینی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہماری وہاں موجودگی سے چیف چونک پڑے گا اور تم

جانتی ہو کہ چیف ایسے معاملات میں کس قدر سخت واقع ہوا ہے۔" پائر نے کہا تو ڈینی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے سپیشل روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ ویسے ان دونوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ انہیں سو فیصد یقین تھا کہ اب عمران کسی صورت بھی نہ بچ سکے گا۔ وہ فلیک اور اس کے گروپ کی کارکردگی کو اچھی طرح جانتے تھے اور دوسری اہم بات یہ تھی کہ عمران پوری طرح مطمئن ہو گا۔ اس کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ تصور نہ ہو گا کہ اس پر اس طرح حملہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایئرپورٹ کے لاؤنج میں موجود تھا۔ یہ خصوصی ایئرپورٹ ناراک کے سب سے مشہور طیارے چارٹرڈ کرنے والی کمپنی کا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت پائر کے سیکشن ہیڈ کوارٹر سے نکل کر واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچا اور پھر اس نے وہیں سے اس کمپنی کو فون کر کے شمالی کینیڈا کے لئے طیارہ چارٹرڈ کرنے کا کہہ دیا۔ چونکہ اس کا مشن پہلے ہی مکمل ہو چکا تھا اس لئے اب ناراک میں مزید رکنے کا کوئی جواز نہ تھا اور ویسے بھی وہ یہی چاہتا تھا کہ اب جلد از جلد یہاں سے واپس چلا جائے تاکہ ڈارک آئی کو اس پر مزید شک نہ ہو سکے کہ عمران نے یہاں رک کر کوئی کارروائی کی ہے۔ چنانچہ اس نے میک اپ بھی نہ کیا تھا اور وہ اس رہائش گاہ سے سیدھے ایئرپورٹ پہنچ گئے تھے۔ وہاں ضروری کاغذات کی تیاری کے بعد انہیں بتایا گیا کہ نصف گھنٹے بعد ان کا طیارہ پرواز کر جائے گا اس

لئے وہ لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے۔ لاؤنج میں ساٹھ ستر کے قریب دوسرے افراد بھی تھے جن میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی۔ ان میں زیادہ تعداد سیاحوں کی ہی تھی۔ یہ سب بھی چارٹرڈ طیاروں سے پرواز کے لئے یہاں پہنچے ہوئے تھے۔ لاؤنج کے ایک کونے میں عمران صالحہ جوزف اور جوانا کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ان کے سامنے کافی کے برتن موجود تھے۔

"عمران صاحب یہ مشن واقعی عجیب ثابت ہوا ہے کہ ہم بظاہر ناکام جا رہے ہیں لیکن درحقیقت آپ نے مشن مکمل کر لیا ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"اس مشن کے لئے مجھے خواہ مخواہ کی دردسری مول لینی پڑی ہے صرف اس لئے کہ ایکریمیا کو یہ علم نہ ہو سکے کہ ہم نے مشن مکمل کر لیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ نے تو کرنل فوسٹر کو حلف دیا ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے درست حلف دیا ہے۔ جس وقت میں نے حلف دیا تھا اس وقت نہ ہی میں نے فارمولا اڑایا تھا اور نہ ہی اب تک میں نے فارمولا اڑایا ہے اور ویسے بھی یہ کام میں نے نہیں کرنا یہ کام سرداور کریں گے اور سرداور نے کوئی حلف نہیں دیا"...... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔ لیکن اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک ایک آدمی تیزی سے ان کے قریب آیا۔

"آپ کا نام علی عمران ہے اور آپ نے شمالی کینیڈا کے لئے طیارہ چارٹرڈ کرایا ہے"...... اس آدمی نے قریب آکر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں کیوں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہمیں افسوس ہے جناب کہ آپ کو مزید ایک گھنٹہ انتظار کرنا پڑے گا۔ طیارے میں ایک فنی نقص کا پتہ چلا ہے جسے دور ہونے میں ایک گھنٹہ لگ جائے گا۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو پرواز منسوخ بھی کی جا سکتی ہے جیسا آپ چاہیں"...... اس آدمی نے کہا۔

"کیا فوری طور پر دوسرے طیارے کا انتظام نہیں ہو سکتا"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں سر۔ اس میں بھی بہرحال اتنا وقت لگ ہی جائے گا۔ ویسے ایک گھنٹے بعد بہرحال آپ پرواز کر جائیں گے"...... اس آدمی نے کہا۔

"کیا میں آپ کے مینجر سے مل سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر آیئے"...... اس آدمی نے کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم یہیں رکو میں بات کر کے ابھی آتا ہوں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اس آدمی کے ساتھ مینجر کے آفس کی طرف چل پڑا۔

"آپ یہاں کیا ہیں"...... عمران نے اس آدمی سے راستے میں پوچھا۔

"میں اسسٹنٹ ٹریفک کنٹرولر ہوں میرا نام ٹیری ہے"۔ اس

آدمی نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران مینجر کے آفس میں داخل ہوا تو یہ ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا۔

"یہ وہ صاحب ہیں جن کا طیارہ فنی نقص کی وجہ سے ایک گھنٹہ لیٹ ہو گیا ہے میں انہیں اطلاع دینے گیا تو انہوں نے آپ سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی اس لئے میں انہیں ساتھ لے آیا ہوں"۔ ٹیری نے اندر داخل ہو کر وضاحت کرتے ہوئے کہا تو مینجر اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں آپ سے حقیقتاً معذرت خواہ ہوں لیکن فائنل چیکنگ میں ایک فنی نقص سامنے آگیا اور ہماری کمپنی کا اصول ہے کہ ہم ہر لحاظ سے اوکے حالت میں کام کرتے ہیں۔ طیارے کو چیکنگ کے لئے بھجوا دیا گیا ہے میں آپ سے ایک بار پھر معذرت خواہ ہوں"...... مینجر نے انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب طیارہ اوکے ہو کر ایئرپورٹ پر پہنچتا ہے تو اس کے بعد اس کی دوبارہ چیکنگ کی جاتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر یہ ہماری کمپنی کا اصول ہے"...... مینجر نے جواب دیا۔ ٹیری واپس چلا گیا تھا اور اب عمران اور مینجر آفس میں موجود تھے۔

"اوکے ہم ایک گھنٹہ مزید انتظار کر لیتے ہیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اس تکلیف کے لئے میں اور میری کمپنی دونوں معذرت خواہ ہیں"...... مینجر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا آفس

سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔

"کیا ہوا"...... صالحہ نے پوچھا۔

"مجھے معاملہ کچھ مشکوک لگتا ہے مینجر کے انداز میں کھوکھلا پن نمایاں تھا لیکن بظاہر کوئی وجہ بھی سمجھ میں نہیں آرہی"...... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ واقعی کوئی فنی نقص پڑ گیا ہو"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں ہو تو سکتا ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ مزید ایک گھنٹہ گزار لیتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا اور ویٹر کو بلا کر اس نے ہاٹ کافی لانے کا آرڈر دے دیا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر نے ہاٹ کافی سرو کر دی اور وہ سب ہاٹ کافی پینے میں مصروف ہو گئے۔ ابھی انہوں نے کافی ختم کی ہی تھی کہ لاؤنج کا بیرونی دروازہ کھلا اور چار آدمی اندر داخل ہوئے ان کا انداز بتا رہا تھا کہ انہیں کسی کی تلاش ہے اور پھر ان کی نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں پر جم گئیں۔ عمران کی دروازے کی طرف پشت تھی جب کہ صالحہ اس کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی اور جوزف اور جوانا دائیں بائیں کرسیوں پر موجود تھے۔ صالحہ نے ان چار افراد کو اندر داخل ہوتے دیکھا تھا۔

"فائر"...... اچانک لاؤنج میں کسی نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے ان چاروں افراد نے بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے اپنی جیبوں سے مشین پسٹل نکالے اور اس کے ساتھ ہی لاؤنج مشین

پسٹلز کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ فائر کی آواز سن کر عمران تیزی سے مڑا ہی تھا کہ دوسرے لمحے وہ اچھل کر نیچے فرش پر جا گرا۔ اس کے پہلو میں بیک وقت کئی گولیاں لگی تھیں۔ فائرنگ کرنے والوں کا ٹارگٹ عمران ہی تھا۔ ایک گولی سامنے بیٹھی ہوئی صالحہ کی گردن کی سائیڈ کو زخمی کرتے ہوئے گزر گئی اور صالحہ بھی چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گری اسی لمحے جوزف اور جوانا نے یکلخت قلابازیاں کھائیں اور دوسرے لمحے گولیاں پھر چلیں اور چاروں افراد چیختے ہوئے اچھل کر پشت کے بل اور پہلو کے بل نیچے گرے۔ ہال میں موجود افراد کی چیخوں اور شور نے پورے لاؤنج کو سر پر اٹھا لیا تھا۔ لوگ خوفزدہ انداز میں چیختے ہوئے ادھر ادھر دوڑنے لگے تھے۔ اور کئی ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے جا گرے تھے۔ ان چار افراد کے نیچے گرتے ہی جوانا نے یکلخت چھلانگ لگائی اور وہ ایک زخمی اور تڑپتے ہوئے آدمی کے سینے پر جا کھڑا ہوا۔

"بولو کس نے تمہیں فائرنگ کے لئے کہا ہے بولو"...... جوانا نے پوری قوت سے اس آدمی کی ناک پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"فف۔ فلیک گروپ کے مارٹی"...... اس آدمی نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"کہاں ہوتا ہے یہ مارٹی۔ بولو"...... جوانا نے اسے بری طرح جھنجھوڑتے ہوئے کہا اس کا انداز ہذیانی تھا۔

"فلیکس ہوٹل"...... اس آدمی نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں جواب

دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں تو جوانا اچھل کر اٹھا اور بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر عمران کی طرف آیا۔ جوزف عمران کو ہاتھوں پر اٹھائے ایک راہداری میں دوڑتا ہوا جا رہا تھا۔ صالحہ چیختی ہوئی اس کے پیچھے دوڑ رہی تھی۔ جوانا بھی ان کے پیچھے دوڑ پڑا اسی لمحے پولیس کی گاڑیوں کے سائرن سنائی دینے لگے۔ جوانا دوڑتا ہوا جب راہداری کے آخر میں پہنچا تو عمران کی بجائے وہاں خون آلود ہاتھوں کو چومتا ہوا صرف جوزف موجود تھا اس کے ہاتھ عمران کے خون سے لتھڑے ہوئے تھے۔ اس کی آنکھوں میں وحشیانہ چمک تھی وہ بار بار ہاتھوں پر لگے ہوئے خون کو ہونٹوں سے لگاتا اور ہر بار اس کے چہرے کی سیاہی پہلے سے بڑھ جاتی اور آنکھوں کی چمک تیز ہو جاتی۔

"کیا ہوا۔ ماسٹر کہاں ہے۔ کیا ہوا"...... جوانا نے قریب جا کر جوزف کو بری طرح جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

"باس بچ جائے گا فکر مت کرو۔ میں نے باس کو بچا لیا ہے۔ باس بچ جائے گا۔ اس کے خون میں سے ابھی موت کی خوشبو نہیں آ رہی باس بچ جائے گا"...... جوزف نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ مسرت کا عنصر شامل تھا۔

"لیکن وہ ہے کہاں۔ صالحہ کہاں ہے"...... جوانا نے ایک بار پھر اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

"وہ ہسپتال میں ہے۔ یہ ہسپتال ہے۔ آپریشن ہو رہا ہے۔ فکر

مت کرو باس بچ جائے گا۔ صالحہ کو بھی ڈاکٹر لے گئے ہیں"۔ جوزف نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ڈاکٹر تیزی سے باہر آگیا۔

"وہ زخمی آپ کا ساتھی تھا۔ میں نے اس کو ابتدائی طبی امداد دے دی ہے اور اب اسے کمپنی کے سپیشل ہسپتال میں بھجوا دیا گیا ہے۔ آپ کی ساتھی عورت بھی ساتھ گئی ہے"...... اس ڈاکٹر نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ماسٹر بچ جائے گا ناں"...... جوانا نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"دیکھو ویسے وہ شدید زخمی ہے۔ چار گولیاں لگی ہیں اسے"۔ ڈاکٹر نے کہا۔

"کہاں ہے یہ سپیشل ہسپتال"...... جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ایڈن روڈ پر نوبل سپیشل ہسپتال"...... ڈاکٹر نے جواب دیا اسی لمحے پولیس کے دو آفیسر دوڑتے ہوئے راہداری میں آتے دکھائی دیئے۔

"یہ سب کیا ہوا ہے۔ آپ بتائیں کیا ہوا ہے"...... ایک پولیس آفیسر نے جوانا اور جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمیں نہیں معلوم ہم نے شمالی کینیڈا جانے کے لئے طیارہ بک کرایا تھا۔ طیارے میں فنی نقص پیدا ہوا اس لئے پرواز ایک گھنٹے

کے لئے روک دی گئی۔ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک چار افراد لاؤنج میں داخل ہوئے اور انہوں نے ہماری طرف دیکھا پھر فائر کا لفظ سنائی دیا اور اس کے ساتھ ہی ہم پر فائرنگ شروع ہو گئی۔ ٹارگٹ ہمارا ماسٹر تھا۔ اسے گولیاں لگیں وہ فرش پر گر کر تڑپنے لگا۔ ہماری ساتھی عورت کو بھی گولی لگی اور وہ بھی گر گئی تو ہم نے دفاع کے لئے ان پر فائر کھول دیا اور یہ چاروں مارے گئے۔ میں نے جا کر ایک زخمی سے پوچھنے کی کوشش کی کہ وہ لوگ کون ہیں اور کس کے کہنے پر انہوں نے حملہ کیا ہے لیکن وہ کوئی جواب دیئے بغیر مر گیا۔ میرا ساتھی زخمی ماسٹر کو اٹھا کر یہاں لے آیا"...... جوانا نے باقاعدہ بیان دیتے ہوئے کہا اور پھر ڈاکٹر نے پولیس آفیسر کو بھی وہی بات بتا دی جو اس نے پہلے جوانا اور جوزف کو بتائی تھی۔

"ٹھیک ہے ہم نے لاؤنج میں بیان لئے ہیں آپ نے دفاع میں فائرنگ کی ہے اور ویسے بھی حملہ آور ناراک کے مشہور غنڈے ہیں اس لئے ہم آپ کو گرفتار نہیں کر رہے لیکن ہمیں زخمی کا بھی بیان لینا ہے اور آپ لوگ بھی پولیس اسٹیشن ایمپائر روڈ پر آ کر اپنے بیانات باقاعدہ تحریر کرا دیں گے اور بغیر اجازت آپ ناراک سے باہر نہیں جائیں گے"...... پولیس آفیسر نے کہا اور جوانا اور جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا تو پولیس آفیسر تیزی سے مڑ کر واپس چلے گئے۔

"آؤ جوزف تم ہاتھ دھو لو۔ ہم نے پہلے سپیشل ہسپتال جانا ہے تاکہ ماسٹر کی صحیح صورت حال معلوم کی جا سکے"...... جوانا نے

جوزف سے کہا اور جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر جوزف ایک باتھ روم میں گیا اور اس نے اپنے کوٹ اور ہاتھوں پر موجود عمران کا خون دھویا اور پھر وہ ایئرپورٹ سے نکل کر ٹیکسی کے ذریعے سپیشل ہسپتال پہنچ گئے۔ وہاں صالحہ موجود تھی اس کی گردن پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔

"ماسٹر کا کیا حال ہے"...... جوانا نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

"ان کا آپریشن ہو گیا ہے۔ اب حالت خطرے سے باہر ہے"۔ صالحہ نے مطمئن سے لہجے میں جواب دیا۔

"جوزف ہو سکتا ہے کہ ماسٹر پر دوبارہ حملہ ہو اس لئے تم یہیں رکو میں معلوم کرتا ہوں کہ ماسٹر پر حملہ کس نے کرایا ہے اور اس کے پیچھے کیا مقصد تھا"...... جوانا نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا تم معلوم کر لو گے"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں ان میں سے ایک سے میں نے پوچھ گچھ کی ہے۔ اس نے فلیکس ہوٹل کے مارٹی کا نام لیا ہے۔ میں بہرحال معلوم کر لوں گا۔ ان حملہ آوروں کا انداز بتا رہا تھا کہ یہ انتہائی تربیت یافتہ پیشہ ور قاتل ہیں"...... جوانا نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ کام پارکا ہے۔ میں نے اس کی آنکھوں میں نفرت اور کینہ دیکھا تھا"...... صالحہ نے کہا۔

"جس کا بھی ہو وہ جوانا سے نہ بچ سکے گا۔ میں انہیں بتا دوں گا کہ

ماسٹر کلرز کا جوانا ابھی زندہ ہے"...... جوانا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھا فلیکس ہوٹل کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے لحیم شحیم آدمی نے جس کے چہرے پر بے شمار مندمل شدہ زخموں کے نشانات تھے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس مارٹی بول رہا ہوں"...... اس آدمی نے سخت لہجے میں کہا۔

"جونز بول رہا ہوں باس نوبل سپیشل ایئر پورٹ سے"۔ ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی اور مارٹی بے اختیار چونک پڑا۔

"تم نے کیوں کال کی ہے۔ رابرٹ کہاں ہے"...... مارٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس رابرٹ اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مارٹی اس طرح اچھلا جیسے اچانک کرسی کی سیٹ میں موجود سپرنگ کھل گئے ہوں۔ اس کے چہرے پر حیرت کے شدت کے ساتھ ساتھ یقین نہ آنے والے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا بکواس کر رہے ہو"...... مارٹی نے حلق کے

لیا چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس رابرٹ اپنے ساتھیوں سمیت ایئر پورٹ کے لاؤنج میں داخل ہوا میں ان کے ساتھ تھا پھر انہوں نے ایک میز کے گرد بیٹھے ہوئے ایک ایشیائی مرد اور ایک ایشیائی عورت اور دو قوی ہیکل نیگروز کو چیک کر لیا۔ ایشیائی مرد کی پشت دروازے کی طرف تھی لیکن چونکہ وہی رابرٹ کا ٹارگٹ تھا اس لئے اس نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فائر کھا اور دوسرے لمحے اس آدمی پر فائر کھول دیا اسے گولیاں لگیں اور وہ اچھل کر نیچے گرا اور تڑپنے لگا۔ اس کی ساتھی عوت کو بھی گولی لگی اور وہ بھی نیچے گر گئی لیکن وہ دونوں نیگرو بچ گئے کیونکہ وہ سائیڈوں پر تھے اور پھر وہ ٹارگٹ بھی نہ تھے اور انہوں نے یکلخت قلا بازیاں کھائیں اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں کی طرف سے بیک وقت فائرنگ ہوئی اور پلک جھپکنے میں رابرٹ اور اس کے سارے ساتھی ہٹ ہو گئے ۔ سب کے دلوں میں گولیاں اتر گئی تھیں۔ البتہ رابرٹ کچھ دیر زندہ رہا تو ایک نیگرو اس پر چڑھ دوڑا اور اس نے انتہائی وحشیانہ انداز میں اس سے پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کی لیکن رابرٹ کوئی جواب دینے سے پہلے مر گیا۔ دوسرا نیگرو شدید زخمی ٹارگٹ کو ہاتھوں پر اٹھائے ایئر پورٹ ہسپتال کی طرف بھاگ پڑا۔ وہ عورت بھی چیختی ہوئی اس کے پیچھے بھاگ گئی۔ ایئر پورٹ پولیس آ گئی اور سب کو روک لیا گیا۔ سب کے بیانات لینے کے بعد انہیں فارغ کیا گیا تو میں نے

معلوم کیا ہے ٹارگٹ کو ایئرپورٹ ہسپتال سے ابتدائی طبی امداد دے کر کمپنی کے سپیشل ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ وہ عورت بھی زخمی کے ساتھ گئی ہے دونوں نیگرو بھی پولیس سے فارغ ہو کر ٹیکسی میں بیٹھ کر چلے گئے ہیں"۔ جونز نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ویری بیڈ۔ کوئی سوچ سکتا تھا کہ سپیشل گروپ اس طرح اکٹھا مارا جائے گا۔ وہ نیگرو کہاں ہیں جو ان کے قاتل ہیں۔ اب ان کا خاتمہ ہمارے لئے انتہائی ضروری ہے"...... مارٹی نے کہا۔

" وہ یقیناً سپیشل ہسپتال میں ہی ہوں گے باس"...... جونز نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے میں معلوم کرتا ہوں"...... مارٹی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" رانسن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" رانسن ایک مشن کے دوران سپیشل گروپ کو نوبل چارٹرڈ کمپنی کے سپیشل ایئرپورٹ پر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے ٹارگٹ کو ہٹ کر لیا تھا کہ ٹارگٹ کے دو نیگرو ساتھیوں نے ان پر فائر کھول دیا اور وہ سب ہلاک ہو گئے۔ یہ ٹارگٹ بھی شدید زخمی ہوا ہے اور اسے ایڈن روڈ پر نوبل کمپنی کے سپیشل ہسپتال پہنچایا گیا

ہے وہ دونوں نیگرو جو سپیشل گروپ کے قاتل ہیں یقیناً وہیں ہوں گے تم اپنے گروپ کے ساتھ وہاں پہنچو اور ان دونوں نیگروز کو گولیوں سے اڑا دو اور اگر وہ ٹارگٹ جو ایک ایشیائی مرد ہے اگر زندہ ہو تو اسے بھی ہلاک کر دو۔ اس کے ساتھ ایک ایشیائی عورت بھی ہے اسے بھی ہلاک کر دو اور پھر رابرٹ اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں پولیس سٹیشن سے حاصل کرو اور چیف انسپکٹر کو میرا نام کہہ دینا وہ سارا معاملہ گول کر دے گا فوراً یہ مشن مکمل کرو چیف کا حکم ہے"...... مارٹی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مارٹی نے رسیور رکھا ہی تھا کہ گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ مارٹی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" مارٹی بول رہا ہوں"...... مارٹی نے اسی طرح سرد اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" فلیک بول رہا ہوں مارٹی کیا رپورٹ ہے مشن کے بارے میں"...... دوسری طرف سے چیف فلیک کی آواز سنائی دی۔

" مشن تو مکمل ہو گیا ہے باس لیکن سپیشل گروپ مارا گیا ہے"۔ مارٹی نے جواب دیا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ سپیشل گروپ مارا گیا ہے وہ کیسے"۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا تو مارٹی نے جونز سے ملنے والی تمام تفصیل دوہرانے کے ساتھ ساتھ اس نے رانسن کو دی

جانے والی ہدایات کے بارے میں بھی بتا دیا۔

" تم نے درست اقدام کیا ہے۔ان نیگروز کی بوٹیاں اڑا دو اور اب کسی کو نہ چھوڑو۔ بہرحال اس ٹارگٹ کا خاتمہ ہر قیمت پر لازمی ہے"...... فلیک نے کہا۔

" اب تک وہ ویسے بھی ہلاک ہو چکا ہوگا چیف لیکن اگر نہیں ہوا تو رانسن کو تو آپ جانتے ہیں"...... رانسن پورے ہسپتال کو ہی اڑا دے گا"...... مارٹی نے کہا۔

" اوکے جیسے ہی فائنل رزلٹ ملے مجھے اطلاع دینا"...... فلیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو مارٹی نے رسیور رکھا ہی تھا کہ یکلخت دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور مارٹی بے اختیار چونک پڑا۔

" باس باس۔ایک نیگرو نے نیچے ہال میں قتل عام کر دیا ہے۔ وہ آپ کا پوچھ رہا ہے"...... دروازہ کھول کر تیزی سے اندر آنے والے نوجوان نے ہانپتے ہوئے کہا۔

" قتل عام اور فلیکس ہوٹل میں۔یہ کیسے ممکن ہے۔اسے اب تک گولی کیوں نہیں ماری گئی"...... مارٹی نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

" باس وہ"...... اس نوجوان نے کچھ کہنا چاہا لیکن مارٹی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نوجوان کو ایک طرف دھکیلتا ہوا بجلی کی سی تیزی سے دروازے سے باہر نکل گیا۔

ٹیکسی فلیکس ہوٹل کے سامنے پہنچ کر رکی تو جوانا نے جیب سے ایک نوٹ نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کی گود میں پھینکا اور پھر دروازہ کھول کر وہ نیچے اترا اور اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کا میگزین کھول کر چیک کرنے لگا جب کہ ٹیکسی اس دوران آگے بڑھ گئی تھی۔ فلیکس ہوٹل میں جانے والے اور وہاں سے آنے والے سب ہی زیر زمین دنیا کے افراد دکھائی دے رہے تھے۔چونکہ ناراک میں اسلحے پر کسی قسم کی کوئی قانونی پابندی نہ تھی اس لئے یہاں اسلحہ رکھنے پر لائسنس وغیرہ کا کوئی چکر نہ تھا۔یہی وجہ تھی کہ ایئرپورٹ پر پولیس نے بھی جوانا اور جوزف سے نہ اس اسلحہ کا پوچھا اور نہ چیک کیا تھا۔ میگزین آدھے سے زیادہ خالی ہو چکا تھا۔جوانا نے وہ میگزین نکال کر جیب میں ڈالا اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے فل میگزین نکال کر اس نے مشین پسٹل میں فٹ کیا اور مشین پسٹل جیب میں

ڈال کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کا انداز بے حد جارحانہ تھا۔ ہال کے دروازے پر ایک لحیم شحیم غنڈے سے اس کا ٹکراؤ ہو گیا۔ جوانا اندر داخل ہونا چاہتا تھا کہ وہ جوانا سے ٹکراتا ہوا تیزی سے اندر داخل ہونے لگا لیکن دوسرے لمحے جوانا نے اس کی گردن پکڑی اور اسے ایک طرف اچھال دیا وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر برآمدے کے فرش پر جا گرا لیکن جوانا نے مڑ کر بھی نہ دیکھا اور تیزی سے ہال میں داخل ہو کر ایک طرف سینے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا ہال آدھے سے زیادہ بھرا ہوا تھا۔ وہاں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ شراب اور منشیات کا دھواں اور بو پورے ہال میں پھیلی ہوئی تھی۔ ہال میں خاصا شور و غل تھا۔ کاؤنٹر پر دو پہلوان نما غنڈے موجود تھا۔ جس میں سے ایک ویٹرز کو سپلائی کرنے میں مصروف تھا جب کہ دوسرا ویسے ہی کھڑا ہال کو دیکھ رہا تھا۔

"مارٹی کہاں ہے"...... جوانا نے کاؤنٹر کے قریب جا کر بڑے جارحانہ لہجے میں کہا تو دونوں کاؤنٹر مین بے اختیار چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

"کون ہو تم اور کیا کہہ رہے ہو"...... ایک نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ شاید یہاں مارٹی کا نام اس انداز میں نہ لیا جاتا تھا جس انداز میں جوانا نے لیا تھا اس لئے انہیں حیرت ہو رہی تھی۔

"میں پوچھ رہا ہوں مچھر کی اولاد کہ مارٹی کہاں ہے"...... جوانا

نے پہلے سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم نے مجھے گالی دی ہے۔ مجھے فرانسکو کو"۔ اس لحیم شحیم اور پہلوان نما غنڈے نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ یکلخت جل اٹھا تھا۔

"میں پوچھ رہا ہوں مارٹی کہاں ہے اور تم بکواس کئے جا رہے ہو۔ بتاؤ کہاں ہے مارٹی"...... جوانا نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی دھاڑ سن کر یکلخت ہال پر خاموشی سی طاری ہو گئی۔

"میں بتاتا ہوں تمہیں"...... فرانسکو نے بھی چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا ہی تھا کہ جوانا کا بازو گھوما اور زوردار تھپڑ کھا کر فرانسکو چیختا ہوا اچھل کر دوسرے کاؤنٹر مین پر جا گرا۔

"بتاؤ کہاں ہے مارٹی"...... اچانک جوانا نے قریب ہی موجود ایک ویٹر کو گردن سے پکڑ کر ہوا میں اٹھاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس نے ایک جھٹکا دے کر اسے اٹھا کر ان دو آدمیوں پر اچھال دیا جو ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑے ہوئے اس انداز میں دوڑتے ہوئے کاؤنٹر کی طرف آ رہے تھے جیسے آتے ہی یہ جوانا کو گولیوں سے چھلنی کر دیں گے۔

"تم حرامزادے۔ ابھی خود بتاؤ گے"...... جوانا نے اسی طرح دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا مشین پسٹل جیب سے نکلا اور پھر ہال مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں

سے گونج اٹھا۔ جوانا نے دونوں اچھلتے ہوئے کاؤنٹر مینوں کے ساتھ ساتھ دوڑ کر آنے والے دونوں مسلح افراد کے ساتھ ساتھ ہال میں موجود دو اور مسلح افراد کو بھی ایک ہی راؤنڈ میں اڑا دیا تھا۔

"بولو کہاں ہے مارٹی"...... جوانا نے تیزی سے آگے بڑھ کر ایک اور آدمی کو گردن سے پکڑ کر ہوا میں اٹھایا اور پوری قوت سے دیوار سے دے مارا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے غوطہ لگایا اور گولیوں کا ایک پورا برسٹ اس کے قریب سے گزر گیا۔ پھر تو ہال چیخوں اور مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا۔ ہال میں موجود افراد چیختے چلاتے دروازے کی طرف دوڑ پڑے۔ جوانا نے واقعی وہاں ایک لحاظ سے قتل عام کر دیا تھا۔ ہر طرف خون لاشیں اور تڑپتے ہوئے لوگ نظر آ رہے تھے۔

"کون ہے۔ کس نے یہ جرأت کی ہے کون ہے جو مارٹی کو پوچھ رہا ہے"...... اچانک ایک سائیڈ راہداری سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو جوانا سمجھ گیا کہ یہی چیخ کر آنے والا ہی مارٹی ہے۔ چنانچہ وہ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوڑتا ہوا اس راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ پھر جیسے ہی وہ راہداری میں پہنچا ایک لحیم شحیم آدمی کو اس نے دوڑ کر آتے ہوئے دیکھا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔ اور آنکھوں میں سے شعلے سے نکل رہے تھے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا جوانا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور آنے والا اس کا

زوردار تھپڑ کھا کر چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ راہداری کی دیوار سے جا ٹکرایا لیکن جس طرح سپرنگ کھلتا ہے اس طرح دیوار سے ٹکرا کر وہ سیدھا جوانا پر آیا لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر چیختا ہوا دوسری دیوار سے ایک دھماکے سے جا ٹکرایا اور اس بار وہ بجائے واپس آنے کے نیچے فرش پر گرا اور ساکت ہو گیا۔ اس کا سر دیوار سے پوری قوت سے ٹکرایا تھا۔ یہ سب کچھ جیسے پلک جھپکنے میں ہو گیا تھا۔ جوانا نے ایک لمحے کے لئے پیچھے مڑ کر دیکھا اور پھر اس نے اس مارٹی کی گردن پکڑی اور اسے گھسیٹتا ہوا واپس اسی راہداری میں بڑھتا چلا گیا۔ کچھ آگے جا کر راہداری کا موڑ تھا۔ موڑ کے ساتھ ہی ایک نوجوان دیوار سے لگا کھڑا تھا لیکن اس نے دونوں ہاتھ اٹھا رکھے تھے اور اس کے چہرے پر شدید ترین خوف کے تاثرات نمایاں تھے وہ اس طرح جوانا کو دیکھ رہا تھا جیسے بھیڑ کا معصوم بچہ خوفناک اور خونخوار بھیڑیئے کی طرف دیکھتا ہے۔

"مم۔ مم مجھے مت مارو"...... اس نوجوان نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ مارٹی ہے"...... جوانا نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں یہ مارٹی ہے"...... نوجوان نے اسی طرح کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کا آفس کہاں ہے چلو دکھاؤ"...... جوانا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آؤ آؤ۔ میں دکھاتا ہوں"...... اس نوجوان نے کہا اور تیزی سے آگے کی طرف دوڑنے لگا۔ پھر وہ ایک دروازے کے سامنے رک گیا۔ دروازہ بند تھا اس نوجوان نے دروازہ کھول دیا تو جوانا نے ایک جھٹکے سے بے ہوش مارٹی کو اندر اچھال دیا۔ دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔

"کیا نام ہے تمہارا اور کیا ہو تم یہاں"...... جوانا نے اس نوجوان کو گردن سے پکڑ کر ہوا میں اٹھاتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"مم مم میرا نام جوڈی ہے۔ میں ویٹر ہوں"...... اس نوجوان نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔ خوف سے اس کی آنکھیں پھٹ گئی تھیں۔

"تو سنو جوڈی اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو بتاؤ کہ اس دفتر سے کھلنے والا خفیہ راستہ کہاں ہے"...... جوانا نے اسے بھی کمرے کے اندر پھینکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر کمرے میں داخل ہوا اور اس نے ایک دھماکے سے دروازہ بند کر کے اس کا بونٹ چڑھا دیا۔ جوڈی گردن مسلتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"وہ وہ سامنے دروازہ ہے۔ وہ ہوٹل کی عقبی گلی میں کھلتا ہے"۔ نوجوان نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر کمرے کی سائیڈ دیوار سے ٹکرایا اور پھر نیچے گر کر اس کے جسم نے ایک بار حرکت کی اور پھر ساکت ہو گیا۔ جوانا نے اس کی کنپٹی پر ضرب لگا دی تھی۔ اس کے بے ہوش ہوتے ہی جوانا نے

فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے مارٹی کو اٹھا کر ایک صوفے پر پھینکا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کا کوٹ اس کے عقب میں سے نیچے کر دیا۔ دوسرے لمحے اس کا زوردار تھپڑ مارٹی کے چہرے پر پڑا اور مارٹی دوسری طرف گر ہی رہا تھا کہ جوانا کا دوسرا ہاتھ گھوما اور اس کے ساتھ ہی مارٹی چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔ اس کے ناک اور منہ سے خون رسنے لگا تھا۔

"بولو مارٹی کس کے کہنے پر تم نے نوبل ایئرپورٹ پر میرے ماسٹر کو گولی مروائی تھی"...... جوانا نے اس کے ہوش میں آتے ہی چیختے ہوئے کہا۔ مارٹی نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی اچھلنے کی کوشش کی تو دوسرے لمحے جوانا نے اپنی نیزے کی طرح سیدھی انگلی اس کی دائیں آنکھ میں انتہائی بے دردی سے گھسیڑ دی اور کمرہ مارٹی کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا چہرہ پسینے میں ڈوب گیا اور اس کا جسم بری طرح پھڑکنے لگا۔

"بولو بولو کون ہے وہ بولو"۔ جوانا نے انتہائی سرد مہرانہ انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا ہاتھ گھوما اور مارٹی کے چہرے پر ایک زوردار تھپڑ پڑا اور اس کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکل گئی۔

"بولو کون ہے وہ بولو"...... جوانا نے انتہائی بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"فلیک چیف فلیک"...... مارٹی کے منہ سے لاشعوری انداز میں آواز نکلی۔

"کہاں ہے وہ اس وقت بولو"...... جوانا کا ایک اور زوردار تھپڑ پڑا اور مارٹی کے منہ سے دانت پھلجڑی کی طرح نکل کر نیچے جا گرے۔ اس کی اکلوتی آنکھ سرخ ہو چکی تھی اور چہرے کا گوشت پھٹ چکا تھا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون اب فوارے کی طرح نکلنے لگا تھا۔

"بولو کہاں ہے وہ۔ بولو"...... جوانا اسے سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر مسلسل اس پر انتہائی بے رحمانہ تشدد کئے چلا رہا تھا۔

"سافٹ، اسکوائر فلیک کارپوریشن"...... مارٹی کے منہ سے نکلا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے ہوش ہو کر سائیڈ میں ڈھلک گیا۔ جوانا نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی مارٹی کے جسم میں گولیاں اترتی چلی گئیں۔ جوانا نے مشین پسٹل جیب میں رکھا اور اپنی انگلی اس کے لباس سے صاف کی اور تیزی سے دوڑتا ہوا سامنے والے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ واقعی ایک خفیہ راستہ تھا اور چند لمحوں بعد وہ ہوٹل کی عقبی گلی میں پہنچ چکا تھا۔ یہ گلی سنسان پڑی ہوئی تھی۔ جوانا دوڑتا ہوا سڑک کی طرف بڑھ گیا اور پھر تھوڑا سا آگے جاتے ہی اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔

"تھرڈ ایونیو چلو"...... جوانا نے سیٹ پر بیٹھتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا تو ٹیکسی ڈرائیور نے بغیر کچھ کہے ایک جھٹکے سے گاڑی آگے بڑھا دی۔ جوانا کے چہرے پر جو کیفیات تھیں اس سے شاید ٹیکسی ڈرائیور خوفزدہ ہو گیا تھا۔

کرنل فوسٹر عمران سے مذاکرات کرنے کے بعد واپس روڈی کے نیٹ پر جانے کی بجائے سیدھا اپنے آفس میں پہنچا۔ اس نے آفس میں پہنچتے ہی سب سے پہلے ڈیفنس سیکرٹری سے رابطہ قائم کیا تو اسے بتایا گیا کہ ڈیفنس سیکرٹری صاحب غیر ملکی دورے پر گئے ہوئے ہیں تو اس نے سپیشل سیکرٹری سرکارمک سے رابطہ کیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرکارمک کی باوقار سی آواز سنائی دی۔

"کرنل فوسٹر بول رہا ہوں"...... کرنل فوسٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس کیا بات ہے کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا گیا۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب غیر ملکی دورے پر ہیں اس لئے جناب

سے بات کی جانی ضروری تھی"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"اوہ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... سرکارمک نے پوچھا۔

"یس سر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اطلاع ملی تھی کہ وہ سپیشل لیبارٹری سے ٹی ایس میزائل فارمولا حاصل کرنے کے لئے ناراک پہنچ گئی ہے جس پر میں نے اپنے ایک سیکشن کو اس کے خلاف کام کرنے کے احکامات دیئے میرے سیکشن نے انہیں گرفتار کر لیا لیکن تحقیقات سے پتہ چلا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ ٹی ایس میزائل کے خلاف کام نہیں کر رہے بلکہ وہ کسی دوسرے عام سے کام کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ جب اس بات کے ثبوت مل گئے تو میں نے خود اس ایجنٹ علی عمران سے بات چیت کی۔ اس نے مجھے حلف دے کر بتایا کہ پاکیشیا نے ٹی ایس میزائل کا مشن واپس لے لیا ہے اور اب آئندہ اسے یہ فارمولا نہیں چاہیئے۔ تو میں نے سوچا کہ آپ سے بات کر لوں کہ کیا انہیں چھوڑ دیا جائے یا نہیں"۔ کرنل فوسٹر نے اپنے طور پر بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم بااختیار ہو۔ جو چاہے کرو اس میں پوچھنے کی کیا بات ہے"۔ سرکارمک نے کہا۔

"سر۔ میں نے تو اپنی پوری تسلی کر لی ہے۔ اور میں اس لئے اسے چھوڑنا چاہتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ ہم اسے اور اس کے چند ساتھیوں کو ہلاک کر دیں گے لیکن اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ ایک مستقل تنازع شروع ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ

کل اعلیٰ حکام اس سلسلے میں پریشان ہوں اس لئے میں نے ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے پوچھنا ضروری سمجھا لیکن ان کے غیر ملکی دورے پر ہونے کی وجہ سے آپ سے بات ہو رہی ہے"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے اگر آپ کی تسلی ہے تو ہم بھی نہیں چاہتے کہ خواہ مخواہ کسی ملک سے مستقل جھگڑا رکھا جائے"...... سرکارمک نے جواب دیا۔

"میرا بھی یہی خیال ہے جناب"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے تمہیں اجازت دی جاتی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل فوسٹر نے رسیور رکھ کر اطمینان کا طویل سانس لیا۔ اسے دراصل خدشہ تھا کہ یہ بات اعلیٰ حکام کے نوٹس میں آگئی تو ہو سکتا ہے کہ اسے اس کی کارکردگی پر کوئی سزا دے دی جائے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ تنظیم میں اس کے ماتحتوں میں سے بھی اس کے خلاف لوگ ہو سکتے ہیں لیکن اب سپیشل سیکرٹری کے نوٹس میں یہ بات آجانے اور ان کی طرف سے اجازت مل جانے کے بعد وہ پوری طرح مطمئن ہو گیا تھا۔ چند لمحے سوچنے کے بعد اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"رافت سے بات کراؤ"...... کرنل فوسٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"رافٹ لائن پر ہے باس"...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"ہیلو چیف میں رافٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"رافٹ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران کو ڈینی اور پاٹر نے کس طرح ٹریس کیا تھا"...... کرنل فوسٹر نے پوچھا۔

"مادام ڈینی سیکشن کے گرین نے ریز کی مدد سے اسے ٹریس کیا تھا چیف اور ابھی تھوڑی دیر پہلے گرین نے ایک بار پھر مادام ڈینی کے حکم پر اسے ٹریس کر کے انہیں رپورٹ دی ہے"...... رافٹ نے جواب دیا۔

"اوہ کہاں ہے وہ اور ڈینی اب اسے کیوں ٹریس کر رہی ہے"۔ کرنل فوسٹر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے یہ تو معلوم نہیں ہے چیف کہ مادام ڈینی کیوں اسے ٹریس کرا رہی ہیں البتہ گرین نے اسے ٹریس کر کے مادام ڈینی کو رپورٹ دی ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت تو بل چارٹرڈ ایئرلائن کے سپیشل ائرپورٹ پر موجود ہے"...... رافٹ نے جواب دیا۔

"تو وہ واپس جا رہے ہیں لیکن ڈینی اسے کیوں ٹریس کرا رہی ہے۔ یہ معلوم کر کے مجھے بتاؤ"...... کرنل فوسٹر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس چیف میں معلوم کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے رافٹ نے کہا۔

"میں آفس میں موجود ہوں تم نے یہیں کال کرنی ہے"۔ کرنل فوسٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا مطلب ہوا ڈینی کو اب کیا ضرورت پڑ گئی ہے اسے ٹریس کرنے کی"...... کرنل فوسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔ اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے تک کوئی کال نہ آئی تو کرنل فوسٹر نے رافٹ کو دوبارہ کال کرنے کے لئے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل فوسٹر نے رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"رافٹ بات کرنا چاہتا ہے چیف"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس کراؤ بات"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"ہیلو چیف میں رافٹ بول رہا ہوں سر"...... رافٹ کی آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے اور تم نے اتنی دیر کیوں لگا دی رپورٹ

دینے میں"...... کرنل فوسٹر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف میں چاہتا تھا کہ آپ کو مکمل رپورٹ دوں"...... رافٹ نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں کیا رپورٹ ہے کیوں ڈینی نے اسے ٹریس کرایا ہے"۔ کرنل فوسٹر نے کہا۔

"چیف رپورٹ کے مطابق جناب پائر اور مادام ڈینی دونوں نے ناراک کے مشہور پیشہ ور قاتلوں کے گروپ کے چیف فلیک سے ہوٹل فلاور کے سپیشل ہال میں ملاقات کی اور یہی وقت تھا جب مادام ڈینی نے گرین کو اس پاکیشیائی ایجنٹ کو ٹریس کرنے کے لئے کہا اس کے بعد کی رپورٹ کے مطابق فلیک کے سپیشل گروپ کے چار افراد نے ایئرپورٹ پر جا کر اس پاکیشیائی ایجنٹ اور اس کے ساتھیوں پر فائر کھول دیا جس سے وہ پاکیشیائی ایجنٹ شدید زخمی ہو گیا اور اس کی ساتھی عورت معمولی زخمی ہوئی جب کہ اس کے دو نیگرو ساتھیوں نے سپیشل گروپ کے تمام افراد کو ہلاک کر دیا۔ ایئرپورٹ کے ہسپتال میں زخمیوں کو ابتدائی طبی امداد دی گئی اور پھر انہیں کمپنی کے سپیشل ہسپتال میں بھجوا دیا گیا۔ میں نے وہاں سے جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق اس زخمی کے جسم میں چار گولیاں لگی ہیں لیکن اس کا آپریشن کامیاب رہا ہے اور وہ خطرے سے باہر ہو گیا ہے۔ وہاں اس کی ساتھی عورت اور ایک نیگرو موجود ہے جب کہ دوسرا نیگرو وہاں سے چلا گیا۔ اور چیف فلیک کے بارے میں مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ اسے جیسے ہی اپنے سپیشل گروپ کی ہلاکت اور اس ایشیائی کے بچ جانے کی اطلاع ملے گی وہ اس ہسپتال کو بھی میزائلوں سے اڑا دے گا"...... رافٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور کرنل فوسٹر کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ اوہ۔ وری بیڈ یہ احمق ہیں دونوں۔ سنو رافٹ فوری طور پر اپنے آدمیوں کو ہسپتال پہنچاؤ اور اس ایشیائی مرد اور اس کے ساتھیوں کو جو بھی وہاں موجود ہوں فوری طور پر ڈارک آئی کے سپیشل ہسپتال پہنچا دو اور پھر تمہارا گروپ وہاں ان کی انتہائی سختی سے نگرانی کرے گا اور پھر مجھے رپورٹ دو تاکہ میں خود جا کر ان سے ملوں"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"یس چیف حکم کی تعمیل ہو گی"...... رافٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو اس ایشیائی اور اس کے ساتھیوں کو ہر صورت میں زندہ رہنا چاہئے اس میں ایکریمیا کا مفاد ہے اس لئے تیزی سے حرکت میں آؤ اور پوری ذمہ داری سے یہ کام کرو"...... کرنل فوسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل فوسٹر نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس۔ یہ ضرور پائر کی حرکت ہو گی۔ وہ احمق آدمی ہے۔

نانسنس۔ اس طرح تو ایک مستقل عذاب ایکریمیا پر نازل ہو جاتا ہے"...... کرنل فوسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ایک بار تو اسے خیال آیا کہ وہ پائر اور ڈینی سے جواب طلبی کرے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ وہ پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کو نمٹوا کر لینا چاہتا تھا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد ایک بار پھر رافٹ کی کال آ گئی۔

"یس کیا رپورٹ ہے"...... کرنل فوسٹر نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"سر آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے لیکن میرے آدمیوں کے پہنچنے سے پہلے فلیک کا ایک اور گروپ وہاں پہنچ گیا تھا ان کی تعداد بھی چار تھی وہ اس کمرے میں جبراً گھس گئے تھے جہاں ایشیائی زخمی موجود تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اسے ہلاک کرتے وہاں موجود اس ایشیائی کے ساتھی نیگرو اور اس کی ساتھی عورت نے ان پر فائر کھول دیا اور وہ چاروں ہی ہلاک ہو گئے۔ البتہ اس عورت کو چار گولیاں لگ گئی ہیں کیونکہ وہ اس ایشیائی کو بچانے کے لئے اس کے بیڈ کے سامنے آ گئی تھی۔ اس عورت کا آپریشن کیا جا رہا ہے جب کہ اس نیگرو اور اس ایشیائی کو ڈاکٹروں کی مدد سے بے ہوش کر کے میرے آدمیوں نے خصوصی ہسپتال پہنچا دیا ہے کیونکہ اس عورت کے بغیر انہوں نے جانے سے انکار کر دیا تھا لیکن آپ کے حکم کی تعمیل کے لئے مجبوراً ڈاکٹروں سے مل کر انہیں بے ہوش کرانا

پڑا"...... رافٹ نے جواب دیا۔

"اس عورت کی کیا پوزیشن ہے"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"ابھی اس کا آپریشن جاری ہے چیف"...... رافٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جیسے ہی اس کی حالت سنبھلے اسے بھی خصوصی ہسپتال شفٹ کرا دینا اور اب تم نے ان لوگوں کی انتہائی سختی سے حفاظت کرنی ہے میں اس وقت وہاں جاؤں گا جب یہ عورت بھی وہاں پہنچ جائے گی"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"یس چیف میں آپ کو اطلاع دے دوں گا"...... رافٹ نے جواب دیا اور کرنل فوسٹر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تیز چلاؤ نانسنس"...... یکلخت جوانا نے بپھرے ہوئے لہجے میں ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... ٹیکسی ڈرائیور نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا اور ٹیکسی کی رفتار بڑھا دی اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹیکسی تھرڈ ایونیو پر پہنچ گئی۔

"سافٹ اسکوائر کے سامنے روک دینا"..... جوانا نے کہا اور جیب سے ایک نوٹ نکال کر اس نے ٹیکسی ڈرائیور کی گود میں پھینک دیا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک ہاتھ سے نوٹ اٹھا کر جیب میں ڈالا اور پھر ٹیکسی اس نے ایک چار منزلہ پلازہ کے مین گیٹ کے قریب لے جا کر روک دی۔ یہ عمارت سافٹ اسکوائر کہلاتی تھی اس میں رہائشی فلیٹس بھی تھے۔ اور کاروباری آفس بھی۔ جوانا ٹیکسی سے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا عمارت

کے اندر داخل ہو گیا لیکن اسی لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ وہاں چند افراد آ جا رہے تھے۔ کسی قسم کی کاروباری گہما گہمی نہ تھی اور جوانا کو یاد آ گیا کہ آج ہفتہ وار تعطیل ہے اس لئے کاروباری ادارے بند ہیں اور مارٹی نے اسے فلیک کارپوریشن کا نام بتایا تھا جو ظاہر ہے کاروباری ادارہ ہی ہو سکتا ہے۔

"کوئی نہیں جو بھی ہو گا وہ بتا دے گا"..... جوانا نے سوچا اور اسی طرح قدم بڑھاتا وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہاں موجود بورڈ کے مطابق فلیک کارپوریشن کا آفس دوسری منزل پر تھا۔ جوانا لفٹ کی طرف بڑھنے کی بجائے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ کیونکہ لفٹ اوپر گئی ہوئی تھی اور ظاہر ہے اس کی واپسی میں کچھ وقت لگ سکتا تھا لیکن جوانا کی اس وقت جو ذہنی کیفیت تھی وہ ایک لمحہ بھی ضائع کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ اس کے دل میں انتقام کے شعلے نہیں بلکہ آتش فشاں بھڑک رہا تھا۔ اس کے نقطہ نظر سے اگر عمران لڑائی کے دوران زخمی ہوتا تو اسے اس قدر غصہ نہ آتا لیکن جس بزدلانہ انداز میں عمران پر اس کی پشت کی طرف فائر کھولا گیا تھا وہ اس کے نزدیک ناقابل برداشت تھا اور اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ بزدلانہ حرکت کے پیچھے موجود ہر شخص کی گردن توڑ دے گا چاہے اس کے لئے اسے پورے ایکریمیا کے تمام بدمعاشوں کو کیوں نہ ہلاک کرنا پڑے۔ وہ بیک وقت دو دو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا دوسری منزل پر پہنچ گیا لیکن یہاں ویرانی تھی۔ دفتروں کو تالے لگے ہوئے تھے اور اس کے خیال

کے مطابق یہاں کوئی چوکیدار بھی موجود نہ تھا۔ وہ آگے بڑھتا ہوا ایک دروازے پر رک گیا۔ دروازے کے باہر ڈائریکٹر جنرل فلیک کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ دروازہ لاکڈ تھا۔ جوانا منہ بناتا ہوا مڑا ہی تھا کہ اس نے سیڑھیوں پر سے کسی کے قدموں کی آواز سنی۔ آنے والا اوپر ہی آرہا تھا۔ جوانا واپس مڑا اور ایک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد راہداری کے موڑ میں ایک نوجوان تیزی سے راہداری میں داخل ہوا لیکن سامنے جوانا کو دیکھ کر وہ ٹھٹھک کر رک گیا اس کے ہاتھ میں ایک سرخ رنگ کی فائل تھی۔

"تم یہاں آفس میں کام کرتے ہو شاید"...... جوانا نے کہا گو اس نے اپنا لہجہ اپنے طور پر خاصا نرم رکھا تھا لیکن اس کی ذہنی کیفیت کے پیش نظر اس کے لہجے میں غراہٹ کا عنصر نمایاں تھا۔

"ہاں مگر تم کون ہو۔ اور یہاں کیوں موجود ہو"...... نوجوان نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"میں فلیک سے ملنے آیا ہوں اس نے مجھے یہیں کا وقت دیا تھا لیکن آفس بند ہے"...... جوانا نے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ تو۔ اوہ مگر۔ مجھے نہیں معلوم"...... نوجوان کا انداز صاف بتا رہا تھا کہ وہ کچھ بتاتے بتاتے بات بدل گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ دوسرے لمحے وہ ہاتھ پیر مارتا ہوا ہوا میں اٹھتا چلا گیا۔ فائل اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر نیچے فرش پر جا گری تھی۔ جوانا نے اسے گردن سے پکڑ کر ہوا میں اس طرح اٹھا

لیا تھا جیسے وہ جیتے جاگتے انسان کی بجائے کپڑے کا بنا ہوا کوئی گڈا ہو۔

"بتاؤ کہاں ہے فلیک۔ بولو"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اسے دوبارہ فرش پر کھڑا کر دیا اور ساتھ ہی ہاتھ ہٹا لیا کیونکہ غصے کے باوجود اس نوجوان کی جو حالت ہو رہی تھی اس سے جوانا کو محسوس ہو گیا تھا کہ اگر اس نے اس کی گردن سے فوری ہاتھ نہ ہٹایا تو یہ نوجوان ابھی ہلاک ہو جائے گا۔

"اوہ۔ وہ۔ مگر وہ"...... نوجوان نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے گردن مسلتے ہوئے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"ایک لمحے میں گردن توڑ دوں گا۔ میں تمہارا لحاظ کر رہا ہوں سمجھے"...... جوانا نے اس بار حقیقتاً غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ نیچے تہہ خانے میں ہے۔ وہ یہیں رہتا ہے اس کا اڈہ نیچے ہے مگر اسے معلوم ہو گیا کہ میں نے بتایا ہے تو وہ مجھے میرے سارے خاندان سمیت ہلاک کر دے گا"...... نوجوان نے اس بار انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اور اگر تم نے تفصیل نہ بتائی تو پھر تمہاری موت میرے ہاتھوں ہی آئے گی۔ بولو کہاں ہے وہ اور کہاں سے راستہ جاتا ہے۔ بولو"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"عقبی دیوار پر فلیک کارپوریشن کا بورڈ لگا ہوا ہے۔ اس کے نیچے ایک دروازہ ہے۔ وہاں گارڈ موجود ہو گا۔ وہ اس کے اصل اڈے کا

راستہ ہے لیکن اندر کافی سارے مسلح اور انتہائی خطرناک لوگ موجود ہوتے ہیں۔ ادھر سے وہ صرف اپنے خاص آدمیوں کو آنے کی اجازت دیتا ہے"...... نوجوان نے جلدی جلدی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے اسے دیکھا ہوا ہے"...... جوانا نے پوچھا۔

"ہاں میں اس کے آفس میں ملازم ہوں۔ میں یہ فائل گھر لے گیا تھا کام کرنے کے لئے یہ واپس رکھنے آیا ہوں"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ بتاؤ"...... جوانا نے کہا تو نوجوان نے جلدی جلدی حلیہ بتانا شروع کر دیا۔

"لیکن جب وہ کاروباری آدمی ہے تو پھر وہ غلط کام کیوں کرتا ہے"...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک بڑی مالیت کا نوٹ نکالا اور اس نوجوان کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔

"م۔ م۔ مگر"...... نوجوان نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

تم فکر مت کرو تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا مجھے اس سے ایک بڑا سودا کرنا ہے"...... جوانا نے کہا۔

شش شش شکریہ تم نے کسی کو ہلاک کرانا ہے لیکن تم تو خود یہ کام کر سکتے ہو پھر تم فلیک سے کیوں مل رہے ہو"۔ نوجوان نے جلدی سے نوٹ اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جھکا اور اس نے فرش پر پڑی ہوئی فائل بھی اٹھا لی۔

"آؤ میرے ساتھ اور مجھے وہ دروازہ دکھاؤ"...... جوانا نے اس کے مزید کچھ بولنے کی بجائے اس کا بازو پکڑ کر اسے سیڑھیوں کی طرف لے جاتے ہوئے کہا۔ کیونکہ نوجوان کے فقرے سے وہ سمجھ گیا تھا کہ فلیک دراصل پیشہ ور قاتلوں کے کسی گروپ کا انچارج ہے اس لئے اب اسے مزید کچھ پوچھنے کی ضرورت نہ رہی تھی۔

"م۔ م۔ مگر"...... نوجوان نے ایک بار پھر خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھے دور سے دکھا دینا ورنہ میں گردن توڑ کر تمہیں یہیں پھینک دوں گا"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔ وہ دراصل اسے وہاں نہ چھوڑنا چاہتا تھا کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ نوجوان اپنے آفس سے فلیک کو فون پر اطلاع نہ کر دے اس لئے وہ اسے ساتھ لے جا رہا تھا۔

"اچھا اچھا میرا بازو تو چھوڑو مجھے تو یوں لگ رہا تھا جیسے میرے بازو کی ہڈی ابھی ٹوٹ جائے گی"...... نوجوان نے کہا تو جوانا نے ہاتھ ہٹا لیا اور پھر وہ نیچے اتر کر ایک دوسرے راستے سے عقبی طرف پہنچ گئے۔ یہاں بھی بڑی سڑک تھی جس پر ٹریفک رواں دواں تھی۔ وہ فٹ پاتھ پر پہنچ گئے تھے۔

"وہ دیکھو سامنے وہ مسلح گارڈ کھڑا ہے"...... نوجوان نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے جاؤ"...... جوانا نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ نوجوان بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور واپس چلا گیا۔ لیکن جوانا تیز تیز

قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہاں واقعی فلیک کارپوریشن کا بورڈ موجود تھا لیکن یہ مخصوص انداز میں لگایا گیا تھا جیسے پبلسٹی کے لئے لگایا جاتا ہے۔ البتہ نیچے ایک بند دروازہ تھا جس کے باہر ایک پھیلے ہوئے جسم اور قدرے کرخت چہرے والا گارڈ کھڑا تھا۔ اس کے ہولسٹر میں بھاری ریوالور موجود تھا۔

"کیا فلیک اندر ہے"...... جوانا نے اس کے قریب جا کر اس گارڈ سے پوچھا تو وہ بے اختیار چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"تم کون ہو"...... اس گارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو ورنہ ابھی دانت باہر نکال دوں گا"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا تو اس گارڈ کا چہرہ یکلخت تپ اٹھا۔ اس نے تیزی سے ہولسٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ جوانا کا بازو گھوما اور گارڈ زوردار تھپڑ کھا کر اچھل کر دروازے سے جا ٹکرایا۔ دروازہ اس کے ٹکرانے سے ایک دھماکے سے کھلا اور یہ آدمی دروازے کے اندر ہی ڈھیر ہو گیا۔ لیکن نیچے گرتے ہی وہ اس قدر تیز رفتاری سے اٹھا کہ شاید جوانا کو بھی اس کے اس طرح اٹھنے کی توقع نہ تھی۔ بجلی کی سی تیزی سے اٹھتے ہی گارڈ نے یکلخت جوانا کے سینے پر ٹکر مار دی لیکن جوانا صرف ایک قدم پیچھے ہٹا اور دوسرے لمحے وہ گارڈ چیختا ہوا اس کے ہاتھوں پر اٹھا اور پھر کسی گیند کی طرح اڑتا ہوا راہداری میں فرش سے جا ٹکرایا۔ اس کے ساتھ ہی جوانا تیزی سے اندر داخل ہوا اور اس نے دروازہ بند کر دیا۔ اسی لمحے راہداری کے

دوسری طرف کسی کی آواز سنائی دی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے ادھر"...... بولنے والے کے لہجے میں بے حد رنجگی تھی۔ گارڈ نیچے گر کر ایک بار پھر تیزی سے اٹھنے لگا لیکن اس دوران جوانا اس کے سر پر پہنچ چکا تھا اور پھر جوانا کی ایک لات اوپر کو اٹھی اور دوسرے لمحے اس کا پیر پوری قوت سے گارڈ کے سینے پر پڑا اور چٹک کی آواز کے ساتھ ہی اس گارڈ کے منہ اور ناک سے جیسے خون فوارے کی طرح بہنے لگا۔ اس کا جسم اس بری طرح پھڑکنے لگا جیسے اس کی روح اس کے جسم سے نکل رہی ہو۔ جوانا نے نفرت بھری نظروں سے اسے دیکھا اور پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ اس نے مشین پسٹل جیب سے نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔

"یہ آخر کیا ہو رہا ہے۔ ڈیکی کیا یہ تم ہو"...... وہی آواز دوبارہ سنائی دی اور اب قدموں کی آواز بھی آتی ہوئی سنائی دینے لگی۔ جوانا موڑ کے ساتھ رک گیا۔ دوسرے لمحے ایک بھاری بدن کا آدمی تیزی سے موڑ مڑ کر سامنے آگیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا جوانا کا ہاتھ حرکت میں آیا اور وہ آدمی کنپٹی پر بھرپور ضرب کھا کر چیختا ہوا دیوار سے ٹکرایا اور پھر ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح نیچے گرا ہی تھا کہ جوانا کی لات گھومی اور اس آدمی کے حلق سے ایک اور چیخ نکلی اور پھر وہ ساکت ہو گیا۔ جوانا تیزی سے راہداری کا موڑ کاٹ کر آگے بڑھ گیا۔ آگے ایک بند دروازہ تھا۔ جوانا سمجھ گیا کہ یہی اس فلیک کا آفس ہو گا۔ اس نے دروازے پر لات ماری تو دروازہ ایک

دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے جوانا اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کی ایک سائیڈ پر ایک بڑی سی آفس ٹیبل تھی جب کہ باقی کمرے میں صوفے اور سنٹرل ٹیبلز پڑی ہوئی تھیں۔ ایک صوفے پر ایک لیم شحیم آدمی ہاتھ میں کارڈلیس فون پکڑے اٹھائے بیٹھا ہوا تھا اس کے پیچھے مشین گنوں سے مسلح دو آدمی کھڑے تھے اور اچانک دھماکے سے دروازہ کھلنے پر وہ تینوں ہی حیرت سے جوانا کی طرف دیکھ ہی رہے تھے کہ یکلخت تڑتڑاہٹ کی آوازیں گونجیں اور اس کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھے ہوئے لیم شحیم آدمی کے پیچھے کھڑے دونوں مسلح افراد چیختے ہوئے الٹ کر نیچے جا گرے اور ساکت ہو گئے کیونکہ گولیوں نے ان کی کھوپڑیوں میں سوراخ کر دیئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھا ہوا آدمی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی آنکھوں سے یکلخت شعلے سے نکلنے لگے تھے۔ گو دفتر والی راہداری میں ملنے والے نوجوان نے جو حلیہ فلیک کا بتایا تھا وہ اسی آدمی کا حلیہ تھا لیکن پھر بھی جوانا نے تصدیق ضروری سمجھی۔

"تمہارا نام فلیک ہے"...... جوانا نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں مگر تم کون ہو۔ اور یہ"...... فلیک نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اپنا ہاتھ جیب سے علیحدہ رکھو فلیک ورنہ جوانا کا نشانہ کبھی خطا نہیں گیا"...... جوانا نے اسے درمیان میں ہی ٹوکتے ہوئے کہا تو

فلیک بے اختیار اچھل پڑا۔

"جوانا۔ کیا مطلب۔ یہ نام تو میں نے سنا ہوا ہے"...... فلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ضرور سنا ہوا ہو گا جب تم پالنے میں پڑے انگوٹھا چوس رہے ہو گے تو اس وقت ماسٹر کلرز کے جوانا کا نام یہاں نارک تو کیا پورے ایکریمیا میں دہشت کا نشان بن چکا تھا"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ تو تم ہو ماسٹر کلرز کے جوانا۔ اوہ۔ اوہ۔ تو وہ تم ہو۔ لیکن"...... فلیک نے اس بار انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے میرے ماسٹر کو نوبل ایئرپورٹ پر گولی مروائی ہے صرف اتنا بتا دو کہ یہ کام تمہیں کس نے دیا تھا اور بس"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو فلیک نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تو وہ دوسرے نیگرو تم تھے اور تم نے مارلی کو اس کے آفس میں ہلاک کیا ہے۔ اب سمجھا۔ بہرحال یہ سن لو کہ تمہارا وقت گزر چکا ہے اب فلیک کا وقت ہے سمجھے۔ البتہ میں تمہارے ساتھ صرف اتنی رعایت کر سکتا ہوں کہ تم یہاں سے نہ صرف زندہ جا سکتے ہو بلکہ اپنے پیروں پر بھی چل کر جا سکتے ہو اور اسے فلیک کی طرف سے احسان سمجھنا جاؤ۔ آباؤٹ ٹرن"...... فلیک نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں ریوالور نظر آنے لگ گیا۔ اس کی پھرتی واقعی قابل دید تھی کہ بجلی سے بھی زیادہ تیز

رفتاری سے اس نے جیب سے ریوالور نکالا تھا لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی وہ بے اختیار ہاتھ جھٹکنے لگا۔ اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا گرا تھا۔

"بولو کس نے یہ کام دیا تھا تمہیں بولو" جوانا نے غراتے ہوئے کہا لیکن دوسرا لمحہ اس کے لئے بھی حیرت کا لمحہ ثابت ہوا جب اس کے ہاتھ سے یکلخت مشین پسٹل نکل کر ہوا میں اڑتا ہوا دور جا گرا۔ فلیک نے واقعی بے پناہ پھرتی سے کام لیا تھا اور اس کی لات پلک جھپکنے سے کم عرصے میں گھومی تھی اور جوانا کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل گیا تھا۔

"جاؤ آخری بار کہہ رہا ہوں جاؤ۔ واپس چلے جاؤ ورنہ"...... فلیک نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہاری اس گھومنے والی لات کی ہڈی ٹوٹ سکتی تھی فلیک لیکن میں تمہیں صرف اس لئے موقع دے رہا ہوں کہ تم ابھی بچے ہو"۔ جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو یکلخت فلیک نے جوانا پر چھلانگ لگا دی۔ وہ لحیم شحیم جسم کا مالک ہونے کے باوجود حیرت انگیز طور پر انتہائی پھرتیلا تھا۔ جوانا نے تیزی سے ایک طرف ہٹنا چاہا لیکن دوسرے لمحے فلیک کا جسم مڑا اور جوانا بے اختیار اچھل کر سائیڈ پر موجود صوفے پر گرا اور پھر صوفے سمیت دوسری طرف الٹ گیا۔ فلیک نے واقعی انتہائی شاندار انداز میں گھومتے ہوئے اس کے پہلو پر انتہائی زوردار ضرب لگائی تھی۔ یہ ضرب اس قدر نپی تلی اور زوردار

تھی کہ جوانا جیسا آدمی بھی اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا تھا۔ ابھی فلیک سیدھا ہو رہا تھا کہ الٹا ہوا صوفہ جیسے ہوا میں اڑتا ہوا اس کی طرف آیا لیکن فلیک واقعی بے حد پھرتیلا تھا اس نے یکلخت قلابازی کھائی اور صوفہ سامنے والی دیوار سے جا ٹکرایا اور پھر صوفہ اس دیوار سے ٹکرا کر نیچے فرش پر گرا ہی تھا کہ اس کے پیچھے جوانا بھی اسی طرح اڑتا ہوا دکھائی دیا۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی نے صوفے کے ساتھ ہی جوانا کو بھی اچھال دیا ہو۔ فلیک صوفے سے بچ کر ابھی سیدھا ہوا ہی تھا کہ یکلخت چیختا ہوا اچھل کر دروازے کے ساتھ والی دیوار سے جا ٹکرایا۔ دیوار سے ٹکرا کر وہ گھوم کر نیچے فرش پر گرا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اپنی بے پناہ پھرتی کے باوجود اٹھتا۔ جوانا کی لات اس کی کنپٹی پر پڑی اور فلیک کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی ہی تھی کہ جوانا نے جھک کر اس کی گردن پکڑی اور دوسرے لمحے اس نے اسے اس طرح پٹخا جیسے سیدھا کرنا چاہتا ہو۔ فلیک کی دونوں ٹانگیں تیزی سے مڑی ہی تھیں کہ جوانا کا دوسرا ہاتھ یکلخت گھوما اور کڑاک کی آواز کے ساتھ ہی فلیک کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی اور جوانا نے اس کی گردن چھوڑ دی۔ اب فلیک فرش پر پڑا بری طرح پھڑک رہا تھا وہ بار بار اٹھنے کی کوشش کرتا لیکن پھر نیچے گر پڑتا۔

"اب تم اٹھ کر کھڑے نہیں ہو سکتے فلیک اور یہ کم سے کم سزا ہے جو میں کسی بچے کو دے سکتا ہوں"...... جوانا نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم۔ میں تمہارے ٹکڑے اڑا دوں گا....." فلیک نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔ وہ اب دیوار کا سہارا لے کر اٹھ رہا تھا۔ پھر ابھی اس کا جسم سیدھا بھی نہ ہوا تھا کہ جوانا کا بازو گھوما اور اس بار فلیک کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور وہ ایک دھماکے سے نیچے جا گرا۔ جس بازو کو وہ دیوار سے لگا کر اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا جوانا نے اسی بازو پر کھڑی ہتھیلی کا وار کیا تھا اور اس بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ اب تو فلیک بالکل اس طرح فرش پر گھوم رہا تھا جیسے کھٹمل پر زہریلی دوا چھڑکنے سے وہ فرش پر کسی لٹو کی طرح گھومنا شروع ہو جاتا ہے۔ اسی لمحے جوانا کی لات اٹھی اور دوسرے لمحے فلیک کے دوسرے بازو کی ہڈی فرش کے ساتھ لگ کر ٹوٹ گئی اور فلیک یکلخت ساکت ہو گیا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔ آنکھیں باہر کو نکل آئی تھیں لیکن اب وہ حرکت ہی نہ کر سکتا تھا اس کے دونوں بازو اور ایک ٹانگ مفلوج ہو چکی تھی۔ وہ بری طرح ہانپ رہا تھا لیکن اس قدر تکلیف کے باوجود وہ بہرحال ہوش میں تھا اور یہی بات بتا رہی تھی کہ وہ جسمانی طور پر انتہائی طاقتور آدمی ہے اور شاید یہ جوانا تھا جس نے اسے اس انداز میں مفلوج کر دیا تھا ورنہ شاید وہ کسی عام لڑاکے کے بس کا بھی نہ تھا۔

"تم۔ تم۔ کاش میں سمجھ سکتا کہ تم ابھی بوڑھے نہیں ہوئے"۔ یکلخت فلیک نے بھنچے بھنچے سے لہجے میں کہا۔

"میرا نام جوانا ہے سمجھے۔ اور ایشیائی زبان میں جوانا نوجوان کو کہتے ہیں"..... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر دونوں ہاتھوں سے اسے اٹھایا ہی تھا کہ یکلخت فلیک کی وہ ٹانگ جو ابھی سلامت تھی یکلخت گھومی اور جوانا کے پہلو پر ضرب پڑی۔ فلیک واقعی بے پناہ قوت ارادی کا مالک تھا کہ اس نے اس حالت میں بھی جوانا کو ضرب لگانے کی کوشش کر ڈالی تھی لیکن بہرحال اس میں اتنی شدت نہ تھی کہ وہ جوانا کو الٹا دیتا۔ دوسرے لمحے جوانا یکلخت ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ فلیک کی لات ضرب لگا کر پوری طرح سیدھی ہوتی جوانا کا جسم ہوا میں اچھلا اور اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں پیر فلیک کی اس سیدھی ہوتی ہوئی ٹانگ پر پڑے اور فلیک کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی۔ اس کا جسم پانی سے نکلنے والی مچھلی کی طرح تڑپا اور اس بار اس کی آنکھیں بند ہو گئیں اور گردن ڈھلک گئی وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ جوانا نے جھک کر اسے اٹھایا اور بے حس فلیک کو آفس کے صوفے کی ایک کرسی پر پھینک دیا۔ پھر اس نے جا کر اپنا مشین پسٹل اٹھایا اور اسے جیب میں ڈال کر اس نے آگے بڑھ کر دروازے کو اندر سے لاک کیا اور واپس آ کر اس نے پوری قوت سے بے ہوش فلیک کے چہرے پر زوردار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر فلیک چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔ اس کا جسم تڑپا ضرور لیکن ظاہر ہے اب وہ حرکت کرنے سے قاصر ہو چکا تھا۔

"ہاں اب بتاؤ کس کے کہنے پر تم نے ماسٹر پر حملہ کرایا تھا"۔ جوانا نے انتہائی سرد لہجے میں پوچھا۔

"تم خود پیشہ ور قاتل رہے ہو اس لئے تم جانتے ہو کہ کوئی پیشہ ور قاتل اپنی پارٹی کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا"...... فلیک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید تکلیف کے تاثرات موجود تھے۔ آنکھیں خون کبوتر کی طرح سرخ ہو رہی تھیں لیکن بہرحال اس کا لہجہ سنبھلا ہوا تھا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن ایک پیشہ ور قاتل دوسرے کو بتا دیتا ہے بولو ورنہ میں تمہاری روح سے بھی اگلوا لوں گا"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم جو چاہو کر لو لیکن میں کچھ نہیں بتاؤں گا"...... فلیک نے کہا تو جوانا کا دایاں ہاتھ بجلی کی تیزی سے آگے بڑھا اور اس کے ساتھ ہی فلیک کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ جوانا کی دو انگلیاں اس قدر تیزی سے فلیک کی ناک کے دونوں نتھنوں میں گھس گئی تھیں کہ فلیک کو چہرہ بچانے کا موقع ہی نہ مل سکا تھا اور نیزوں کی طرح اکڑی ہوئیں اور سخت انگلیوں نے فلیک کی ناک کے دونوں نتھنے پھاڑ دیئے تھے۔ جوانا نے ایک جھٹکے سے ہاتھ واپس کھینچا تو فلیک کی ناک سے خون فوارے کی طرح بہنے لگا وہ مسلسل چیخ رہا تھا۔ اور اس طرح سر کو دائیں بائیں مار رہا تھا جیسے وہ بے پناہ اذیت کا سامنا کر رہا ہو۔ جوانا نے انتہائی اطمینان سے اپنا ہاتھ اس کے لباس سے صاف کیا اور پھر

اس نے ایک ہاتھ سے اس کا سر پکڑ کر سیدھا کر دیا۔

"بتاؤ کون سی پارٹی ہے بتاؤ"...... جوانا نے اس کی پیشانی پر مڑی ہوئی انگلی کا ہک مارتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو فلیک کی حالت یکلخت انتہائی خستہ ہو گئی۔ اس کا نہ صرف چہرہ بلکہ پورا جسم پسینے میں ڈوبتا چلا گیا۔ اس کی آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں اور چہرہ مسخ ہو گیا تھا۔ اس کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی۔

"بولو ورنہ اس بار"...... جوانا نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کی پیشانی پر دوسری ضرب لگا دی۔

"پپ۔ پپ۔ پاٹر اور ڈیی۔ پاٹر اور ڈیی۔ پاٹر اور ڈیی"۔ دوسری ضرب لگتے ہی فلیک کے منہ سے اس طرح الفاظ نکلنے لگے جیسے گراموفون خراب ہو جانے پر مسلسل ایک ہی فقرے کی گردان سنائی دینے لگتی ہے اور جوانا نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کی نال فلیک کی پیشانی سے لگا کر اس نے انتہائی سرد مہرانہ انداز میں ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے فلیک کی کھوپڑی پرزوں میں تبدیل ہو کر بکھرتی چلی گئی اور جوانا تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے جسم نے باوجود کوشش کے حرکت نہ کی تو اس نے سر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ وہ ایک بڑے کمرے میں بیڈ پر لیٹا ہوا تھا اس کے جسم پر سرخ کمبل تھا جب کہ اس کے ساتھ ہی دوسرے بیڈ پر صالحہ لیٹی ہوئی تھی۔ اس کے جسم پر بھی سرخ کمبل تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور اس کا رنگ زرد تھا۔ یہ کمرہ بھی اپنی ہیئت کے لحاظ سے کسی ہسپتال کا کمرہ ہی تھا۔ عمران کے ذہن میں اچانک فلم سی چلنے لگی۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ وہ ایئرپورٹ پر اچانک فائرنگ ہونے کی وجہ سے بے ہوش ہوا تھا اور پھر اسے کسی ہسپتال میں ہوش آیا تھا۔ وہاں صالحہ اور جوزف بھی موجود تھے اور پھر صالحہ نے اسے ساری تفصیل بتائی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران ان سے کچھ

پوچھتا اچانک دروازہ کھلا اور کئی آدمی تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھوں میں ریوالور تھے۔ اسی لمحے کمرہ فائرنگ کی تیز آوازوں سے گونج اٹھا لیکن اس کے ساتھ ہی اندر آنے والوں کے ساتھ ساتھ صالحہ بھی جو اچانک اچھل کر اس کے بیڈ کے سامنے آ گئی تھی چیختی ہوئی نیچے گری تھی۔ جوزف نے ان آنے والوں پر فائر کھولا تھا۔ اگر صالحہ اس طرح اچانک اس کے بیڈ کے سامنے نہ آ جاتی تو لامحالہ گولیاں عمران کے سینے میں ہی پیوست ہوتیں کیونکہ فائرنگ کا رخ بتا رہا تھا کہ آنے والوں کا ٹارگٹ عمران ہی تھا اور عمران کا جسم چونکہ بیڈ سے کلپ کر دیا گیا تھا اس لئے ظاہر ہے وہ حرکت بھی نہ کر سکتا تھا۔ پھر ڈاکٹر اور نرسیں دوڑتی ہوئی اندر آئیں اور وہ شدید زخمی صالحہ کو اٹھا کر لے گئیں۔ اس کے بعد پولیس آ گئی لیکن عمران اور جوانا دونوں نے وہی کچھ بیان دیا جو کچھ ہوا تھا۔ ابھی پولیس پوچھ گچھ کر رہی تھی کہ دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ وہ ایک پولیس آفیسر کو باہر لے گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ آفیسر واپس آیا اور اس نے اپنے ساتھی کو بھی ساتھ آنے کا کہا۔ البتہ جانے سے پہلے پولیس کا دوسرا عملہ لاشیں بھی اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ جوزف زخمی نہیں ہوا تھا اس لئے عمران نے جوزف کو بھیجا تھا کہ وہ جا کر صالحہ کے بارے میں معلوم کرے اور پھر جوزف جیسے ہی باہر گیا وہی دونوں آدمی اندر آ گئے اور انہوں نے عمران کو بتایا کہ ان کا تعلق ڈارک آئی سے ہے اور ڈارک آئی کے چیف کرنل فوسٹر نے حکم دیا ہے کہ انہیں ڈارک آئی

کے خصوصی ہسپتال میں لے جایا جائے اور ان کی حفاظت کی جائے کیونکہ کچھ پیشہ ور قاتل انہیں ہلاک کرنا چاہتے ہیں اس لئے وہ اسے لینے آئے ہیں لیکن عمران نے اس وقت تک جانے سے انکار کر دیا جب تک اس کی ساتھی عورت کے بارے میں اسے تسلی نہیں ہو جاتی۔ وہ دونوں آدمی خاموشی سے واپس چلے گئے۔ کچھ دیر بعد نرس اور ڈاکٹر آئے اور انہوں نے بتایا کہ صالحہ کو چار گولیاں لگی تھیں اور اس کا آپریشن ہو رہا ہے پھر انھوں نے اسے مختلف انجکشن لگائے لیکن انجکشن لگتے ہی عمران کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا اور اب اسے ہوش آیا تھا اور صالحہ ساتھ والے بیڈ پر موجود تھی جب کہ جوزف غائب تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔ وہ عمران کو ہوش میں دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں کہاں ہوں اور میری اس ساتھی لڑکی کی کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بھی بچ گئی ہیں اور آپ اس وقت ڈارک. آئی کے سپیشل ہسپتال میں ہیں۔ آپ کو بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا تھا۔ پھر آپ کی اس ساتھی لڑکی کو بھی بعد میں لایا گیا تھا"...... ڈاکٹر نے اس کو چیک کرنے کے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"میرا تیگرو ساتھی کہاں ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔ اسے سمجھ نہ آرہی تھی کہ اچانک یہ سلسلہ کیوں شروع ہو گیا ہے اور ڈارک آئی اس معاملے میں کیسے کود پڑی ہے۔

"وہ بھی ٹھیک ہے۔ اسے بھی بے ہوش کر کے آپ کے ساتھ ڈبل کمپنی کے ہسپتال میں لایا گیا تھا اور اسے ابھی تک اس لئے بے ہوش رکھا گیا ہے کہ پہلے آپ کو ہوش میں لایا جائے اور پھر اسے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی ہنگامہ برپا کر دے۔ وہ ساتھ والے کمرے میں ہے"...... ڈاکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا میری کرنل فوسٹر سے بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ میں فون لے آتا ہوں۔ چیف کا حکم ہے کہ جب بھی آپ کو ہوش آئے انہیں فوراً اطلاع دی جائے"...... ڈاکٹر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسے پوری طرح احساس تھا کہ صالحہ نے اس کے سامنے آکر نہ صرف اس کی زندگی بچائی ہے بلکہ اس نے اپنی زندگی کو بھی حقیقی خطرے میں ڈال دیا تھا۔ اس کے دل میں صالحہ کے لئے انتہائی تشکر کے احساسات ابھر آئے تھے۔

"اگر صالحہ کو کچھ ہو جاتا تو میں زندگی بھر اپنے آپ کو معاف نہ کر سکتا یا اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھ پر احسان کرتے ہوئے صالحہ کی زندگی بچالی ہے"...... عمران نے دل ہی دل میں انتہائی خلوص سے اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے کہا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور وہی ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔

"چیف کو آپ کے ہوش میں آنے کی اطلاع دے دی گئی ہے۔

وہ خود آ رہے ہیں"...... ڈاکٹر نے کہا۔

"میرے دونوں بازو بھی کلپڈ ہیں جبکہ بازوؤں پر تو زخم نہیں ہیں پھر کیوں انہیں کلپڈ کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں انہیں کھول دیتا ہوں لیکن پلیز آپ زیادہ حرکت نہ کریں ورنہ معاملہ بگڑ جائے گا"...... ڈاکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پہلے عمران کا ایک بازو آزاد کیا اور پھر گھوم کر اس نے بیڈ کی دوسری طرف جا کر اس کا دوسرا بازو بھی آزاد کر دیا۔

"میرے ساتھی کو ہوش آ گیا ہے"...... عمران نے فون اٹھاتے ہوئے کہا۔

"انہیں انجکشن لگا دیا گیا ہے ابھی تھوڑی دیر بعد ہی وہ ہوش میں آ جائیں گے"...... ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"وہ زخمی تو نہیں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں وہ زخمی نہیں ہیں"...... ڈاکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ جب اسے ہوش آئے تو اسے میرے پاس بھجوا دینا"۔ عمران نے کہا اور ڈاکٹر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

اسی لمحے عمران کو احساس ہوا کہ صالحہ کی آنکھیں کھل رہی تھیں۔ اسے ہوش آ رہا تھا یا وہ نیند سے بیدار ہو رہی تھی۔ چند لمحوں بعد صالحہ کے منہ سے کراہ سی نکلی اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"تم نے اپنی جان خطرے میں ڈال کر میری جان بچائی ہے صالحہ میں اس کے لئے ہمیشہ تمہارا احسان مند رہوں گا"...... عمران نے

کہا تو صالحہ نے گردن موڑی اور اس کے چہرے پر عجیب سا فاخرانہ تاثر پھیل گیا۔

"میں نے آپ کی نہیں عمران صاحب پاکیشیا کے چودہ کروڑ عوام کی جانیں بچائی ہیں۔ میری زندگی کی تو کوئی اہمیت نہیں ہے لیکن آپ کو پاکیشیا کے لئے زندہ رہنا چاہئے تھا"...... صالحہ نے کہا۔

"یہ سب تمہارا حسن ظن ہے صالحہ۔ ورنہ میں کیا اور میری حیثیت کیا۔ بہرحال میں تمہارا مشکور ہوں اور اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار ہوں کہ تمہاری زندگی بچ گئی ہے ورنہ حقیقت ہے کہ میں کبھی اپنے آپ کو معاف نہ کرتا"...... عمران نے کہا۔

"بے حد شکریہ"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں پہلے ہوش آ گیا تھا یا تم اب پہلی بار ہوش میں آئی ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے تو کافی دیر پہلے ہوش آ گیا تھا۔ اس وقت ڈاکٹر آپ کو ہوش میں لانے کا انجکشن لگا رہے تھے پھر میں آپ کے ہوش میں آنے کا انتظار کرتی رہی لیکن شاید کمزوری کی وجہ سے مجھے نیند سی آ گئی تھی۔ کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کیا کوئی خاص بات ہے"۔ صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم نے نہ ہی جوزف کے بارے میں پوچھا تھا اور نہ جوانا کے بارے میں اس لئے"...... عمران نے کہا تو صالحہ مسکرا دی۔

"میں پہلے ہی جوزف کے بارے میں پوچھ چکی تھی لیکن یہ اچانک

ہو کیا گیا ہے میری سمجھ میں تو نہیں آیا"...... صالحہ نے کہا۔

"ابھی ڈارک آئی کا چیف کرنل فوسٹر آ رہا ہے پھر شاید کچھ معلوم ہو سکے۔ اس وقت ہم ڈارک آئی کی تحویل میں ہیں اور کوئی پیشہ ور قاتلوں کا گروپ ہمارے خلاف کام کر رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مگر کیوں"...... صالحہ نے کہا۔

"شاید یہ کام پائر کا ہے۔ وہ انتہائی کینہ پرور آدمی ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"تو آپ نے اسے زندہ کیوں چھوڑ دیا تھا"...... صالحہ نے کہا۔

"میں نہیں چاہتا تھا کہ ڈارک آئی سے الجھوں"...... عمران نے کہا اور صالحہ نے ہونٹ بھینچ لئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور کرنل فوسٹر اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ہسپتال کا ایک ملازم تھا جس کے ہاتھ میں ایک پلاسٹک کی کرسی تھی۔ اس نے کرسی عمران کے بیڈ کے ساتھ رکھ دی۔

"تم جاؤ"...... کرنل فوسٹر نے اس آدمی سے کہا اور وہ آدمی سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"مجھے افسوس ہے عمران کہ تمہاری یہ ساتھی میرے آدمیوں کی تھوڑی سی دیر کی وجہ سے زخمی ہو گئی۔ اگر وہ چند لمحے پہلے پہنچ جاتے تو یہ واقعہ پیش نہ آتا"...... کرنل فوسٹر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بے حد شکریہ کرنل فوسٹر لیکن تم نے یہ پائر جیسے آدمیوں کو

کیوں سیکشن کا انچارج بنا رکھا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کرنل فوسٹر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تو تمہیں معلوم ہو گیا ہے تم پر حملے پائر نے کرائے ہیں۔ کیسے معلوم ہوا"...... کرنل فوسٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ انتہائی کم ظرف آدمی ہے لیکن میں نہیں چاہتا تھا کہ میں ڈارک آئی سے الجھوں۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ میرا ایسا کوئی مشن نہ تھا۔ میں تو ایک سائنسی الجھن کے سلسلے میں آیا تھا لیکن مجھے یہ امید ہی نہ تھی کہ ڈارک آئی کا ایک سیکشن انچارج اس قدر گھٹیا حرکتوں پر اتر آئے گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس نے بھی اور ڈینی دونوں نے مل کر یہ کام کیا ہے اور انہیں اس کی پوری پوری سزا بھگتنا پڑے گی۔ میں ان دونوں کے خلاف انتہائی سخت ترین ایکشن لوں گا۔ مجھے خوشی ہے کہ تمہاری اور تمہاری ساتھی عورت دونوں کی زندگیاں بچ گئی ہیں۔ بہرحال تم یہاں محفوظ ہو"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"تمہیں کیسے اطلاع ملی کہ مجھ پر حملہ ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے اطلاع ملی تھی کہ ڈینی نے ریز کی مدد سے تمہیں دوبارہ ٹریس کرایا ہے۔ اس پر میں چونک پڑا اور میرے ایک سیکشن نے سب کچھ معلوم کر لیا۔ اس کے ساتھ ہی اطلاع ملی کہ پیشہ ور قاتلوں

کا دوسرا گروپ تم پر حملہ کرنے والا ہے تو میں نے اپنے آدمی نوبل کمپنی کے ہسپتال بھجوائے تاکہ تمہیں یہاں خصوصی ہسپتال میں شفٹ کر دیا جائے تاکہ تم محفوظ رہ سکو لیکن میرے آدمیوں کے پہنچنے سے پہلے تم پر حملہ ہو چکا تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب مجھے اس کی تفصیل کا علم ہوا کہ کس طرح تمہاری ساتھی عورت نے خود گولیاں کھا کر تمہیں بچایا ہے اور تمہارے ساتھی جوزف نے کس طرح حملہ آوروں کو ہلاک کیا ہے تو حقیقت ہے کہ میرے دل میں بے اختیار یہ خواہش مچلی کہ کاش کہ تم اور تمہارے ساتھی ایکریمین ہوتے"۔ کرنل فوسٹر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اگر ایکریمین ہوتے کرنل فوسٹر تو شاید صالحہ اس طرح قربانی نہ دیتی۔ تم مشرق کو پسماندہ کہتے ہو لیکن مشرق کے رہنے والوں کے دل زندہ ہیں جو دوسروں کو بچانے کے لئے خود قربانی دے سکتے ہیں جبکہ مغرب کے رہنے والوں کے دل مردہ ہو چکے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ واقعی ایسے جذبے مغرب میں ناپید ہو چکے ہیں۔ بہرحال اب تم قطعی بے فکر رہو۔ یہاں تم ہر لحاظ سے محفوظ ہو اور یہاں تمہارا اور تمہاری ساتھی کا انتہائی ذمہ داری سے علاج بھی ہو گا اور میں حقیقتاً تم سے شرمندہ ہوں کہ ڈارک آئی کی وجہ سے تم دونوں کو تکلیف اٹھانی پڑی ہے"...... کرنل فوسٹر نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور کرنل فوسٹر سر

ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور جوزف اندر داخل ہوا۔

"جوزف جوانا کہاں ہے"...... عمران نے جوزف کے اندر داخل ہوتے ہی اس سے پوچھا۔

"وہ کمپنی کے ہسپتال سے ہی حملہ آوروں کے پیچھے چلا گیا تھا اور ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی"...... جوزف نے جواب دیا۔

"کیا اس نے حملہ آوروں کو پہچان لیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس نے ایک مرنے والے حملہ آور سے پوچھ گچھ کی تھی"۔ جوزف نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن اب اسے یہاں کا پتہ معلوم نہیں ہو گا۔ ہمارا سامان ایئرپورٹ سے آگیا ہے یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں آگیا ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"یہ ہسپتال کہاں ہے۔ اس کا پتہ کیا ہے۔ تم نے معلوم کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ یہ ہسپتال سٹار روڈ پر ہے۔ باہر ہسپتال کا بورڈ آویزاں ہے لیکن ہم اس کے آخری اور خصوصی حصے میں ہیں"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"تو جا کر سامان سے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر لے آؤ تاکہ جوانا سے رابطہ بھی ہو سکے اور اسے یہاں کا پتہ بھی بتایا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"جوانا کے پاس ٹرانسمیٹر نہیں ہے باس۔ اس نے میرے سامنے

ٹرانسمیٹر اپنے بیگ میں رکھ دیا تھا"...... جوزف نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ پھر وہ خود ہی تلاش کر لے گا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جوانا کسی مصیبت میں نہ پھنس جائے وہ اکیلا کیسے ان خطرناک گروپس سے نکر لے گا"...... صالحہ نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ناراک جوانا کے لئے نیا نہیں ہے صالحہ وہ یہیں کا رہنے والا ہے اور جہاں تک اس کے مصیبت میں پھنسنے کا تعلق ہے تو جوانا اس وقت خود مجسم مصیبت بنا ہوا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صالحہ بھی بے اختیار ہنس دی۔

"جوزف بیگ میں سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر لے آؤ تاکہ میں چیف کو تفصیلی رپورٹ دے دوں"...... عمران نے کہا اور جوزف سر ہلاتا مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

جوانا نے ٹیکسی کو ایک عمارت کے قریب رکنے کا کہا اور پھر ٹیکسی رکتے ہی وہ نیچے اترا اور اس نے ڈرائیور کو کرایہ دے کر فارغ کر دیا۔ ٹیکسی ڈرائیور جب ٹیکسی آگے بڑھا کر لے گیا تو جوانا پیدل ہی تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ وہ فلیک کے اڈے سے نکل کر ٹیکسی کے ذریعے سیدھا یہاں پہنچا تھا کیونکہ فلیک نے اسے پائر اور ڈینی کا نام بتایا تھا اور چونکہ پائر کے سیکشن ہیڈ کوارٹر سے ہی وہ واپس گئے تھے اس لئے جوانا کو اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں مزید پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔ پائر کا سیکشن ہیڈ کوارٹر ایک چھوٹی سی متوسط کوٹھی کے اندر بنا ہوا تھا اور جوانا اس کوٹھی کی طرف ہی بڑھا چلا جا رہا تھا۔ یہ رہائشی علاقہ تھا لیکن یہاں کی عمارتیں متوسط درجے کی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد جوانا اس کوٹھی کے سامنے پہنچ گیا جس میں پائر کا سیکشن ہیڈ کوارٹر تھا۔ کوٹھی کا پھاٹک بند تھا۔ جوانا نے کال بیل کا

بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مسلح نوجوان باہر آنے لگا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل اندر جا گرا۔ جوانا نے اس کے سینے پر ہاتھ مار کر اسے اندر اچھال دیا تھا۔ دوسرے لمحے جوانا اچھل کر اندر داخل ہوا اور اس کے ساتھ اس کے ہاتھ میں اس کا مشین پسٹل نظر آیا اور پھر تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی فرش پر گر کر اٹھنے والا نوجوان چیختا ہوا واپس گرا اور تڑپنے لگا۔ جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے پھاٹک بند کیا اور پھر دوڑنے کے سے انداز میں عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے ایک اور مسلح آدمی ایک دروازے سے نکل کر برآمدے میں آیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا جوانا کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ گونجی اور باہر آنے والا چیختا ہوا اچھل کر وہیں برآمدے میں گرا اور بری طرح پھڑکنے لگا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے جانسن۔ یہ کیسی فائرنگ ہے"...... اچانک راہداری میں سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور جوانا یہ آواز پہچان گیا۔ یہ پائر کی آواز تھی۔ جوانا راہداری کی سائیڈ میں رک کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے اندر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر جیسے ہی پائر راہداری سے نکل کر برآمدے میں آیا جوانا بھوکے عقاب کی طرح اس پر ٹوٹ پڑا۔ دوسرے لمحے پائر ہوا میں اڑتا ہوا ایک دھماکے سے فرش سے جا ٹکرایا۔ اس کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی تھی۔

"کیا ہوا پائر۔ کیا ہوا"...... اسی لمحے اندر سے چیختی ہوئی نسوانی آواز سنائی دی اور جوانا تیزی سے راہداری میں آگے بڑھنے لگا۔ وہ یہ آواز بھی پہچان چکا تھا یہ ڈینی کی آواز تھی۔ پائر کی اسے فکر نہ تھی کیونکہ اس نے اسے اس انداز میں اٹھا کر پھینکا تھا کہ اس کی گردن میں مخصوص بل آگیا تھا اور اب وہ اس وقت تک ہوش میں نہ آسکتا تھا جب تک اس کی گردن کا بل نہ نکالا جاتا۔ جوانا نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا۔ وہ اس پائر کو عبرتناک موت مارنا چاہتا تھا کیونکہ یہی آدمی تھا جس نے عمران پر بزدلانہ حملہ کرایا تھا۔ اسی لمحے ڈینی بوکھلائے ہوئے انداز میں باہر نکلی اور اس کے ساتھ ہی جوانا کا بازو گھوما اور پھر اس سے پہلے کہ ڈینی سنبھلتی جوانا کے ہاتھ کی ضرب کھا کر وہ اڑتی ہوئی راہداری کی سائیڈ دیوار سے ٹکرائی اور پھر وہ نیچے گر کر اٹھنے ہی لگی تھی کہ جوانا کی لات گھومی اور دوسری ضرب کھا کر ڈینی کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور وہ ساکت ہو گئی۔ جوانا تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے کمرے میں جھانکا لیکن کمرہ خالی تھا البتہ میز پر شراب کی بوتل اور گلاس موجود تھے۔ ساتھ ہی ایک فون اور ایک ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا۔ پھر جوانا نے پوری کوٹھی چیک کی لیکن ان کے علاوہ اور وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔ جوانا واپس آکر برآمدے میں رک گیا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ فائرنگ کی آوازوں پر کوئی ردعمل تو سامنے نہیں آیا لیکن کچھ دیر تک کوئی ردعمل سامنے نہ آیا تو وہ سمجھ گیا کہ اردگرد کے مکین یہاں فائرنگ کی آواز سننے کے عادی رہتے ہوں

گئے یا یہ انہیں معلوم ہوگا کہ یہ کوٹھی کسی سرکاری تنظیم کا سیکشن ہیڈ کوارٹر ہے اس لئے اس طرف کسی کی توجہ نہ رہتی ہوگی۔ جوانا برآمدے سے گزر کر پھاٹک کی طرف گیا اور اس نے پھاٹک کو اندر سے بند کر دیا۔ پھر وہ واپس آیا اور اس نے کوٹھی کے ایک سٹور نما کمرے سے رسی کا بنڈل اٹھایا اور پاٹر اور ڈینی دونوں کو اٹھا کر اس نے انہیں کمرے میں کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے باندھ دیا اور پھر اس نے اپنا ایک ہاتھ پاٹر کے سر پر اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دیا۔ اس طرح پاٹر کی گردن میں آ جانے والا مخصوص بل کھل گیا جس کی وجہ سے اس کی بے ہوشی طویل ہو گئی تھی۔ پھر جوانا نے پاٹر کا منہ اور ناک ایک ہاتھ سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوانا نے ہاتھ ہٹایا اور ساتھ والی کرسی پر بندھی بیٹھی ڈینی کا ناک اور منہ بھی اس نے ایک ہی ہاتھ سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ادھر پاٹر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں ادھر ڈینی کے جسم میں بھی حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تھے۔ جوانا نے ہاتھ ہٹایا اور ایک کرسی اٹھا کر اس نے ان دونوں کے سامنے رکھی اور پھر خود مڑ کر وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جب دوبارہ کمرے میں داخل ہوا تو اس کے ایک ہاتھ میں تیز دھار خنجر اور دوسرے ہاتھ میں سرخ مرچوں سے بھرا ہوا ایک ڈبہ تھا۔ خنجر اسے ایک کمرے سے اور مرچوں سے بھرا ڈبہ کچن سے اسے ملا تھا۔ اس نے

سائیڈ پر موجود میز کے اوپر خنجر اور ڈبہ رکھا اور اطمینان بھرے انداز میں ان دونوں کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ دونوں ہی ہوش میں آ چکے تھے لیکن شاید ابھی تک ان کے ذہن پوری طرح ایڈجسٹ نہ ہوئے تھے کیونکہ ان کی آنکھوں میں ابھی شعور کی چمک پیدا نہ ہوئی تھی۔

"تم۔ تم اور یہاں۔ کیا مطلب"...... اسی لمحے ڈینی کی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں بھی شدید حیرت تھی۔

"تم دونوں نے انتہائی بزدلانہ انداز میں ماسٹر پر حملہ کرایا ہے اور اب تمہیں اس کی انتہائی عبرتناک سزا بھگتنا ہو گی"...... جوانا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون ماسٹر۔ کیا مطلب"...... پاٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم نے پیشہ ور قاتلوں کے ایک گروپ کے انچارج فلیک کو ماسٹر کو ہلاک کرنے کے لئے ہائر کیا تھا اور فلیک نے اپنے آدمی مارٹی کے ذمے یہ کام لگایا اور مارٹی نے سپیشل گروپ ایئرپورٹ پر بھیجا جس نے ماسٹر پر انتہائی بزدلانہ انداز میں فائر کھول دیا اور ماسٹر شدید زخمی ہو گئے اور اب تم یہاں بیٹھے شراب پی رہے تھے اور اس خبر کا انتظار کر رہے تھے کہ ماسٹر ہلاک ہوا ہے یا نہیں لیکن اب یہ خبر تمہیں نہیں مل سکے گی کیونکہ پہلی بات تو یہ ہے کہ ماسٹر شدید زخمی ہونے کے باوجود زندہ بچ گیا ہے اور دوسری بات یہ کہ میں نے مارٹی

اور فلیک دونوں کو زندہ زمین میں دفن کر دیا ہے اور اب تمہاری باری ہے"...... جوانا نے انتہائی زہریلے لہجے میں کہا۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر۔ ہم نے ایسا کوئی کام نہیں کیا"...... اس بار ڈینی نے کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ تم نے ایسا کیا ہے۔ اگر تم براہ راست مقابلے پر آ جاتے تو مجھے ہرگز کوئی ملال نہ ہوتا۔ مقابلے میں فتح شکست اور موت اور زندگی بہرحال کسی ایک کے ہی حصے میں آتی ہے لیکن مجھے غصہ اس بات کا ہے کہ تم نے مقابلے پر آنے کی بجائے پیشہ ور قاتلوں کو آگے بڑھایا اور پھر پیشہ ور قاتل بھی ایسے جو انتہائی بزدل ہیں کہ جنہوں نے باقاعدہ للکار کر مارنے کی بجائے ماسٹر کی پشت پر فائر کھول دیا۔ میں بھی پیشہ ور قاتل رہا ہوں۔ میرا نام جوانا ہے۔ اگر تم نے ایکریمیا کی مشہور پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم ماسٹر کلر کا نام سنا ہوا ہے تو میں اس تنظیم کا رکن تھا لیکن میں نے کبھی کسی کو اس بزدلانہ انداز میں ہلاک نہیں کیا۔ ایئرپورٹ پر بھی مارٹی کے چار افراد کو میں نے اور میرے ساتھی جوزف نے ہلاک کر دیا تھا۔ ان میں سے ایک ابھی زندہ تھا۔ میں نے اس سے اگلوا لیا کہ یہ حملہ مارٹی نے کرایا ہے۔ چنانچہ ماسٹر کو ہسپتال پہنچا کر میں مارٹی کے پاس گیا اور پھر مارٹی اپنے انجام کو پہنچ گیا لیکن اپنے انجام تک پہنچنے سے پہلے اس نے فلیک کا نام بتایا اور پھر میں فلیک کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے فلیک کے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ دی اور فلیک نے بتایا کہ اسے

یہ کام پائر اور ڈینی نے دیا ہے۔ چنانچہ اسے ہلاک کر کے میں یہاں آیا ہوں اور اب تمہارا انجام ان دونوں سے بھی زیادہ عبرتناک ہو گا"...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑا ہوا خنجر اٹھا لیا۔

"اس خنجر کی مدد سے میں تم دونوں کے جسموں پر سینکڑوں زخم ڈالوں گا اور پھر ان زخموں میں اس ڈبے میں بھری ہوئی سرخ مرچیں بھر دوں گا اور اس کے بعد میں واپس چلا جاؤں گا۔ اب تم خود سوچ سکتے ہو کہ تمہارا کیا حشر ہو گا"...... جوانا نے انتہائی سرد اور سفاک لہجے میں کہا تو ڈینی اور پائر دونوں کے چہرے یکلخت زرد پڑ گئے۔

"سنو ابھی تم ہمیں بزدل کہہ رہے تھے جبکہ بزدلوں والا کام تو تم خود کر رہے ہو۔ ہمیں باندھ کر ہم پر تشدد کر رہے ہو"...... اچانک پائر نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہیں شاید اپنی تربیت پر ناز ہے۔ تمہیں یقین ہے کہ تم ایک تربیت یافتہ ایجنٹ ہو جبکہ میں ایک عام سا پیشہ ور قاتل۔ لیکن یہ بات سن لو کہ میں نے زندگی میں صرف ماسٹر عمران سے مارشل آرٹ میں شکست کھائی ہے اور اس لئے وہ میرا ماسٹر ہے ورنہ جوانا نے آج تک کسی سے شکست نہیں کھائی"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بہرحال تم جو کچھ بھی ہو بزدل نہیں ہو۔ ٹھیک ہے ہم نے عمران کو ہلاک کرانے کی کوشش کی ہے اور یہ کام ہم نے خود اس

لئے کیا تھا کہ چیف نے ہمیں روک دیا تھا اس لئے مجبوراً ہمیں پیشہ ور قاتلوں کی مدد حاصل کرنا پڑی اور یہ بھی سن لو کہ ایک حملے سے بچنے کے بعد عمران دوسرے حملے سے نہیں بچ سکے گا"...... پائر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اگر اس کی زندگی ہوئی تو بچ جائے گا اور اگر اس کی موت آ گئی ہے تو پھر اسے کوئی نہیں روک سکتا لیکن تمہاری موت بہرحال آ چکی ہے"...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خنجر ہاتھ میں پکڑے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"سنو تم جتنی دولت چاہو ہم سے لے لو"...... اچانک ڈینی نے کہا۔

"مجھے دولت نہیں چاہئے صرف تمہاری عبرتناک موت چاہئے اور یہ بھی سن لو کہ تم نے مجھے بزدلی کا طعنہ دیا ہے اس لئے اب میں تم دونوں کو رہا کر رہا ہوں اس کے بعد تم جس طرح چاہو اپنی حسرتیں پوری کر سکتے ہو"...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر ڈینی کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیوں میں سے خنجر کی مدد سے ایک رسی کاٹ دی۔ اس کے بعد اس نے پائر کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیوں میں سے ایک کاٹ دی اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے پیچھے ہٹا اور پھر اس نے لات مار کر میز اور کرسیاں ایک کونے میں اچھال دیں جبکہ اس دوران پائر اور ڈینی دونوں تیزی سے اپنے جسم کے گرد موجود باقی رسیاں ہٹانے میں مصروف رہے۔ جوانا

نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر بھی کمرے کے ایک کونے میں اچھال دیا۔

"آؤ اب تم دونوں تربیت یافتہ ایجنٹ آ جاؤ لیکن یاد رکھنا جس قدر جدوجہد کرو گے اتنی ہی عبرتناک موت مرو گے"...... جوانا نے پیچھے ہٹ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اب تمہیں معلوم ہو گا کہ موت کس کی آنے والی ہے"۔ پائر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ڈینی کی طرف مڑا۔

"ڈینی تم نے مداخلت نہیں کرنی سمجھیں"...... پائر نے ڈینی سے کہا اور ڈینی سر ہلاتی ہوئی ایک طرف ہٹ گئی۔ اس کے چہرے پر ایسا اطمینان تھا کہ جیسے اسے سو فیصد یقین ہو کہ پائر اس حبشی کو ہر صورت میں شکست دے دے گا کیونکہ وہ پائر کی صلاحیتوں سے اچھی طرح واقف تھی۔ ڈارک آئی میں پائر سب سے بہترین لڑاکا تھا اور پوری تنظیم اس کی ان صلاحیتوں کی معترف تھی۔

"آؤ حقیر بلیک مین آؤ۔ اب میں دیکھوں گا کہ تمہارے اندر کتنی طاقت ہے"...... پائر نے مضحکہ اڑانے والے لہجے میں کہا۔

"تم جیسے مچھر صرف بھیں بھیں کرنا جانتے ہیں۔ آؤ کر لو بھیں بھیں"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح پائر کے جسم نے حرکت کی اور جوانا کو واقعی ایسا محسوس ہوا جیسے اس کی دائیں سائیڈ اس کے جسم سے علیحدہ ہو گئی ہو۔ وہ لٹو کی طرح گھومتا ہوا دھڑام سے فرش پر جا گرا تھا۔ پائر اس کی سائیڈ پر ضرب لگا کر تیزی سے سیدھا ہوا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ جوانا فرش

پر سے اٹھنے کی کوشش کرتا پائر نے یکلخت قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے اس کے دونوں بوٹ جوانا کے چہرے پر زوردار رگڑ مارتے ہوئے گزر گئے اور جوانا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے چہرے پر موجود ہر چیز چلپن ہو گئی ہو۔

"ویل ڈن پائر ویل ڈن"...... ڈیبی کی انتہائی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"اٹھو اٹھو کالے ریچھ اٹھو۔ کیا بزدلوں کی طرح فرش پر پڑے ہو"۔ پائر نے مضحکہ اڑانے والی آواز میں کہا۔ وہ جوانا کے سر کے عقب میں کھڑا ہوا تھا اور جوانا کے جسم میں جیسے تیز آگ سی دوڑتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کی دونوں ٹانگیں یکلخت حرکت میں آئیں اور دوسرے لمحے اس کے عقب میں موجود پائر چیختا ہوا کمرے کی عقبی دیوار سے ایک دھماکے سے جا ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی جوانا قلابازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون کے قطرے نکل کر اس کے ہونٹوں تک پہنچ گئے تھے اور اپنے خون کا ذائقہ جیسے ہی جوانا کے حلق میں پہنچا جوانا کے ذہن پر جیسے خون سوار ہو گیا۔ اس نے یکلخت تیزی سے اٹھتے ہوئے پائر پر حملہ کر دیا لیکن پائر واقعی بے حد پھرتیلا اور تیز ثابت ہوا وہ بجائے رکنے کے یکلخت فرش پر کسی چکنی مچھلی کی طرح پھسلتا ہوا سائیڈ پر چلا گیا اور جوانا اپنے ہی زور سے ایک زوردار دھماکے سے دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس نے بڑی مشکل سے اپنے دونوں ہاتھ سامنے کر کے اپنے آپ کو دیوار

سے ٹکرانے سے بچایا تھا لیکن ابھی وہ پوری طرح سنبھلا نہ تھا کہ اس کی پشت پر پائر کی لات پوری قوت سے پڑی اور جوانا ایک زوردار جھٹکا کھا کر دیوار سے جا ٹکرایا لیکن دیوار سے ٹکراتے ہی جوانا کا جسم کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھوما اور اس کے ساتھ ہی پائر کی لات اس کے پہلو میں رگڑ کھاتی ہوئی دیوار سے جا ٹکرائی اور اس سے پہلے کہ پائر کی ٹانگ واپس اپنی جگہ پر جاتی جوانا کا بازو گھوما اور پائر چیختا ہوا اڑ کر ہوا میں قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے فرش پر جا گرا۔ وہ اچانک لگنے والی ضرب کی وجہ سے اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا تھا۔

"ہونہہ۔ تم تو واقعی اچھل کود کر لیتے ہو۔ ہونہہ"...... جوانا نے ہونٹ سکیڑتے ہوئے کہا لیکن پائر نیچے گر کر الٹی قلابازی کھا کر اب کمرے کی سائیڈ دیوار کے ساتھ جا کھڑا ہوا تھا۔ اس طرح ان دونوں کے درمیان خاصا فاصلہ پیدا ہو گیا تھا۔

"اب بھی وقت ہے شکست قبول کر لو ورنہ پھر تمہیں اپنے جسم کی ہڈیاں گننا بھی مشکل ہو جائیں گی"...... پائر نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"بس بہت ہو چکی۔ میں صرف یہ چاہتا تھا کہ مرنے سے پہلے تمہارے دل میں کوئی حسرت باقی نہ رہے"...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کسی جنگلی بھینسے کی طرح پوری قوت سے پائر کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ پائر کے سینے میں ٹکر مار کر اسے دیوار سے چپکانا چاہتا ہے۔ اس کے دوڑنے کی وجہ سے فرش ہلنے

لگ گیا تھا لیکن پائر اپنی جگہ پر مطمئن کھڑا تھا بلکہ جوانا کے اس طرح دوڑنے کی وجہ سے اس کے چہرے پر اطمینان کے ساتھ ساتھ اس کے لئے مضحکہ اڑانے والی ہنسی بھی ابھر آئی تھی کیونکہ اتنی بات وہ بھی جانتا تھا کہ اس انداز میں دوڑ کر ٹکر مارنے والا مارشل آرٹ میں اناڑی تو ایک طرف انتہائی احمق ہی سمجھا جا سکتا ہے لیکن جوانا واقعی جنگلی بھینسے کی طرح ناک کی سیدھ میں دوڑا چلا آ رہا تھا اور پھر جیسے ہی وہ قریب آیا پائر نے یکلخت سائیڈ پر چھلانگ لگائی لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہو گیا کہ حماقت جوانا سے نہیں بلکہ اس سے ہوئی ہے۔ اس نے جیسے ہی چھلانگ لگائی تھی اسی لمحے جوانا کا جسم بھی دوڑتے دوڑتے یکلخت مڑا تھا اور دوسرے لمحے پائر جوانا کے ایک ہاتھ کی زوردار تھپکی کھا کر اوپر چھت کی طرف اٹھتا چلا گیا۔ چونکہ اس کا جسم چھلانگ لگانے کی وجہ سے فرش سے اٹھ چکا تھا اس لئے جوانا کی مخصوص انداز میں لگائی گئی تھپکی نے اس کے جسم کو چھت کی طرف اٹھا دیا تھا لیکن پائر نے ہوا میں اٹھتے ہی اپنے جسم کو موڑا اور اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ دیوار سے ٹکرائے اور اس کا جسم کسی تیر کی طرح جوانا کے سر کے اوپر سے گزر کر اس کے عقب کی طرف گیا لیکن جوانا شاید پہلے سے ہی اس کی اس جوابی حرکت سے آگاہ تھا کیونکہ جیسے ہی پائر نے دونوں ہاتھ دیوار سے ٹکرائے تھے جوانا کا جسم بجلی کی سی تیزی سے مڑا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ پائر کے پیر فرش پر لگتے جوانا کے دونوں پیر اس کے پیروں پر پڑے اور اس کے ساتھ ہی

اس کا ہاتھ پائر کے سینے پر پوری قوت سے پڑا اور پائر کا سر اور اوپر والا حصہ ضرب کھا کر کسی کمان کی طرح مڑ کر نیچے فرش کی طرف جھکا ہی تھا کہ جوانا بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہٹا۔ اس کے نتیجے میں پائر کو بچ نکلنے کا موقع مل گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ مڑ کر فرش سے لگے اور جوانا کے پیچھے ہٹ جانے کی وجہ سے اس کی دونوں ٹانگیں خودبخود ایک قوس کی صورت میں گھومتی ہوئیں اس کے سر کے عقب کی طرف جانے لگیں لیکن اس سے پہلے کہ اس کی یہ الٹی قلابازی مکمل ہوتی جوانا پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ پائر کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا کے صرف دونوں ہاتھ گھومتے ہوئے دکھائی دیئے تھے اور پائر کی ریڑھ کی ہڈی کے کئی مہرے چٹاخ چٹاخ کی آواز کے ساتھ ٹوٹ گئے تھے اور اس آواز کے ساتھ ہی پائر کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی تھی اور پھر وہ کسی مردہ چھپکلی کی طرح ایک دھماکے سے فرش پر گرا اور اس طرح ساکت ہو گیا جیسے اس کے جسم میں جان نام کی کوئی چیز ہی نہ ہو لیکن اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور چہرہ بری طرح مسخ ہو رہا تھا۔ اسی لمحے ڈینی نے یکلخت دروازے کی طرف چھلانگ لگائی لیکن دوسرے لمحے وہ بھی بری طرح چیختی ہوئی سامنے کی دیوار سے جا ٹکرائی۔ وہ جوانا کے بازو کی رینج میں تھی اس لئے جوانا کا زوردار تھپڑ اس کی پشت پر پڑا تھا۔ دیوار سے ٹکرا کر ڈینی نیچے گری ہی تھی کہ جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر اسے گردن سے پکڑا

اور ایک بار پھر کمرہ ایک زوردار دھماکے اور ڈینی کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا نے ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر ڈینی کو دیوار کی طرف اس انداز میں اچھالا تھا کہ ڈینی کو اپنے ہاتھ سامنے کرنے کا موقع ہی نہ مل سکا اور اس کا سر ایک دھماکے سے دیوار سے ٹکرایا اور پھر وہ بھی فرش پر گری اور پھر ساکت ہو گئی۔ اس کے سر سے خون بہنے لگا تھا۔ جوانا نے ایک طویل سانس لیا اور پھر مڑ کر اس نے فرش پر ساکت پڑے ہوئے پائر کو جھک کر گردن سے پکڑا اور اسے فرش پر گھسیٹتے ہوئے وہ دیوار کے ساتھ لگی ہوئی کرسی کے پاس لے آیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے پائر کو اٹھایا اور کرسی پر ڈال دیا۔ پھر وہ ڈینی کی طرف بڑھا اور اس نے ڈینی کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا اور ایک بار پھر اس نے فرش پر پڑی ہوئی رسیاں اٹھائیں اور ان دونوں کے بے حس و حرکت جسموں کو رسیوں کی مدد سے کرسی کے ساتھ باندھ دیا اور پھر وہ واپس کونے کی طرف بڑھ گیا جہاں فرش پر خنجر پڑا ہوا تھا اور ساتھ ہی مرچوں کا ڈبہ بھی۔ ساتھ وہ میز بھی موجود تھی جسے جوانا نے لات مار کر اچھالا تھا۔ اس نے میز اٹھا کر اسے سیدھا کیا۔ خنجر اور ڈبہ اس میز پر رکھے اور میز کو اٹھا کر اس نے پائر اور ڈینی دونوں کی کرسیوں کے سامنے رکھ دیا۔ وہ بڑے اطمینان اور سکون سے یہ سارا کام کر رہا تھا۔ پائر کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ چہرہ مسخ تھا لیکن نہ ہی وہ حرکت کر پا رہا تھا اور نہ اس کی زبان سے کوئی لفظ نکل رہا تھا جبکہ ڈینی کی گردن ڈھلکی ہوئی

تھی۔ وہ بے ہوش تھی البتہ اس کے سر کے ہلکے سنہرے بال اب خون آلود ہو کر سرخ ہو چکے تھے اور بے ہوش ہونے کے باوجود اس کے چہرے پر انتہائی کرب کے تاثرات نمایاں تھے۔ جوانا نے وہ کرسی اٹھائی جس پر پہلے وہ بیٹھا رہا تھا۔ اس نے وہ کرسی بھی میز کے ساتھ ان کی کرسیوں کے سامنے رکھ دی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کرسی پر بیٹھتا اچانک اس کی نظریں دیوار کے ساتھ پڑے ہوئے فون پیس اور ٹرانسمیٹر پر پڑیں تو وہ بیٹھنے کی بجائے آگے بڑھا اور اس نے ان دونوں کو بھی اٹھا کر میز پر رکھ دیا اور پھر وہ پائر کی طرف بڑھا۔ اس نے پائر کے دونوں پیروں پر اپنے پیر رکھے اور ہاتھوں سے اس کے دونوں کاندھے پکڑ کر اس نے انہیں زوردار جھٹکے سے اوپر کو اٹھایا۔ اس کے ساتھ ہی ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی اور پائر کے حلق سے یکلخت جیسے چیخوں کا طوفان سا ابل پڑا۔ یوں لگتا تھا جیسے اچانک کوئی بند ٹوٹ گیا ہو اور سیلاب پوری قوت سے بہنے لگا ہو۔ جوانا مسکراتا ہوا پیچھے ہٹا اور وہ ڈینی کی طرف مڑ گیا۔ اس نے ڈینی کا ناک اور منہ ایک ہاتھ سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ڈینی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمایاں ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹایا اور پھر اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ پائر اب چیخنے کی بجائے کراہ رہا تھا۔

"اب تم بول سکو گے پائر۔ میں دراصل تمہاری اس وقت کی چیخیں سننا چاہتا ہوں جب تمہارے جسم میں زخم ہوں گے اور ان میں مرچیں بھری جائیں گی"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس

لمحے ڈینی نے بھی کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس کے حلق سے ایک کربناک سی چیخ نکلی اور پھر اس نے زور زور سے کراہنا شروع کر دیا۔ اس کا چہرہ پسینے میں ڈوبا ہوا تھا اور اس کی آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں۔

"اب تم دونوں نے اپنی حسرتیں پوری کر لی ہیں۔ اب تو تم مجھے بزدل ہونے کا طعنہ نہ دے سکو گے"...... جوانا نے کہا۔

"تم۔ تم۔ تم نے پائر کو شکست دے دی۔ اس طرح انتہائی حیرت انگیز انداز میں۔ تم کیا ہو"...... ڈینی نے کراہتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں حیرت نمایاں تھی۔

"مم۔ مم۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ تم حیرت انگیز آدمی ہو۔ میں نے پہلی بار لڑائی میں شکست کھائی ہے"...... پائر نے رک رک کر کہا۔

"اگر ماسٹر یہاں مجھے اس طرح لڑتے دیکھ لیتا تو اس وقت میری تم سے بھی زیادہ بری حالت ہوتی۔ میں نے اس لئے اپنا چہرہ زخمی کرا لیا کہ میں تمہاری طاقت، پھرتی اور انداز کو چیک کرنا چاہتا تھا لیکن ماسٹر شاید اتنی بات پر مجھے کبھی معاف نہ کرتا اور مجھے ناکارہ قرار دے دیا جاتا اور پھر مجھے یقیناً خودکشی کرنی پڑتی"...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑا ہوا خنجر اٹھایا اور پھر اس سے پہلے کہ پائر یا ڈینی کچھ کہتے کمرہ پائر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا نے انتہائی بے دردی سے خنجر اس کی ران میں اتار دیا تھا۔

"ارے ابھی سے۔ ابھی تو تمہارے پورے جسم میں زخم ہوں گے"...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ دوبارہ اٹھا اور خنجر پائر کی دوسری ٹانگ میں پیوست ہو گیا۔

"مت مارو۔ اسے مت مارو۔ پلیز فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ مت مارو"...... اچانک ڈینی نے انتہائی دحشت بھرے لہجے میں چیختے ہوئے کہا جبکہ پائر کی گردن ڈھلک چکی تھی اور اس کے زخموں سے خون فوارے کی طرح نکلنے لگا تھا۔

"کیوں۔ تم نے میرے ماسٹر کو ہلاک کرنے کا منصوبہ نہیں بنایا تھا۔ اب اپنی موت نظر آنے لگی ہے تو اب چیخ رہی ہو"...... جوانا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہم سے واقعی غلطی ہو گئی تھی۔ ہم اپنی غلطی کا اقرار کرتے ہیں پلیز"...... ڈینی نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے چلو تم نے غلطی کا اقرار کر کے اپنی موت کو آسان بنا لیا ہے"...... جوانا نے خون آلود خنجر واپس میز پر رکھا اور جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"رک جاؤ۔ مت مارو۔ رک جاؤ"...... ڈینی نے مشین پسٹل دیکھ کر ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا لیکن جوانا نے اس کی بات کا کوئی جواب دیئے بغیر ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے کئی گولیاں پائر کے سینے میں اترتی چلی گئیں۔ اس کے جسم نے دو ہلکے ہلکے جھٹکے کھائے اور اس کے ساتھ ہی اس کی

آنکھیں بے نور ہو گئیں۔

"اب تمہاری باری ہے اور یہ میرے نزدیک سب سے آسان موت ہے اور یہ اس لئے کہ تم نے غلطی کا اعتراف کر لیا تھا ورنہ حقیقت یہی ہے کہ میں تمہیں وہی موت مارتا جس کا میں نے پہلے ذکر کیا تھا۔ تم دونوں کے جسموں میں زخم ڈال کر ان میں مرچیں بھرتا اور پھر خاموشی سے واپس چلا جاتا"...... جوانا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل کا رخ ڈینی کی طرف موڑ دیا۔ اس کے چہرے پر انتہا درجے کی سرد مہری اور سفاکی ابھر آئی تھی۔

"مجھ پر رحم کرو۔ فار گاڈ سیک رحم کرو۔ تمہیں تمہارے ماسٹر کی قسم"...... ڈینی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا تو جوانا بے اختیار چونک پڑا۔

"تم نے ماسٹر کی قسم کیوں دی ہے۔ تم نے تو ماسٹر کے خلاف بزدلانہ سازش کی تھی"...... جوانا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ پائر کی سازش تھی۔ مجھے مجبوراً اس کے ساتھ شامل ہونا پڑا ورنہ پائر مجھے ہلاک کر دیتا۔ وہ انتہائی کینہ پرور آدمی تھا۔ تمہارا ماسٹر میرے والد کا دوست تھا۔ میں تو نہیں چاہتی تھی کہ تمہارے ماسٹر کو کوئی تکلیف پہنچے"...... ڈینی نے جلدی جلدی کہنا شروع کیا تو جوانا بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں کسی ایسے فرد پر رحم نہیں کھا سکتا مس ڈینی جس نے ماسٹر

کے خلاف سوچا بھی ہو اور تم نے تو اس پر حملہ کرایا تھا"...... جوانا نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں تمہارے ماسٹر سے معافی مانگ لوں گی۔ مجھے یقین ہے کہ وہ مجھے معاف کر دے گا"...... ڈینی نے ہذیانی سے لہجے میں کہا۔

"وہ واقعی معاف کر دے گا لیکن میری لغت میں معافی کا لفظ ہی نہیں ہے مس ڈینی۔ البتہ تمہارے ساتھ صرف ایک رعایت ہو سکتی ہے کہ تم مجھے اپنے چیف کرنل فوسٹر کا پتہ بتا دو کہ وہ اس وقت کہاں ہو گا"...... جوانا نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ تو تم اب چیف کو بھی ہلاک کرنا چاہتے ہو"...... ڈینی نے چونک کر کہا۔

"ہاں نہ صرف تمہارے چیف کو بلکہ ڈارک آئی سے تعلق رکھنے والے ہر آدمی کو ہلاک ہونا پڑے گا کیونکہ ڈارک آئی نے ماسٹر پر حملہ کرایا ہے"...... جوانا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈینی کوئی جواب دیتی میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یہ کس کا فون ہو سکتا ہے"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا

"مم مم مجھے کیا معلوم ہو سکتا ہے"...... ڈینی نے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں اب گہری مایوسی تھی۔ شاید جوانا کے آخری فقرے نے کہ وہ ڈارک آئی کے چیف سمیت اس سے تعلق رکھنے والے ہر آدمی کو ہلاک کر دے گا نے اسے مایوس کر دیا تھا کہ جوانا کسی قیمت پر اسے زندہ نہیں چھوڑے گا۔ جوانا نے مشین پسٹل میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا

کر فون اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو"...... جوانا نے بھاری لہجے میں کہا۔

"اوہ کون بول رہا ہے۔ پائر کہاں ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور جوانا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ وہ کرنل فوسٹر کی آواز پہچان گیا تھا۔

"میں جوانا بول رہا ہوں۔ ماسٹر عمران کا ساتھی اور یہ سن لو کہ تمہارے سیکشن انچارجز پائر اور ڈینی نے ماسٹر کے خلاف بزدلانہ سازش کی اور پیشہ ور قاتلوں کے گروہ کے ذریعے ماسٹر پرائیر پورٹ پر حملہ کروایا۔ انتہائی بزدلانہ حملہ۔ ماسٹر تو اس حملے سے بچ گئے ہیں لیکن وہ پیشہ ور قاتل اور تم سمیت تمہاری ڈارک آئی میرے ہاتھوں سے نہ بچ سکے گی اور یہ بھی سن لو کہ میں نے اس کے گروہ کے انچارج فلیک کو انتہائی عبرت ناک موت مارا ہے اور یہی حشر تمہارے پائر کا ہوا ہے اور اب یہی حشر ڈینی کا ہو گا جو میرے سامنے بندھی بیٹھی ہے اور اس کے بعد تمہارا اور تمہاری ڈارک آئی سب کا انجام عبرتناک ہو گا"...... جوانا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم نے پائر کو ہلاک کر دیا ہے۔ کس طرح"...... کرنل فوسٹر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اس کے سینے میں مشین پسٹل کی گولیاں اتاری ہیں اور یہ آسان موت بھی اسے اس لئے ملی ہے کہ ڈینی نے اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا تھا ورنہ میں نے تو اس کے لئے ایسی عبرتناک موت

تجویز کی تھی کہ اس کی روح بھی قیامت تک بلبلاتی رہتی"...... جوانا نے اسی لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ تو وہ اچانک مارا گیا ہے بے خبری میں"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے اسے اور ڈینی دونوں کو لڑنے کا پورا موقع دیا اور پھر جب پائر اور ڈینی دونوں شکست کھا گئے پھر میں نے اسے ہلاک کیا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ پائر لڑائی میں شکست کھا ہی نہیں سکتا"۔ کرنل فوسٹر نے کہا۔

"تو یہ تفصیل اپنی ایجنٹ ڈینی سے سن لو"...... جوانا نے کہا اور اٹھ کر اس نے فون ڈینی کے کان سے لگا دیا۔

"ہیلو چیف میں ڈینی بول رہی ہوں۔ اس آدمی نے واقعی پائر کو انتہائی حیرت انگیز انداز میں شکست دے دی ہے"...... ڈینی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر جوانا اور پائر کے درمیان ہونے والی لڑائی کا احوال بتا دیا۔ جوانا نے ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا۔

"حیرت انگیز انتہائی حیرت انگیز۔ بہرحال پائر کا جو انجام ہوا ہے ٹھیک ہوا ہے۔ میں نے بھی اسے اس لئے فون کیا تھا کہ میں اس کی اور تمہاری دونوں کی موت کے احکامات جاری کرنے سے پہلے تمہاری طرف سے صفائی لینا چاہتا تھا کیونکہ تم دونوں نے نہ صرف

تنظیم کے اصولوں کی خلاف ورزی کی بلکہ تم نے انتہائی بزدلانہ اقدام کیا ہے اور مجھے خود جا کر تمہارے اس اقدام پر عمران سے معافی مانگنی پڑی ہے"...... کرنل فوسٹر کی آواز سنائی دی تو جوانا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے جلدی سے فون اپنے کان سے لگا لیا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم واقعی ماسٹر سے ملے ہو یا تم صرف اپنی جان بچانے کے لئے یہ بات کر رہے ہو"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو جوانا۔ میں تمہارے ماسٹر سے واقعی نہ صرف مل چکا ہوں بلکہ میں نے تمہارے ماسٹر کی حفاظت کے انتظامات بھی کئے ہیں۔ اس وقت تمہارا ماسٹر اور اس کی ساتھی عورت اور تمہارا نیگرو ساتھی تینوں ڈارک آئی کے خصوصی ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور میں خود وہاں جا کر اس سے مل بھی چکا ہوں اور اس سے معذرت بھی کر چکا ہوں"...... کرنل فوسٹر نے کہا۔

"کیا تم درست کہہ رہے ہو"...... جوانا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے کرنل فوسٹر کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"ہاں میں تمہیں سپیشل ہسپتال کا فون نمبر بتا دیتا ہوں تم وہاں خود فون کر کے عمران سے بات کر لو"...... کرنل فوسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک فون نمبر بتا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن یہ بات سن لو کہ اگر تم میرے خلاف ڈارک

آئی کو حرکت میں لے آئے تو پھر نہ تم بچ سکو گے اور نہ کوئی اور لیکن اگر واقعی تم نے ماسٹر سے ملاقات کی ہے تو پھر میں ڈیتی کو بھی زندہ چھوڑ دوں گا اور تمہیں بھی"...... جوانا نے سخت لہجے میں کہا۔

"میں تمہارے جذبات سمجھتا ہوں اور جس طرح تم نے بائر کو شکست دی ہے اس سے مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ تمہارے اندر کیسی صلاحیتیں ہیں۔ بہرحال تم بے فکر رہو۔ میں تمہارے خلاف حرکت میں اس وقت تک نہیں آؤں گا جب تک میں عمران سے خود تمہارے بارے میں بات نہیں کر لوں گا"...... کرنل فوسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جوانا نے فون آف کیا اور پھر اسے آن کر کے اس نے تیزی سے وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو کرنل فوسٹر نے بتائے تھے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ پیچھے ہٹتے ہوئے دروازے کی سائیڈ میں دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا کیونکہ اس کے ذہن میں خدشہ تھا کہ کہیں ڈارک آئی کا کوئی اور گروپ اچانک یہاں نہ پہنچ جائے۔

"یس سپیشل ہاسپٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کیا یہاں علی عمران صاحب ہیں"...... جوانا نے کہا۔

"یس سر۔ لیکن وہ خصوصی ایریئے میں ہیں۔ آپ کون ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میرا نام جوانا ہے اور میں ان کا ساتھی ہوں آپ میری ان سے

فون پر بات کرائیں"...... جوانا نے کہا۔

"ہولڈ کریں میں معلوم کرتی ہوں کہ کیا وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں یا نہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر فون پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو عمران بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد عمران کی آواز سنائی دی۔

"جوانا بول رہا ہوں ماسٹر"...... جوانا نے کہا۔

"کہاں سے بول رہے ہو"...... عمران کے لہجے میں ہلکی سی سختی تھی۔

"ماسٹر میں پائر سیکشن کے ہیڈ کوارٹر سے بول رہا ہوں"۔ جوانا نے جواب دیا اور پھر اس نے مختصر طور پر مارٹی، فلکیک کے ساتھ ساتھ یہاں آنے اور پھر پائر کے ساتھ لڑنے اور اسے ہلاک کرنے کے ساتھ ساتھ کرنل فوسٹر کی کال آنے تک کی تفصیل بتا دی۔

"تمہیں کس نے کہا تھا کہ تم اس طرح احمقانہ انداز میں انتقام لینا شروع کر دو"...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر آپ پر جس بزدلانہ انداز میں حملہ کیا گیا وہ میرے لئے ناقابل برداشت تھا۔ اگر وہ آپ کو للکار کر آپ کا مقابلہ کرتے تو بات دوسری تھی لیکن جس انداز میں آپ پر حملہ کیا گیا اس نے میرے سینے میں آگ لگا دی ہے اور اب بھی اگر کرنل فوسٹر کا فون نہ آتا اور کرنل فوسٹر مجھے نہ بتاتا کہ وہ آپ سے مل چکا ہے تو میں کرنل

فوسٹر کا بھی خاتمہ کر دیتا"...... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے واقعی پائر سے لڑ کر اسے شکست دی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر اور نہ صرف پائر بلکہ فلکیک کے ساتھ بھی میں نے باقاعدہ لڑائی لڑی ہے اور پھر اسے ہلاک کیا ہے"...... جوانا نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ پھر تو تمہیں معاف کیا جا سکتا ہے ورنہ یہ بات میرے لئے انتہائی ناقابل برداشت ہے کہ میرا کوئی ساتھی اس طرح بغیر اجازت کے قتل عام کرتا پھرے۔ جو کچھ پائر اور ڈیزی نے کیا ہے گو وہ واقعی بزدلانہ فعل تھا لیکن چونکہ یہ حملہ میری ذات پر کیا گیا تھا اور انتقامی کارروائی کے طور پر کیا گیا تھا اس لئے میرے نزدیک اس کا اس طرح کا ردعمل اس سے بھی زیادہ بزدلانہ فعل ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں اپنی ذات پر کئے گئے حملوں کا جواب نہیں دیا کرتا اور یہ بھی سن لو کہ اگر آج کے بعد آئندہ تم نے ایسا کوئی کام بھی کیا تو اس کے بعد تمہاری اور میری راہیں ہمیشہ کے لئے علیحدہ ہو جائیں گی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری ماسٹر۔ آئندہ آپ کو شکایت نہیں ہو گی"۔ جوانا نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو ڈیزی جو خاموش بیٹھی ان کے درمیان ہونے والی باتیں سن رہی تھیں کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" آئندہ شکایت پیدا ہونے کی نوبت ہی نہیں آئے گی جوانا۔ بہرحال تم اب واپس آجاؤ کیونکہ تمہارے اس اقدام کے بعد مجھے کرنل فوسٹر سے معذرت کرنی پڑے گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جوانا نے فون آف کر کے ایک طویل سانس لیا۔

" عمران واقعی انتہائی عظیم انسان ہے۔ مجھے اب اس کی باتیں سن کر اپنے گھٹیا پن کا پوری طرح احساس ہونے لگا ہے"...... ڈینی نے کہا۔

" ماسٹر واقعی عظیم ہے۔ بہرحال تم بچ گئی ہو اور ڈارک آئی بھی۔ اسے بھی ماسٹر کی عنایت سمجھو ورنہ میں نے بہرحال سب کو ٹھکانے لگانے کا فیصلہ کر رکھا تھا"...... جوانا نے کہا اور خنجر اٹھا کر اس نے آگے بڑھ کر ڈینی کی رسی کاٹی اور پھر خنجر کو میز پر رکھ کر وہ دروازے کی طرف مڑ گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں اپنی مخصوص کرسی پر موجود تھا جبکہ بلیک زیرو اس کے لئے کچن میں کافی بنانے گیا ہوا تھا۔ عمران کو اپنے ساتھیوں سمیت ایکریمیا سے واپس آئے آج دوسرا روز تھا۔ صالحہ ابھی تک زخمی تھی اس لئے اسے خصوصی ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا تھا جبکہ عمران کو بھی خصوصی ہسپتال کے ڈاکٹر صدیقی نے زبردستی ایک روز ہسپتال میں رکھا تھا اور یہ ڈاکٹر صدیقی کا ہی کام تھا کہ صرف ایک روز کے علاج کے بعد اب عمران خاصی حد تک ٹھیک ہو چکا تھا۔ پھر ہسپتال سے وہ سیدھا دانش منزل ہی پہنچا تھا۔

" عمران صاحب اس بار آپ کا مشن کافی کٹھن رہا۔ آپ بھی زخمی ہو گئے اور صالحہ بھی"...... بلیک زیرو نے واپس آ کر کافی کی ایک پیالی عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا اور خود دوسری پیالی لے کر وہ

اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جتنا ہمارے لئے کٹھن رہا اتنا ہی ڈارک آئی کے لئے بھی کٹھن ثابت ہوا۔ اگر جوانا کو درمیان میں نہ روک لیا جاتا تو مجھے یقین ہے کہ وہ کرنل فوسٹر کو بھی یقیناً ہلاک کر دیتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی پیالی اٹھا کر اس نے کافی کا گھونٹ لیا۔

"مجھے تو جوزف پر حیرت ہے کہ آپ کے اس قدر شدید زخمی ہونے کے باوجود وہ کیوں حرکت میں نہ آیا۔ ورنہ جوانا نے تو چند افراد ہلاک کئے وہ تو پورے ناراک کو آگ لگا دیتا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ سب قدرت کے انتظامات ہیں۔ دوسری بار جب مجھ پر حملہ ہوا تو یہ ٹھیک ہے کہ صالحہ نے عظیم قربانی دیتے ہوئے میرے لئے ڈھال بن گئی لیکن اگر اس وقت جوزف وہاں موجود نہ ہوتا تو پھر نہ صالحہ بچتی اور نہ میں"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ویسے ایک بات ہے۔ آپ نے جوانا کو خواہ مخواہ روک دیا۔ اس ڈارک آئی کا خاتمہ ہو جانے دینا تھا۔ یہ لوگ اس قدر گھٹیا پن پر اتر آئیں گے اس کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اصل میں یہ سارا گھٹیا پن اس پائر کا تھا۔ ڈینی تو صرف ایڈونچر کے چکر میں اس کے ساتھ شامل ہو گئی تھی۔ پائر کو جب میں نے زندہ چھوڑا تو مجھے احساس تھا کہ اس جیسے آدمی کو زندہ چھوڑ کر میں اپنے حق میں اچھا نہیں کر رہا لیکن اس وقت اگر میں اسے ہلاک کر دیتا تو پاکیشیا کے مفادات مجروح ہو جاتے اس لئے مجبوراً مجھے اسے زندہ چھوڑنا پڑا۔ بہر حال جو کچھ ہوا سو ہو گیا لیکن مجھے اطمینان اس بات پر ہے کہ پاکیشیا کے مفادات محفوظ ہو گئے ہیں۔ اب پاکیشیا اطمینان سے ٹی ایس میزائل تیار کر لے گا اور کانوں کان کسی کو خبر نہ ہو سکے گی"..... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب آپ نے یہ تو بتایا نہیں کہ آپ کی عدم موجودگی میں ٹائیگر آپ کے روپ میں فلیٹ میں رہا تو سلیمان نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ میں نے تو دانستہ رابطہ نہ کیا تھا"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا جیسے اسے اچانک اس بات کا خیال آیا ہو۔

"ان دونوں میں اتنی گہری چھنتی ہے کہ سلیمان مجھے اصل عمران قرار دینے پر رضامند ہی نہ ہو رہا تھا۔ مجھے تو لگتا تھا کہ اب مجھے ٹائیگر بن کر باقی زندگی گزارنی پڑے گی لیکن اللہ بھلا کرے ٹائیگر کا کہ اس نے استاد کا لحاظ کر لیا اور خود ہی فلیٹ سے چلا گیا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"خاکسار، شرمسار، خاردار اوہ سوری شاید غلط ہو گیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"میں ٹھیک کر دیتا ہوں خدائی خوار"...... دوسری طرف سے سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اللہ آپ کا بھلا کرے۔ واقعی آپ نے اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اب مجھ میں تو یہ جرأت نہ تھی کہ ایسے الفاظ آپ جیسے معزز اور محترم کے لئے استعمال کرتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو تمہارا قافیہ درست کیا ہے۔ بہرحال مجھے خوشی ہے کہ کم از کم وہ حقیر فقیر وغیرہ کی گردان تو تم نے چھوڑی"۔ سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجبوری تھی کیونکہ سنا ہے کہ حکومت پاکیشیا نے انسداد گداگری کا کوئی قانون پاس کر دیا ہے اور سوپر فیاض جیسے افسروں کو یہ سمجھانا تقریباً ناممکن ہے کہ فقیر کا مطلب صرف گداگر ہی نہیں ہوتا"...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی تھی۔

"مجھے سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہے لیکن تم نے فون کیوں کیا ہے یہ بتا دو کیونکہ حقیقتاً میں انتہائی ضروری کام میں مصروف ہوں"...... سرداور نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یعنی اس سے پہلے آپ فرضی طور پر ضروری کام میں مصروف

رہتے رہے ہیں آج حقیقتاً مصروف ہیں"...... عمران بھلا اتنی آسانی سے کہاں باز آنے والوں میں سے تھا۔

"بس ایسے ہی سمجھ لو"...... سرداور نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا۔

"میرے سمجھنے اور نہ سمجھنے سے حقیقت تو نہیں بدل سکتی جناب اسی لئے تو میں خاکسار، شرمسار کے القاب استعمال کر رہا تھا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ بلیک زیرو خاموش بیٹھا ان کی باتیں سن سن کر مسکرا رہا تھا۔

"اس کے ساتھ ایک اور لقب بھی لگا لو اور وہ ہے بیکار، لیکن میرے ذمے تو بہت سے کام ہیں"...... سرداور نے کہا۔

"اچھا آپ نے کام کے لحاظ سے بے کار کہا ہے پھر تو ٹھیک ہے ورنہ مجھے خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں میری کار ہی نہ چوری ہو گئی ہو کیونکہ آج کل کاروں کی چوری کی وارداتیں اس حد تک بڑھ گئی ہیں کہ یوں لگتا ہے کہ سب بے کاروں نے باکار ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ کام کی بات کرو ورنہ میں رسیور علیحدہ رکھ دوں گا"...... سرداور نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

"میرے پاس کام کی صرف ایک ہی بات ہوتی ہے کہ میں یہی سوچتا رہوں کہ کیا کام کروں اور کیا نہ کروں کیونکہ کام تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف کرتا رہتا ہے جیسے اس نے آپ کو انٹرنیٹ

کے خصوصی نمبرز اور فگرز بھجوا دیئے کہ آپ اس سے ایکریمیا کی سپیشل لیبارٹری کے خصوصی کمپیوٹر سے ٹی ایس میزائل کا اصل فارمولا حاصل کریں اور مجھے صرف یہ کہہ دیا کہ میں آپ کو فون کر کے پوچھتا رہ جاؤں کہ کام ہوا ہے یا نہیں"۔۔۔۔ عمران نے آخرکار گھما پھرا کر مطلب کی بات کر ہی دی۔

"تمہارے چیف نے یہ نمبرز اور فگرز کہاں سے لئے تھے"۔ سرداور نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا غلط ہیں یہ"۔۔۔۔ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ یہ فگرز اور نمبرز غلط ہیں کیونکہ ان فگرز اور نمبرز سے پی ایس وی ون وِنڈو ماسٹر کمپیوٹر سے کچھ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اس کی رینج میں ہی نہیں آتے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"پی ایس وی ون وِنڈو ماسٹر کمپیوٹر۔ کیا مطلب۔ آپ کو کیسے پتہ چلا کہ اس ٹائپ کا کمپیوٹر وہاں موجود ہے"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے ان نمبرز اور فگرز کو خود چیک کیا ہے"۔۔۔۔ سرداور نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں نے ہی انہیں حاصل کر کے چیف کو بھیجا تھا اور ان کے حصول کے لئے مجھے اپنے جسم میں چار گولیاں کھانی پڑیں اور میں

مرتے مرتے بچا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ کیا واقعی"۔۔۔۔ سرداور نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں حقیقتاً"۔۔۔۔ عمران نے سرداور کا لفظ بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تو اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تم بچ گئے۔ بہرحال یہ نمبرز اور فگرز جو تمہارے چیف نے مجھے بھجوائے ہیں یہ اے ایکس ٹائپ ماسٹر کمپیوٹر کے ہیں۔ میں نے جب ان کے ذریعے وہاں سے فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کی تو مجھے ناکامی سے دوچار ہونا پڑا۔ میں اس پر بے حد پریشان ہوا پھر میں نے اپنے طور پر کارمن کے ایک سائنس دان سے رابطہ کیا اور ان سے ان سارے فگرز اور نمبرز کو ڈسکس کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ایکریمیا کی تمام دفاعی لیبارٹریوں سے گذشتہ ایک سال سے اے ایکس ٹائپ ماسٹر کمپیوٹر ہٹا لئے گئے ہیں اور اس کی جگہ پی ایس وی ون وِنڈو ماسٹر کمپیوٹر نصب کئے گئے ہیں اس لئے ان کے ذریعے اس سے کچھ حاصل نہیں کیا جا سکتا"۔۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"اوہ ویری بیڈ۔ پھر تو سارا کیا کرایا ہی ختم ہو گیا"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں بظاہر تو یہی نتیجہ نکلا ہے"۔۔۔۔ سرداور نے کہا تو عمران ان کے الفاظ سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"بظاہر کا لفظ آپ نے کس پیرائے میں استعمال کیا ہے"۔ عمران

نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"اس پیرائے میں کہ اگر کوشش کی جائے تو ناممکن کو بھی ممکن بنایا جا سکتا ہے"...... سرداور کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ بات کرتے ہوئے مسکرا رہے ہیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ چلو آپ نے امید افزاء بات تو کی ورنہ میں تو کسر مایوسی میں سر کے بل غوطہ لگانے ہی والا تھا"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

"بہرحال تمہارے لئے خوشخبری ہے کہ میں نے اس سلسلے میں خصوصی کوشش کی کیونکہ مجھے احساس تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے جو ڈیوٹی میرے ذمے لگائی ہے بہرحال اس میں پاکیشیا کا مفاد ہو گا۔ چنانچہ میں نے ایکریمیا کے ایک ایسے سائنس دان سے رابطہ کیا جو کمپیوٹر سائنس میں اتھارٹی کا درجہ رکھتے ہیں اور میرے کرم فرما بھی ہیں۔ میں نے انہیں یہ تو نہیں بتایا کہ اصل سلسلہ کیا ہے۔ بہرحال انہوں نے مہربانی کرتے ہوئے مجھے وہ طریقہ بتا دیا جس سے ان فگرز اور نمبرز کو اس انداز میں ایڈجسٹ کیا جا سکتا ہے کہ ان کی مدد سے پی ایس ڈی ون ونڈو سپر ماسٹر کمپیوٹر سے کام لیا جا سکے۔ یہ ایک سائنسی طریقہ ہے۔ چنانچہ میں نے ان کی ہدایت کے مطابق کام کیا اور واقعی مسئلہ حل ہو گیا"۔ سرداور نے کہا تو عمران کے چہرے پر بے اختیار چمک سی ابھر آئی۔

"اوہ تو پھر ٹی ایس میزائل کا فارمولا حاصل ہو گیا ہے"۔ عمران

نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور میں نے اسے مائیکرو فلم میں تبدیل کر لیا ہے۔ میں سوچ ہی رہا تھا کہ سرسلطان سے بات کروں کہ اب یہ فلم کہاں بھجوائی جائے کہ تمہارا فون آ گیا"...... سرداور نے کہا۔

"پھر تو آپ نے واقعی حقیقتاً کام کیا ہے۔ آپ اسے سرسلطان کو ہی بھجوا دیں لیکن ایک بات کا خیال رکھیں سرسلطان کو یہ نہ بتائیں کہ یہ ساری محنت آپ نے کی ہے ورنہ وہ چیف کو بتا دیں گے اور پھر اس کنجوس اعظم چیف نے میرا وہ چھوٹا سا چیک ہی روک لینا ہے جس کے لئے میں اپنی جان پر کھیل جاتا ہوں"...... عمران نے بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"سوری۔ میں جھوٹ نہیں بول سکتا۔ مجھے بہرحال فلم کے ساتھ تفصیلی رپورٹ دینی پڑے گی البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ تم وہ چھوٹا سا چیک مجھ سے لے لو"...... سرداور نے کہا۔

"کمال ہے مجھے تو معلوم نہیں تھا کہ آپ کے بینک اکاؤنٹ میں بھی اتنی رقم موجود ہے کہ آپ کوئی چھوٹا سا چیک جاری کر سکیں۔ مجھے خواہ مخواہ چیف کی منتیں کرنا پڑتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تم منتیں نہ کرنا میں تمہیں چیک بھجوا دوں گا"۔ سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ ضرور تاکہ میں آغا سلیمان پاشا کو کم از کم بہلا تو سکوں گا"...... عمران نے کہا۔

"ارے اتنا بھی چھوٹا نہیں ہو گا چیک۔ بیس پچیس ہزار تو اکاؤنٹ میں پڑے ہی ہوں گے"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ بیس پچیس ہزار"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا۔ کیا زیادہ ہیں۔ چلو کچھ دن تو تمہارا کام چل جائے گا"..... سرداور بھی شاید مزے لے رہے تھے۔

"یعنی آپ کا مطلب ہے کہ دشمنوں کی گولیوں سے تو میں بچ گیا ہوں لیکن آغا سلیمان پاشا کے ہاتھوں شہید ہو جاؤں"... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"... سرداور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب بیس پچیس ہزار روپے تو آج کل بچے بھی عیدی میں نہیں لیتے۔ وہ بھی ایک لاکھ روپے سے کم پر راضی نہیں ہوتے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ میں بیس پچیس ہزار روپے آغا سلیمان کو دوں۔ وہ تو حقیقتاً میرا سر پھاڑ دے گا"... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے تو کہا تھا کہ چیف تمہیں چھوٹا سا چیک دیتا ہے اور بیس پچیس ہزار بھی اگر تمہاری نظروں میں کوئی قیمت نہیں رکھتے تو پھر چھوٹا سا چیک آخر کتنا چھوٹا ہوتا ہو گا"... سرداور نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اب کیا بتاؤں۔ بتاتے ہوئے بھی شرم آتی ہے لیکن چیف کو چیک دیتے ہوئے شرم نہیں آتی۔ میں نے کئی بار کہا ہے کہ اتنے چھوٹے چیک پر دستخط کرتے ہوئے کم از کم اپنے دستخطوں کی بھی لاج رکھ لیا کریں لیکن وہ میری سنتے ہی نہیں ہیں"... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو آہستہ سے بتا دو"...... سرداور نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر آپ پوچھنے پر بضد ہی ہیں تو بتا دیتا ہوں۔ آخر آپ بھی چیف سے زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں ہیں۔ میں تو ویسے بھی سائنس کا طالب علم ہوں۔ چیف صاحب کی کنجوسی کا کیا بتاؤں صفر ڈالنے میں بھی کنجوسی کر جاتے ہیں۔ اب آپ خود بتائیں بھلا صفروں کی کیا قیمت ہے کہ اس میں بھی کنجوسی کی جائے"... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ صفروں میں کنجوسی۔ میں سمجھا نہیں"...... سرداور نے واقعی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو بتاتے ہوئے شرم آ رہی تھی اور میں نے شرمسار کا لقب اختیار کر لیا تھا لیکن اگر آپ واقعی چاہتے ہیں کہ یہ لقب میں مستقل طور پر اختیار کر لوں تو پھر سن لیں کہ چیف صاحب چیک پر بس ہندسے لکھ دیتے ہیں۔ میں نے کئی بار کہا ہے کہ ان ہندسوں کے بعد بیس پچیس صفریں بھی ڈال دیا کریں آپ کا کیا بگڑتا ہے چلو اس طرح چیک کی شان بھی بڑھتی ہے لیکن اب کیا بتاؤ بس شرم آتی

ہے"...... عمران نے کہا تو سرداور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"اچھا تو یہ ہے ان کی کنجوسی۔ پھر تو وہ ٹھیک کرتے ہیں البتہ تم فکر نہ کرو میں تمہارا کام کر دوں گا اور چیک پر ہندسوں کی بجائے جتنی کہو اتنی صفریں ڈال کر بھجوا دوں گا تاکہ تمہاری حسرت پوری ہو جائے"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی ان کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"پھر تو آپ کو بھی کنجوس کہنا پڑے گا کیونکہ آپ ہندسوں کی کنجوسی کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"یہ تمہاری قسمت ہے اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ بہرحال میں وہ فلم سرسلطان کو بھجوا دیتا ہوں خدا حافظ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب اگر سرداور یہ مسئلہ حل نہ کرتے تو واقعی سب کچھ بیکار ہو کر رہ گیا تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں یقین کرو جب سرداور نے تفصیل بتائی کہ کمپیوٹر تبدیل کر دیئے گئے ہیں اور میں جو کچھ لے آیا ہوں وہ پرانے کمپیوٹر کا سلسلہ تھا تو نہ صرف میری آنکھیں ڈارک ہو گئی تھیں بلکہ ذہن کے چودہ کیا پورے چودہ لاکھ طبق بھی ساتھ ہی ڈارک پڑ گئے تھے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

ختم شد

حنیف برادرز لائبریری
کھنکانہ بازار ملتان کینٹ

عمران سیریز میں ایک منفرد اور انتہائی دلچسپ کہانی

سنیک کلرز

مصنف ـــــ مظہر کلیم ایم اے

سنیک کلرز
ـــــ ایک نئی تنظیم ـــــ جس کا چیف جوانا تھا اور اس کے ممبروں میں جوزف اور ٹائیگر شامل تھے۔ انتہائی دلچسپ سچوئشن۔

سنیک کلرز
ـــــ جس نے ایک مقامی کلب میں قتل عام کر دیا اور پاکیشیا کی پوری سرکاری مشینری اس قتل عام پر بوکھلا اٹھی۔

سنیک کلرز
ـــــ جنہیں پولیس اور حکومت نے دہشت گرد قرار دے دیا اور پھر جوزف، جوانا اور ٹائیگر کی فوری گرفتاری کے احکامات صادر کر دیئے گئے۔

عمران
ـــــ جس نے جوانا، ٹائیگر اور جوزف کو پھانسی سے بچانے کے لئے سر توڑ کوشش کیں ـــــ لیکن ـــــ ؟

● ـــــ وہ لمحہ ـــــ جب سیکرٹ سروس کے چیف کو مجبوراً سنیک کلرز کو

سرکاری تنظیم قرار دینے کا نوٹیفکیشن جاری کرنا پڑا ـــــ انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز سچویشن۔

- وہ لمحہ ـــــ جب عمران بھی جوانا کی سربراہی میں سنیک کلرز کیلئے کام کرنے پر مجبور ہو گیا ـــــ کیوں اور کیسے ـــــ ؟

جوانا

ـــــ جس نے ایک بار پھر ماسٹر کلرز کے جوانا کا روپ دھار لیا اور پھر ہر طرف موت کے بھیانک سائے پھیلتے چلے گئے۔

- وہ لمحہ ـــــ جب جوانا اور ٹائیگر کو دن دہاڑے سڑک پر گولیوں سے اُڑا دیا گیا ـــــ کیا یہ دونوں ہلاک ہو گئے ـــــ یا ـــــ ؟

سنیک کلرز

ـــــ جنہوں نے پاکیشیا کے دارالحکومت میں بے تحاشا قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا ـــــ ان کا اصل مقصد کیا تھا ـــــ ؟

قدم قدم پر خوفناک جسمانی لڑائیاں، ہر طرف موت کی چیخ و پکار۔ بے پناہ تیز اور انتہائی خونریز مسلسل ایکشن، انتہائی دلچسپ حیرت انگیز اور یکسر منفرد انداز کی کہانی

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

زیرو لا سٹری — بلیک ورلڈ — سفلی دنیا

مثالی دنیا — جناتی دنیا

کے بعد ایک اور

سپیشل نمبر

مصنف مظہر کلیم ایم۔اے

شودرمان

بہت جلد شائع ہو رہا ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

اوپن کلوز ــــ اول
اوپن کلوز ــــ دوم
بلیک ورلڈ ــــ اول
بلیک ورلڈ ــــ دوم
بلیک پاورز ــــ اول
بلیک پاورز ــــ دوم
ساکانہ آئی لینڈ ــــ اول
ساکانہ آئی لینڈ ــــ دوم
گولڈن ایجنٹ ــــ اول
گولڈن ایجنٹ ــــ دوم
گولڈن ایجنٹ ان ایکشن ــــ اول
گولڈن ایجنٹ ان ایکشن ــــ دوم
فورسٹارز ــــ اول
فورسٹارز ــــ دوم
کوڈ واک ــــ اول

کوڈ واک ــــ دوم
رائل سروس ــــ اول
رائل سروس ــــ دوم
لیڈیز آئی لینڈ ــــ اول
لیڈیز آئی لینڈ ــــ دوم
ڈبل گیم ــــ اول
ڈبل گیم ــــ دوم
ننک سنڈیکیٹ ــــ اول
ننک سنڈیکیٹ ــــ دوم
فائلنگ مشن ــــ اول
فائلنگ مشن ــــ دوم
زگ زیگ مشن ــــ اول
زگ زیگ مشن ــــ دوم
سٹاکس ــــ اول
سٹاکس ــــ دوم

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان